ربع اول مظاہر حق

ترجمہ مشکوٰۃ شریف

فہرست ابواب

حسن اخلاق پر جو یہ لوگون کو تعلیم فرماتے تھے اوسکو لوگون نے چھوڑ دیا تھا اور نا معلوم ہوتا تھا کان انکا یہہ کہ لوگ مرتبہ انکا بتلاتے تھے فَشَيَّدَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ مِنْ مَعَالِمِهَا مَا عَفَا وَشَفَى مِنَ الْعَلِيْلِ فِيْ تَأْيِيْدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفَا پس مضبوط اور بلند کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان اوسکے جو مٹ گئے تھے اور شفا دی بیمار کو کہ تھا اوپر کنارے ہلاک کے بیچ مدد کرنے کلمہ وحدانیت کے **ف** یعنے جو کہ سبب اپنی کفر اور شرک کے قریب تھے کہ دوزخ کے گڑھے مین پڑین اور ہلاک ہون اونکو بسبب تعلیم کلمہ توحید کے اوس سے بچایا وَأَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْلُكَهَا وَأَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ أَنْ يَمْلِكَهَا اور واضح کی راہ ہدایت کی اوسکیلئے کہ ارادہ کرے چلنے اوسکا اور ظاہر کئے گنج نیکبختی کے اوسکیلئے کہ قصد کرے مالک ہونے گنجون کا **ف** مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور عبادات اور معارف ہین کہ جو کوئی یہہ حاصل کرتا ہے لایق سعادت ابدی کے ہوتا ہے اور اعتقادات اور اصول وغیرہ ذلک أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهِ لَا يَسْتَتِبُّ إِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكٰوتِهِ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهِ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْفَرَّاءُ الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهُ أَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهِ وَأَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْأَحَادِيْثِ وَأَوَابِدِهَا بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کے نہین درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنے اوس چیز کے کہ ظاہر ہوئی سینہ مبارک حضرت سے اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کے یعنے قرآن کے نہین پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کے اور تھی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا اوسکو امام محیی السنہ نے کہ دور کرنیوالے بدعت کے کنیت اونکی ابو محمد اور نام اونکا حسین بیٹے مسعود کے رہنیوالے بغشور کے بلند کرے اللہ درجہ اونکا تھی کتاب مصابیح جامع تر کتابون کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنے کے یعنے بیچ باب عملون اور اعتقادون اور احکام ایمان و اسلام کے اور خوب ضبط کی ہوئی طرف حفظ کے اور واسطے منتشر ہونے کے اور متفرق حدیثون کے **ف** شوارد اونٹ بھاگنیوالے اور اوابد چارپائے وحشی یہان مراد شوارد سے وہ حدیثین ہین کہ کتابون اصول مین روایت کی گئی ہین لیکن طالب کو جگہہ اونکی معلوم نہین کہ یہہ حدیث کہان مذکور ہے پس وہ حدیثین گویا اپنی جگہ سے بھاگی ہوئی ہین اور مراد اوابد سے وہ حدیثین ہین کہ معنی مقصود طالبون سے پوشیدہ ہین پس گویا وحشت مین ہین پس محیی السنہ نے اس طرح بابون مناسب مین روایت کی ہین کہ یہہ بات اون سے جاتی رہی [illegible] احوال محی السنہ کا یہہ ہے کہ اپنے زمانہ مین شیخ مفسرین اور محدثین کے اور مقتدی اہل اسلام کے تھے تفسیر معالم التنزیل مصنف انکی ہے [illegible] فقہ اور حدیث اور قرأت مین مہارت کامل رکھتے تھے اور مزاج مین انکے تکلف اور زینت نہ تھا [illegible]

ابراہیم علیہ السلام کو بخاری کی مان نے خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین خوش ہو حق تعالی نے تیرے بیٹے کی بینائی عنایت فرمائی اور بسبب
بہت دعا کرنے اور رونے تیرے بیچ جناب باریتعالی کے ہر مان اوسکی خواب دیکہکر صبح کو جو اوٹہی تو انکہین بیٹے اپنے کی روشن دیکہین
اور دس برس کی عمر تہی کہ بیچ مکتب کے جس جگہہ نام حدیث کا سنتے اوسکو یاد کر لیتے اسیوقت سے اونہون نے حدیثین یاد کرنی شروع
اور بعد اوٹہنے مکتب کے سے اونہون نے سنا کہ ایک عالم محدث بخارا مین ہے مشہور بداخلی چنانچہ اونکے پاس بخاری نے جانا شروع کیا اونہین
دنون مین وہ عالم داخلی ایکدن اپنی کتاب کے حدیث مین تہی لوگونکے روبرو پڑہتے تہے اتفاقا اونکی زبان سے اسطرح سے نکلا بیان کرتے
حدیث کہ ہین کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے فی الفور کہا کہ ابو زبیر ابراہیم سے روایت نہین کرتا اوس عالم داخلی نے
بخاری کو شالمبی کہی اور بخاری نے کہا کہ اصل اپنی کتاب مین دیکہو کہ کیا لکہا ہے پس وہ عالم اپنے گہر مین گئے اصل کتاب اپنی مین دیکہا اور
بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کے راہ سے میری زبان سے نکلا تہا اب کہو کہ صحیح کسطرح ہے بخاری نے کہا اصل اسطرح ہے کہ سفیان عن الزبیر ابن
عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع اسیطرح سے ہے اور کتاب اپنے کی جو [illegible] تصحیح کیا [illegible] یہ قصہ بخاری کو
واقع ہوا انکی عمر گیارہ برس کی تہی اور جب سولہ برس مین پہونچے کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی مان کے ساتھ اور بہائی
کہ نام اوسکا احمد تہا واسطے حج کرنیکے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب حج سے فارغ ہوئے مان اور بہائی [illegible] آئے اور یہ
ملک حجاز مین واسطے طلب حدیث کے ٹہرے رہے اور جب اٹہارہ برس کے ہوئے کتابین تصنیف کرنی شروع کین اول ایک کتاب بیچ
صحابہ اور تابعین کے اور بیچ قول انکے تصنیف کی اوسکا نام کہا کتاب التاریخ اول اوسکا مسودہ کیا اور [illegible]
راتونہین صاف کیا اور بخاری نے کہا ہے کوئی نام ایسا کتاب تاریخ میرے [illegible] ذکر نہین ہے مگر کہ قصہ اوسکا طولانی یاد رکہتا ہون مین
خوف اسکا ہے کہ اگر سب لکہون تو طول بہت ہو جاویگا اسواسطے کتاب مین درج نہین کیا کہ بسبب [illegible] والون کا [illegible]
ابن اسماعیل کہ محدث اوسوقت مین تہے اون سے نقل ہے کہ ہمراہ بخاری کے بیچ طلب حدیث کے روبرو استادونکے مین بہی آمد و رفت
رکہتا تہا اور بخاری اپنے پاس دوات اور قلم نہ رکہتے تہے مینے اونسے ایکدن کہا کہ تم بہی آمد و رفت استادون پاس رکہتے ہو لیکن کسواسطے
بغیر لکہنے کے یاد نہین رہتیکا لکہنا ضرور چاہئے آخر اسکا جواب بخاری نے بعد سولہ دن کے کہا کہ تم مجکو بہت تنگ کرتے ہو جو تمہارے پاس
لکہا ہوا ہے اسکو میرے پاس لاؤ اور میری یاد کو اوس سے مقابلہ کرو اتنی مدت مین پندرہ ہزار حدیثین لکہین تہین اور بخاری نے وہ سب
حدیثین یاد پڑہنی شروع کین کہ مینے اپنے لکہے ہوئے کو اوسکی یاد سے صحیح کرنا شروع کیا بعد اوسکے بخاری نے کہا کہ تم یون گمان کرتے ہو کہ میں بیفائدہ
حیران ہوتا ہون حامد ابن اسمعیل نے کہا کہ مینے اوسوقت سے [illegible] کیا کہ یہ شخص ہو جاویگا کہ کوئی [illegible] برابری نہین کریگا و سبب تصنیف
کرنا صحیح بخاری کا یہ ہے کہ ایکدن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کے بخاری بیٹہے ہوئے تہے اسحاق بن راہویہ کے یاران [illegible] کہا

اگر کوئی توفیق پاوے کوئی کتاب مختصر صحیح حدیث کی جمع کرے اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ اعلیٰ کو پہونچین ہون اونہین پر اکتفا کرے
تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالے بے شبہہ اور بے وسواس اور بے تامل اوسپر عمل کرین اور احتیاج پوچہنی کسی عالم کی نہو کہ یہہ حدیث صحیح ہے
یا ضعیف تک بعد اوسکے وہ مجلس برخاست ہوئی لیکن یہہ بات اونکی بخاریکے دلمین رہی اوسوقت سے تصنیف کرنا اس کتاب بخاریکا
اونکے دلمین مقرر ہوا اور چہہ لاکہہ حدیثون مین سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تہین اونمین سے چنکر اپنی کتاب مین لکہا اور حدیثین کہ
بہت صحیح تہین اونہین پر اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تہین بسبب خوف طول کے نہین لائے اور محمد ابن اسماعیل بخاری کا
وقت تصنیف کرنے بخاریکے واسطے ہر حدیث کے غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑہکر حدیث لکہتے اور سولان برس کی مدت مین
یہہ کتاب تمام کر چکے اور اونکی زندگی مین لوگون نے اون سے سند بواسطہ نوے ہزار آدمیون نے کی اور بخاری کے وقت مین شہر بخارا کا حاکم
خالد بن احمد ذہلی تہا کہ اوسنے محمد اسماعیل بخاریکو تکلیف دی کہ میرے بیٹونکو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور اور کتابین اپنی تصنیف میرے
گہر آکر پڑہا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہہ علم حدیث ہے اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تمکو غرض ہے اپنے بیٹونکو میری مجلس مین بہیجو موافق اور
طالب علمون کے پڑہین اوس سردار نے کہا اگر اس طرح سے نہین ہوسکتا ہے تو بس چاہیے کہ جسوقت میرے بیٹے پڑہین اوسوقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازہ پر
چوبدار کہڑے رہین کہ کسیکو آنے ندین میری نخوت نہین قبول کرتی کہ جس مجلس مین میرے بیٹے ہون اوسی مجلس مین موچی جولاہے اونکے برابر بیٹہین
بخاری نے یہہ قبول نکیا اور کہا کہ یہہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری امت اسمین شریک ہے کسیکو اسمین تخصیص نہین آخر اوسکو
یہہ بات بری لگی اور دلمین کینہ رکہا اور تدبیر نکالنے انکیکی کی اور بعضے عالمون ظاہرین کو اپنے ساتہہ رفیق کیا اون عالمون نے ہیچ اپنا
بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور اونکی خطا پکڑنے لگے اور ایک محضر بنا کر بخاریکو بخارا سے نکالدیا اور جب بخاری بخارا سے نکلے جناب الٰہی
مین دعا کی کہ یا الٰہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نگذرا کہ وہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا حکم ہوا کہ اسکو گدہے پر
سوار کرکر تشہیر کرو آخر حال اوسکا برا ہوا چنانچہ یہہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکہا ہے و حریث ابن ورقہ عالم کہ شریک
اوس امیر کے بخاری کے نکالنے مین تہا وہ بہی رسوا ہوا اور بہت فضیحتی اوسکے ناموس مین پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اوس امیر کے
نکالنے بخاری کے مین تہا اوسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اوسکی اولاد سب مرگئی اور بخاری وہان سے نکلکر نیشاپور مین گئے اور اوس جگہہ کے
امیر سے بہی ناموافقت ہوئی آخر سمرقند کا قصد کرکے خرتنک کے پہونچے کہ چہہ کوس ہے سمرقند سے اوسی جگہہ انکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور
سال ہجرت کے دوسو چہپن ۲۵٦ تہے اور عمر اونکی باسٹہہ برس کی ہوئی اور استاد اونکے بہت ہین اور بڑے استاد دو ہین اسحاق
ابن راہویہ اور علی ابن مدینی اور احمد بن حنبل اور یحییٰ ابن معین تہے اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتہہ سند اپنے کے عبد الواحد طوادیسی سے
نقل کرتا ہے کہ کہا عبد الواحد نے کہ دیکہا مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ جماعت اصحاب کے کہڑے ہین اور انتظار کرتے ہین

اور ہاشم بیٹا مطلب کا اوسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بہائی مطلب کا ہے وہ جد آنحضرت کا ہے اور آپ
ملاقات آنحضرت سے کی ہے اور باپ شافع کا کہ نام اوسکا سائب تہا دن بدر کے نشان بردار تہا بنی ہاشم کا قریش کی طرف سے اور اوسی
لڑائی مین قید ہوکر پکڑا آیا اور بدلا دیکر چھوٹا اور پہر مسلمان ہوا اور پیدایش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑھ سو ہجری کے بیچ غزہ کے
ہوئی اور بقول بعضے کے بیچ عسقلان کے اور بعضے قول مین بیچ منا کے اور انکو مکہ مین لیگئے اور نشو نما اوسی جگہ پایا اور سات برس کی
عمر مین قران تمام یاد کرلیا اور جب دس برس کے ہوئے موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور خدمت مسلم ابن خالد کے کہ اوس وقت مین مفتی تہے
پڑہی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اوسوقت کے علمانے انکو اذن دیا فتوی دینے کا اور بعد اسکے انہون نے کوچ کیا مدینہ کے طرف
اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سے نقل ہے کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تہا اور مین شعرا کے
بیچ کہ ایکدن کعبہ کے سایہ مین بیٹہا تہا مین اور میرے نزدیک کوئی نہ تہا پیچھے سے ایک آواز آئی کہ مینے خوب سنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمد
علیک بالفقہ ودع الشعر یعنی ای محمد لازم پکڑ تو علم فقہ کو اور چہوڑ تو شعر کہنے کو اور امام شافعی سے نقل ہے کہ پہلے بالغ ہونے
سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے لڑکے کہا مینے لبیک یا رسول اللہ فرمایا کس قوم کا ہے تو
کہا تمہاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میرے آ اور مونہہ کہول پس مین نزدیک گیا اور اپنا مونہہ کہولا پس آنحضرت نے لعاب اپنے مونہہ کا
میرے مونہہ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دے اللہ تعالی بیچ تیرے پس بعد اوس خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کے اور کلام عرب کے
واقع نہوئی اور پہر امام شافعی کہتے ہین کہ جب مین امام مالک کے پاس پہونچا میری باتین انہون نے سنی اور قیافہ سے
معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے مینے کہا کہ نام میرا محمد ہے جب کہا انہون نے اے محمد تقوی کر اور ڈر خدا اور گناہون سے بچا
کہ تجکو اللہ تعالی بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کے اور مین مدت تک انکے پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور
پروانگی سفر کی امام مالک سے چاہی پس تب وقت رخصت کرنے کے انہون نے کہا کہ اے جوان حق تعالی نے بیچ دل تیرے نور ڈالا
پس اس نور کو سبب گناہ کے دور نکیجو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سے اور عبد العزیز [illegible] اور سوا انکے
بہت خلق سے روایت کرتے ہین اور امام شافعی سے امام احمد حنبل اور ابو ثور اور مزنی روایت کرتے ہین اور سوا انکے
اور بہی امام شافعی سے روایت کرتے ہین اوسوقت کہ امام مالک نے [illegible] رخصت ہوئے بیچ بغداد کے [illegible] دو برس اوس جگہ رہکر
اور وہان کے عالمون سے حدیث اور فقہ پڑہی پہر وہان سے مکہ مین آئے پہر [illegible] بغداد کو گئے [illegible] اور تعلیم اور تصنیف مین
مشغول ہوئے اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ [illegible] جو وہان کتابین تصنیف کین [illegible]
زیادہ کہین اور امام احمد سے نقل ہے کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیث مین سے اور خاص اور عام [illegible] نہ جانتا تہا

اور پیدایش ابو داود کی دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچہتر ہجری مین سولوین شوال کو ۔ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ
النَّسَائِيِّ اور ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی کی **ف** احوال نسائی کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب
بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت طرف شہر نسا کے اور نام شہر کا نسا ہی کہ یہہ ایک شہر ہی بیچ خراسان کے اور پیدایش انکی دو سو چودہ
مین یا دو سو پندرہ مین اور نسائی بہت شہرون مین پہرے اور بڑے بڑے عالمون کو پایا اور حدیثین سنین اور بیچ خراسان کے اور حجاز اور
عراق کے اور جزیرہ کے اور شام اور مصر کے علماء سے تحصیل علم کی کیا اور پہلے پہل گئے طرف قتیبہ بن سعید کے اوس وقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تہی
ایک برس دو مہینے اونکے پاس رہے اور یہہ شافعی مذہب تہے چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہی وہ دلالت کرتی ہی انکے شافعی مذہب ہونے پر اور ہمیشہ صوم
داودی ہمیشہ رکہتے تہے صوم داودی یہہ کہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن روزہ نہ رکہنا باوجود اسکے [illegible] کرنے کے انہین قوت جماع بہت تہی
کہ چار عورتین انکے نکاح مین تہین ہر عورت کے پاس ایک ایک رات رہتے اور حرمین بہی بہت تہین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کر کے فارغ ہوئے
ایک امیر کہ انکے وقت مین تہا اوسنے اون سے پوچہا کہ کتاب تمہاری ساری صحیح ہی انہون نے کہا کہ نہین بعض صحیح ہی بعضے حسن اور بعضے ان سے
الناس کیا کہ ان سب صحیحون مین سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلی کے نہایت صحیح ہون اوسکو میرے واسطے جدا لکہیے پس اسواسطے سنن مجتبی انہون نے
تصنیف کی اور سبب انکے وفات کا یہہ ہی کہ انہون نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کے تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے
وقت مجمع کے اوسکو پڑہین تاکہ آدمی اوس سے آگاہ ہوین کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کے مذہب نواصب کا رکہتے تہے وہ راہ پر آوین چنانچہ تہوڑی سی
وہ کتاب ایک دن وہان مسجد کے مجمع مین انہون نے پڑہی کہ ایک شخص نے اوس مجمع مین سے پوچہا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کے بہی کچہہ تصنیف
کیا ہی نسائی نے جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ برابر سے نجات پاوے اون کے مناقب کہان ہین اور بعضون نے لکہا ہی کہ یون کہا
کہ معاویہ کے مناقب میرے نزدیک کچہ نہین ہین یہہ بات سنتے ہی انلوگون نے خوب مارا یہان تک کہ آدہ موئے ہوگئے آخر اونکے خادم اونکو
اوٹہا کے گہر مین لائے اوس وقت انہون نے یہہ کہا کہ مجہکو مکہ کی طرف لیچلو تاکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کے مرون کہتے ہین کہ جب مکہ پہنچے
لیگئے بعد پہنچنے کے مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین پیر کے دن تیرہوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا واللہ اعلم

وَأَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ اور ابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کے **ف**
احوال ابن ماجہ کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد اللہ نام انکا محمد ابن یزید ابن ماجہ رہنے والے قزوین کے اور قوم انکی ربعی منسوب ہی ربیعہ
کی طرف بالولا اور قزوین نام شہر کا ہی مشہور بیچ عراق عجم کے اور یہہ بہی ایک مقتدر امام تہے اور حافظ حدیث کے اور ثقہ تہے اور [illegible]
بارہوین کے حدیثین سنین اور بہت شہرون مین پہرے واسطے طلب حدیث کے اور انکی کتاب کو بہی اکثر علما نے بیچ صحاح ستہ کے داخل رکہا ہی اور
انکی کئی حدیثین ثلاثی بہی ہین اور بعضون نے انکی کتاب کو صحاح ستہ مین داخل نہین رکہا اسواسطے کہ اکثر حدیثین منکر بلکہ موضوع اوس مین ہین

جب تک کہ امام شافعی کی صحبت میں نہ بیٹھا تھا اور علم محمد شاگرد امام اعظم کے سے نقل ہے کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام اعظم کی محمد سے بطریق
عاریت کے لی ایک رات اور ایک دن میں تمام یاد کر لی اور وفات انکی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دو سو چار ہجری میں اور اوسی روز عصر کے بعد دفن کیا
بیچ قرافہ مصر کے واللہ اعلم وَأَبِي عَبْدِ اللهِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيِّ اور مانند ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل
شیبانی کے ف احوال انکا یہہ ہے کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد ابن محمد ابن حنبل ابن ہلال ابن اسد ابن ادریس ابن عبد اللہ
ابن حیان ابن اسد ابن ربیعہ ابن نزار ابن معد ابن عدنان پیشوا اور مقتدا تھے بیچ حدیث کے اور فقہ کے اور زہد اور ورع انکو بیچ عبادت کے
بہت تھا اور بغداد میں انکا نشو نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اوسی جگہہ کی بعد اسکے واسطے سننے حدیثوں کے کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور
مدینہ اور یمن اور شام اور جزیرہ کے طرف گئے اور حدیثیں لکھیں اور سنیں علما ان شہروں کے سے اور روایت کرتے ہیں یزید ابن ہارون
اور یحیی ابن سعید قطان اور سفیان ابن عیینہ اور شافعی اور سوا انکے اور علما بہی اور ان سے بہی بہت لوگ نقل کرتے ہیں مانند محمد ابن اسمعیل
بخاری کے اور مسلم بن حجاج قشیری کے اور ابو زرعہ اور ابو داود سجستانی اور سوا انکے اور اسحاق ابن راہویہ نے انکے حق میں کہا ہے کہ احمد ابن حنبل
حجت ہے یعنے دلیل ہے درمیان خدا اور بندوں خدا کے اور امام شافعی نے انکے حق میں فرمایا ہے کہ بغداد میں سے کوئی نہیں چھوڑا کہ زیادہ عالم اور پرہیزگار
اور تقوی میں اور علم میں احمد حنبل سے اور احمد ابن سعید دارمی نے کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی جوان کو کہ بہت یاد کرنے والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی
احمد ابن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اوسکا مسند مشہور ہے درمیان محدثین کے اور حدیثیں اوس میں زیادہ تیس ہزار سے ہیں اور ابو داود سجستانی نے
نقل کیا ہے کہ صحبت میں بیٹھنا احمد حنبل کی گویا کہ صحبت ہے آخرت کی کس واسطے کہ انکی مجلس میں ذکر سوا امور دین کے نہ تہا اور ذکر ہے کہ احمد حنبل
نے فقر اختیار کیا اور ستر برس و سیر کیا اور کسی سے کچھ قبول نہ کرتے تھے اور محمد ابن موسی کہتا ہے کہ اہل مصر سے حسن ابن عبد العزیز کے واسطے
بطریق میراث کے لاکھ اشرفی سونے کی کسی جا سے ہوئی اور بیچ بغداد کے بہیجی اور حسن ابن عبد العزیز نے اوس میں سے تین تہیلیاں ہزار ہزار اشرفی کی
کہ سب تین ہزار اشرفیاں احمد حنبل کے واسطے بہیجیں اور کہا کہ اے ابو عبد اللہ یہہ تمکو میراث میں بوجہہ حلال پہونچا ہے اسکو لیجئے اور اپنے اہل و عیال پر
خرچ کیجئے امام احمد حنبل نے فرمایا کہ اسکی مجکو کچھہ حاجت نہیں اور ایک اشرفی بہی اوس میں سے قبول نہیں کی اور اسی قسم کی باتیں اون سے بیچ مقدمہ [illegible] کے
اور توکل کے اور استغنا کے اور تقوی کے اور پرہیزگاری کے بہت سی ہیں اور پیدایش انکی بیچ بغداد کے ایک سو چونسٹھ ہجری میں ہوئی ہے اور
وفات انکی بہی بیچ بغداد کے دو سو اکتالیس میں جمعہ کے دن وقت چاشت کے اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم وَأَبِي عِيسَى
مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى التِّرْمِذِيِّ اور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہہ ہے کہ کنیت انکی ابو عیسی ہے اور
نام انکا محمد ابن عیسی بن سورۃ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتھ زبر یا کے ترمذی نسبت ہے طرف شہر ترمذ کی اور یہہ بہی بڑے
محدثین میں ہیں اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہے اوپر بڑے علم انکے اور اوس کتاب میں انہوں نے کتنی باتیں لازم

عبدری کے ف اور احوال رزین کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو الحسن نام انکا رزین ابن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہی
طرف عبد الدار کی کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش مین اور وفات انکی پانسو بیس ۵۲۰ مین ہی یہہ جو مذکور ہوے تیران شخص ہین مشہور
حدیث کے انہون نے اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کے روایت کی ہین پس مشکوٰۃ والے نے انکی کتابون سے نقل کر کر نام اون
کتابون کا لکہہ دیا ہی اور سوا انکے اور ونسے بہی نقل کی ہین لیکن کم جیسا کہ آگے کہتا ہی مصنف **وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيلٌ**
مَا هُمْ . اور سوا انکے اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضے غیر اونکا یہہ ہی اون مین سے ایک امام نووی ہین لقب اونکا
محی الدین اور کنیت اونکی ابو زکریا اور نام اونکا یحیی ابن شرف حزامی [illegible] اور ترہی سے منسوب ہین طرف حزام
کے نام اون کے ایک جد کا ہی اور نووی ایک مکان ہی متعلق دمشق کے بیچ شام کے نسبت نووی کی اوسکی طرف ہی اور کبہی اوسکو
نواوی بہی کہتے ہین پیدایش انکی بیچ شہر نوی کے چہ سو اکتیس ۶۳۱ مین محرم کی پہلے عشرہ مین اور وفات انکی بدہ کی رات
چودہوین رجب کو چہ سو چہتر مین اور بعضے ان مین سے ابن جوزی ہین کنیت اونکی ابو الفرج نام اونکا عبد الرحمن بن علی بغدادی
حنبلی صدیقی مشہور با بن جوزی نسبت ہی ایک مکان کی طرف کہ اوسکو فرضۃ الجوز کہتے ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث
فصیح اور بلیغ اور صاحب تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کے اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کے اور مختار تہا بیچ
زمانہ اپنے کے ان علمون مین پیدایش انکی بیچ پانسو سترہ ۵۱۷ کے ہجرۃ سے اور وفات انکی پانچ سو ستانوین ۵۹۷ ہجری مین اور کتابین انکی
کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ موضوعات حدیث کے کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین
اور ایک کتاب اونکی تلبیس ابلیس کہ اوسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت کا ہی اور اقوال صوفیہ کا بہی بیان ہی
اور بیچ انکار جماعت صوفیہ کے [illegible] مبالغہ ہی اور ایک قصہ انکا یہہ منقول ہی کہ ایک دن درمیان سنی
اور شیعہ کے جہگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابو بکر کے اور حضرت علی کے یہان تک کہ آپس مین خوب بحث و اختلاف ہوا آخر کو
حکم ابن جوزی کے دونو راضی ہوئے اور اون دنون مین حکومت تہی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطے وعظ کہنے کے
چڑہے تہے کہ اوسی وقت ایک شخص نے اون دونو مین سے پوچہا کہ من افضل الناس [illegible] یعنی کون سا بہتر ہی صحابیون مین سے
انہون نے دونو فرقون کی رعایت کر کر جواب دیا واسطے خوف انکے اور جواب یہہ کہا کہ افضل صحابۃ رسول اللہ الذی
بنتہ فی بیتہ افضل اصحاب رسول اللہ وہ تہی کہ بیٹی اوسکی بیچ گہر اوسکے تہی پہر مجلس سے نکلا ابن جوزی وہان سے تاکہ
نہ پوچہے کوئی پوچہنا احوال مفصل کا اسنے اور وہ دونو فرقے خوش ہو کر اپنے اپنے مذہب موافق گمان فضیلت کا اپنے اپنے
یعنی سنیون نے جانا کہ بیٹی حضرت ابو بکر کی بیچ گہر رسول خدا کے تہی یعنی حضرت عائشہ اور شیعون نے جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا

ہیں کہ حضرت علی کے ہی فضیلت اونہیں کو ہی عرض کہ دلو نہیں ہے اوس وقت رفع شر ہوگیا وَاِنِّیْ اِذَا نَسَبْتُ الْحَدِیْثَ اِلَیْهِمْ کَاَنِّیْ اَسْنَدْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ وَاَغْنَوْنَا عَنْهُ اور تحقیق جس وقت کہ نسبت کی مینے حدیث طرف ان کے گویا کہ سند پہونچا دی مینے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب یہ کہ اونہوں نے فراغت حاصل کی سند سے اور بے پروا کر دیا ہمکو سند سے ف اگر کوئی کہے کہ مصابیح والے پر بسبب ذکر نکرنے سند کے لوگ اعتراض کرتے تھے وہ بات تو اب بہی باقی رہی کہ مشکوۃ والے نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہیں ذکر کی اوسکا مصنف نے یہ جواب دیا وَسَرَدْتُ الْکُتُبَ وَالْاَبْوَابَ کَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَیْتُ اَثَرَهُ فِیْهَا اور بیان کیا مینے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب مصابیح نے کتب اور ابواب کو اور قدم او نکے پیچہے چلا میں ف لفظ کتاب جس جگہ کہتے ہیں وہ شامل ہوتا ہے کتنے مطالب کو اور باب میں خاص ایک مطلب ہوتا ہے جیسے کتاب الطہارۃ اوسمین کتنے ہی باب مذکور ہوتے ہیں باب الوضوء باب الغسل وغیرہ اسی طرح مشکوۃ والے نے کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والے کے ذکر کئے ہیں وَقَسَّمْتُ کُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلٰی فُصُوْلٍ ثَلٰثَةٍ اَوَّلُهَا مَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاکْتَفَیْتُ بِهِمَا وَاِنِ اشْتَرَکَ فِیْهِ الْغَیْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِی الرِّوَایَةِ اور تقسیم کیا مینے ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلوں کے پہلی فصل وہ کہ حدیث اوس کی نکالی شیخین نے یعنے بخاری مسلم نے یا ایک نے اون دونوں میں سے اور کفایت کیا مینے ساتہ اون دونوں کے اور اگرچہ شریک ہو بیچ روایت حدیث کے غیر بخاری مسلم کے واسطے بلند ہونے درجہ بخاری مسلم کے بیچ روایت حدیث کے ف اگر بخاری مسلم میں ایک صحابی حدیث لاتے ہوں اوسکو متفق علیہ کر کر کہا ہے اور اگر حدیث بخاری میں ایک صحابی سے ذکر ہو اور مسلم میں اور صحابی سے تو اوسکو اکثر محدثین متفق علیہ نہیں کہتے وَثَانِیْهَا مَا اَوْرَدَهُ غَیْرُهُمَا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمَذْکُوْرِیْنَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلٰی مَعْنَی الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَی الشَّرِیْطَةِ وَاِنْ کَانَ مَاْثُوْرًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اور دوسری فصل میں حدیثیں وہ ہیں کہ روایت کیا اونکو سوا بخاری مسلم کے پیشواؤں مذکورین نے اور تیسری فصل وہ حدیثیں کہ مشتمل ہوا اوپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ سے ساتہ محافظت کرنے کے اوپر شرط کے اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سے ف پہلے تیسری فصل مشکوۃ والے نے زیادتی کی ہے اور مصابیح میں اسلئے کہ مصابیح میں دو ہی فصلیں ہیں اور مصابیح والے نے مصابیح میں یہ بات مقرر کی ہے کہ فصل اول میں حدیث صحاح میں کی لائیں اور اوسکے نزدیک صحاح وہ ہے کہ بخاری اور مسلم میں حدیث ہو اور دوسری فصل میں حدیث لایا حسان

سند کے بیچ کا نہیں وارد ہوسکتا ہے تا قصور مصابیح والے کا ظاہر ہو گیا وَاِنْ رَاَیْتَ اخْتِلَافًا فِیْ نَفْسِ الْحَدِیْثِ فَذٰلِکَ

مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِیْثِ اور اگر دیکھے تو اختلاف بیچ اصل حدیث کے پس وہ بسبب مختلف ہونے سندوں حدیث کے ہے

ف یعنے مصابیح والے نے اور طرح لفظ حدیث کے روایت کئے ہیں اور میں نے اور طرح تو یہ بسبب اختلاف سندوں کے ہے کہ صاحب مصابیح

ایک سند سے وہ لفظ پہنچے اور مجھے اور سند سے اور طرح وَلَعَلِّیْ مَا اطَّلَعْتُ عَلٰی تِلْکَ الرِّوَایَۃِ الَّتِیْ سَلَکَھَا

الشَّیْخُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَلِیْلًا مَا تَجِدُ اَقُوْلُ مَا وَجَدْتُ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِیْ کُتُبِ الْاُصُوْلِ

اَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَھَا فِیْھَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَیْہِ فَانْسُبِ الْقُصُوْرَ اِلَیَّ لِقِلَّۃِ الدِّرَایَۃِ لَا اِلٰی

جَنَابِ الشَّیْخِ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَہٗ فِی الدَّارَیْنِ حَاشَا لِلّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ اور شاید کہ میں نہیں خبردار ہوا اس

روایت سے کہ لایا ہے اس کو شیخ راضی ہو اللہ اس سے اور کم پاویگا تو اسکو کہ کہتا ہوں میں کہ نہیں پائی میں نے یہہ روایت یعنے جو کہ مصابیح

والے نے ذکر کی بیچ کتابوں اصول کے یا پایا میں نے خلاف اس روایت کے اصول میں پس جس وقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کے

پس نسبت کر قصور کو طرف میری واسطے کم مایہ گی میرے کے نہ طرف جناب شیخ کے بلند کرے اللہ قدر اسکی بیچ دونوں جہان کے پاکی ہے

واسطے اللہ کے اس سے ف مراد کتب اصول سے اس جگہ وہ کتابیں ہیں کہ ذکر ہو چکیں پہلے مثل بخاری مسلم وغیرہ کے اور پاکی ہے

واسطے اللہ کے اس سے یعنے پاک ہے شیخ نسبت قصور سے اور یہہ کہنا میرا اوسکے حق میں خاص ہے [illegible] واسطے کسی اور امر کے

رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلٰی ذٰلِکَ نَبَّھَنَا عَلَیْہِ وَاَرْشَدَنَا طَرِیْقَ الصَّوَابِ رحمت کرے اللہ

اوس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکے خبردار کرے ہم کو اوپر اسکے اور راہ بتا دے ہم کو راہ صواب کی ف خبردار کرے

اوپر اوسکے یعنے اوپر ہونے [illegible] کہ مصابیح والا لایا اور میں نے نہیں پایا اصول میں پس ہم کو خبردار کرے [illegible]

میں سمجھ کر اور بتاوے ہمارے ہماری کتاب میں لکھ دے یا اوسکے حاشیہ میں [illegible] وَلَمْ اٰلُ جُھْدًا فِی التَّنْقِیْرِ

وَالتَّفْتِیْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَۃِ وَنَقَلْتُ ذٰلِکَ الْاِخْتِلَافَ کَمَا وَجَدْتُّ

اور نہیں قصور کیا میں نے کوشش میں بیچ کھودنے اور ڈھونڈنے کے موافق وسعت اپنے کے اور طاقت کے اور نقل کیا میں نے یہہ اختلاف

جیسا کہ پایا میں نے ف یعنے جیسا کہ دیکھا میں نے اصول میں ویسا ہی نقل کر دیا اور یہہ اشارہ ہے [illegible] شیخ کے جواب کی

سوال مقدر کا اگر کوئی کہے انہوں نے آرام طلبی کیا ہی کتا ہو نہیں تب تلاش کی اگر خوب تلاش کرتے تو کبھی نہ ہوسکا کہ نہ پاتے تو اسکا جواب

مصنف نے کہا کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ قصور نہیں کیا تلاش کرنے میں وَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ غَرِیْبٍ اَوْ ضَعِیْفٍ

اَوْ غَیْرِھِمَا بَیَّنْتُ وَجْھَہٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ یُشِرْ اِلَیْہِ مِمَّا فِی الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّیْتُہٗ فِیْ تَرْکِہٖ

ہوتا ہی لیکن جب نیت اسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کو بیہودہ بازار مین گرفتار کیا ہوتین بچتے ہیں یہان محفوظ
ہین اور حق اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علما نے کہا ہی کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اونکے
نزدیک یہ ہو جاویگا اور ثواب اوسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوٰۃ وسلام بہیجا حضرت پر اور
اور فرمایا ہین کہ حدیث شریف مین آئی ہی وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے اونکا پڑہنا نصیب ہوگا کہ ثواب وفضیلت بیشمار رکہتی ہین اور نیت کرے
کہ مسجد مین تنہائی اللہ ذکر کیلیے اور تلاوہ قرآن کے لیے یا سننے قرآن کے لیے یا وعظ ونصیحت کے لیے میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ سننے کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کے گہرون خدا مین بیٹہے
اور تلاوت قرآن اور آپس مین پڑہنا پڑہانا اوسکا کرے تو گہیر لیتے ہین اوسکو ملایک اور ڈہانک لیتی ہی اوسکو رحمت اور نیت
کرے کہ وضو کر کے مسجد مین نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فایدہ لینا ساتہ مسلمانوں کے
علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے کہ مسلمان بہائیون کی
ملاقات کی اور اونپر سلام کرنی میسر ہوگی اور نیت کرے کہ تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر
جمعی کی مسجد مین میسر ہی اور جا نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتہ مشاہدہ حق کے اور استغراق
بیچ ہو و ذات کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ
پاویگا اور مسجد تو جنگہ عبادت کی ہی کیون نہو یہ ثواب جائیکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچہی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو
لگانے مین نیت کرے یا جب جاہے قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت خوشبو کو دوست رکہتے تہے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم
مسجد کا کرے اور نیت کرے کہ جو میرے پاس بیٹہیگا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بو میرے کے غیبت کر کر گناہ مین
پڑیگا خوشبو لگاکر اوسکو غیبت سے بچاونگا اور قصد کرے معالجہ دماغ کا تاکہ خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف
خوب حاصل ہون پس اسیطرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہو سکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطے
لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کرے گا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم
ہوا کہ مدار کار اور منحصر ہونا ثواب کا نیت پر ہی اور معنے ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دارالاسلام مین اللہ کی
خوشی کے لیے جاوے پس یہ اگر خاص اللہ کی رضامندی کے لیے ہی ثواب پاویگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا حق
کی کیجہ ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہی کہ باز رکہے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنا مین اگر نیت رضا
حق بہی ہو کی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کرکر آیا تہا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نام کے اوسکے حق مین یہ حدیث

نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کیے اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہیں اور محدثون نے کہا ہے کہ صحیح کسی روایت سے حضرت سے
نہین آیا کہ نیت زبان سے کبھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہے کہ ساتہہ نیت
دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آنحضرت کا جیسے کرنے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے ویسے ہی جو فعل حضرت سے
کبھی کیا ہو اوس فعل کے کرنے مین بھی اتباع لازم ہے اور چاہیے کہ اوسچیز پر دوام نکرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی اور
جو کوئی دوام کرے ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہے تمام ہوا یہان تک مطلب ترجمہ
شیخ عبدالحق دہلوی کا مسئلہ ۲ نیت وضو مین سنت ہے اور جگہہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دہونے منہہ کے ہے
اور بہتر یہہ ہے کہ کرے نیت وقت دہونے ہاتہون کے پہونچے تک تاکہ ثواب سنت کا بھی ہووے پہلے دہونے منہہ کے اور غسل مین بھی
نیت سنت ہے اور لائق یہہ ہے کہ ہووے وقت شروع کرنے وضو کے اور تیمم مین نیت فرض ہے اور سو وقت نیت کرے کہ جو وقت ہاتہہ مٹی
پر رکہے اسکے بعد ہاتہہ منہہ پر پہیرے اور ہاتہون پر مسئلہ ۳ صحیح نیت کے کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنے مسلمان کی
عبادت مقبول ہے اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہے اور دوسرے امتیاز یعنے اتنی عقل رکہتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت
فرق سمجہتا ہو اسواسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہے اوسکا علم چاہیے پس اگر
ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کرے نماز اوسکی صحیح نہین ہونے کی اور چوتہے یہہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز
نہ ہووے جیسے کہ کوئی اگر بعد اسلام لانے کے اور عبادت کرنے کے مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسیطرح سے اگر کسی
نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اوسکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونو باطل ہوے کسواسطے کہ توڑنا منافی نیت کے ہے مسئلہ ۴
نماز فرض مین چار چیزون کی نیت چاہیے ایک تو یہہ کہ نماز پڑہتا ہون دوسرے یہہ کہ فرض پڑہتا ہون اور تیسرے یہہ کہ تعین وقت ظہر کا
عصر کا یا مغرب کا چوتہے یہہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع نماز کے ٹہراوے اگر
ان چارون مین سے ایککا بھی دہیان نہو گا تو نماز نہین ہونے کی مسئلہ ۵ عبادت واجب کی نیت مین مانند فرض کی ہے یعنے
تعین واجب کا ضرور ہے جیسے تعین فرض کا مسئلہ ۶ سنت ساتہہ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہے سنتین
موکدہ ہون یا غیر موکدہ اسمین دونو برابر ہین مسئلہ ۷ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہے ساتہہ نیت روزے رمضان کے اور ساتہہ نیت نفل کے
بھی اور ساتہہ نیت مطلق روزے کے یعنے روزے کی نیت کی نیت مین اوسکے فرض ہونے سنت ہونیکا [illegible]
[illegible] صورت مین بھی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہے اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہے [illegible]
[illegible] سے پہلے یعنے نصف نہار شرعی سے اور دن شروع ہوتا ہے طلوع صبح صادق سے

وَذِكْرِ الآفي مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ اور وہ چیز کہ اشارہ کی طرف اوسکے شیخ رضی اللہ عنہ نے غریب ہے یا ضعیف ہے یا سوا اون دونوں کے
بیان کیا ہے سبب اوسکا اکثر اور جس چیز کو نہیں اشارہ کیا طرف اوسکے اونہوں نے کہ یہ صحیح اصول کے ہی پس تحقیق پیروی کی مینے شیخ کی
بیچ چھوڑ دینے اوسکے مگر بہت کمتی جگہوں کے واسطے کسی غرض کے ف یعنے مصابیح والے نے مصابیح میں بیان کیا ہے بعضی
حدیثوں کو کہ یہ غریب ہے یا ضعیف ہے یا شاذ ہے یا منکر ہے تو مشکوۃ والے نے بھی ان میں سبب غریب ہونے اور ضعیف ہونے اور
... ہونیکا بیان کردیا اور جس جگہ مصابیح والے نے مصابیح میں غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہیں کیا تو مشکوۃ والے نے بالکل
ترک کیا ... بعضی جگہ ... بعضی غرض کے بیان کردیا اسواسطے کہ بعضے لوگ اور حدیث میں کلام اور طعن کرتے ہیں
... ہونیکے انہوں نے ترمذی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن اور غریب اور ضعیف ہے
... ترجمہ خطبہ کے موافق اصطلاح محدثین کے انکو انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے وَرُبَّمَا تَجِدُ
مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ
عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ ۝ اور بعضی
جگہ پاویگا ... نہیں ذکر کیا مینے پیچھے حدیث کے اور یہ اسواسطے ہی کہ نہیں خبردار ہوا میں اوپر روایت کرنیوالے
... پس چھوڑ دی مینے اوس جگہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اوسکے پس ملادے اوسکو ساتھ اوس حدیث
کے اچھا دے اللہ تجکو بدلہ اور نام رکھا مینے اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح ف مصابیح جمع مصباح کی ہے مصباح کہتے ہیں چراغ کو
اور مشکوۃ کہتے ہیں طاقچہ کو جسمیں چراغ رکھے جاتے ہیں پس جیسے طاق ہے اسیطرح کتاب مصابیح رکھی ہوئی ہے اس مشکوۃ میں
وَاَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهُ ۝ اور
سوال کرتا ہوں میں اللہ سے توفیق کا یعنے تصنیف کتاب اوپر طرح مذکور کے اور تمام کرنے پر اور سب امور پر اور مدد کرنیکا اور
ہدایت کرنیکا اور بچانیکا یعنے خطا سے اور آسان کرنا اوس چیز کا کہ قصد کیا مینے اوسکا وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہوں یہ کہ نفع دے مجکو بیچ زندگی کے اور پیچھے مرنیکے اور سب مسلمان مردونکو اور مسلمان عورتونکو کفایت ہے مجکو اللہ
اور اچھا ہے کارساز اور نہیں ہے گشت کرنا گناہوں سے اور نہیں قوۃ اوپر بندگی کے مگر ساتھ اللہ کے کہ غالب ہے حکمت والا ف نفع دینا زندگی میں یہ ہے کہ
نصیب ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کی اور لوگونکے سکھانیکی اور موافق حدیثوں کے عمل کرنیکی اور فائدہ پیچھے مرنیکے یہ ہے بہشت میں داخل ہونا اور ثواب ملنا
اللہ کی رضا حاصل ہونی **فصل** اب بعد اسکے یہ حدیث میں مشغول ہونے کتی باتیں جاننا چاہیے کہ حدیث پڑھنے میں کام اونکی اور موجب ہونگے زیادتی سمجھ کو ایک بات انہیں میں
سے یہ ہے کہ ... حدیث کو معلوم کرے حدیث محدثوں کی اصطلاح میں کہتے ہیں قول اور فعل اور تقریر اور حال اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے قول و فعل کے ظاہر میں اور ...

کسی طبقہ مین اوسکو غریب کہتے ہین اور اگر دو ہو وین اوسکو عزیز کہتے ہین اور زیادہ دو سے ہو وین اوسکو مشہور اور مستفیض کہتے
اور اگر کثرت روایت کی اوس حد کو پہنچے کہ عقل کے نزدیک محال ہو جہوٹ بولنا اونکا اوسکو متواتر کہتے ہین اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہی
شاذ وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اوس جماعت کی کہ روایت کیا ہی اوسکو ثقات نے اور منکر وہ ہی کہ روایت کری اوسکو راوی
ضعیف مخالف اوس کے کہ ضعف اوسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی اور بہت قسمین حدیث کی ہین اختصار کے لئے کہ عوام کو اونکا
سمجہنا بہی مشکل ہوگا اسی پر اکتفا کیا اور یہہ اقسام حضرت شیخ عبد الحق رح کے ترجمہ مشکوٰۃ سے لکہے ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہہ ہین بخاری
اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضون کے نزدیک بدلے ابن ماجہ کے موطا امام مالک کی ہی پس سوای صحیحین
کے کتابون باقی مین ہر طرح کی حدیثین ہین صحیح ہی اور حسن ہی اور ضعیف ہی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کردیا ہی **ف** پہلی
حدیث حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہی سو احوال حضرت عمر کا یہہ ہی کہ نام اونکا عمر اور کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق اور سب سے
پہلے امیر المومنین سے مشہور ہوئے اور قوم اونکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہی قریش مین اور بطن بمعنے ایک گروہ اور جمع ہوتے ہین ساتہ
آنحضرت کے نسب مین بیچ کعب بن لوی کے اور وجہہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہہ ہی کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین
مسلمان تہا جہگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف اسواسطے تہی کہ وہ یہودی سمجہتا تہا
اور جانتا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کرینگے اور رعایت کسیکی نکرینگے اور منافق کہ دل سے جہوٹا تہا اوسنے کہا کہ چل کعب بن اشرف
پاس کہ وہ یہود کا سردار تہا اور یہودی رشوۃ لیکر سچے کو جہوٹا کردیتے تہے اور جہوٹے کو سچا اسواسطے وہ منافق یہودیون کی طرف لیے
جاتا تہا کہ رشوۃ دیکر اپنا معاملہ جیت جاوے نکالا آخر کو وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا
حق ثابت کیا منافق راضی نہوا ساتہہ حکم آنحضرت کے باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کے حکم سے مدینہ مین قضا کرتے تہے
اوس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمر پاس کہ نسبت اسلام کی کرکر مجکو سچا کرینگے اور میرا حق ثابت کرینگے آخر دونو گئے حضرت عمر پاس
اور آگے روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونو گئے تہے حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کرچکے ہین اور یہہ منافق راضی نہین ہوا ساتہہ حکم
آنحضرت کے حضرت عمر نے منافق سے پوچہا کہ یہہ بات ایسطرح سے ہی منافق نے اقرار کیا حضرت عمر نے کہا کہ تم ٹہیرے رہو اور آپ
گہر مین جاکر تلوار لیکے آئے اور اوسی تلوار سے منافق کا سر اوڑا دیا اور کہا کہ یہہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہو ساتہہ حکم آنحضرت کے
اور یہودی وہان سے اوس خوف سے بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل آنحضرت پاس آئے اور کہا کہ عمر فرق کردینیوالا ہی درمیان حق اور باطل کے
اوسی دن سے فاروق مشہور ہوگئے چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور اور تفسیرون مین شان نزول اس آیت کی بین لکہا ہی یریدون
ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا اور اما

پوچھا کہ کون تھا پھر فرمایا حضرت نے واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تھا پوچھنے والا کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
زیادہ جاننے والا ہے فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تھا آیا تھا تمہارے پاس سکھاتا تھا تمکو دین تمہارا روایت کی یہ مسلم نے
اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ نے ساتھ تفاوت کے اور بیچ اوس روایت کے یہ ہے اور جب دیکھے تو ننگے پاؤں والوں کو
ننگے بدن والوں کو [illegible] بادشاہ [illegible] زمین کے بیچ پانچ چیزوں کے کہ نہیں جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اور مینہ کا
[illegible] سوا اللہ کے اونکو کوئی نہیں جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اوسکے ہے علم قیامت کا اور مینہ
کا کب برسے [illegible] وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری
نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی اور جانتا ہے جو کچھ پیدا ہوتا ہے بیچ رحموں کے یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہیں جانتا کوئی
کہ کیا کریگا کل کو اور نہیں جانتا کوئی کہ کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہے [illegible] سوا اللہ کے اونکو
کوئی نہیں جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروا دیوے ساتھ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر جاوے طرف
طرف اوسکے راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونے دریا کے درمیان میں [illegible] حج کی شرط [illegible]
اور تعجب لوگوں نے اس لئے کیا کہ اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تھی پھر کیوں سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ ہے کہ اوسکی ذات
اور صفات کو حق اعتقاد کرے اور فرشتوں پر ایمان لاوے کہ یہ بندے ہیں نورانی فرمانبردار اور کتابوں پر ایمان لاوے
کہ کلام قدیم اوسکا ہے [illegible] رسولوں اپنے پر اوتارے ہیں قرآن ان سب سے افضل ہے اور سب کتابیں آسمانی [illegible] چار ہیں مشہور
توریت انجیل زبور فرقان اور سوا اوسکے چھوٹی اور رسولوں پر ایمان لاوے کہ بھیجا اونکو اللہ تعالی نے واسطے ہدایت کے دنیا
یقین کرنا ہوتا ہے اور دن پچھلا مراد ہے بعد موت کے قایم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت کے اہل
کرے کہ جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہے اور تقدیر پر
ایمان لاوے کہ جو نیکی بدی ہوتی ہے سب روز ازل کی لکھ دی ہے اور سب کے ارادہ سے ہوتی ہے لیکن نیکی سے راضی ہے
اور بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نیکی میں دخل دیا ہے اسپر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہے اور عذاب
عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو کیونکہ جسکو یہ حالت دیدار کی
[illegible] ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہووے [illegible]
پس اگر نہیں دیکھتا اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت میں تجھے نہیں حاصل [illegible]
تو دیکھتا ہے تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہے اسمیں بھی خوف و خشیت پیدا ہوتی اور [illegible]

ف ایمان شرع مین مراد ہی اس سے کہ یقینا اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا اللہ کی طرف لائے ہین
سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہیں ہے جب تلک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو پہنچے گرویدہ ہو نکو
پہنچے اور باطن او سپر قرار پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن از راہ عناد کے انکار کرتے تھے
او حقیقت ایمان کی یہی ہو کہ دلمین تصدیق رکھے لیکن حکم ایمان والون کے جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار
کرے [illegible] اور با وجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اوسکو علامت کفر کی
کی ہے مانند سجدہ کرنے بت کے یا زنار باندھنے کے شرعا یہہ بھی حکم کافر ہی ہے اور اسلام شرع مین مراد ہے فرمانبرداری
کرنی احکام الہی کی اور بجا لانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہرہ کے ہے
اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونو کا نام دین ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِي عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِ[سْلَا]مُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِيمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ [فَاَخْبِرْ]نِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ اَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ اَتَاكُمْ

حادث ہی یعنے نوپیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خداتعالی کے فرشتونپر اور کتابون اوسکی پر اور پیغمبرون اوسکے پر اور
ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن اخرۃ پر ایمان لانا اور اخرۃ پر ایمان لانے مین یہہ بہی داخل ہی کہ عذاب قبر کا بہی ہوتا ہی
برے لوگونکو اور نعمت ہوتی ہی اچہے لوگونپر اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگونکے تلین گے
ترازو مین اور اعمالنامے ملین گے داہنے ہاتہہ مین نیکونکو اور بائین ہاتہہ مین برونکو اور پلصراط پر گذرینگے اور دیدار
حق تعالی کا مومنونکو نصیب ہوگا اور جنتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسیطرح
دوزخی دوزخ مین داخل ہونگے اور عذاب مین گرفتار رہینگے اور ہمیشہ اسیطرح جیسے عذاب مین
رہینگے دوزخ مین سے کبہی نکلین نے ان سب پر ایمان لانا یہہ ہی شعبون ایمان سے ہی اور ایک شعبہ ایمان کے یہہ ہی کہ
محبت رکہنی اللہ سے اور محبت اور بغض اوسکی راہ مین رکہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکہنی اور ادنکی
تعظیم کرنا اور اون پر درود بہیجنا اور ادنکی سنت پر چلنا یعنے اونکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اور
تحقیق یہہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی ہے کہ ایک مقام مین سا جہان ایکطرف ہو
اور ایکطرف اوس جگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سے ہی اور نہین تو اللہ
اور رسول سے محبت نہین اور ایک شعبہ ایمان کا یہہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کے واسطے کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دنیا
اور ریاکا نہو خواہ وہ عمل بدنکا ہو یا مالکا ہو یا موہنہ سے کہنیکا ہو یا دلمین اعتقاد کرنیکا ہو یا قسم اخلاق سے
ہو غرض ہر عمل مین اخلاص چاہیے یعنے یہہ عمل خدا ہی کے لئے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہی چہوڑنا ریا کا
اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنے گناہ کی باتون مین خدا سے ڈرتا رہے
اور بندگی کی باتون مین اوس سے امید رکہے اور شعبون ایمان سے ہی توبہ کرنا گناہ سے جب گناہ ہو جاوے توبہ
کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہی بعد گناہ کرنیکے اور شکر کرنا نعمت پر یعنے جو اللہ تعالی دے اوسکا شکر بجا لاوے اگر اللہ تعالی
بیٹے یا ان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور اگر نکاح کریتو ولیمہ کرے اگر ختم قران کرے تو خوشی کرے اگر اللہ تعالی
مال دے تو زکوۃ ادا کرے اور صدقہ عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہی وفا کرنا عہد کا
اور صبر کرنا مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنے باز رہنا اوس سے اور راضی رہنا تقدیر پر
اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چہوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چہوڑنا کبر کا اور عجب کا
اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑہنا قران کا اور سیکہنا علم کا اور سکہانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے

وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے یعنی زبان سے برا نہ کہے اور نہ غیبت کرے اور ہاتھ سے (اور ہاتھ اوسکے)
مارے نہیں نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنے چھوڑدی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نے اوس سے یہہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں
ہی کہ البتہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا مسلمانوں میں سے بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہیں مسلمان زبان اوسکی سے
اور ہاتھ اوسکے سے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ
حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم میں سے یہان تک کہ ہوں میں بہت پیارا طرف اوسکی اوسکے باپ سے اور اولاد
اوسکی سے اور سب آدمیوں سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد
وغیرہ کی [illegible] دل ہی اوسمیں مجبور ہی اور وہ یہان مراد نہیں دوسری محبت عقلی ہی وہی یہان مراد ہی کہ ایک بات کو اگرچہ دل نہ چاہتا
لیکن بمقتضای عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہی جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہی اور کہتا ہی کہ بمقتضا
عقل کے جانتا ہی کہ صحت میری اسمیں ہی اگرچہ دل نہ چاہتا ہے اسیطرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہووے باپ یا اولاد کفار کے
قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنیکا جنسے رشتہ ہو ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکہے اسکو اگرچہ مشکل ہو یا ایک بات خلاف شرع
اولاد وغیرہ باعث ہوں اور حضرت نے اوس سے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمان
برداری میں غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیوں پر اور سب غرضوں پر مقدم رکہے جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب
ہو گی اوسوقت مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی سے منقول ہی کہ جب
اونہوں نے یہہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہوں سوا اپنی جان کے پس حضرت نے فرمایا
کہ مومن کامل نہیں ہونیکا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی جبتک کہ ہوں میں محبوب تر طرف تیرے جان تیری سے پس حضرت کی برکت
توجہ سے اوسیوقت اونکے دل میں ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہی اللہ کی کہ آپ محبوب تر ہیں طرف میرے جان میری سے بھی پس
فرمایا حضرت نے اب ہوا پورا مومن تو اے عمر یا اللہ ہم سبکو یہی حالت نصیب کر آمین آمین آمین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ
بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہیں سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جسمین کہ ہون وہ چیزین پایا اوسنے بسبب اونکے مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووے اللہ
رسول اوسکا بہت محبوب طرف اوسکے اوس چیز سے کہ سوا ان دونون کے ہے اور وہ شخص کہ دوست رکہے کسی بندہ کو نہین دوست رکہتا
مگر واسطے اللہ کے اور وہ شخص کہ ناخوش رکہے پہر جانا بیچ کفر کے پیچہے اسکے کہ نکالا ہے اوسکو اللہ نے اوس کفر سے جیسا ناخوش رکہتا ہے
گرنا بیچ آگ کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے عباس بیٹے عبد المطلب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا اوس شخص نے کہ راضی ہوا
ساتہ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتہ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتہ حضرت محمد کے رسول ہونے پر روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنے بخوشی
خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی اوسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹہرایا اور بجا لایا جو کچہ
اوسمین ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اونکی کی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ
وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہ اوسکے ہے نہین سنتا
یعنے خبر رسالت میری کو کوئی اس امت میں سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پہر مرجاوے اوسی حال میں کہ نہین ایمان لایا ساتہ اوس چیز کے کہ بہیجا
گیا ہون مین ساتہ اوسکے یعنے دین مگر ہے وہ دوزخیون مین سے روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ
بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَاُهَا
فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ واسطے اونکے دو ثواب ہین ایک شخص
کہ اہل کتاب سے ہو ایمان لایا ساتہ نبی اپنے کے اور ایمان لایا ساتہ محمد کے اور دوسرا غلام کہ ملک مین ہو جب ادا کیا حق اللہ کا
اور حق مالکون اپنے کا اور تیسرا شخص وہ ہے کہ تہی نزدیک اوسکے لونڈی صحبت کرتا تہا اوس سے اور ادب سکہلایا تہا اوسکو اچہا اور سکہایا
اوسکو مسائل شریعت کے اور اچہی طرح سکہلایا اوسکو پہر آزاد کیا اوسکو پہر نکاح کر لیا اوس سے پس واسطے اوسکے دو ثواب ہین روایت کی
یہہ بخاری مسلم نے ف پہلا اور دوسرا شخص کے دو ثواب ہونے کے سبب ظاہر ہین اور تیسرے کو دو ثواب سبب آزاد کرنے کے اور نکاح کرنے کے

اور شیخ عبد الحق رح نے معنے اسکے یہہ لکھے ہین کہ ہر عمل مین انکو دو گنا ثواب ملتا ہے مثلا اگر اور نماز و روزہ وغیرہ کرین وسی نیکیان حاصل ہوتی
اور انکو بیس وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگون سے یہان تلک کہ گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول
اللہ کے ہین اور برپا رکھین نماز اور دیوین زکوٰۃ پس جسوقت کہ کرین یہہ بچائے انہون نے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے
اور حساب انکا اوپر اللہ کے ہے روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے لیکن مسلم نے کتاب مسلم مین نہین ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا ف مراد ساتھ حق اسلام کے
یہان قتل کا باعث نہ اسکا کہ یہی ہے یا جو کچھہ حکم اسکلمہ مین ہے مثلا جزیہ قبول کرلیا یا صلح کی یا امن چاہا تو پہر نہین مارینگے مگر ساتھ
حق اسلام کے یعنے مثلا کوئی کسیکو مار ڈالے یا زنا کرے بحکم شرع اوسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسیکا مال لیلیا دلایا
جاویگا اور حساب انکا اللہ پر ہے یعنے ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگے اگر دل مین کفر وغیرہ رکہتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجھ لیگا اور یہہ حدیث
دلیل ہے اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کے کہ اگر اوپر اور ظاہر مین توبہ کرینگے ہم قبول کرینگے اور در گذر کرینگے خونریزی انکی سے اور
اس مسئلہ مین بہت سے قول ہین علما کے قول ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایک ہی دفعہ پکڑا گیا اور نا سزا کہا اور جلدی اوسنے باز آیا اور
بخت توبہ کی مقبول ہے اور اگر متردد اور مسلط خون کے ڈر سے نہین قبول کی جائیگی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح وَعَنْ أَنَسٍ
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ
ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے نماز ہماری طرح کی اور منہ کرے
قبلہ ہمارے کی طرف اور کہاوے ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہہ مسلمان ہے وہ کہ واسطے اوسکے ہے ذمہ اللہ کا یعنے عہد و امان اور ذمہ رسول اوسکے کا
پس نہ توڑو خدا سے بیچ ذمہ اوسکیکے روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اوسکے کے کہ
ستانے مین اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ
الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ

أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے

آیا ایک گنوار دربار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کروں میں داخل ہوں میں بہشت میں فرمایا کہ بندگی کر اللہ کی اور

نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور پڑھ تو نماز فرض ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے رکھ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہے اوسکی

کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکے کچھ اور نہ کم کرونگا اس سے پس جب کہ پھر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش

لگے اوسکو یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت سے پس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف اسمیں ذکر شہادت

نہ کیا اس لئے کہ مشہور ہے اور فرض تین بیان فرمائے اس لئے کہ شاید اوسوقت تک یہی تین چیزیں فرض ہوں اور حضرت نے صدق عقیدہ

اوسکا دیکھکر بہشتی ہونیکی دی وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ

آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی سے کہا انہوں نے اے

رسول خدا کے فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے قول کہ نہ پوچھوں اوسکو کسی سے پیچھے تمہارے [illegible] اسلام کا حق

اور حق اسلام ادا ہو اور بیچ ایک روایت کے غیر تمہارے سے فرمایا کہہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ثابت رہ روایت کی یہ مسلم نے ف

یعنی گواہی دے وحدانیت اللہ تعالیٰ کی اور سچ جان تو جو کچھ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس [illegible]

ذکر کرنے کی آگئیں وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ

قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا

أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے طلحہ بیٹے عبید اللہ سے کہا

آیا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل نجد سے [illegible]

نہ سمجھتے تھے ہم اوسکو کہتا یہان تلک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناگہان وہ پوچھتا تھا اسلام سے یعنے احکام اسلام کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین ہیں دن اور رات کے پس کہا کیا ہین اوپر میرے سوا اونکے پس فرمایا نہین مگر یہہ کہ نفل پڑھے یا نفل شروع کرے تو یعنے اگر توڑ دیتو اوسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور روزی مہینے رمضان کے کہا کیا ہین اوپر میرے سوا اونکے فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنے اوسکو پورا کردینا لازم ہی اگر توڑے تو قضا واجب ہی کہا اور ذکر کیا واسطے اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا پس کہا اوس نے کیا ہی اوپر میرے سوا اسکے پس فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ تو صدقہ نفل دیوے یا دینا اپنے ذمہ پر لازم کرلے یعنے اس صورت مین ادا کرنا اوسکا لازم ہوگا کہا راوی نے پس پیٹھ موڑی اوس شخص نے اور وہ کہتا تھا قسم ہی خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکے اور نہ کم کرونگا مین اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اوس شخص نے اگر سچا ہی روایت کی بخاری مسلم نے **ف** ایک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہوئی ہونگی کہ اوسنے اسطرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اوسنے کہا کہ اسکے پہونچانے مین کمی زیادتی نہ کرونگا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَأْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عباس سے کہ تحقیق جماعت عبد القیس کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ربیعہ میں سے جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون لوگ ہین یہہ قوم یا فرمایا کون ہی یہہ جماعت کہا اونہون نے کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت نے کہ آؤ تم خوش وقت ہو بالقوم کہا یا بالوفد کہا آئے تم اوس حالت میں کہ نہ رسوا اور نہ پشیمان ہو یعنی بے شرمندگی اور بغیر عذر کی آئی اونہون نے اے رسول خدا کے تحقیق نہیں ہم طاقت پاتی یہہ کہ آوین

ہیں پاس مگر بیچ مہینے حرام کے اور درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یہہ قوم ہے کفار مضر کے کہ نام ہے قوم کا پس امر فرماؤ ہمکو
ساتھہ ایک حکم کے کہ فرق کر دے یعنے حق اور باطل مین خبر دین ہم اوسکی اون لوگون کو کہ پیچھے ہمارے ہین یعنے اپنی قوم کو
کہ وطن مین چھوڑ آئے ہین اور داخل ہوون ہم بسبب اسکے بہشت مین اور پوچھا جماعت عبد القیس کی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے استعمال کرنے باسنون پینے کے پس حکم فرمایا اونکو ساتھہ چار چیزون کے اور منع کیا اونکو چار چیزون سے حکم فرمایا اونکو ساتھہ
ایمان لانے کے اللہ کے کہ ایک ہے وہ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہے ایمان ساتھہ اللہ کے کہ وہ ایک ہے کہا اونہون نے کہ اللہ اور رسول اوسکا
زیادہ جاننے والا ہے فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور سیدہا کرنا نماز کا
اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکہنے رمضان کے اور فرمایا یہہ کہ دینا غنیمت مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا اونکو استعمال
کرنے باسنون چار طرح کے سے ایک تو نہلیان یا مرتبان لاکہی اور تونبے کدو کے اور باسن جڑ درخت کے اور باسن روغن
رال کئے اور فرمایا یاد رکہو انکو اور خبر دو ساتھہ انکے اونکو کہ پیچھے تمہارے ہین روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے اور لفظ اس
حدیث کے بعینہ بخاری کے ہین **ف** مہینے حرام یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان مہینون مین
لڑنا حرام جانتے تھے بسبب تعظیم انکے پس راہ مین بہی امن ہوتا تھا اور لفظ وصیام رمضان تلک چار باتین حکم کی ہیں
فرمائین اب آگے سوا چار کے ایک بات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا اخر تلک اس لئے کہ یہہ لوگ جہاد کے کام آتے
اور ان باسنونمین کہ جن سے منع فرمایا لوگ شراب رکہتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بہی منع
فرمایا تا مشابہت ساتھہ شراب پینے کے نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرما دیا استعمال انکا پس یہہ حکم منسوخ ہے وعن
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ
مِنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا
اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ
فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا
فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا
عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عبادہ بیٹے صامت سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت مین کہ گرد اون کے ایک جماعت تہی اصحاب سے بیعت کرو مجھ سے یعنے عہد کرو
اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھہ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو اور نہ باندھو بہتان

سمجھ کر یعنی ڈرسے مار ڈالتے تھے اور نہ اوتہا و بہتان کر باندہ لیا ہوتینے اوسکو درمیان اپنے ہاتہون کے اور پانوؤن کے یعنی دلون سے اور
نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کے اور جو پہنچا انمین کسی چیز کو یعنی ان
گناہون مین سے کچہہ کرے سوا شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے دنیا مین یعنی جیسیکہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوا اسکے پس وہ کفارہ ہے
واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر
نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے سزا پہنچاوے اوسکو پس بیعت کی
ہمنے حضرت سے ان چیزون پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے
گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ
عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ
أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ
قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ مِنْ
نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ مِنْ
نُقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کے
یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذرے اوپر عورتون کے پس فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق مین دکھلایا گیا
ہون تمکو بہت اہل نار مین سے یعنی عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے کس واسطے اور کس سبب سے اے رسول خدا کے
فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کے نہین دیکہا مینے کسیکو ناقص ہو عقل کی اور دین کی کہودے
عقل مرد ہوشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہی نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا
نہین گواہی ایک عورتکی مانند آدہی گواہی مرد کے یعنی گواہی دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی برابر ہوتی ہی حکم شرع مین
کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان عقل اوسکے کے ہی فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑہے
اور نہ روزہ رکہے کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان دین اوسکے کے ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے
ف گذرنے اوپر عورتون کے کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹہی تہین اسلیے کہ آواز خطبہ کی کہ انہون نے نہ سنی تہی اوسکو

ایذا دیتا ہی مجکو بیٹا آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنے جیسیکہ عوام لوگ وقت مصیبت کے برا کہتے ہین اور مین ہون زمانہ بیچ
ہاتھہ میرے کے ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** یعنے لوگ جو زمانہ کو برا کہتے ہین
تو تصرف کرنیوالا جانکر کہتے ہین گویا دہر نام تصرف کرنیوالیکا ہوا پس وہ مین ہون گویا مجکو برا کہا **وَعَنْ اَبِی مُوْسَی**
الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی یَّسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ
یَدْعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْہِمْ وَیَرْزُقُہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ [illegible] نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہوا اوسکو ثابت کرتے ہین واسطے اوسکے بیٹا
پہر عافیت دیتا ہی اونکو اور رزق دیتا ہی اونکو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اِلَّا مُؤْخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ہَلْ تَدْرِیْ
مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ
اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ
بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْہُمْ فَیَتَّکِلُوْا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی معاذ سے کہ کہا [illegible] مین پیچہے بیٹہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری گدہے کے
نہین تہا درمیان میرے اور حضرت کے مگر آخری لکڑی زین کی پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اور کیا ہی
حق بندون کا اوپر اللہ کے [illegible] اپنے اوپر ساتھہ فضل وکرم اپنے کے کہا مین نے اللہ اور رسول اوسکا
زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کے یہہ ہی کہ پوجین اوسکو اور نہ شریک کرین ساتھہ اوسکے کسیکو
یعنے بت پرستی وغیرہ نکرین یا ریا عبادت مین نکرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کے یہہ کہ نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کرے
ساتھہ اوسکے کسیکو پس کہا مین نے اے رسول خدا کے کیا نہ خوشخبری پہنچاؤن مین ساتھہ اسکے لوگون کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا اونکو
پس بہروسا کرینگے اور عمل کرنا چہوڑ دینگے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** حضرت واسطے تواضع کے کبہی کبہی حمار پر سوار
ہوتے تہے اور نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کرے یعنے عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کے نہین کریگا اگر بسبب کسی گناہ کے
کچہہ عذاب ہوگا تو آخر چہٹکارا ہو جائیگا **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ**
رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ
قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ

ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ
اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا
يَتَّكِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ پیچھے بیٹھے تھے آنحضرت کے اوپر سواری کے اے معاذ کہا اونہوں نے حاضر ہون مین اے رسول خدا اور خدمت
فرمایا حضرت نے اے معاذ پہر کہا معاذ نے حاضر ہون اے رسول خدا اور حاضر ہون خدمت مین پہر کہا حضرت نے اے معاذ کہا معاذ نے حاضر ہون اے رسول خدا اور حاضر ہون
خدمت مین تین بار اسیطرح سے کہا انس نے کہ فرمایا حضرت نے نہین کوئی کہ گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے ہوئے اسکے گواہی دے
سچے دل سے مگر حرام کرتا ہے اوسکو اللہ اوپر آگ کے کہا معاذ نے اے رسول خدا کیا پس نہ خبر دون مین ساتہ اسکے لوگونکو پس
خوشوقت ہون فرمایا اسیوقت اعتماد کر بیٹہینگے پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے واسطے بچنے گناہ سے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے کئی بار معاذ کو اسلئے پکارا کہ خوب ہشیار ہو یہہ کلام سنین اور حرام کرتا ہے اوسکو
آگ پر مراد یہہ ہے کہ جسنے یہہ کلمہ کہا اور حق بہی اسکے ادا کئے یعنے بری باتون سے بچا اور اچہی باتین کین اوسکے لئے یہہ بات ہے کہ
نرے کلمہ کے کہنے سے چہٹکارا نہین ہوجاتا مگر جسکو چاہے غفور الرحیم یون ہی بخشدے یا مراد یہہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسے کافر کے لئے
ہوگی وہ حرام ہے اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع فرمایا تہا خبر دینے سے اس حدیث کے اور پہر اونہون نے کہدی اسلئے کہ منع اوس
لوگون کے لئے تہا کہ نو مسلم تہے مبادا ظاہر معنی پر عمل کرکر چہوڑ دین عمل کرنا جب اونہون نے دیکہا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہیں اور حضرت نے علم کا
چہپانا بہی منع فرمایا ہے بیان کر دی تا بسبب چہپانیکے گنہگار نہون وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى
وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ
قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ
وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اوپر حضرت کے کپڑا تہا سفید اور وہ سوتے تہے پہر گیا مین پہر آیا مین اوسوقت مین کہ جاگے تہے پس فرمایا کہ نہین
کوئی بندہ کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ پہر مرے اوپر اسیکے یعنے اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکے نکے اور نہ کچہہ کرے مگر
داخل ہوگا بہشت مین یعنے خواہ بعد عذاب کرنیکے گناہون پر داخل کرے اللہ یا یونہی اپنے فضل سے بخشدے کہا مینے اگرچہ

اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے
فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے
اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے یعنے اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھے اور تھے ابو ذر جس وقت کہ یہہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ
خاک آلودہ ہو ناک ابو ذر کی روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے ف بار بار ابو ذر نے اس لیے پوچھا کہ تعجب جانتے تھے اس بات کو وَعَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ
وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ
الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گواہی دے یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے اوسکے اور تحقیق محمد بندے
اوسکے ہیں اور رسول اوسکے ہیں اور تحقیق عیسے بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہے اور بیٹا لونڈی کا اوسکی یعنے حضرت مریم کا
اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہے اوسکی طرف سے اور بہشت اور دوزخ سچ ہے داخل کریگا اوسکو
اللہ بہشت میں اوپر کسی عمل کے ہو یعنے اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے ف حضرت عیسے کو کلمۃ اللہ اس لیے
کہا کہ کلمہ کن کے کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اس لیے کہا کہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور داخل کریگا
بہشت میں یعنے بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہوں پر وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ
يَدِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا
قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ
وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ
الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابَيِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہا آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا میں نے کہ کھولو
داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کروں میں آپ سے پس کھولا حضرت نے داہنا ہاتھ اپنا پس کھینچ لیا میں نے ہاتھ اپنا پس فرمایا حضرت نے

کیا ہی واسطے تیرے اے عمرو کہا میں نے ارادہ کرتا ہوں میں یہہ کہ شرط کروں میں فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا میں نے شرط یہہ ہی کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنی اون گناہوں کی کہ پہلے اسلام سے کئے ہیں فرمایا کیا نہیں جانتا تو یعنی جان اے عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا اون گناہوں کو کہ پہلے اسکے ہیں اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اوس چیز کو کہ پہلے اوس سے ہی اور تحقیق حج دور کرتا ہی اون گناہوں کو پہلے اوس سے ہین روایت کیا یہہ مسلم اور دو نو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سے اول حدیث کا قال اللہ تعالیٰ ہی اور دوسری حدیث کا سرا یہہ ہی الکبریاء ردائی [illegible] ہم ان دو نو حدیثوں کو بیچ باب ریا اور کبر کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **ف** یعنی مصابیح میں یہہ دو نو حدیثیں کتاب الایمان میں واسطے کی مناسبت کے تھی یہان ذکر کرنا اونکا مناسب جانا وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے بخشے جاتے ہین لیکن بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرہ اور حج سے حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین نہ حق بندون کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِیْ الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ

روایت ہی معاذ سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو ساتھ اوس عمل کے کہ داخل کرے مجکو بہشت میں اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق یہہ البتہ آسان ہی [illegible] اوپر اوس کے وہ یہہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور سیدہا کر نماز کو اور دے زکوٰۃ [illegible] رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجکو دروازے خیر کے یعنی جنکے سبب سے [illegible] ڈہال ہی یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچاتا ہی اور صدقہ بجہا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجہاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسیطرح وہ گناہونکو دور کرتی ہی پہر پڑہی یہہ آیہ تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہان تلک پہنچے یعملون تلک **ف** یعنی ساری آیۃ پڑہی کہ یہہ سورہ سجدہ میں ہی اسمین بیان خوبی تہجد کا ہی

ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ

پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجکو سر امر کا اور ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکی

کہا مینے ہان بتلایئے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی **ف** سر کام کا یعنے اصل اور سر امور دین کا کہ دین بغیر اسکے وجود
نہیں پکڑتا جیسا کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹہیرے اور قوۃ پکڑے جیسا کہ ستون سے چہت
اور بلندی کوہان کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سے اصل دین کی
عَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ
قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا
لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکی جہاد ہی پہر فرمایا کیا خبردار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ
مالک ہی سب ان کی کہا مینے ہان بتلایئے اے پیغمبر خدا پس پکڑی زبان اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پہر کہا مینے
اے پیغمبر خدا اور تحقیق کہ ہم پکڑے جاوینگے ساتہ اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری
اور نہین گراویگا لوگونکو بیچ آگ کے اوپر مونہہ اونکے یا اوپر ناکون اونکے مگر باتین زبانون اونکی روایت کی
یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** گم کرے تجکو مان تیری معنے اسکے یہہ ہین کہ مر تو لیکن یہان یہہ معنے مراد
نہین ہین بلکہ تنبیہ ہی غفلت سے مگر باتین زبانون اونکی یعنے جو باتین کہ موجب کفر و گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر
اور گالیان اور غیبت وغیرہ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ
اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکہے
واسطے اللہ کے اور دشمن رکہے واسطے اللہ کے اور دیوے واسطے اللہ کے اور نہ دیوے واسطے اسکے یعنے جو کام کرے اوسکی
رضا مندی کے لئے کرے پس تحقیق پورا کیا اوس نے ایمان روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہہ ترمذی نے معاذ بن
انس سے ساتہ تقدیم اور تاخیر کے اور اوس مین یہہ ہی پس تحقیق کامل کیا اوسنے ایمان اپنے کو وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عملون با لحق کا دوستی

رکھنی بیچ راہ خدا کے اور دشمنی رکھنی بیچ راہ خدا کے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ف یعنی اسلیئے فرمایا کہ
جب آدمی کو یہہ بات حاصل ہوگی بری باتوں سے بچیگا اور اچھی باتیں کریگا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ
مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ وَالْمُهَاجِرُ
مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا
مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکی سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن میں رہیں لوگ اپنے خونوں
اور مالوں پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے ساتھ روایت
فضالہ کے اور کامل جہاد کرنیوالا وہ ہے جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کے اور اصل ہجرت کرنیوالا وہ
جسنے چھوڑدئے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر فرمایا نہیں
ایمان واسطے اوسکے کہ نہیں امانت واسطے اوسکے اور نہیں پورا دین واسطے اوسکے کہ نہیں عہد واسطے اوسکے روایت
کیا اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبادہ بیٹے
صامت کے سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دے اسبات کی کہ نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے آگ یعنی آگ دوزخ کی روایت
کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ
وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عثمان سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرجاوے اور وہ جانتا ہو اسبات کو یقین کہ نہیں کوئی معبود
مگر اللہ داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہہ مسلم نے ف اگرچہ سبب [illegible]

لیکن آخر کار داخل ہوگا بہشت مین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ
مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا
دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو کہا ایک شخص نے اے پیغمبر خدا
کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مرے شریک کرتا ہوا ساتھ اللہ کے کسیکو داخل ہوگا آگ مین
اور جو مرے نہ شریک کرتا ہوا ساتھ اللہ کے کسیکو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نے۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا
اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا تھے ہم
بیٹھے ہوئے گرد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ ہمارے تھے ابو بکر رض اور عمر رض بیچ جماعت کے پس کھڑے
ہوئے یعنی اور باہر تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے سے پس دیر لگائی اوپر ہمارے لانے
مین اور ڈرے ہم اس سے کہ پہونچائے جاوین ایذا یعنی دشمنون سے بغیر ہمارے اور گھبرائے ہم پس اوٹھ کھڑے ہوئے
ہم پس تھا مین پہلے اون لوگون مین کا کہ گھبرائے پس نکلا مین ڈھونڈتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک
کہ آیا مین پاس باغ انصار بنی نجار کے ف بنی نجار ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور نہین ہے کسیکا یہہ باغ
فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ پس پہرا مین گرد اوسکے اسواسطے کہ پاؤن مین اوسکا
دروازہ پس نہ پایا مینے ف ابو ہریرہ نے قیاس اور قرینہ سے معلوم کیا کہ حضرت اسمین ہونگے پس گرد پہرے
اندر جانیکے لئے لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کردئے ہونگے یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فَاِذَا رَبِيْعٌ
يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کے
کنوے سے باہر اور معنے ربیع کے جدول ہین اور جدول کہتے ہین نالیکو کہا ابوہریرہ نے پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین
پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے تو ہی ابوہریرہ ف بسبب تعجب کے یہہ فرمایا آیا تو

کہ محمد کا کہا مینے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بری باتون سے باز رہنا اور مستعد ہونا طاعات پر کہا کہ کہا مینے کون مسلمان بہتر ہے فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتہ اوسکے سے کہا پہر کہا مینے کون سی بات ہے ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینے کونسی چیز نماز مین بہتر ہے فرمایا لمبا کہڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینے کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا یہ کہ چہوڑ دے تو اوس چیز کو کہ حرام کی ہے رب تیرا نے پہر کہا مینے پس کونسا جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گہوڑا اوسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا مینے کونسی ساعت ساعتون سے بہتر ہے فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتہائی حصہ یا پانچوان حصہ اسکا روایت کی یہہ احمد نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل سے کہا اونے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہ اوسکے کسیکو اور نمازین پڑہتا ہو پانچون اور روزہ رکہتا ہو رمضان کے بخشش کی جاویگی واسطے اوسکے کہا مینے کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کے فرمایا کہ چہوڑ دے انکو کہ عمل کرین روایت کی یہہ احمد نے

ف بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے اور کبیرہ اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور زکوٰۃ اور حج کا ذکر اسلیے نفرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیاء پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادہ عبادت مین اور بہروسہ کرکے بیٹہ نہ رہین اور نیک کام کرنے لگین

وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے معاذ سے کہ پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین خصلتون ایمان کی سے فرمایا کہ دوستی رکہے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکہے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکہے تو زبان اپنی بیچ یاد خدا کے یعنی ذکر کرے کہا پہر کیا اور فرمایا اور یہہ کہ دوست رکہے تو واسطے لوگونکے اوس چیز کو دوست رکہتا ہے تو واسطے اپنے اور مکروہ رکہے واسطے اونکے اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتا ہے تو واسطے اپنے یعنی خیرخواہ سب کا رہے روایت کی یہہ احمد نے

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

[illegible] اور نشانیون نفاق کے ف گناہ کبیرہ وہ ہے کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید [illegible] آیا ہو [illegible] قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق [illegible] آیا ہو جیسے [illegible] حدیث مین [illegible] [illegible] آیا ہو ساتہ [illegible]

علم سے خوش ہونا اور جانوروں سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور بجنس دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور بیگانہ

گہر میں جہانکنا اور کسی کے گہر میں بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت

ترک کرنا اور قرآن بعد سیکہنے کے بہلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نا فرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا

اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالموں اور حافظوں کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا اسکے

اور بہی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکہا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکہے ہین

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ

الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ

وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے اے

رسول خدا کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کے فرمایا کہ ٹہراوے تو کسیکو واسطے خدا کے شریک اور حال یہ کہ اوسی نے

پیدا کیا تجکو کہا اوس نے پہر کونسا فرمایا یہہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کہاوے ساتہہ تیرے **ف**

ملا علی قاری رح نے اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا کی شرح مین لکہا ہی کہ اللہ کی عبادت مین کسیکو شریک کرے یا پکارنے مین یعنی جیسے

یا اللہ کر کر پکارتے ہین اسیطرح اور کو بہی کہے یا فلانے ہماری یہہ حاجت بر لا کبیرہ گناہ ہی پہلے اسکے اور یہہ جو

فرمایا کہ مار ڈالے اولاد کو اسواسطے کہ عرب مین کہانے کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تہے کہ کہلانا پلانا پڑیگا اوس سے بہی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ

تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا پہر کونسا

فرمایا یہہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالی نے مطابق اسکے یہہ آیت اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتہہ

اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتہہ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص

مین اور نہین زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی بخاری مسلم نے **ف** یہہ آیت سورہ فرقان مین ہی کہ یہہ بہت برا کام کرنا

وغیرہ کی اور عذاب ہونا اسپر مذکور ہی اور مارڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہین لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی

بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کتابوں کے بیان ہوتے ہیں خوب تامل کرے اسمین اور سمجھے لیکن شرح عقائد مین ہے کہ شرع مین شرک اسکو کہتے ہین کہ موجود کو
شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنے واجب الوجود جانے جیسیکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے
جانے جیسیکہ بت پرست کرتے ہین اور شرع مین شرک بمعنے کفر کے بھی آتا ہے جیسیکہ حضرت شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین
انہی دونو قسمون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسیطرح خیالی مین ہے اور ایسے
ہی تفسیر عزیزی مین بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک شرع مین اسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص
باری تعالی کی ہین وہ اوسکے سوا کے لئے ثابت کرے یعنے جیسے علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہے اوسکا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ
قادر ہے ہر چیز پر ویسا اوسکو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہے عالم مین ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے اوسکو بھی
جانے مثلا کسیکو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ ہوگئی یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اوس سے
مین بیمار یا بدبخت ہو گیا اور بعضے کبیرہ گناہون کو بھی شرع مین شرک کہا ہے اور ایسے بھی نہایت ضرور ہے جیسیکہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جسنے سوا اللہ کے اور کی قسم کہائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہے کہ شگون بد لینا شرک ہے یا آیا ہے کہ ریا کرنا
شرک ہے یا آیا ہے کہ عورۃ جو خاوند کے محبت کے لئے ٹوٹکا کرے شرک ہے اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین
لکھی ہین کہ جو لوگ کہ سوا خدا کے اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتے ہین وہ بہت سے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین
کہ ذبح کے اورون کو ہمسر خدا کا کرتے ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلا
اوٹھتے بیٹھتے مین مثل نام خدا کے اورونکا نام لیتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکھتے ہین عبد فلان او عبد فلان کہتے ہین
اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کے لئے کرتے ہین اور اورون کی قسمین مانتے ہین
اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلا کے لئے اورونکو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اورونکی طرف رجوع کرتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کے
نام کے ساتھ علم اور قدرت مین اورونکو برابر کرتے ہین جیسے کہتے ہین ما شاء اللہ وشئت یعنے جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت کے
روبرو کہا تھا اسکو فرمایا کہ تونے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ما شاء اللہ وحدہ یعنے جو اللہ چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے
افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنے کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور منافقون کے ہین اوس سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے جیسیکہ لوگ روبرو
علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونو گنہگار
ہوتے ہین کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلئے کہ مشابہ بت پرستی کے ہے کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت
اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور تحیت یعنے ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی در المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع

یعنے جیسے ایک تنبہ کا درمیان بچہ دو سرے ہاتہہ کے ڈالکر نکالا کہ جیسے ایمان آدمی کے ساتہہ اسطرح ملا ہوتا ہے پہر جدا ہو کر اوپر

پہر اگر توبہ کرتا ہی یعنے گناہ کر چکا ہو اور پہرتا ہی اوس سے تو پہر بدستور آجاتا ہی وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ لَا یَکُوْنُ

هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنے بخاری نے

نہیں ہوتا یہہ شخص مؤمن پورا اور نہیں ہوتا واسطے اوسکے نور ایمان کا یعنے کمال اور یہہ ہی لفظ بخاری کے وَعَنْ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ

وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا

اؤْتُمِنَ خَانَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہیں زیادہ

کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکہے اور نماز پڑہے اور دعوی کرے کہ وہ مسلمان ہی پہر متفق ہوئے دونو بخاری و مسلم

جب کہ بات کرے جہوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے ف نفاق دو

قسم پر ہی ایک نفاق فی العقیدہ یعنے نفاق عقیدہ میں اور دوسرا نفاق فی العمل یعنے نفاق عمل میں بیان ہوا نفاق

فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنے خصلتین منافقوں کی ہیں مسلمانوں کو اونسے بچنا چاہیے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ

بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا

خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا

اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں ہیں جس شخص میں ہوویں

وہ چاروں وہ شخص ہی منافق یعنے نفاق فی العمل رکہتا ہی اور وہ شخص کہ ہووے بیچ اوسکے ایک خصلت

اونمیں سے ہوگی بیچ اوسکے ایک خصلت نفاق سے یہاں تک کہ چہوڑ دیوے اوسکو جب کہ امانت سونپی جاوے

خیانت کرے اور جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑ دیوے اور جب جہگڑے بد کہے روایت کیا

یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ

کَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰی هٰذِهٖ مَرَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی [illegible]

بکری کی ہی جو دو گلوں کے درمیان ہو [illegible] ایک طرف اور کبہی دوسری طرف روایت کی یہہ مسلم نے ف ایسا ہی

منافقون کا کہ کبھی گروہ مسلمانوں مین آتے ہین کبھی گروہ کفار مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** عن

صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ

صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ روایت ہے صفوان بیٹے عسال سے کہا کہ ایک یہودی نے

واسطے یار اپنے کے چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا واسطے اوسکے یار اوسکے نے نکہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنیگا

کہنا تیرا البتہ ہونگی واسطے اوسکے چار آنکھین یعنے نہایت خوش ہوئیگا پس آئے دونو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس پوچھا

اونہون نے حضرت سے نو احکام ظاہر **ف** مراد احکام ہے جو کہ آگے مذکور فرمائے یا نو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام

جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون اور قحط اور کمی

میوونکا تفسیر بیضاوی مین مفصل مذکور ہین حضرت نے بسبب اسکے کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کئے اور احکام ضرور

بیان فرمائے یا جواب انکا ذکر اعداد سکے بیہ احکام فرمائے ہون راوی نے بسبب شہرت کے وہ نہین ذکر کئے فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ

وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ

خَاصَّةً الْيَهُوْدُ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو

ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر بحق سکے اور

نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کے لئے بے گناہ پر بہتان باندھ کر قصد اوسکا حاکم سکے لگے مت لیجاؤ تا کہ مارڈالے وسکو

اور نہ جادو کرو اور نہ کہا و بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن پر اور نہ پیٹھ دو وقت بہاگنے کے دن لڑائی یعنے

جہاد مین کفار سے نہ بہاگو اور اوپر تمہارے خاص لئے یہود واجب ہے کہ نہ زیادتی کرو ہفتے کے **ف** یعنے شکار کو

ہفتہ کو کہ منع کیا ہے اللہ نے تم کو اس سے قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ

فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ

ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ کہا روایت کرنیوالے نے پس چوما دونو نے ہاتھ حضرت کے اور پانو مبارک کو اور کہا

اور کہا دونوں نے گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہے تمکو پیروی میری سے کہا اونہوں دونوں نے تحقیق داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی
رب اپنے سے کہ ہمیشہ رہے اولاد اونکی میں سے نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہیں اگر پیروی کریں تمہاری یہہ کہ مار ڈالیں ہمکو یہود روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد
ونسائی نے **ف** گواہی دیتے ہیں ہم یعنے جانتے ہیں ہم تمہیں نبی یہہ گواہی بطور قبول کے نہیں بلکہ حال اپنے علم کا بیان کیا چنانچہ یہودی نبی ہونا آپکا
اپنی کتابوں سے جانتے تھے مگر بسبب شقاوت کے قبول نصیب نہوتا تھا اور دعا کی ہے یعنے ضرور ہے کہ دعا اونکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر اونکی ذریت سے
ہوگا اور یہود تابع اوسکے ہونگے اور انکو غلبہ اور شوکت ہوئیگا پس ڈرتے ہیں ہم کو اگر تمہیں ہم مانیں تو وہ ہمیں مار ڈالینگے
یہہ محض افترا یہود کا تہا کہ حضرت داود علیہ السلام نے یہہ دعا کی تھی اور کیونکر یہود سے یہہ اونہوں نے توریت اور زبور میں خوب
پڑہا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور دین اونکا ناسخ سب دینوں کا ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا
تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین چیزیں ہیں جڑ ایمان کی سے یعنے اگر وہ ہوں بنا ایمان کی پڑے بند رہنا اوس شخص سے کہ کہا اوس نے لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اوسکو
بسبب کسی گناہ کے اور نہ نکال تو اوسکو اسلام سے بسبب کسی کام کے **ف** نہ کافر کہہ بسبب گناہ کے یہہ رد ہے خارجیوں کا وہ
کہتے ہیں مومن گناہ کرنے سے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہے اور نہ نکال اسلام سے یہہ رد معتزلہ کا ہے کہ وہ کہتے ہیں بندہ گناہ
کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکلجاتا ہے اگرچہ کافر نہیں ہوتا وہ ایک درجہ اور مقرر کرتے ہیں کہ فاسق کبیرہ کا نہ مومن ہے اور نہ کافر وَ
اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنے والا ہے
جب سے بہیجا ہے مجکو اللہ نے یہانتک کہ قتل کرے آخر اس امت کا دجال کو **ف** پہر یاجوج ماجوج نکلینگے کوئی انسے مقابلہ
نہیں کرسکیگا اللہ تعالی کی قدرت سے فنا ہو جاینگے اور اونکے بعد کوئی کافر روئے زمین پر نہیں رہیگا پس حکم جہاد کا تمام ہو جاویگا
لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کرے اوسکو ظلم ظالم کا یعنے جہاد کو اور نہ عدل عادل کا
ف یعنے جائز نہیں ہے ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال واجب ہے موافقت اوسکی اور نکلنا ساتھ
اوسکے جہاد کے لئے اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہے لیکن واسطے بول بالا اسلام کے جاری ہی رہے وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور ایمان رکہنا تقدیروں سے روایت کی ابوداود نے **ف** یعنے تیسری جڑ ایمان کی یہہ ہے کہ
اعتقاد کرے کہ جو کچھ عالم میں جاری ہوتا ہے اللہ کی قضا و قدر سے ہوتا ہے روایت کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ

جبتک کفار کو برائی سے بہاگا اور اگر یہہ اعتقاد کرے کہ بہاگنے سے ہوئگا و الا مرجاؤنگا کافر ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہ وَعَنْ
حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا
الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا نہ تہا نفاق
مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آجکے دن نہین وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے حضرت کے
زمانہ مین منافقون کو مسلمانون کے حکم مین رکہتے تہے اور پردہ پوشی کرتے تہے بسبب چند در چند مصلحتون کے اب وہ حکم نہ رہا
اگر نفاق ظاہر ہوجاوے کہ یہہ منافق ہی اوسکو قتل کرینگے اور احکام کفر کے اوسپر جاری کرینگے

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ

باب تیسرا بیچ وسوسے کے ف مراد وسوسہ سے باتین دل کی اور شبہے دلکی ہین کہ باعث ہوے کفر اور گناہ کی اور اچہی فکر کو
الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری وہ ہی کہ ناگہان بے اختیار نفس مین آجاوے اوسکو ہاجس کہتے ہین یہہ
قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے بہی پہر جب ٹہرے اور خلجان ہووے دلمین اوسکو خاطر کہتے ہین
وہ بہی اس امت سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑے اور باقی رہے اور دوام و اصرار ہووے
اور ہمیشہ دلمین خلجان کرے اور خواہش کرنے اوسکی ہووے اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووے اس قسم کو
ہم کہتے ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہی اور مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کے نامہ اعمال مین ثبت نہین
ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر اپنے کو باز رکہے اوسکے مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی
وہ ٹہرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دلکا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سے نہین ہی مگر نہ مہیا ہونا اسباب کا خارج مین
اور اوسکے نفس مین کچہہ اوس سے کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل موجود ہووے تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ
ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنے جبتک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہہ تقسیم اون افعال
کی ہی کہ اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوے تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکے ہین
مثل برے عقیدے کے اور اعمال دلکے یعنے حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اوسکے ہمیشہ استقرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفخر
من شروح المشکوۃ و الملا علی القاری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ
تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے
معاف کی امت میری سے وہ چیز کہ بطریق وسوسے کے آئی ہو دلمین [illegible]

یہ بخاری مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہی سے کہ آئے کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے تحقیق ہم پاتے ہیں بیچ دلوں اپنے کے وہ چیز کہ بڑا جانتا ہے ایک ہمارا یہہ کہ زبان پر لاوے اوسکو فرمایا آیا تحقیق پایا تمنے اوسکو یعنے یہہ خطرہ ہوتا ہے اور برا جانتے ہو کہا اونہوں نے ہاں فرمایا کہ یہہ ظاہر ایمان ہے روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آتا ہے شیطان ایک تمہارے کے پاس پس کہتا ہے کس نے پیدا کیا یہہ کس نے پیدا کیا یہہ یعنے آسمان و زمین وغیرہ یہاں تک کہ کہتا ہے کس نے پیدا کیا رب تیرے کو پس جب پہونچے اسکو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے اور باز رہے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

ف غرض ان وسوسوں سے اوسکی یہہ ہوتی ہے کہ غلطی اور تفرقہ ڈالے اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے اوسے کون پیدا کریگا اور باز رہے یعنے اس خیال کو چھوڑ دیوے اور اور شغل میں مشغول ہو اور اوٹھنا مجلس سے اور بدلنا حالت کا اثر رکھتا ہے اسکے دفع میں اور اعلی قسم پناہ چاہنے کی یہہ ہے کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور کہا کرے ولا قوۃ الا باللہ اور اعوذ باللہ اور یہی پناہ چاہنی زبان سے کافی نہیں لیکن البتہ مدد اسکا کرتی ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہاں تک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی اللہ نے مخلوقات پس کسنے پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوے اسمیں سے کچھہ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور رسولوں کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یعنے ایمان لایا میں اوسپر کہ کہا اللہ تعالی نے اور رسول نے یعنے یہہ کہ وہ قدیم ہے اور ایک ہے پس وسواس کے دفع کے لئے بجاے اعوذ کے یہہ پڑھے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ

فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں تم مین سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہی سب ہمزاد اوسکے ہمنشین اوسکا جنون سے اور ہمنشین اوسکا فرشتون سے عرض کیا صحابہ نے اور
تمہارے لیے بھی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین ہی جنون سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بھی لیکن اللہ نے مدد کی مجکو اوپر اوسکے پس ہین سلامت رہتا ہون
یعنی اوسکے شر او رآفت اور وسوسہ سے اور وہ تابعدار میرا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر ساتھ بھلائی کے روایت کی یہہ مسلم نے ف
یہ حدیث کا یہہ مطلب ہی کہ ہر آدمی کے دو مصاحب ہین ایک جن کہ بری باتین بتاتا ہی اور برے وسوسے ڈالتا ہی نام اوسکا وسواس ہی
دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہی اور بھلائی الہام کرتا ہی نام اوسکا ملہم ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی آدمی سے جگہہ جاری ہونے خون کے یعنی کمال قدرت رکہتا ہی
اوسکے بہکانے پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ
الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چہوتا ہی اوسکو شیطان جس وقت پیدا کیا جاتا ہی یعنی اسطرح اونگلی کوکہ مین مارتا ہی کہ وہ
ایذا پاتا ہی پس آواز کرتا ہی بلند بسبب چہونے شیطان کے یعنی روتا ہی چلاکر سوا مریم کے اور بیٹے اوسکے روایت کی یہہ
بخاری مسلم نے ف یہہ بات بسبب دعا قبول ہونے والدہ حضرت مریم کے ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وَاِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ
وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ
حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
چلانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے اوسکے بسبب چوکنے شیطان کے ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ
يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ
كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰی فَرَّقْتُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ
فَيَلْتَزِمُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکہتا ہی تخت اپنا

ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کے تصرف ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے فرشتے کے تصرف ہے پس لیکن تصرف شیطان کا پس وعدہ دینا ہے ساتھ برائی کے اور جھٹلانا ہے ساتھ حق کے یعنی ساتھ توحید و نبوت وغیرہ کے اور لیکن تصرف فرشتے کا پس وعدہ دینا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق کرنا ساتھ حق کے پس جو کوئی پاوے اسکو یعنی وعدہ نیکی کو پس جانے کہ تحقیق یہ طرف سے اللہ کے ہے پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنی شیطان کی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان سے پھر پڑھی یہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** شیطان وعدہ دیتا ہے کہ اگر بھلائی کی تو برائی میں گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو اور عطا دیا اوسکی کی تو محتاجی اور خواری میں مبتلا ہوگا

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى یُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِیْ بَابِ خُطْبَةِ یَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہیں گے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہانتک کہ کہا جاویگا یہ پیدا کی ہے اللہ نے مخلوق پس کسنے پیدا کیا اللہ کو پس جس وقت کہیں یہ پس کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں واسطے اوسکے برابر کوئی پھر تف کرے بائیں طرف تین بار اور پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان راندہ گئے سے روایت کی یہ ابوداود نے اور البتہ ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کے اگر چاہا اللہ نے **ف** یعنی مصابیح میں اسی باب میں مذکور ہے اور ہم نے وہاں ذکر کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى یَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى یَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیں گے لوگ پوچھا پاچھی کرتے آپس میں یہانتک کہ کہیں گے یہ اللہ ہے پیدا کرنے والا ہر چیز کا پس کسنے پیدا کیا اللہ کو عزت والا ہے اور بزرگی والا روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عز و جل نے تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہیگی کیا ہے یہ کیا ہے یہ یہانتک کہ کہیں گے یہ اللہ نے پیدا کی مخلوقات

الفصل الاول فصل پہلی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة قال و
کان عرشه علی الماء رواہ مسلم روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھیں اللہ نے
تقدیریں مخلوقات کی پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اسکا اوپر پانی کے روایت کی یہ مسلم نے
فائدہ لکھیں اللہ نے یعنے ثابت کیں لوح محفوظ میں ساتھ جاری کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتوں کو لکھنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے
بہت مدت ہے اور تھا عرش اوپر پانی کے یعنے پہلے پیدا ہونے آسمان و زمین کے کوئی چیز حائل نہ تھی پانی اور عرش میں
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس
رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہاں تک کہ
نادانی اور دانائی روایت کی یہ مسلم نے وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احتج آدم وموسی عند ربہما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ
بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملائکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اہبطت
الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالتہ
وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ
کتب التوراة قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فہل وجدت
فیہا وعصی آدم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ
علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی اللہ باربعین سنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فحج آدم موسی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑے
آدم اور موسی نزدیک پروردگار اپنے کے یعنے عالم روحانی میں پھر غالب آئے آدم موسی پر کہا موسی نے کہ تم آدم ہو
کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنے روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا
واسطے تمہارے فرشتوں اپنے سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اتارا تمنے آدمیوں کو ساتھ گناہ اپنے کے
طرف زمین کے یعنے اگر گناہ نکرتے تو ہمکو زمین میں آتے اور اولاد یہاں پھیلتی کہا آدم نے تم وہ موسی ہو کہ برگزیدہ
کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغامبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دیں تمکو تختیاں کہ بیچ اونکے بیان ہے ہر چیز کا اور نزدیک

کہا آدم نے پس کتنی مدة کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی توراة پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسیٰ نے چالیس برس پہلے
کہا آدم نے پس کیا پایا تونے بیچ اوسکے مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہان کہا آدم نے کیا پھر
ملامت کرتے ہو تم مجھکو اوسپر کہ کرون میں وہ عمل کہ لکھا ہے اوسکو اللہ نے مجھپر کرنا اوسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدم موسیٰ پر روایت کی مسلم نے ف زمرد کے تختوں پر توریة لکھی ہوئی اتری تھی آسمان سے
اونچی نیز لمبی تھی اور مضمون توریة قدیم ہے لیکن تختوں پر چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم علیہ السلام کے لکھی گئی تھی اور جھگڑا اسوقت کا
کہ جہاں اعمال چھوڑنے درست نہیں ہیں بلکہ عالم علوی کا ہے کہ وہاں قید تکلیف نہیں ہیں وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي
بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ
ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ
يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ
بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور وہ سچے ہیں سچ کئے گئے تحقیق پیدائش ایک تمہارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ماں اپنی کی چالیس دن نطفہ یعنے بصورة
نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارة سے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اسکے یعنے چالیس دن تلک پھر ہوتا ہے بوٹی گوشت
مانند اسکے یعنے چالیس دن تلک پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتوں کے یعنے بعد ہڈی گوشت پوست
درست ہونیکے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اوسکا
پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اوسکے روح پس قسم ہے اوس ذات کی کہ نہیں معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام اہل
بہشت کے یہانتک کہ نہیں ہوتا درمیان اوس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنے نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ
کرتی ہے اوپر اوسکے سرنوشت اوسکی پس کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخ میں اور تحقیق ایک تمہارا
البتہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے یہانتک کہ نہیں ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہے
اوسپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہے کام بہشتیوں کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں روایت کی بخاری و مسلم نے ف مراد یہ ہے

مراد یہہ ہی کہ یہہ بات کبہی نادر ہو جاتی ہی ولیکن غلبہ رحمت اسکا مقتضی اسکا ہوا ہی کہ اکثر لوگ برائی سے بہلائی کی طرف پہرے ہین اور عکس اسکا
نہایت کم ہوتا ہی الحمد للہ علی ذلک اور یہہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمہ پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ
وقت گناہ سے بچا چاہئے اس ڈرسے کہ مبادا یہی دم آخر ہوا ور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضا و قدر کی
انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیکبختی بدبختی اور داخل ہونا بہشت و نار کا جب سبب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ
بعضے صحابہ نے بہی جو مقصد اسکا نسمجہا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کئے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطے اسچیز کے کہ پیدا
کیا گیا ہی یعنے توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے قضیہ قضا و قدر کے کچہہ معنے نہین رکہتا کیونکہ امر و
نہی شارع سے وارد ہوئی اور تمکو قوۃ سمجہنا و خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کے ساتہہ اوسکے عمل کرنیکا دیا
پس نہ درمیان کچہہ بات ہوگی کہ بندونکو اوسکے لئے حکم کیا اور انسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا و الا امر و نہی کا
اور بہیجنے پیغمبرونکا کچہہ فائدہ ہی نہو اگرچہ کنہ اس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندونکو اوسکی
اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل اور حقیقت موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنی ملک مین تصرف
کرتا ہی ظلم نہین يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاءُ یعنے جسکو چاہے عذاب کرے اور جسپر چاہے رحم کرے وَعَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ
عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ مِنْ
اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہی بہشتیون مین سے
اور کرتا ہی کام بہشتیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتہہ خاتمہ کے روایت کی بخاری و مسلم نے
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ
مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ
السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا
خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ
اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
طرف جنازہ ایک لڑکے کے انصار مین سے پس کہا مینے ای رسول خدا کے خوشحالی ہی واسطے اس لڑکے کے چڑیا ہی چڑیون

بہشت ایسے نہیں کی اسنے برائی اور نہیں پہونچا اوسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکے اے عایشہ یعنی جزم مکر کہ بہشتی ہے
اوسیکے بیان کی وجہ اوسکی کہ تحقیق اللہ نے پیدا کیا واسطے بہشت کے ایک لوگون کو کہ پیدا کیا اونکو واسطے اوسیکے اور وہ بیچ
پشتون باپون اپنے کے تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے کتنے اشخاص کو کہ پیدا کیا اونکو واسطے اوسیکے اور وہ بیچ پشتون باپون
اپنے کے تھے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** ظاہر حدیث سے تو یہہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک
بد پر نہیں بلکہ محض ساتھہ تقدیر الٰہی کے ہی اور اللہ نے بعضے بہشت کے لئے پیدا کئے خواہ عمل نیک کرین یا نہین اور بعضے
دوزخ کے لئے پیدا کئے خواہ عمل کرین یا نہین پس لڑکا اگر دوزخ کے لئے پیدا ہوا ہی داخل ہوگا اوسمین اگرچہ عمل بد نہین
کیا ہی تو ای عایشہ جزم کیون کرتی ہی کہ وہ بہشتی ہی پس ظاہر تو یہہ معنے ہین جو معلوم ہوے لیکن اور حدیثین اور آیتون
اور اقوال علماء کے اتفاق رکھتے ہین اوسپر یہہ ثابت ہوا ہی کہ لڑکے مسلمانون کے بالاتفاق اور مشرکون کے موافق قول
صحیح لڑکے داخل بہشت مین ہونگے اور اس حدیث مین جو سبب جزم کے حضرت عایشہ کے حضرت گویا ناخوش ہوئے کہ بغیر علم
حکم کرتی ہی اور جواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی بعد اوسکے مشرکون کے لڑکون کا حکم دین سے معلوم ہوا ہوگا
کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ
مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ
وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا
مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر تحقیق لکہا گیا ٹہکانا اوسکا آگ مین یا ٹہکانا اوسکا بہشت مین یعنے
معین ہو چکا ہی کہ دوزخی کون ہی اور بہشتی کون عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہ بہروسا کرین ہم اوپر لکہے ہوے
اپنے کے اور چہوڑ دین عمل کرنے فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا واسطے اوسکے
پس جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس
آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل اہل بدبختی کے پہر پڑہا آیت پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچہی بات
یعنے کلمہ کو روایت کی بخاری مسلم نے **ف** باقی آیت یہہ ہی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى

پس جو جو ہونا ہو اوسپر یا چھوڑ دے ف خشک ہونا قلم کا کنایہ ہی مقدر ہو چکنے سے اور فراغت پانے لکھنے سے حاصل یہ

کہ جو کچھ بھلائی برائی ہوتی ہی روز ازل کی مقدر ہو چکی ہی ہو وے گی خصی ہو یا نہ ہو گویا اسمیں تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب

بعد ترکے لانا اور تقدیر سے بھاگنا نہ چاہیے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ

كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی

عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل بنی آدم کے سب درمیان دو انگلیوں کے

انگلیوں رحمن کے سے ہیں مانند دل ایک کے پھیرتا ہی اوسکو جسطرح چاہتا ہی یعنی وہ قادر ہی اور متصرف سب دلوں کا پھر فرمایا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بار خدایا پھیرنے والے دلوں کے پھیر دلوں ہمارے کو اوپر بندگی اپنی کے روایت کیا اسکو مسلم نے

ف انگلیاں رحمن کی متشابہات سے ہیں علم اسکا اللہ تعالیٰ کو سپرد کرنا چاہیے وہ پاک ہی انگلیوں وغیرہ سے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا

يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً

جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہی اوپر فطرۃ کے یعنی اوپر استعداد قبول کرنے دین و اسلام کے

پس ماں باپ اوسکے یہودی کر دیتے ہیں اوسکو یا نصرانی کر دیتے ہیں اوسکو یا مجوسی کر دیتے ہیں اوسکو جیسا کہ جنتا ہی چارپایہ

چارپایہ پیدا پورا کیا معلوم کرتے ہو بیچ اوسکے کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیت لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی

لوگوں کو اوپر اوسکے نہیں بدلنا واسطے پیدایش خدا کے یہی دین درست روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کچھ نقصان یعنی خارج

اگر کوئی آفت نہ پہنچے تو [illegible] سب لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہیں اسی طرح آدمی سب [illegible] فطرہ کے کافر ہو جاتا ہی ورنہ اسلام

[illegible] وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ

قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ

کہے جو ہی خالق تہی کہ آپ فرمایا اور بہت سے قصے وارد ہوئے ہیں انکے حق میں لیکن اولے یہہ ہی کہ توقف کرے یقینا جنتی یا دوزخی کہنے

الفصل الثانی — فصل دوسری

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اسنادا

روایت ہی عبادہ ابن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول جو چیز کہ پیدا کیا اللہ نے قلم ہی پس کہا واسطے اوسکے لکھہ کہا اوسنے کیا لکھوں فرمایا لکھہ تو تقدیر پس لکہی اوسنے جو چیز ہو چکی تہی یعنے زمانہ ابتدا سے اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہی ابتدا تک روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی سند کر

وعن مسلم بن يسار قال سئل عمر بن الخطاب عن هذه الاية واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم الاية قال عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال عنها فقال ان الله خلق ادم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به النار رواه مالك والترمذي وابو داود

روایت ہی مسلم بن یسار سے کہا کہ سوال کئے گئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹھوں انکی سے اولاد انکی آخر آیت تک کہا حضرت عمر نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کئے جاتے تہے اوس آیت سے پس فرمایا تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پہر پہیرا ہاتہ اوسکی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتہ پس نکالی اوس سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتہ کام بہشتیوں کے عمل کرینگے پہر پہیرا ہاتہ اوسکی پیٹھ پر اپنا پس نکالی اوس سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے دوزخ کے اور ساتہ کام دوزخیوں کے کرینگے پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہی عمل کرنا یا رسول خدا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جسوقت پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطے جنت کے کام کروا لیتا ہی اوس سے

وَمَنْ اَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کی خلقت اپنی بیچ اندہیرے کے پس ڈالا اوپر اونکے اپنا کچہہ نور پس جسکو پہنچا اوس نور میں سے اوسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ نور گمراہ ہوا اسیواسطے کہتا ہوں مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ کے یعنے اوسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہہ احمد و ترمذی نے

ف بیچ اندہیرے کے یعنے گرفتار تاریکی نفس امارہ مین کہ اوسکی جبلت مین بری خواہشین اور غفلت رکہی ہے اور نور سے مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت و احسان کا ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت یہہ فرماتے اے پہیرنے والے دلونکے ثابت رکہہ دل میرے کو اوپر دین اپنے کے پس کہا مینے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم ساتہہ تمہارے اور ساتہہ اوس چیز کے کہ لائے تم اوسکو یعنے کتاب و سنت پس کیا اب بہی ڈرتے ہو تم اوپر ہمارے کہا ہان تحقیق دل درمیان دو اونگلیون کے ہین اونگلیون اللہ کی سے یعنے بیچ تصرف و قدرت الٰہی کے ہین پہیرتا ہے اونکو جسطرح چاہتا ہے روایت کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نے

ف کیا ڈرتے ہو اوپر ہمارے یعنے آپ تو معصوم ہین گناہون سے ہمارے ہی لیے یہہ دعا کرتے ہین تا ہم سیکہین پس کیا ڈرتے ہین آپ ہم پر وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضِ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال دل کی مانند پر کے ہے بیچ زمین جنگل کے پہیرتی ہین اوسکو ہوائین پیٹہہ سے طرف پیٹ کے روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنے اسیطرح دل بہلائی سے برائی کی طرف اور برائی سے بہلائی کی طرف پہرتے ہین وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوے ساتہہ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بہیجا ہوا اللہ کا ہون

علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہیں اس امت کے اگر مریض ہوں لیس عیادت کرو اونکی اور اگر مریں لیس نہ حاضر ہو اونکی جنازہ پر روایت کی
احمد ابو داود نے ف یعنے انکے حق میں رعایت حقوق اسلام کی نکرو نہ جیتے نہ مرے پر لیس جو علما ان کو کافر کہتے ہیں وہ تو منع
کرتے ہیں مطلقاً جو فاسق کہتے ہیں وہ جائز رکھتے ہیں اور حدیث کو حمل کرتے ہیں زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنے اعتقاد اونکے پر
یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکہا ہے لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہے کہ انکی عیادہ وغیرہ کرے جتنا ہوسکے بچے انکے
خلط ربط سے لذا قول بیضاوی رح اور مجوس انکو فرمایا اس نسبت ثابت کرتے ہیں دو اله یعنے ایک اله خیر کا اور
ایک شر کا خیر کے اله کو کہتے ہیں یزدان اور شر کے اله کو کہتے ہیں اہرمن یعنے شیطان لیس جیسے مجوس قائل ہیں دو اله کے
اسیطرح قدریہ قائل ہیں بہت سے خالقوں کے یعنے جتنے فعل بندے کرتے ہیں خالق اون فعلوں کے ہیں وَعَنْ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو
فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکے روایت کی یہہ ابو داود نے ف نہ ہمنشینی کرو یعنے محبت نکرو
اونسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہے لیس معنے یہہ ہیں کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نکرو اسلیئے کہ
اعتقاد بد اونکے سیکھو گے اور برائی اونکے عملوں کی تاثیر کریگی تمہارے دلوں میں اور عملوں تمہارے میں اور معنے لا تفاتحوا
کے بعضوں نے یہہ ہی کہے ہیں کہ ابتدا ساتھ سلام و کلام کے اونسے نکرو وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ
يُجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ
مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهِ
اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہیں کہ لعنت کرتا ہوں میں انکو
لعنت کی انکو اللہ نے اور ہر نبی مستجاب الدعوات نے ایک تو وہ کہ زیادہ کرنے والا ہے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا وہ
کہ جھٹلاوے تقدیر الہی کو اور تیسرا وہ ہے کہ غالب ہوجاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور
ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتہا وہ ہے کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہے کہ حلال جانے اولاد سے
میری کو جو حرام کیا ہے اللہ نے اور چھٹا تارک ہو سنت میری کو روایت کی یہہ بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور

روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** مومنون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو اشارہ ہی قضا و قدر پر جو حضرت عایشہ رضہ نے تعجب کیا کہ بیعمل بہشت مین کیونکر جاوینگے تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ ہر کو ان کو اگرچہ بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم الہی مین ہون اور مشرکون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو ربشتی نے کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ وہ تابع ہین ماں باپون کے دنیا مین اور آخرۃ کا امر اونکا سپرد ہی طرف علم الہی کے **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْؤُدَةُ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی ابن مسعود رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑنے والی اور جسکو گاڑا دونو دوزخ مین روایت کی یہہ ابوداود نے

ف مراد گاڑنیوالی سے وہ ہی کہ جینے گاڑا مانند دائی کے یا دونو گاڑا کے اور مراد مؤدہ سے وہ ہی کہ جسکے حکم سے گاڑی یعنی وہ جننے والی اور یا مراد مؤدہ سے وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کے یعنے ماں باپ اوسکے تھے دوزخی چہوٹی اولاد جو نہ ہی وہ بہی دوزخی ہوی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ** روایت ہی ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل فارغ ہوا طرف ہر بندہ کے مخلوقات اپنی سے پانچ چیزون سے یعنے عمر اوسکی سے اور عمل اوسکیسے اور جگہہ بسنے اوسکیسے اور جگہہ پہرنے اوسکیسے اور رزق اوسکیسے روایت کی یہہ احمد نے

ف فارغ ہوا یعنے یہہ پانچ چیزین مقدر کرچکا روز ازل کے اب تغیر تبدیل نہین ہوسکتی اجل یعنے مدۃ عمر کتنی ہی اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگے اسکے بعد جو دو لفظ ہین ظاہر ہین معنے اونکے پانچوین رزق کہ یہہ یعنے حلال کہاویگا یا حرام تہوڑا آیا بہت یا مراد رزق سے جو کچہہ کہ بندہ کو پہنچے قسم نفع سے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی حضرت عایشہ رضہ سے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص کلام کرے کچہہ تقدیر سے پوچہا جاویگا اوس سے دن قیامت کے اور جسنے نہ کلام کیا بیچ اوسکے نہ پوچہا جاویگا اوس سے روایت کی ابن ماجہ نے **ف** مقصود منع ہی خوض کرنیسے مسئلہ قضا و قدر مین سے یعنے کچہہ فائدہ نہین اسکے کلام کرنے مین سوا پرسش اور مطالبات روز قیامت کو پس بہتر یہہ ہی کہ ایمان اوسپر لاوے

بیضاء کأنھم الذر وضرب کتفه الیسری فاخرج ذریة سوداء کأنھم الحمم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفه الیسری الی النار ولا ابالی رواہ احمد

اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو جب کہ پیدا کیا اوسکو پس مارا مونڈھے داہنے اوسکے پر یعنی دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ہاتھ مارنیکو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور مارا مونڈھے بائیں پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہیں پھر کہا واسطے اوس اولاد کے کہ بیچ داہنی طرف اوسکے تھی یہہ طرف بہشت کے جانیوالے ہیں اور نہیں پروا رکھتا میں اور کہا اوس اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائیں اوسکے تھی یہہ جانیوالے ہیں طرف آگ کے اور نہیں پروا رکھتا میں روایت کی یہہ احمد نے

وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم یقال له ابو عبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وھو یبکی فقالوا له ما یبکیک الم یقل لک رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ من شاربک ثم اقرہ حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل قبض بیمینه قبضة واخری بالید الاخری وقال ھذہ لھذہ وھذہ لھذہ ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواہ احمد

اور روایت ہے ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا جاتا تھا واسطے اوسکے ابو عبد اللہ داخل ہوئے اوپر اوسکے یار اوسکے عیادت کرتے تھے اوسکی اور وہ روتے تھے پس کہا واسطے اوسکے کس چیز نے رولایا تجھکو کیا نہیں فرمایا واسطے تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لے تو بال لب اپنے کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ یہاں تک کہ ملاقات کرے تو مجھسے کہا کہ ہاں ولیکن سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مٹھی بھر لی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا یہہ یعنی داہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائیں ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ کے اور نہیں پروا رکھتا میں کہا ابو عبد اللہ نے اور نہیں جانتا میں کہ بیچ کس مٹھی کے ہوں میں یعنی داہنے ہاتھ کی یا بائیں ہاتھ کی روایت کی یہہ احمد نے

ف ٹھہرا رہ یعنی ہمیشہ اسیطرح رہنا کہ یہانتک کہ تو مجھے حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ میں یعنی لوگوں نے اوسکو کہا کہ کیوں روتا ہے حضرت نے تو تجھے بشارت اپنے ملنیکی دی ہے اور بغیر اسلام کے نصیب نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب جاننا چاہیے ہوا یہ کہ لیکن پروردگار کا بے نیاز ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جسکو چاہوں دوزخ میں ڈالوں اور [illegible] سے نہیں جانتا اور سوجب [illegible] ہونیکا ہے اسی شاید یہہ غلبہ خوف کے

وہ بشارت حاصل ہوگی جو کہ اوپر بیان ہوئی اور اسمیں اشارہ ہے کہ بیچ لینے سنت ہوکہ دین و مداومت امیر باعث حصول بہشت کی ہر ... پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کے ترک کرنے میں بیچ لینے کے ... باقی رہ جاتا ہے ... اور ترک کرنے تمام سنتون کا پس ... درجہ کو پہنچا دیتی ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ أَوْ تَقُوْلُوْا إِنَّمَا أَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا لیا اللہ نے عہد پشت آدم سے یعنے انکی اولاد سے جو پشت سے نکلی بیچ نعمان کے یعنے قریب میدان عرفہ کے پس نکالی پشت اونکی سے ہر ذریت کہ پیدا کرنا تھا انکو پس پھیلا دئے اونکے آگے مانند چیونٹیون کے پھر باتیں کین اللہ نے اونسے روبرو فرمایا کیا نہیں ہون میں پروردگار تمہارا کہا سب نے مقرر ہے تو رب ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا میں نے اسواسطے کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق ہم تھے اس سے غافل یا کہو تم کہ نہیں شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے اون کے پس پیروی کی ہمنے اونکی کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو سبب اس چیز کے کہ کی باطل والون نے روایت کی یہ احمد نے

ف یعنے باپ دادون نے حاصل یہ کہ اس طرح کی حجت انکی پیش نہیں چلنے کی کیونکہ اقرار توحید کا اوس روز کرلیا اور انبیا اوسکے یاد دلانے کو بھیجے

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَإِنِّيْ أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ اٰدَمَ أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْا أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا إِنِّيْ سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَأَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ

بین عبادک قال انی احببت ان اشکر ورای الانبیاء فیہم مثل السرج علیہم النور خصوا بمیثاق اٰخر فی الرسالۃ والنبوۃ وھو قولہ تبارک وتعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقہم الی قولہ عیسی بن مریم کان فی تلک الارواح فارسلہ الی مریم علیہا السلام فحدث عن ابی انہ دخل من فیہا رواہ احمد اور روایت ہی ابی ابن کعب سے
بیچ تفسیر قول اللہ عزت دینے والے بزرگ کے اور جب لی پروردگار تیرے نے اولاد آدم کی سے پیٹھون اونکی سے اولاد اونکی
پھر اونہی نے جمع کیا اونکو پس کیا اونکو قسم قسم یعنے ارادہ کیا قسم قسم کرنیکا مثلاً بعضے غنی بعضے فقیر پھر صورت بخشی اونکو
پھر گویا کیا اونکو پس کہولے پھر لیا اون سے عہد اور میثاق یعنے قول اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے کیا نہین ہون مین
رب تمہارا کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینونکو
اور گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے تمہارے باپ کو کہ آدم ہی اسواسطے کہ نکہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تہے ہم اسکو
جان لو کہ نہین کوئی معبود سوا میرے اور نہین پروردگار سوا میرے اور نہ شریک کیجو ساتہ میرے کسیکو تحقیق بہیجونگا مین
طرف تمہارے رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی کہا اونہون نے
گواہی دی ہمنے ساتہ اسکے کہ تو رب ہمارا ہی اور معبود ہمارا ہی نہین پروردگار واسطے ہمارے سوا تیرے اور نہین معبود واسطے
ہمارے سوا تیرے پس اقرار کیا ساتہ اسکے اور باندہے گئے اوپر حضرت آدم علیہ السلام درحالیکہ دیکہتے تہے طرف اونکے
یعنے طرف اولاد اپنی کے پس دیکہا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سوا اسکے یعنے بدصورت پس کہا اے رب میرے
کیون نہ برابری کی تونے درمیان بندون اپنے کے فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکہا
انبیا کو بیچ اونکے مانند چراغون کی اوپر اونکے نور ہی خاص کئے گئے ساتہ عہد اور میثاق کے بیچ پہنچانے رسالت کے اور نبوۃ کے
اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک وتعالی کے اور جب لیا ہمنے نبیون سے قول اونکا قول عیسی بن مریم تک تہے عیسی بن مریم
بیچ ان روحون کے پس بہیجا اسکو یعنے اونکی روح کو ساتہ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کے اوپر اونکے سلام پس حدیث
کی گئی ابی سے یہہ کہ داخل ہوئی روح اونکی مونہہ کی طرف سے مریم کے روایت کی یہہ احمد نے **ف** دوست رکہتا ہون
یہہ کہ شکر کیا جاؤن یعنے اگر سب برابر ہوتے تو شکر نکرتے کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہی دوسرے مین نہین پیدا کی پس
ایک دوسرے کو دیکہکر شکر کرتا ہی مثلاً فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے ہی کہ غنی مین نہین اسیطرح
غنی کو میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیر کو نہین اور باندہا میثاق کیجو بعد یون ہی ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی

قبر کا گڑھا انہین ہی جب ڈوب جاتے ہین جل جاتے ہین جانور کہا جاتے ہین اونکو بہی اگر اللہ تعالی چاہتا ہی عذاب کرتا ہی
اور تصدیق عذاب قبر کے مراتب ہین صحیح تر اور سالم تر یہہ ہی کہ ایمان لاوے کہ سانپ بچہو کہ حدیثون مین آئے
ہین سب ویسے ہی ثابت اور واقع اور موجود ہین نہ محض خیال اور وہم جو ہم نہین دیکہتے ہین اوسکو تو اوسکے ہونے مین
نقصان نہین رکہتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکہون سے نہین دیکہہ سکتے اوسکیلئے آنکہین ہی اور چاہئین
کہ اون سے دیکہے اور اللہ چاہے تو ان آنکہون سے ہی دکہا دے بہت چیزین ہوتی ہین اور ہم نہین دیکہتے مثلاً ایک شخص
سوتے مین لذۃ اور دکہہ پاتا ہی اور ہم نہین دیکہتے اسیطرح جاگتا بعضی دفع لذۃ اور الم سنتا ہی اور پاتا ہی اور پاس کا
بیٹہنے والا نہین معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتے تہے اور اصحاب دیکہتے تہے
اور ایمان لاتے تہے ایسا ہی عذاب قبر کو جانے اور ایمان لاوے کذا ذکر القاری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے
کہ مسلمان جسوقت سوال کیا جاتا ہی بیچ قبر کے گواہی دیتا ہی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ کے ہین پس یہی قول اللہ تعالی کا ثابت رکہتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ساتہہ بات محکم کے بیچ زندگانی
دنیا کے اور بیچ آخرۃ کے اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آیتہ یثبت اللہ الذین آمنوا آخر تک
نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کے کہا جاتا ہی واسطے اوسکے کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اس آیتہ مین قول ثابت سے مراد یہی کلمہ شہادت کہ مومن سے قبر مین پوچہا
جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اوس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیتہ
مین جو فرمایا کہ ثابت رکہتا ہی اللہ مومنونکو ساتہہ بات محکم کے زندگانی دنیا مین اور آخرۃ مین پس ثابت رکہنا آخرۃ مین
تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکہنا دنیا مین یہہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکہنا ہی

جلا تھا کچھ بالکے ہین اگرچہ آگ ہین ڈالیجاوین کچھ حس نہین لاتے ہین وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ

قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ

إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا

وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ

أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ

ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے اور پھرتے ہین
اوس سے ہمراہی اوسکے تحقیق وہ سنتا ہے آواز پاپوشون اونکی کا تو آتے ہین اوس پاس دو فرشتے پس بیٹھاتے ہین اوسکو
پس کہتے ہین کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ
بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے پس کہا جاتا ہے واسطے اوسکے دیکھ طرف ٹھکانے اپنے کے دوزخ سے تحقیق بدل دیا واسطے تیرے
اللہ نے بدلے اوسکے جاگہ بہشت مین پس دیکھتا ہے اون دونونکو سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے اوسکے
کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے پس کہتا ہے نہین جانتا مین تھا مین کہتا جو کہتے تھے لوگ بیچ حق اوسکے پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے
عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن میں سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزون لوہے کے مارنا پس چلاتا ہے چلانا سنتے ہین اوسکو
جو نزدیک اوسکے ہین سوا جنون کے اور آدمیون کے روایت کی ہے بخاری مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ف
یہ جو کہا بیچ حق اوس شخص کے تو یہ بات رہا بسبب شہرۃ حضرت کے ہے یا حضرت کو روبرو لاتے ہون یا نہ صورۃ مثالی
کے پس اس صورت مین آرزو موت کی کرنی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمین اشارہ ہے مشتاقون کے لیے ع
شب فراق عاشقان بیدل چہ قدر دراز باشد ۔ تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد ۔ دکہانا دونونکو دونون ٹھکانے دکہانے سے
ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لایق اوسکے تھا اب جو جنتی ہوا ہے ملا تا قدر ہو اوسکو نعمتون بہشت کی اور جن و انس آواز
عذاب کی اس لیے نہین سنتے کہ سننے مین ایمان بالغیب جاتا رہتا ہے اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا ف
حدیثون صحیح مین جو مذکور ہے ہی مجادہ موت کی اور عذاب کافر و منافق کا ہے پس یہ حال مومن مخلص کا ہے لیکن

لیکن مذکور نہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہی آیا عذاب ہی یا نہین پس کہا ہی علمانے کہ حکم مومن فاسق کا یہہ ہی کہ جواب مین
شریک مومن مطیع کا ہی اور بشارۃ اور دروازہ کہلنے بہشت مین اور مانند اسکے مین شریک نہین یا انمین بہی شریک ہو
لیکن مرتبہ مین اوس سے کمتر حتے کہ کچہہ عذاب بہی ہوتا ہو مگر جس فاسق کو کہ اللہ چاہے یونہی بخشدے ہو وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ
عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ
مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ فَیُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ اِلَیْہِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ایک
تمہارا جو وقت کہ مرتا ہی پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹہکانا اوسکا صبح اور شام اگر ہی بہشتیون مین سے پس پیش کیا جاتا ہی
ٹہکانا اوسکا بہشتیون سے اور اگر ہی دوزخیون مین سے پس پیش کیا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا دوزخیون سے پس کہا جاتا ہی
یہہ ہی ٹہکانا تیرا منتظر رہ یہان تک کہ اوٹہاوے تجکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کے روایت کی ہے بخاری مسلم نے
وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً دَخَلَتْ عَلَیْھَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ
لَھَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورۃ یہودیہ آئی انکے پاس پس ذکر کیا اوسنے عذاب قبر کا پس کہا اوس
عورۃ نے حضرت عائشہ کو پناہ مین رکہے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچہا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نے پس نہین دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو پیچہے اس پوچہنے کے کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کے عذاب قبر سے روایت کی یہہ
بخاری مسلم نے ف ازبسکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا نام نہ سنا تہا متحیر ہین ہو رہے کہنے سے
اوسکے اور حضرت سے حال اوسکا پوچہا پہر حضرت کے پناہ چاہنے مین احتمال ہی کہ آپ کو بہی پہلے اس سے عذاب قبر کا
علم نہو بعد اسکے وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اوس روز سے پناہ چاہنیکا ورد کیا تعلیم امت کے لئے یا حضرت کو
معلوم ہو اور پناہ بہی چپکے مانگتے ہون حضرت عائشہ خبر نہو بعد سوال کے پکار کر مانگنے لگے تنبیہ کے لئے ہو وَعَنْ

زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار على بغلة له ونحن معه إذ حادت به فكادت تلقيه وإذا أقبر ستة أو خمسة فقال من يعرف أصحاب هذه الأقبر قال رجل أنا قال فمتى ماتوا قال في الشرك فقال إن هذه الأمة تبتلى في قبورها فلولا أن لا تدافنوا لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه ثم أقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم

اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کے تھے سوار اپنے خچر پر اور ہم تھے ساتھ کہ ناگہاں شوخی کی اس نے قریب تھا کہ گرا دے حضرت کو اور ناگہاں قبریں چھ یا پانچ معلوم ہوئیں پس فرمایا کون پہچانتا ہے صاحب ان قبروں کے کو کہا ایک شخص نے کہ میں جانتا ہوں فرمایا کب مرے یہ کہا حالت شرک میں یا ایام شرک میں پس فرمایا تحقیق یہ امت آزمائی جاتی ہے بیچ قبروں اپنی کے پس اگر نہ ہوتا یہ کہ دفن کرنا تم چھوڑ دو البتہ دعا مانگتا میں اللہ سے یہ کہ سنا دے تم کو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہوں میں اسکو پھر متوجہ ہوا اوپر ہمارے ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے کہا صحابہ نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے کہا انہوں نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنوں سے جو کہ ظاہر ہیں ان میں سے اور جو کہ چھپے ہیں ان میں سے اور دل سے کہا انہوں نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنوں سے جو کہ ظاہر ہوا ان میں سے اور جو کہ چھپا ہوا فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے کہا انہوں نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے روایت کیا اسکو مسلم نے ف یعنی اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے یعنی اگر لوگ عذاب قبر سنیں تو دفن کرنا مردوں کا چھوڑ دو گے اس سبب سے کہ بیہوش ہو جاویں اور جاتی رہے عقل

الفصل الثاني فصل دوسری

عن أبي هريرة قال قال رسول الله

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقْبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاہُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ
لِاَحَدِھِمَا الْمُنْکَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ کَانَ
مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ
رَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ھٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ
ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ فِیْہِ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاُخْبِرُھُمْ
فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ
مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَہٗ
لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْہِ
فَتَلْتَئِمُ عَلَیْہِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ فَلَا یَزَالُ فِیْھَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ
ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ
قبر مین داخل کیا جاتا ہی مردہ آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے کالے کیری آنکہون والے کہا جاتا ہی ایک کو
منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہین وہ دونون کیا تہا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی وہ بندے ہین اللہ کے اور بہیجے ہوئے اوسکے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے پس کہتے ہین دونو
فرشتے تحقیق ہم جانتے تہے کہ تحقیق تو کہیگا یہہ پہر کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکے بیچ قبر اوسکیکے ستر گز بیچ
ستر گز عرض اور طول کے پہر روشنی کیجاتی ہی واسطے اوسکے بیچ اوسکے پہر کہا جاتا ہی واسطے اوسکے سو رہ پس وہ
کہتا ہی پہر جاؤنگا مین طرف اہل اپنے کے پس خبر دون انکو پس کہتے ہین سو رہ مانند سونے دولہے کے وہ کہ نہین
جگاتا اوسکو مگر بہت پیارا لوگون اوسکیکا طرف اوسکے یعنی جگانا ہر کسیکا خوش نہین لگتا موجب وحشت کا
ہوتا ہی مگر محبوب کا یہان تلک کہ اوٹہاوے اوسکو اللہ جگہہ سونے اوسکی سے کہ یہہ ہی اور اگر ہوتا ہی منافق
کہتا ہی سنا تہا مینے لوگون سے کہتے تہے کہنا پس کہا مینے مانند اوسکے نہین جانتا مین یعنی سوا اسکے پس کہتے ہین
فرشتے تحقیق تہے ہم جانتے یہہ کہ کہیگا تو یہہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطے زمین کے مل جا اسپر پس مل جاتی ہی اوپر
یعنی اکٹہی ہی اوسکو پس پہٹتی ہین پسلیان اوسکی یعنی داہنی بیچ بائین کے اور بائین بیچ داہنی کے پہر ہمیشہ رہتا ہی بیچ

عذاب کی یہان تلک کہ اوٹہا دیوے اوسکو اوسجگہہ سے قبر اوسکی یہہ روایت کی بخاری نے ف یعنی
دہشت ہول و وحشت کے آگے بین مومن اور کافر دونون پر بہت ہوتا ہے تا متغیر ہو دین جواب مین اور پوچہنے کے
لئے آزمایش کے پس ثابت رکہتا ہے اللہ تعالی اور وہ منذر ہوتے ہین کس لئے کہ دنیا مین ڈرتے تہے اللہ تعالی سے
جزا اوسکی یہہ ہوگی کہ ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی بسبب ارشاد پروردگار کے یا تیری پیشانی پر آثار سعادت کی اور
نور ایمان کا ظاہر تہا پس جب دون اونکو یعنی تا خوشحالی بہری دیکہہ کرہ خوش ہو دین جیسے مسافر کہین جاتا
یا آتا ہے تو کہتا ہے کاشکے اپنے اہل مین جاؤن اور حال اپنا اونکو دکہاؤن ویسے ہی سمجھئے وَعَنِ الْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ
فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ
الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
فَيَقُوْلَانِ لَهُ وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتٰبَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ
فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰيَةَ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ
السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا
لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا
مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ
لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ
فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ
مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا
وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ
لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ
بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ
يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت براء بن عازب سے

نقل کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ آتے ہین قبر کے پاس دو فرشتے پس بٹہاتے ہین اوسکو پس کہتے ہین اوسکو
کون ہی رب تیرا پس وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پہر کہتے ہین وہ کیا ہی دین تیرا پہر وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پہر کہتے
ہین وہ کون ہی یہہ شخص کہ بہیجا گیا تہا بیچ تمہارے پس کہتا ہی وہ رسول خدا کا ہی پہر کہتے ہین اوسکو کس چیز نے معلوم کروایا
تجکو پس کہتا ہی پڑہی مینے کتاب اللہ کی پس ایمان لایا مین ساتہ اوسکے اور سچا جانا مینے یعنے پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا
حضرت پر بہی لاویگا پس یہی مراد ہی قول اللہ تعالی کی کہ ثابت رکہتا ہی اللہ اون لوگونکو کہ ایمان لائے ساتہ بات ثابت کے
پڑہی ساری آیت کہا پس پکارتا ہی پکارنیوالا یعنے اللہ تعالی یا فرشتہ ساتہ حکم اوسکے آسمان مین کہ سچا ہی بندہ میرا
پس بچہونا کرو اوسکو بہشت مین سے اور پوشاک پہناؤ اوسکو بہشت مین سے اور کہولدو واسطے اوسکے دروازہ طرف
بہشت کی پس کہولا جاتا ہی فرمایا پس آتی ہین اوسکو باوین اوسکی اور خوشبوئین اوسکی اور کشادہ کیا جاتا ہی واسطے
اوسکے بیچ اوسکے بقدر درازی نگاہ اوسکے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اوسکا اور کہا پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی
بیچ بدن اوسکے اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹہاتے ہین اوسکو پس کہتے ہین کون ہی رب تیرا پس
کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتے ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پہر وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتے
ہین کون ہی یہہ شخص کہ بہیجا گیا ہی بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر پکارتا ہی پکارنیوالا
آسمان مین سے یہہ جہوٹا ہی پس بچہونا کرو اوسکو آگ مین سے اور پہناؤ اوسکو پوشاک آگ مین سے اور
کہولدو واسطے اوسکے دروازہ طرف دوزخ کے کہا پس آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور لوئین اوسکی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اور تنگ کی جاتی ہی اوپر اوسکے قبر اوسکی یہان تلک کہ داخل ہوتی ہین بیچ اوسکے پسلیان اوسکی داہنی
طرف بائین کے اور بائین طرف داہنی کے پہر مقرر کیا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتہ اندہا اور بہرا ساتہ اوسکے
ہوتا ہی گرز لوہیکا اگر مارا جاوے ساتہ اوسکے پہاڑ البتہ ہوجاوے مٹی پس مارتا ہی اوسکو ساتہ گرز کے ایسا مارنا
کہ سنتے اوسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی سوا آدمی اور جن کے پس ہوتا ہی مٹی پہر ڈالی جاتی ہی
بیچ اوسکے روح روایت کی یہہ احمد ابوداود نے ف ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ عرب بین حیران اور دہشت
زدہ بولتے ہین جیسے یہان آہ واہ یا واویلا یہہ کہ جہوٹا ہی کیونکہ آوازہ دین و اسلام کا اور نبوۃ کا شرق
غرب تک پہنچا تہا نہ جانا یعنے اور فرشتہ اندہا بہرا اسلیے مقرر ہوگا کہ اوسکی آواز رونے چلانے وغیرہ کی نہ
دیکہے نہ سنے تا رحم آوے پہر روح ڈالی جاتی ہی اوسمین یہہ شدۃ عذاب کے لیے ہی اور سزا ہی اوسکے منکرونکی عذاب

وعن عثمان انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجا منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرا قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے حضرت عثمان رضی سے تحقیق وہ جس وقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہاں تک کہ تر کرتے ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے اون کے ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا پس نہیں روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے پس فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول منزل ہے منازل آخرة سے پس اگر نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی میں نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اوس سے یعنی عیش منغص کرتی ہے اور سختی دہشت یاد دلاتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم ثم سلوا له بالتثبيت فانه الآن يسأل رواه ابو داود اور روایت ہے اوسی سے کہا کہ تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے تو ٹھہرتے نزدیک اوسکے پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اوسکے ثابت رکھنے کو یعنی اللہ تعالی اس وقت بیچ اوسکے ثابت رکھے پس تحقیق وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہ ابوداود نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ دعا و استغفار زندہ کی مفید ہے مردہ کو مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہ دعا اور ثابت مانگنی سوا تلقین کے ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہیں اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہیں ہے لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہے بیچ تلقین بعد دفن کے حدیث ابوامامہ کی جیسے کہ ذکر کی ہے سیوطی نے بیچ جامع صغیر کے حدیث طبرانی اور ابن نجار نے اور ابن عساکر نے اور دیلمی نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مرے کوئی تم میں

تم بیٹھکا اور مٹی ڈال چکو تو کھڑا ہووے ایک شخص سرہانے قبر کے اور کہے یا فلان بن فلانہ اور میت سنتی ہے لیکن جواب نہیں دیتا پھر کہے
یا فلان بن فلانہ جب وہ اسکو دوبارہ سنتا ہے تو اوٹھ بیٹھتا ہے قبر میں پھر کہے یا فلان بن فلانہ اسپر کہتا ہے میت ارشاد کر ہمکو
رحمت کرے خدا تعالی تجھپر لیکن تم نہیں سنتے اسکو پھر کہے یاد کر اے فلانے اوس کلمہ کو کہ نکلا تو اوسپر دنیا سے کہ وہ شہادة
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ہے راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہے اور محمد پیغمبر تیرے ہیں اور اسلام دین تیرا ہے
اور قرآن امام تیرا جب یہہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہے ایک منکر ونکیر میں سے ہاتھہ دوسرے کا اور کہتا ہے چل نکل اس میں سے اگلے یعنے
ہم کیا کام رکھتے ہیں پاس ایسے کے کہ حق تعالی نے تلقین کی جسکی یعنے سکھائی اسکو دلیل اسکی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول الله
اگر نام میت کی ماں کا نہ جانیں ہم تو کیا کہیں اور کس کی طرف نسبت کریں فرمایا نسبت کرو حوا کی طرف کہ ماں سبہونکی ہے
تمام ہوئی حدیث اور پڑھنا اول سورہ بقر کا مفلحون تک اور امن الرسول کبھی آیا ہے اور اگر ختم قرآن کرے افضل ہے
اور بعضے علما سے منقول ہے کہ اگر مسئلہ فقہ کا ذکر کرے یہہ بھی فضیلت رکھتا ہے اور باعث اوترنے رحمت کا ہوتا ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے البتہ معین کیئے جاتے ہیں کافر پر اوسکی قبر میں ننانوین اژدہا کاٹتے ہیں اوسکو اور ڈنستے ہیں اوسکو یہان تلک کہ ہووے قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا اونمیں سے پھنکارے بیچ زمین کے نہ اوگاوے زمین سبزہ روایت کی یہہ دارمی نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا ستر بدلے ننانوین کے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کے طرف جنازہ سعد بن معاذ کے جس وقت کہ وفات پائی

اسنے کہا اوسنے فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہے طرف میرے یہہ کہ تم آزمائے جاؤ گے بیچ قبروں کے قریب آزمانے دجال کے

ف یعنے فتنہ قبر باعتبار ہول و دہشت کے قریب ہے فتنہ دجال کے **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أُصَلِّي رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہے مردہ یعنے مومن قبر مین خیال کیا جاتا ہے واسطے اوسکے افتاب نزدیک غروب ہونے اوسکے پس بیٹھتا ہے ملتا ہے آنکھین اپنی اور کہتا ہے کہ چھوڑ دو مجھکو کہ نماز پڑہوں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے

ف یہہ بات یا تو اون فرشتوں سے کہتا ہے پہلے سوال جواب کے کہ مین نماز پڑہ لوں پہر جو چاہو کر و یا بعد فراغت سوال جواب کے کہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اپنے گہر والوں مین بیٹھا ہوں یہہ حالت اوسکی رفاہیت حال پر دلالت کرتی ہے گویا ہنوز دنیا مین ہے اور سو یا تہا اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ دنیا مین وہ بڑا مضبوط اور مدام نماز پڑہنے والا ہو کا کہ جسکو وہان بہی نماز بسبب عادت کے یاد آئی اور خصوصیت قریب مغرب کے مناسب حال اور تنہائی اوسکے ہے کہ شام غریبان مشہور ہے مسافر جب شہر مین آتا ہے شام کو تو حیران ہوتا ہے کہ کہان بیٹھے اور کیا کرے

ب نو زلف آن کشادی و تاریک شد جہان ۞ الغوث یاد شام غریبان کجا روند ۞ نماز شام غریبان چو گریہ آغازم ۞ بمویہ ہای غریبانہ قصہ پردازم ۞ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْعُوفًا فَيُقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ**

کہ نہیں ہے اوسکے لیے کتاب و سنت سے سند ظاہر یا خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہے اور لفظ مالیس منہ مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب و سنت کے نہو برا نہین ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتٰبُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اما بعد پس تحقیق بہترین باتوں کی کتاب خدا کی اور بہترین راہون مین راہ محمد کی اور بدتر چیز دین کی نئی نکلی ہوئیں چیزین ہین اور ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی یہہ مسلم نے ف اما بعد سے یعنی پیچھے حمد و صلوٰۃ کے یہہ حدیث حضرت نے خطبہ مین بیان فرمائی اسکے اسطرح فرمایا اور جو بدعت کو گمراہی کہا معنے یہہ ہین کہ جو بدعت سیئہ ہو وہ سبب گمراہی کا ہوجاتا جاننا چاہیے کہ جو چیز حضرت کے بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اور بعض ہے جو موافق اصول اور قواعد سنت اونکی ہے ہوا اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور جو مخالف اوسکے ہو بدعت ضلالت سیئہ یعنی بری کہتے ہین چنانچہ مراد کل بدعة ضلالة سے یہی ہوتی ہے اور بعض بدعت واجب ہے مانند تعلیم نحو کے واسطے سمجھنے کلام اللہ وغیرہ کے اور بعضی بدعت حرام ہے مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کے اور رد انکا کرنا بدعات واجبہ ہے اور بعضی بدعت مستحب جیسے خانقاہ و مدرسے بنانے اور جتنے اچھے کام کہ حضرت کے زمانہ مین نہ تھے اور بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنے مساجد اور کلام اللہ کے اور بعضی مباح مانند مصافحہ کے صبح کے بعد بموجب مذہب شافعی کے اور مذہب حنفی مین مکروہ ہے کہا امام شافعی نے کہ جو بات نئی نکالے اور وہ مخالف کتاب یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کے ہو ضلالت ہے اور جو ایسی نہو پس نہین وہ بری شیخ سعید علی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت غصہ کیے گئے لوگون مین طرف خدا کے تین ہین ایک تو کجروی کرنیوالا حد حرم مین اور دوسرا ڈھونڈنے والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون کسی شخص کا ناحق تاکہ بہاوے خون اوسکا روایت کی یہہ بخاری نے ف کجروی حد حرم مین یہہ ہے کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کرے مثل شکار کرنے وغیرہ کے یا مطلق گناہ کرنے مراد ہین اور طریقہ جاہلیت کا جیسے نوحہ کرنے کا گریبان

ایسے میں بیان کرو اسکو تا کہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق وہ سوتا ہے اور کہا بعضوں نے تحقیق آنکھ سوتی
ہے اور دل جاگتا ہے پھر کہا مراد گھر سے بہشت اور بلانیوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان برداری کی محمد کی پس
تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالے ہیں درمیان
لوگوں کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** فرق کرنیوالے ہیں کہ فرق کر دیا کافر اور مومن میں اور نیکوکار
بدکار میں اور صالح اور فاسق میں اور کہا طوطی نے کہا مراد اوس سے نعمتیں بہشت کی اور مراد شخص سے پاک
پروردگار ہے یہہ دونوں بسبب اسکے کہ ظاہر ہیں بیان نہیں کیے ۞ حق ۞ **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ**
رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي
اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا
اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ
اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ
اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے تھے عبادت
آنحضرت کی پس جب کہ خبر دیے گئے ساتھ اوسکے گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا آپس میں کہاں ہیں ہم نسبت
حضرت سے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے اون کے جو پہلے گناہ اور پچھلے پس کہا ایک نے اونمیں سے پس میں نماز
پڑھا کروں گا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے میں روزے رکھا کروں گا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار کروں گا اور کہا
تیسرے نے پس میں الگ ہوں گا عورتوں سے پس نکاح کروں گا کبھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
طرف اونکے پس فرمایا حضرت نے تم نے کہا تھا ایسا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ بہت
ڈرتا ہوں نسبت تمہارے اللہ سے اور بہت تقوی کرتا ہوں نسبت تمہارے واسطے اللہ کے لیکن میں روزہ بھی
رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں رات کو اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں
عورتوں سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہیں ہے مجھ سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف**

لئے تین شخص یعنے حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبد اللہ بن رواحہ اور کہان ہین ہم یعنے ہمکو آنحضرت کیساتھ کیا نسبت کہ

مقصود عبادت نہین کیواسطے کہ حضرت کو حاجت نہی عبادت کی نہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

یعنے تاکہ بخشے اللہ اگلے پچھلے گناہ تیرے اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے کمال یہی ہی کہ حق اونکے ادا کرے اور حقوق الہی بہی

کچہہ فرق نہ آوے اور توکل وغیرہ ثابت ہے کہ جا وے اور جو حضرت سے باتین کرتے تہے تا امت بہی پیروی کرے اور جو شخص اعراض کیا

بیزار ہو یعنے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سے نہین اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیت نہ اختیار کرین

کہ عاجز ہو وینگے اور حق عبادت نہ ادا ہوگا [illegible] **ف** ۲۰ اس حدیث سے بعضون نے استنباط کیا ہی

اونکا کہ جو بدعت حسنہ نکالتے ہین کیونکہ یہہ چیزین قسم عبادت ہی سے ہین مگر زیادہ ہین سنت پر پسند نفرمائین پس اولی یہی ہی کہ

جو عبادت حضرت سے ثابت ہووے اوسکو اسیطرح ادا کرے کمی زیادتی نکرے کذا قال استادی مولانا اسحق رح **وَعَنْ**

عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ

قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ

أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز پس رخصت دی اوسکے

کرنیکی پس پرہیز کیا اوس سے کئی شخصون نے پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی

پہر فرمایا کیا حال ہی اون لوگون کا کہ پرہیز کرتے ہین اوس چیز سے کہ کرتا ہون مین پس قسم ہی خدا کی تحقیق مین اون سب سے زیادہ

جانتا ہون مرضی اور نامرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون اون سے واسطے اللہ کے ڈرنے کی روایت کی بخاری و مسلم نے

ف کی حضرت نے ایک چیز یعنے روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یعنے رخصت کی شق پر

[illegible] اس حدیث سے یہہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈر کے عمل رخصت پر کرتا ہون [illegible]

[illegible] حقیقت مین رخصت پر عمل کرنے مین بڑی بڑی حکمتین ہین [illegible] اور [illegible] اور رفق ہے

نفس کے لئے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوے رخصتون پر [illegible] جیسا کہ

دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر [illegible] **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ**

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ

قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ إِنَّمَا

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي
فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے رافع بیٹے خدیج کے سے کہا تشریف لائے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں اور مدینہ والے تابیر کرتے تھے درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم کہا مدینہ والوں نے ہم
کرتے ہیں موافق عادت کے فرمایا شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہو پس چھوڑ دیا لوگوں نے پس کم ہوا میوہ اس سال کہا راوی نے
پس ذکر کیا روبرو آنحضرت کے پس فرمایا حضرت نے نہیں ہوں میں مگر آدمی جب حکم کروں میں تمکو ساتھ کسی چیز کے بات دین تمہارے
کے پس لو اسکو اور جس وقت حکم کروں میں تمکو ساتھ ایک چیز کے اپنی عقل سے پس نہیں ہوں میں مگر آدمی روایت کی یہہ مسلم نے
ف معنے تابیر کے یہہ ہیں کہ کھجور میں ایک درخت ہوتا ہے نر اور درخت ہوتے ہیں مادہ نر کا پھول چیر کے
بیچ مادہ کے ڈالتے ہیں اور معنے اس حدیث کے یہہ کہ دنیا کے اسباب کے مقدمہ میں مجھ سے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب
بھی حاصل ہوتا ہے حضرت نے اپنے اجتہاد سے منع فرمایا تھا تابیر اور نسبت وحی کے اسلیئے کہ دیکھا اسکو امور جاہلیت سے
کہ کچھ زیادتی میں پھل کے معقول نہ پائی اور منع اسپر نہ فرمائی تھی کہ شاید یہہ اسکی خاصیت ہو بسبب جاری
ہونے اسلیئے جزما منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہے جب دیکھا کہ اسمیں ایک خاصیت ہے نسبت
جاری ہونے عادت الہی کے [illegible] منع سے رجوع کیا نہیں سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تھا اور غرض اونکی دنیا نہ تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنے امور آخرة کا
اور ایک روایت میں اسی قصہ میں آیا ہے کہ فرمایا أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأُمُورِ دُنْيَاكُمْ یعنے تم خوب جانتے ہو امور دنیا اپنے
کو [illegible] ہیں اچھے التفات نہیں امور دنیا پر والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تھے
امور دنیا اور آخرة میں حق وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ
إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ
مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ
فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ
وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنے

اوسمین یعنی کرنیکے ہو وہی جو کچھ کام اور مین منع کرتا ہون وَعَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرَى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے ہدایت سے اور علم سے مانند مثال مینہ بہت کی کہ پہنچا زمین کو پس تھا اوس زمین مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانیکو یعنے اپنے اندر جذب کیا پس اُگایا گھاس خشک و تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سے سخت ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکے لوگون کو پس پیا اونہون نے اور پلایا اور کہیتی کی اور پہنچا اوس زمین مین سے ایک ٹکڑے اور کو نہین وہ مگر چٹیل میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گہاس کو پس یہہ یعنے سب جو مذکور ہوئین مثل ہے اوس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنے سیکھا اوسنے اور سکھلایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتھ اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

ف اسمین دو طرح کے ادمی مذکور ہوئے ایک فائدہ اوٹھانیوالے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانیوالے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوتی ہے پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پہر اگلے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اوگنے والی اور نہ اوگنے والی اسیطرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہہ مثل اوس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گہاس اوگائی اور اورونکو بھی فائدہ مند کیا یعنے اسیطرح اونہون نے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنے سمجھ نہ پیدا کی پس یہہ مثل اوس زمین کی ہے کہ پانی اوسمین ٹھیرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے

پانی جذب کیا اور گہاس اوگائی وہ مثال ہے مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پہر اوس سے بہت مسائل استنباط کئے آپ فہم سے
اور دوسروں کو بہی اور جس زمین نے پانی ٹہرایا وہ مثال ہے محدثین کے کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگوں کو پہنچا کر فائدہ مند کیا
چنانچہ بعض ہمارے استاد ایسے ہی ہیں اور جیسے کہ سر نہ اوٹہایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نہ کی اور نہ کہ سنا اور نہ
عمل کیا اور نہ قبول کی خواہ دین میں آیا یا نہ آیا کافر ہو یا مسلمان اوس میں شور ہے کہ پانی قبول کیا اور نہ ٹہرایا
اور نہ کچہ اوگایا ۔ حق ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقَرَأَ إِلَى وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا
الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ
رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وہ ہے جس نے
اوتاری اوپر تیرے کتاب کہ اوس میں آیتیں ہیں محکم اور پڑہی آخر آیت تک اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل
کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکہے تو اور مسلم میں ہے دیکہو تم یعنی جب دیکہو
اونکو کہ پیچہے پڑتے ہیں اوسکے کہ متشابہ ہے قرآن سے پس لوگ ہیں کہ نام رکہا اونکا اللہ نے یعنے کجرو پس بچتے
رہو اونسے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف بعد لفظ محکمات کے باقی آیت یوں ہے هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ
فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ
فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ۔ یعنے وہ آیتیں محکمات اصل کتاب کی ہیں
اور اور متشابہ ہیں پس جو لوگ کہ اونکے دلوں میں کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اوسکی کہ متشابہ ہے اوس میں سے واسطے طلب
کرنے فتنہ کے اور واسطے ڈہونڈہنے تاویل اوسکی کے اور نہیں جانتا تاویل اوسکی یعنے حقیقت معنے اوسکی مگر اللہ اور جو
کہ مضبوط ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتہ متشابہ کے سب طرف سے رب ہمارے کے ہے اور نہیں نصیحت
مانتے مگر عقلمند ۔ اور نام رکہا اونکا اللہ نے کجرو یعنے اس آیت میں مذکور ہے فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ حاصل
کہ محکم وہ ہیں کہ معنے اونکے ظاہر ہوں اور متشابہ وہ کہ علم اونکا اللہ ہی کو ہے جیسے [illegible] الم وغیرہ
پس جو لوگ محکم آیتوں کے معنے سمجہتے ہیں اور [illegible] اور متشابہ پر ایمان لاتے ہیں اور
[illegible] اور [illegible] آیات متشابہات [illegible] سمجہے [illegible] اور تاویلیں باطل

فمن اجاب الداعي دخل الدار واكل من المادبة ورضي عنه السيد ومن لم يجب الداعي لم يدخل الدار ولم ياكل من المادبة وسخط عليه السيد قال فالله السيد ومحمد الداعي والدار الاسلام والمادبة الجنة رواه الدارمي روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خواب میں فرشتے پس کہا گیا اونکو چاہیے کہ سوویں آنکھیں تمہاری اور سنیں کان تمہارے اور سمجھے دل تمہارا فرمایا پس سوئیں آنکھیں میری اور سنا کانوں میرے نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے میرے یعنے فرشتوں نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور تیار کیا کہانا اور بھیجا بلانیوالا پس جسنے کہ قبول کیا بلانیوالیکو داخل ہوا گھر میں اور کہایا کہانے میں سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے نہ قبول کیا بلانیوالیکو نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کہایا کہانے میں سے اور خفا ہوا اوپر اوسکے سردار فرمایا حضرت نے پس اللہ سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا اور گہر اسلام اور کہانا بہشت روایت کی یہہ دارمی نے **ف** سوویں آنکھیں تیری یعنے نہ دیکھہ اپنی آنکھوں سے کچھہ اور سنیں کان تیرے یعنے کان نہ رکھہ کسی کی بات پر اور جانے دل یعنے دل میں کچھ خیال نہ لا حاصل یہ ہے کہ غور اور حضور دل سے اوس کی بات سن تا خوب سمجھے گے حضرت نے جواب دیا فاستمعنی کر اور پہلی حدیث میں گھر جنت کو فرمایا اور کہانا مراد رکھا نعمتیں اوسکی اور یہاں گھر اسلام کو فرمایا اور کہانا جنت کو اس لیے کہ اسلام سبب داخل ہونے گھر بہشت کا ہے پس اوسکو مشابہ گھر کے کیا اور مادبہ یعنے کہانا مہمانی کا دونو جگہ نعمتیں بہشت ہی کی مراد ہیں ۱۲ سید

وعن ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم متكئا على اريكته ياتيه الامر من امري مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجه والبيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں ایک تم میں سے تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپرکٹ اپنے کے کہ آوے اوسکو حکم میری حکموں میں سے اوس میں سے کہ حکم کیا میں نے یا منع کیا میں اوس سے پس کہے نہیں جانتا ہوں جو کچھ پائی ہم نے بیچ کتاب اللہ کے [illegible] اوسکی روایت کی احمد نے اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بیچ دلائل النبوۃ کے

ف [illegible] طلب علم اور حدیث

ترک کرے اور از راہ جہالت کے میری حکم کو یون کہنے لگا کہ سوا کتاب اللہ کے مین کچھ نہین جانتا اور نہ کسی چیز کی سوا اوسکے
متابعت کرتا ہون آگاہ کیا اور خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کے
حال سے کہ کسل کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اوس حکم مین کہ قرآن مین نہین پاتے ہے اور گمان رکھینگے کہ احکام شرع
منحصر ہین قرآن مین اور یہہ نہین جانتے کہ بہت حکم قرآن مین نہین اور حدیثون مین ہین جیسے قرآن دلیل ہے حدیث
بھی دلیل ہے اور جیسے قرآن حضرت کو عطا ہوا ہے حدیث بھی عطا ہوئی ہے دونون وحی ہین

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

اور روایت ہے مقدام بن معدی کرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق دیا گیا
ہون مین قرآن اور مانند اوسکے ساتھہ اوسکے خبردار ہو قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپر کھٹ اپنے کے
کہیگا لازم کرو اوپر اپنے یہہ قرآن یعنے فقط قرآن کافی ہے پس جو پاؤ تم بیچ اوسکے حلال پس حلال جانو اوسکو اور جو
پاؤ تم بیچ اوسکے حرام پس حرام جانو اوسکو اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا رسول خدا نے مانند اوسکی ہے کہ حرام کیا اللہ نے خبردار ہو
کہ نہین حلال کیا واسطے تمہارے گدہا اہلی اور ہر صاحب کچلی کا درندون مین سے اور نہ لقطہ عہد والے کا مگر یہ کہ لقطہ
مگر بے پروا ہو اوس سے مالک اوسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک کسی قوم کے پس لازم ہے اوپر اون کے کہ مہمانی کرین اوسکی
پس اگر نہ مہمانی کرین اوسکی پس واسطے اوسکے ہے یہہ کہ بدلہ لے اون سے مانند مہمانی اپنی کے روایت کی یہہ ابو داود نے اور
روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور اسیطرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ **ف** مانند اوسکے ساتھہ اوسکے
یعنے حدیث لیکن فرق یہہ ہے کہ قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سے جو پیشین گوئی فرمایا
کہ حرمت ان چیزون کی قرآن مین مذکور نہین ہے [illegible]

کر اوسکو گرفتار کیئے ہیں حلال ہی اور پنچہ کچلی کا یعنے جو کہ کچلی سے شکار کرتے ہیں اور پھاڑتے ہیں مانند شیر اور بہیڑیا کے اور نہ لقطہ عہد والیکا معاہد اونکا ذکر کہتے ہیں کہ وہ میان آپکے اور میان مسلمانون کے عہد ہو سا تہہ امان کے عام ہی کہ ذمی ہو یا غیر اوسکے فرمایا کہ لقطہ اوسکا یعنے جو چیز کہ رستے مین پڑی پائی اوسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بے پروا ہو مالک اوسکا یعنے چیز حقیر مانند گٹھلی اور چھلکے اورگاجر مولی وغیرہ کے اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہہ بطریق استحباب کے ہی نہ وجوب کے پس اگر مہمانی نکرین تو لیلے مانند مہمانی اپنی کے یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جاویگا یا یہہ حکم ابتداے اسلام مین تہا اب منسوخ ہوا ؁ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسِبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہا کہ کہڑے ہوکر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہی ایک تمہارا تکیہ لگائے ہوئے اوپر چہپرکہٹ اپنے کے گمان کرتا ہی یہہ کہ اللہ نے نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قران کے ہی خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مینے اور نصیحت کی مینے اور منع کیا مینے کئی چیزون سے کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قران کے ہین بلکہ زیادہ ہین اور تحقیق اللہ نے نہین حلال کیا واسطے تمہارے یہہ کہ داخل ہو تم گہرون اہل کتاب کے مین مگر ساتہہ حکم اونکے اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اونکی کا اور نہ کہانا میوہ اونکا جسوقت کہ دیوین تمکو وہ چیز کہ اوپر اونکے ہی یعنے نہ ستاؤ اونکو اسطرح سے کہ گہرون مین داخل ہو جاؤ بے اذن اور نہ ستاؤ اونکے گہر والونکو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہہ ابو داود نے اور بیچ اسناد اسکے اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکے کہ آیا ثقہ ہی یا نہین ف لفظ ان اللہ لم یحل سے آخر تک چند احکام حضرت نے بیان فرمائی کہ مینے یہہ منع کئے ہین قران مین نہین مذکور اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوۃ مین سفیدی چہوڑی ہوئی ہی لیکن میرک شاہ نے یہہ عبارۃ مذکورہ لکہہ دی ہی وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً

بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل يا رسول الله كأن هذه موعظة مودع فأوصنا فقال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبدا حبشيا فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه أحمد وأبو داود والترمذي وابن ماجة إلا أنهما لم يذكرا الصلوة

اور اونہی سے روایت ہے کہا نماز پڑھوائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکروز پھر متوجہ ہوئی اوپر ہمارے سامنہ مونہہ اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اوس سے آنکھیں اور ڈرے اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالیکی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور حکم بجالانیکے یعنی سردار مسلمانون کا اگرچہ غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہی جو شخص کہ زندہ رہیگا تم مین پیچھے میرے پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میریکو اور طریقہ خلفاء راشدین کیکو کہ ہدایت کئے گئے ہین پکڑو ساتھ اوسکے اور مضبوط پکڑے رہو اوسے ساتھ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی باتون سے پس تحقیق جو نئی بات ہی وہ بدعت ہی اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہ احمد نے اور ابوداود اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا نماز کا **ف** یعنی نہین کہا صلے بنا رسول اللہ بلکہ سر حدیث وعظنا موعظۃ نقل کی اور اوسکو یہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالیکی کہ وقت رخصت کے بیان کرنے مین کمال کوشش کرتا ہی آدمی گرچہ نہ ہو اور گرچہ ہو غلام حبشی اسمین کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم مین کہ اگر فرضا ایسا ہی ہو تو اطاعت ہی کرے اور دانتون سے پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت اور محکمی سے ۞ وعن عبد الله ابن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه وعن شماله وقال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو إليه وقرأ وأن هذا صراطي مستقيما فاتبعوه الآية رواه أحمد والنسائي والدارمي

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خط سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہی پھر کھینچے کئی خط داہنے اوسکے اور بائین اوسکے [illegible]

باطل کر گمراہ ہوتے ہین خلاصہ ساری آیتہ اور حدیث کا یہی جو مذکور ہوا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَۃٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْهِہِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتٰبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا دو پہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن کہا پس سنی حضرت نے آواز دو شخصون کی کہ آپسمین اختلاف کر رہے تہے ایک آیتہ مین یعنے آیتہ متشابہہ کے معنے مین جہگڑتے تہے پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تہا بیچ چہرہ مبارک اونکے غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئے وہ شخص کہ تہے پہلے تمہے مگر بسبب اختلاف کرنے اپنے کے بیچ کتاب کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مراد وہ اختلاف ہے کہ شک و شبہہ ڈالے اور دشمنی پیدا کرے اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسے اختلاف کرے نفس قرآن مین یا اوسکے معنے مین کہ جائز نہین اوسمین اجتہاد سو اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہے دین مین اور صحابہ کرام رض سے منقول ہے اسطرح کا اختلاف ۞ حق ۞ **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانونکے باعتبار گناہ کے وہ شخص ہے کہ سوال کرے ایک چیز سے کہ نہین حرام کی گئی تہی اوپر لوگون کے پہر حرام کی گئی بسبب پوچہنے اوسکے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یہہ اون شخصون کے حق مین فرمایا کہ پوچہتے تہے حضرت سے ازراہ سرکشی اور تکلف کے جیسے کہ پوچہا بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے بقرہ کے حق مین اور جو کہ پوچہتے حاجت کے لیے وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتے تہے ۞ سید ۞ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ آخر زمانہ کے فریب دینیوالے جہوٹے لاوینگے تمہارے پاس حدیثین

جھوٹ بولنے میں کیونکہ جسکا یہہ حال ہوگا البتہ جھوٹ میں گرفتار ہی ہوگا اسلئے کہ جو کچھہ سنا ہے سب سچ نہیں ہوتا مقصود
منع کرنا ہے بیان کرنے اوس چیز کے کہ سچ اوسکا معلوم نہو ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُو
لُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ
أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ
مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ
فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی کہ بھیجا ہو اوسکو اللہ نے بیچ امت
اوسکی کے پہلے مجھسے مگر تھے واسطے اوسکے امت اوسکی میں مددگار اور یار کہ لیتے طریق اوسکا اور پیروی کرتے حکم اوسکی
پھر پیدا ہوتے پیچھے اونکے یعنی بعد گذرنے حواریوں کے ناخلف کہتے لوگوں کو وہ چیز کہ نکرتے آپ اور کرتے وہ چیز
کہ نہیں حکم کئے گئے یعنی جیسکہ حال بُرے عالموں اور بُرے سرداروں کا ہے پس جو شخص کہ جہاد کرے اونسے
ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اونسے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اونسے
ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہے اور نہیں سوا اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کی مسلم نے **ف** زبان سے
جہاد یعنی منع کرے اور نصیحت کرے اور برا کہے اور دل سے جہاد یہہ کہ برا جانے اور غمگین ہووے اور نہیں
سوا اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے یعنی جسنے دل سے بھی نہ برا جانا تو گویا راضی ہوا بری بات کا پس یہہ کفر ہے ۞ وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى
كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ
شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ
ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے کہ بلایا طرف ہدایت کے ہوگا واسطے اوسکے ثواب مانند ثواب اون لوگوں کے کہ پیروی کی اوسکی نہیں کم
کرتا ہے یہہ ثواب اونکے ثوابوں سے کچھہ اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوپر اوسکے گناہ مانند گناہوں اون لوگوں کے کہ پیروی
کی اوسکی نہیں کم کرتا یہہ گناہ اونکے گناہوں سے کچھہ روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ باعث پیدا ہونیکا ہوگا

اوسکو بھی ثواب ہاتہ آنیوالون کے حاصل ہوگا اور اب جو باعث ثواب عدالت و پیروی کرنیوالون کے ثواب میں کچھ کمی نہین
ہوجانیگی کیونکہ اجر پیروون کو بسبب عمل کے ہی اور اجراعث کو بسبب ہدایت کرنیکے اور ایسا ہی حال بری راہ نکالنیوالے کا
گناہ مین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا
وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے شروع ہوا اسلام غریب اور رہو جائیگا جیسیکہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہی واسطے غربا کے روایت کی مسلم
ف یعنے ابتدا اسلام مین مسلمان غریب اور کم تہے کہ وطنون سے نکل کر ہجرت کی اور آخر کو پہر یہی حال ہوجائیگا
پس خوشی ہو جو انکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکہین گے اور جنگل بیابان کے ساتہ گذارہ کرینگے ۞ ح
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف
مدینہ کے جیسیکہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف شباہت دی حضرت نے
لوگون کے بہاگنے کی مخالفون کی آفتسے اور ثابت رہنے اونکے ساتہ ایمان پر ساتہ سانپ کے اس لیے کہ سانپ بہت
اور جانورون سے بہت بہاگتا ہی اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور خبر دی حضرت نے ابتدا
ہجرت کی یا آخر زمانہ کی جس وقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ آوینگے مدینہ مین ۞ ح ۞ وَسَنَذْكُرُ
حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ
مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابوہریرہ کی ذرونی ما ترکتکم کتاب
مناسک کے یعنے حج کے اور دو حدیثین معاویہ اور جابر کی کہ ایک کا سرا لایزال من امتی ہی اور دوسری کا
لایزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ ... یعنے حدیثین مسلم کی ولفظ
اس باب مین ذکر کی ہین اور سیئے وہان

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ رَبِيْعَةَ
الْجُرَشِيِّ قَالَ اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لِتَنَمْ عَيْنَاكَ
وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنِيْ وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ
وَعَقَلَ قَلْبِيْ قَالَ فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَاَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ

یعنے سات خط چھوٹے ٹیڑھے داہنی طرف اور سات بائیں طرف اور فرمایا یہہ راہیں ہیں اور ہر راہ کے اوپر شیطان ہے پکارتا ہے طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہہ آیت اور تحقیق یہہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اوسکی آخر آیت تلک روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** باقی آیت یہہ ہے ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله یعنے اور مت پیروی کرو راہوں کی تا پریشان کردیں راہیں تمکو راہ اوسکی سے **ف** لنبا سیدھا خط مثال ہے راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہے اور چھوٹے ٹیڑھے خط مثال ہیں راہوں گمراہی کی **وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به رواه في شرح السنة وقال النووي في اربعينه هذا حديث صحيح رويناه في كتاب الحجة باسناد صحيح** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہاں تلک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو یعنے دین و شریعت روایت کی یہہ شرح سنہ کے اور کہا نواوی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہہ حدیث صحیح ہے روایت کئے گئے ہم یہہ حدیث بیچ کتاب حجہ کے ساتھہ سند صحیح کے **ف** یعنے تابع ہو شریعت کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عادات اور عبادات میں ساتھہ کمال خوشی کے یہہ بات جب حاصل ہوتی ہے کہ باقی رہی آدمی سے کدورت نفسانی پس روشن ہوتا ہے ساتھہ صفات نورانیہ کے اور یہہ حالت نہیں پائی جاتی ہے مگر اولیائین ہ سیدہ **وعن بلال بن الحارث المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيى سنة من سنتي قد اميتت بعدي فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضيها الله ورسوله كان عليه من الاثم مثل اثام من عمل بها لا ينقص ذلك من اوزارهم شيئا رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن كثير بن عبد الله بن عمرو عن ابيه عن جده** اور روایت ہے بلال بن حارث مزنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنے رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی گئی تھی بعد میرے پس تحقیق واسطے اوسکے ہے ثواب مانند ثواب اون لوگوں کے کہ عمل کیا ساتھہ اوس سنت کے بغیر اسکے کہ ناقص ہووے ثواب انکے سے کچھہ اور جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کی کہ نہیں راضی ہوتا اوس سے اللہ اور رسول اوسکا ہوگا اوپر اوسکے گناہ مانند گناہوں اون شخصوں کے کہ عمل کیا ساتھہ اوسکے نہیں کم ہوگا گناہوں اونکے سے کچھہ روایت کی یہہ ترمذی نے

اور روایت کی ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو سے اور اونہون نے اپنے باپ سے اون سے کثیر کے دادا سے جنے عمرو ہے
ف یعنی سنت پر عمل کرنیوالون کے ثواب مین سے کچھ کمی نہین ہوتی اور زندہ کرنیوالا سنت کو برابر اونکے ثواب پاتا ہی اسیطرح
بدعت پر عمل کرنیوالونکے گناہون مین سے کچھ کمی نہین ہوتی اور نکالنے والیکے لئے گناہ برابر اونکے لکھا جاتا ہی اور سنت
سے مراد بات دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوا اوسکے جیسیکہ نماز جمعہ کی لوگون نے ترک کردی اسنے رغبت دلاکر رواج
دی اسیطرح سب فحاء ور سوا اسکے اور جزین مسنون ۱۲ سید ۱۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا
وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ
غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ
مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ جاویگا طرف حجاز کے یعنی مکہ مدینہ اور متعلقات اونکے جیسیکہ
سمٹ جاتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسے جگہہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ
تحقیق دین پیدا ہوا تہا ابتدا مین غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تہا ابتدا مین پس خوشحالی ہی واسطے غربا کے اور
وہی درست کرینگے اوسچیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میری سنت میری کو روایت کی ہی ترمذی نے وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَأْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ
کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ
عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ
وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ
اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ
فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ وَاِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ
تَتَجَارٰی بِھِمْ تِلْکَ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ
وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ [illegible] البتہ

البتہ آویگا اوپر امت میری کے یعنے زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے مانند برابر پاپوش کے ساتھہ پاپوش کے یہانتک کہ
اگر ان میں سے وہ ہے کہ آیا تہا ماں اپنی کے پاس یعنے بدفعلی کی ظاہر میں البتہ ہوگا بیچ امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہہ
اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئی اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے سب وہ بیچ دوزخ کے
مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جسپر ہوں میں اور میرے اصحاب روایت کی
یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد کے اور ابی داود کے روایت ہے معاویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ
بیچ بہشت کے اور وہ گروہ ہے جماعت اور تحقیق نکلینگی بیچ امت میری کے کئی قومیں سرایت کرینگی بیچ انکے خواہشین
یعنے بدعتین عقائد میں اور اعمال میں جیسیکہ سرایت کرتی ہے ہڑک ہڑک والے کو نہیں باقی رہتی اوس سے کوئی رگ اور
نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہے اوسمین **ف** مانند برابر پاپوش کے ساتھہ پاپوش کے یعنے پاپوش جیسے پاپوش کے
برابر ہوتی ہے اسیطرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگے بنی اسرائیل کے اور مراد ماں سے باپ کی بیوی ہے یعنے سوتیلی
ماں والاسکی ماں سے کہ سے یہہ حرکت ہوتی ہے کہ مانع طبعی اور شرعی دونو جمع ہیں اور مراد امتی سے اہل قبلہ
یعنے جو مسلمان گنے جاتے ہیں پس اس صورتمیں معنے کلہم فی النار کے یہہ ہیں کہ بسبب گناہ کے اور بد اعتقادی کے
دوزخ میں داخل ہووینگے پھر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہنچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کے اور جماعت سے
مراد اہل علم اور اہل فقہ حق والے جماعت انکو اسلئے کہا کہ جمع ہیں کلمہ حق پر اور بہتر فرقوں کی تفریق یوں ہے کہ
بڑے فرقے اہل اسلام کے آٹھہ ہیں معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پھر معتزلہ
کے بیس فرقے ہیں اور شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس اور مرجیہ کے پانچ اور نجاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہہ کے
ایک ایک فرقہ ہیں کئی نہیں اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہیں سب یہہ تہتر ہوئے اب عقائد انکے سننا چاہیئے
معتزلہ کہتے ہیں کہ بندے اپنے عمل آپہی پیدا کرتے ہیں اور انکار رویت کا کرتے ہیں اور قائل ہیں وجوب ثواب و عقاب کے
اللہ پر اور مرجیہ کہتے ہیں کہ گناہ ساتھہ ایمان کے کچھہ ضرر نہیں کرتا جیسیکہ ساتھہ کفر کے طاعت نہیں نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات
کی کرتے ہیں اور کلام الہی کو حادث کہتے ہیں اور جبریہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال میں کچھہ اختیار نہیں رکہتا اور مشبہہ خالق کو
ساتھہ خلق کے مشابہ کرتے ہیں اور تجسیم اور حلول کے قائل ہیں باقی فرقوں کے عقائد مشہور نہیں اسلئے نہیں بیان کئے لیکن
یہاں عوام کو ایک شبہہ آتا ہے کہ مثلاً ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اوسنے روافض کو اور اہل سنت جماعت کو دیکہا
کہ دونو اپنے کو حق جانتے ہیں اور مسئلے میں کذب [illegible] اسپر یہہ بیچارہ نہایت حیران ہے کہ حقیقت ایک کی [illegible]

دو تو نہین ہے کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہہ کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونے مذہب سنت جماعت کے پر جو لوگ غور کریے اسمین پڑہنے علم کی نہین اول یہہ کہ کلام اللہ نعمت عظمی بار تعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیون ہی کو یاد ہوتا ہی رافضی محروم ہین اور اگر ہزارون مین کسیکو یاد بہی ہوا تو نادر ہی والنادر کالمعدوم دوسرے یہہ کہ جتنے اولیا و علما گذر گئے سنی تہے اور بعضون کے رافضی بہی معتقد ہین اونہون نے یہی مذہب اختیار کیا اگر یہہ دین برا ہوتا کاہکو اختیار کرتے تیسرے شعار اسلام کے جیسے جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتے ہین اور وہ بیچارے چہپتے پہرتے ہین چوتہے مکہ مدینہ کہ دین وہین سے پیدا ہوا اور ضرب المثل ہی بزرگی مین وہان کے لوگ بہی سنی ہین اگر اونکا مذہب اچہا ہوتا وہ پہلے اوس مذہب مین ہوتے اسیطرح اور فرقے دعوی کرتے ہین کہ ہم حق پر ہین اونکا جواب یہہ ہی کہ اسمین نرا دعوی کام نہین آتا جبتک کہ دلیل قوی نہ لاوین اور دلیل حقیت سنت جماعت کی یہہ ہی کہ دین اسلام ساتہہ نقل کے ہم تلک پہنچا اور نری عقل اسمین کافی نہین پس ساتہہ تواتر اخبار کے اور تتبع احادیث و آثار کے متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تہے اور اکثر جہوٹے مذاہب و بدعتین اونکے بعد پیدا ہوئین صحابہ اور اگلے لوگ ایسے نہ تہے اور جب بعضے انمین سے پیدا ہوئے تو بیزار تہے اونسے اور رابطہ دوستی کا اونسے منقطع کر ڈالا تہا اور صحاح ستہ کے مصنف اور اور محدث اور علما ربانیین اور اولیا کاملین سب مذہب سنت جماعت کا رکہتے تہے پس اگر مذہب سنت و جماعت حق نہوتا تو کاہکو کروڑہا پدمہا اچہے لوگ اس مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلین اسکی حقیت کی ہین اگر نفسانیت چہوڑین تو اونکا اچہاپن معلوم ہو اور نہین تو نہین ؏ ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت ۞ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالہ ۞ تمام ہوا یہہ کلام اب حدیث مین اونکو بہت بگڑے والون کے ساتہ اسلیئے دی کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہی اور پانی سے بہاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ویسیہی بد مذاہب والون پر خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور علم حق سے بہاگ کر جنگل گمراہی مین ہلاک ہوتے ہین عیاذا باللہ منہ ۞ سید حق علی حضرت عبد العزیز رح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہ بجای امتی کے یا امت محمد اور پر گمراہی کے اور ہاتہ اللہ کا ہی اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہی جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنے جماعت منتخبہ اہل سنت کا ارادہ دوزخ مین ڈالا جاویگا

ڈالاجاویگا یہہ روایت کی ہے ترمذی نے ف ثابت ہے اللہ کا ہاتھ جماعت پر یعنے حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید
اللہ تعالی کی ہے جماعت پر یہہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہے کہ جسپر جمیع امت حضرت کی
متفق ہوتی ہے حق ہی ہوتی ہے ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ
اَنَسٍ وَابْنُ عَاصِمٍ فِيْ كِتَابِ السُّنَّةِ اور اونہیں سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی
یہہ ابن ماجہ نے حدیث انس اور ابن عاصم نے بیچ کتاب سنت کے ف یعنے جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر کا ہوا
ان ہو اونکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کے صاحب مشکوۃ نے سفیدی چھوڑ دی تہی اسلئے کہ نام کتاب کا معلوم نہیں تہا
میرک شاہ نے عبارت مذکورہ لکا دی ہے ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ
لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ
وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا واسطے میرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہیں بیچ دل تیرے کے
کینہ واسطے کسیکے پس کر تو یہہ فرمایا اے بیٹے میرے اور یہہ سنت ہے میری اور جسنے دوست رکہا سنت میری کو پس تحقیق دوست
رکہا مجکو اور جسنے دوست رکہا مجکو ہوگا ساتہ میرے بیچ بہشت کے روایت کی یہہ ترمذی نے ف اسمیں
اشارہ ہے اسپر کہ دوست رکہنا حضرت کی سنت کا سبب ہے محبت اور رفاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس چاہیے
عمل کرنا اسپر اے بہائیو خیال تو کرو کیا جب ہے حضرت کی سنت کے محبت رکہنیوالون کا سبحان اللہ دارین کی ایکطرف
اور یہہ ایکطرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سبکو آمین آمین آمین ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهُ اَجْرُ
مِائَةِ شَهِيْدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے
ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دلیل پکڑی ساتہ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے
پس واسطے اوسکے ثواب ہے سو شہیدون کا روایت کی یہہ بیہقی نے کتاب الزہد میں حدیث ابن عباس سے

ف کیونکہ ایسے وقت مین سنت زندہ کرنے اور رواج دینے سنت کے بڑی مشقت پڑتی ہی پار شہید کے ثواب دینے دین کے بلکہ زیادہ اور بعضے نسخون مین بعد لفظ رواہ کے بیان ہی سفید ی چہوڑ دی ہی لیکن میرک شاہ نے نام کتاب کا لکھہ دیا ہی

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا أَفَتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ

اور روایت ہی جابر سے اونہون نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت کہ لائے اونکے پاس عمر پس کہا تحقیق ہم سنتا ہون حدیثین یہودیون کی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس دیکھتے ہو یعنے حکم فرماتے ہو یہہ کہ لکھون ہم بعضی اونمین سے پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسیکہ حیران ہین یہود اور نصاریٰ تحقیق لایا ہون مین تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسی زندہ نہین لائق تہی اونکو مگر پیروی میری روایت کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف یعنے کیا متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتے ہو کہ محتاج اور دین کے ہو

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کے اور امن مین رہی لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے ای رسول خدا تحقیق یہہ آپکی دلالت البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا بیچ زمانہ پیچہے میرے اور ہونگے روایت کی یہہ ترمذی نے ف اگر ایک مال کہاوی ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہی پہلے اوسکے کمانے کے یا عین وقت کمانے کے یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب گناہ سے بچے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہی مثال طیب نہونیکی یہہ ہی کہ مثلا کسینے بیع کا ارادہ کیا پہلے عقد بیع کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول موجب شرع کے ہوا یا عین وقت عقد کوئی شرط فاسد بیع مین لگا دی یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگا دی مثلا کہا کہ بیع ہو چکی مگر شرط یہہ ہی کہ ایک شہ اسکی مجہے دیا کرنا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرلے حالت نوکری کو [illegible]

پیچ طریقہ سنت کے یعنے جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کے ہو یعنے جبکہ باری ہر عمل مین ساتہہ
سنت کے یعنے ساتہہ حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہان تلک کہ پہچانا نہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا
راہ سے بموجب حدیث کے بجالاوے اور البتہ بہت ہین سچ لوگون کے یعنے ایسے ادمی ہمارے زمانہ مین تو بہت ہین
بعد ہمارے دیکہا چاہئے کیا حال ہوگا یہہ صحابہ رضہ نے عرض کی آگے حاصل حضرت کے ارشاد کا یہہ ہی کہ خیر میری
امت سے مطلق منقطع نہین ہوئی گی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر زمانہ مین بہی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ
سنت وتقوی پر مستقیم ہونگے ٭ علی حق ٭ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ
یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم بیچ ایسے زمانہ کے ہو جو چہوڑے تم مین سے دسوان حصہ اوس چیز
کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکے ہلاک ہوگا پہر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا اونمین سے ساتہہ دسوین حصہ اوس چیز
کے کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکے نجاۃ پاویگا روایت کی یہہ ترمذی نے ف یہہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر کے فرمائی ہی کہ اوس زمانہ مین بہت تاکید تہی اسکی اور اخیر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بہی بجالاوینگے
نجاۃ پاوینگے ٭ علی ٭ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی كَانُوْا عَلَیْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچہے ہدایت کے کہ تہی اوپر اوسکے مگر کہ دئے گئے ہین جہگڑا پہر پڑہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ نہین بیان کرتے اوسکو واسطے تیرے مگر واسطے جہگڑنے کے بلکہ وہ
قوم ہین جہگڑالو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مگر دئے گئے ہین جہگڑا تا رواج دین
مذہب باطل کو اور ڈہا دین بنا ئے حق کی آور سبب اوترنے اس ایۃ کا یہہ ہی کہ جب اوتری یہہ ایۃ اِنَّكُمْ وَمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنے تم اور جنکو کہ تم پوجتے ہو سوای اللہ کے ایندہن دوزخ کے ہین
تو یہہ ایۃ مشرک سنکر خوش ہوئے اور چلائے کہ ہمارے بت حضرت عیسے علم سے بہتر نہین اگر عیسے کہ معبود نصاری کے ہین

بحکم الٰہی اللہ کے دوزخ میں ہونگے ہم راضی ہیں کہ بت ہمارے ہیں اونکے ساتھ دوزخ میں رہیں پس یہ آیت کا مضمون ہے ان لوگون کی وزن میں سے یہ بحث جو تجھسے کرتے ہیں بطریق جدل و خصومت کے کرتے ہیں کیونکہ عجب اپنی زبان کے جانتے ہیں کہ ما تعبدون سے بت پتھر وغیرہ کے مراد ہیں نہ حضرت عیسیٰ وغیرہ اچھے بندے ۞ ح ۞ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ عَلَیْهِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاهُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا کَتَبْنَاهَا عَلَیْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانون اپنی کے پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہارے پس تحقیق ایک قوم نے یعنی بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانون اپنی کے پس سختی کی اللہ نے اوپر اونکے پس یہہ جماعت ہی بقایا اونکی بیچ صومعوں کے اور دیارون کے رہبانیت تھی کہ نکالا اسکو نہیں فرض کی تھی ہمنے اوپر اونکے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** نہ سختی کرو یعنی ایسی ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو کہ نفس اوسکی طاقت نہ رکہے اور مباح کو اپنے اوپر حرام نکرو پس سختی کریگا اللہ یعنی فرض کردیگا اوسکو اور تم طاقت ادائے حق اوسکی نہیں رکہنے کے اور جگہہ بندگی کو جسمیں قوم نصاریٰ کی کریں صومعہ کہتے ہیں اور جگہہ بندگی کرنیکی یہود کیکو دیار کہتے ہیں اور رہبانیہ کہتے بہت عبادة کرنیکو اور ترک شہوت کو اور انقطاع کرنیکو لوگون سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون میں باندہنین اور ستر کاٹ ڈالنا اور جنگل اور پہاڑ میں جا رہنا وغیر ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کے کرتے تھے پس فرمایا کہ یہہ چیزین انہونے اپنی طرف سے اختراع کرلیں تہین ہمنے اوپر فرض نہین کین تہین اخر کو حق رعایت اوسکا نہ ادا ہوا اور اکثر کافر ہوگئے ساتھ دین عیسیٰ کے پس یہودی ہوگئے یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہون کے اور چھوڑ دی رہبانیت پس اسطرح تم کرو اور بعضے اونمین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر قائم رہے یہان تک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائے ۞ ح ۞ علیہ ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَةِ اَوْجُهٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْکَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَاَمْثَالٍ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْکَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَلَفْظُهٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل ہوا قران اوپر پانچ طرح کے حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور مثال پس حلال جانو
حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتھ محکم کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور عبرت پکڑو ساتھ مثالو
یہ لفظ مصابیح کے ہین اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور لفظ اوسکے یہہ ہین پس عمل کرو ساتھ
حلال کے اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی **ف** مراد محکم سے یہان یہہ ہے کہ اوسکے معنون مین کچھہ اشتباہ
نہو جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور مراد متشابہ سے یہہ کہ معنے اوسکے خوب واضح نہون جیسے یداللہ
فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ وغیر ذلک اور مراد مثالون سے قصے ہین امتون گذری ہوئیون کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے
اور جانو کہ مراد اللہ تعالی کی بیچ اوس سے حق ہے اگرچہ ہمین مطلب اوسکا معلوم نہو اور شعب الایمان مین بعد لفظ
واتبعوا المحکم کے باقی عبارۃ بطور پہلی ہی روایت کے ہے ۱۲ حق ۵ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ
وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ
اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امر تین طرح کے ہین ایک
امر ظاہر ہے ہدایت اوسکی پس پیروی کر اوسکی اور ایک امر ظاہر ہے گمراہی اوسکی پس بچ اوس سے اور ایک امر کہ
اختلاف کیا گیا ہے بیچ اوسکے پس سونپ اوسکو طرف اللہ عز وجل کے روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنے
جس چیز کا حق ہونا آیۃ حدیث سے ثابت ہو جیسے وجوب نماز اور زکوۃ کا اوسکی پیروی کر اور جسکا باطل ہونا
معلوم ہو جیسے کفار کی رسمین برتنین وغیر ذلک بچ اوس سے اور جس امر مین اختلاف کیا گیا ہو یعنے پوشیدہ اور
مشتبہ ہو حکم اوسکا اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ لوگ اوسمین اپنی طرف سے اختلاف کرتے ہون اور اللہ
رسول نے اوسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعین وقت قیامت کے پس تو بہی اوسکے حق مین کچھ
نہ کہہ اور سپرد خدا کر ۱۲ سید علی ۵ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ
کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَأْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ
وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑئے بکری کے کہ لیتا ہے بکری بہاگنے والیکو ریوڑ سے

اور اوس بکری کو کہ دوہ ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کی اور لازم پکڑو جماعت اور مجمع روایت کی یہہ احمد نے **ف** مراد یہہ ہی کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علما سے الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہی اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنی شاہ راہ اسلام چھوڑ کر گمراہیوں کی گھاٹیوں میں مت پہنچو **وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنی ایکساعت پس تحقیق نکالا اوسنے پٹہ یعنی ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نے **ف** یعنی اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام و بند احکام اوسکی سے ہراوے **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا** اور روایت ہی مالک بن انس سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑتا ہوں میں یعنی بیچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہو گے تم جب تک پکڑے رہو گے اون دو کو یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اوسکی یعنی حدیث روایت کی بیچ موطا **وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی غضیف بن حارث ثمالی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹھائی جاتی ہی مانند اوسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتھہ سنت کے بہتر ہی نکالنے بدعت کیسے روایت کی یہہ احمد نے **ف** چنگل مارنا ساتھہ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کیسے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ ساتھہ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھہ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلا پاخانہ جانا ہو موافق آداب شرع کے بہتر ہی بنانے سرا اور مدرسہ کیسے اسلیے کہ رعایت کرنیوالا آداب سنت کا ترقی کرتا ہے طرف مقام قرب کے اور ساتھہ ترک اوسکے تنزل کرتا ہی اوس سے اور یہہ باعث ہوتا ہے اوپر فضل کے

ترک کا حصے لا مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچتا ہی کہ اوسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رح اور سید جمال الدین نے
لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اسمین بہید ہی کہ جسنے مسئلہ رعایت اداب پاءخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دیگا اوسکو ترقی کی
طرف اوسچیز کے کہ اعلے اوس سے ہی اور جو اوسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اسکا اور افضلون کے ترک کا یہان
تک کہ پہنچیگا طرف مقام رین اور طبع کے انتہی اور مثل اسیکی ملا علی قاری نے لکہکر لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ
کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب
ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا لے یشبہ بدعتی کردیتا ہی اور بدعت سیکے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بہی ایمین سے
نہین لازم آتی وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ
مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی حسان سے کہا نہین نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے یعنے بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو
مگر کہ نکالتا ہی اللہ تعالی سنت اونکی سے مثل اوسکے پہر نہین عود کرسکتی طرف اون کے قیامت تلک روایت کی
یہہ دارمی نے وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابراہیم بن میسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اون نے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے روایت کی یہہ بیہقی نے کتاب
شعب الایمان مین بطریق ارسال کے ف کیونکہ اوسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہے یہہ باعث ہوتی ہی ویران
کرنے بنا اسلام کیا اور اسی قیاس پر متبع سنت کی توقیر کرنے مین اور بیچ حقارت کرنے اہل بدعت کے
آبادی بنا اسلام کی ہوتی ہی سیدعلی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ
ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْءَ
الْحِسَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا
يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى
رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ جسنے سیکہی کتاب اللہ کی پہر پیروی کی اوسچیز کی کہ
بیچ اوسکے ہی ہدایت کریگا اوسکو اللہ گمراہی سے بیچ دنیا کے یعنے ثابت رکہیگا اوسکو ہدایت پر اور بچاویگا

گمراہی سے بلکہ زندہ رہیگا دنیا میں اور بچاویگا اوسکو دن قیامت کے برے حساب سے یعنے مواخذہ نہیں ہوگا اور صحیح لکھ
روایت کیے ہیں کہا جسنے پیروی کی کتاب اللہ کی نہیں گمراہ ہوگا دنیا میں اور نہ بدبخت ہوگا یعنے عذاب نہیں دیا جاویگا
بیچ آخرۃ کے پہر پڑہی حضرت نے یہہ آیۃ پس جسنے پیروی کی ہدایت میری کی یعنے قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنے دنیا میں اور
نہ بدبخت ہوگا یعنے آخرۃ میں روایت کی یہہ رزین نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ
سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَاْسِ
الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَی الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ
يَدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ
فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ
الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰی رَاْسِ
الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ
مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ
بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ اور روایت ہے ابن مسعود سے
تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدہے اور دونو طرف راہ کے
دو دیواریں اور بیچ دیواروں کے دروازے کہلے ہوئے اور اوپر دروازوں کے پردے پڑے ہوئے اور سر
پر پکارنیوالا پکارتا ہے کہ سیدہے رہو اوپر راہ کے اور مت کج چلو اور اوپر اوس پکارنیوالے کے ایک پکارنیوالا
اور ہے جب کہ قصد کرتا ہے بندہ یہہ کہ کہولے کچہہ اون دروازوں میں سے کہتا ہے پکارنیوالا واسطے ہے تجکو مت
کہول اوسکو پس تحقیق تو اگر کہولیگا داخل ہوجاویگا اوسمیں یعنے پہر وہاں برا دیکہہ پاویگا پہر تفسیر کی
یعنے کہولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہے یعنے اوس سے جنت کو پہنچ ہیں
اور مراد دروازوں کہلے ہوؤں سے چیزیں حرام کی ہوئیں اللہ کی یعنے اونکے کرنے سے کمال اسلام
نکل جاتا ہے اور مراد پردے پڑے ہوؤں سے حدیں اللہ کی اور مراد پکارنیوالے سر رستے کے سے
قرآن ہے اور مراد پکارنیوالے سے کہ اوپر اوسکے ہے وہ نصیحت دینے والا اللہ کی طرف سے بیچ دل ہر مومن کے یعنے

یعنے وشنتہ روایت کی اِنہیں رزین نے اور روایت کی احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے نقل کی نواس بن
سمعان سے اور اسیطرح ترمذی نے بھی اوس سے مگر ترمذی نے ذکر کی مختصر اوس سے **ف** حدین الله کی کہ دیوارین
بندہ سیکے اور حرام چیزون کے باندہی ہین کہ اون سے گذرے نہین پس حدون سے مراد ہین احکام الٰہی اور نہی
امر سے کے یعنے وشنتہ عیب تلک یہہ تو قران کچہہ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قران کا راہ بتانا ہی لیکن اوسکے
نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہنچنا ساتہہ توفیق ہدایت الٰہی کے ہی کہ دلمین ڈالتا ہی **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ**
كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَ
هُمُ اللهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهِ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ
وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ
رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا جو شخص چاہے کہ پیروی کرے کسی کی راہ کے پس چاہیے کہ راہ
پکڑے اون لوگون کی کہ مر گئے ہین پس تحقیق زندہ نہین امن کیا جاتا اوپر اوسکے فتنہ سے یعنے دین مین اور
وہ لوگ اصحاب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے بہترین اس امت کے بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے
اور بہت کامل تہے علم مین اور بہت کم تہے تکلف مین پسند کیا تہا اونکو اللہ تعالی نے واسطے صحبت نبی اپنے کے
اور واسطے قائم رکہنے دین اپنے کے پس پہچانو تم واسطے اون کے بزرگی اور پیروی کرو اونکی اوپر نقش قدم اونکے
اور پکڑے رہو جہانتک کہ ہوسکے خلق اون کے اور خصلت اونکی پس تحقیق وہ تہے اوپر ہدایت سیدہی کے
روایت کی یہہ رزین نے **ف** یہہ بات ابن مسعود رض نے اپنے زمانہ مین تابعین سے کہی اور مردون سے مراد
صحابہ ہین اور زندون سے اہل زمانہ اپنے کے سوا صحابہ کے اور شاید انہون نے صحابہ کی حقیقت کی یہہ
گواہی دی واسطے رد کرنے رافضیون او ملحدین کے اور یہہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے
یعنے صحابہ رض دلمین خلوص اور ایمان کامل رکہتے تہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ
قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى یعنے یہہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا اللہ نے دلون اونکا واسطے تقوی کے یعنے طرح طرح کے
سختیان اور مصیبتین اوپر ڈالین تا دیکہے کہ آیا صبر کرتے ہین یا نہین پس باوجود اسکے اونکو راضی صابر
پایا اور بہت کامل تہے علم مین یعنے علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءۃ اور فرائض اور تصوف کے

رکہتے تہے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نے عطا فرمایا تہا کہ اوروں کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے اور بہت کم تہے
تکلف مین یعنے ہیچ عمل کرنیکے تکلف نہ رکہتے تہے پس وہ چلتے تہے ننگے پانو اور نماز پڑہتے تہے زمین پر اور رکہا کہانا
تہے ہر طرح کے برتن مین یعنے مٹی اور لکڑی وغیرہ کے باسن مین اور لی لیتے جہوٹا لوگونکا اور ایسا ہی حال علم
مین تہا کہ نہ کلام کرتے اسمین مگر جو ضرور ہوتا اونکو اور جو مسئلہ نجانتے تو کہدیتے کہ ہم نہین جانتے خواہ مخواہ تکلف کر کر
تقریرین نہ گہڑتے تہے اور دفع کرتے فتوی کے تئین نفسوں اپنے سے یعنے اپنے سے زیادہ علم والیکا حوالہ کرتے کہ اوس سے پوچہو
اور جاؤ اوس پاس کہ اونسے زیادہ علم رکہتا اور ایسا ہی حال قراۃ مین تہا کہ پڑہتے تہے قرآن حق پڑہنے اوسکا اور
لہجوں عرب کے راگ راگنی وغیرہ مین نہ پڑہتے تہے اور اسیطرح احوال باطن مین بے تکلف تہے کہ وہ رقص نہ کرتے تہے
یعنے حال نہ لاتے تہے اور نہ ہو ہا کرتے تہے اور نہ گر پڑتے تہے اور نہ سر جہکاتے تہے یعنے حال لانے مین اور نہ جمع ہوتے تہے
واسطے راگ اور مزامیر کے جیسا کہ حال ہمارے وقت کے لوگونکا ہے اور نہ حلقہ بناکر بیٹہتے واسطے ذکر جہر کے مساجد مین اور اپنے
گہرونمین بلکہ فروتن بطور درویش کے بیٹہے رہتے اور اوراد مین اونکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملے رہتے ساتہ خلق کے
اور باطن مین متوجہ رہتے طرف حق کے اور پہنتے جو میسر ہوتا اونکو قسم صوف اور سوت اور کتان سے
اور نہ مقید تہے ساتہ پہننے گدڑی وغیرہ کے بانا ٹہیرا کر اور کہاتے جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سے
یعنے پرہیز کرتے تہے گوشت اور دودہ اور میووں وغیر ذلک سے اور سب یہہ باتین حاصل ہوئی تہین بسبب تربیت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ مربی کامل مکمل تہے جیسیکہ فرمایا ہے أَدَّبَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي یعنے ادب کہایا مجہے رب میرے نے
پس اچہا ادب کہایا مجکو اور مراد ادب کہانے سے یہہ ہے کہ متابعت اونکی کرو اور محبت اونکی رکہو اور خلق اونسے سیکہو
اور اس حدیث سے فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلایق مین سبب افضل تہے اور کمال استعداد قبول
کرنے ہدایت کا رکہتے تہے تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا
وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا یعنے لازم کیا اللہ نے اونپر کلمہ تقوی کا اور تہے وہ لایق تر اور مستحق تر
ساتہ کلمہ تقوی کے اور اثار مین آیا ہے کہ پروردگار تعالی نے نظر فرمائی تمام بندونکے دلون پر پایا دل محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاکتر پس رکہا نور نبوۃ کا اوسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلونکو
بہت صاف اور لایق تر پس اختیار کیا اونکو نبی صاحب کی صحبت کے لیے اور یہہ بات تو خود ظاہر ہے بزرگون کی صحبت
مین مرید خدمت گذاری کر کر کس درجہ کو پہنچے ہین تعجب ہے کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی پیغمبر کی صحبت مین گذارین اور

اور اہل وفضل حاصل کریں ۔ ص ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰی مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رض لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توریتہ کا پس کہا اے رسول خدا کے یہہ نسخہ توریت کا ہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑہنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس ابوبکر رض نے حضرت عمر کو کہا گم کیجیو تجکو گم کرنیوالیاں کیا نہیں دیکہتا تو اور سمجہتا کہ جو چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی پس دیکہا حضرت عمر نے طرف چہرہ انحضرت کے پس کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ اللہ کے غضب سے اللہ کے اور غضب رسول اوسکے سے راضی ہوئے ہم ساتہہ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتہہ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہہ اوسکے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم اونکی اور چہوڑ دیتے تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدہی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوۃ میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہہ دارمی نے ف جملہ ثکلتک الثواکل کا دعا ہی واسطے موت کے لیکن عرب اپنے محاورہ میں اصل معنے اسکے مراد نہیں رکہتے بلکہ مقام تعجب میں بولتے ہیں کہ عجب ہی کہ تو یہہ بات نہیں سمجہتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب وسنت کو چہوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع کرنا لوں یہود اور نصاریٰ اور حکما اور فلاسفہ سے ۔ ۃ ۔ علیہ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ یَنْسَخُ كَلَامِیْ وَكَلَامُ اللّٰهِ یَنْسَخُ بَعْضُهٗ

بعضاً اور اونہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہیں نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ
نسخ کرتا ہے کلام میرے کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے بعض اوسکا بعض کو ف نسخ تغیر و تبدیل ایک حکم شریعت کا ہے ساتھ حکم
دوسرے کے واسطے اصلاح کار دین کے پس نسخ چار قسم پر ہے نسخ کتاب کا ساتھ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتھ حدیث کے
اور نسخ کتاب کا ساتھ حدیث کے اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ نسخ کلام
اللہ کا ساتھ حدیث کے نہیں ہوتا پس تاویل اس حدیث میں یہہ ہوگی کہ مراد کلام سے یہاں وہ ہو کہ بطریق
رائے اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے یا یہہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ۱۲ حق ۞ وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا
كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں میری نسخ
کرتی ہیں بعض اونکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ
فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ
نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ثعلبہ
خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کئے کتنے فرض پس نہ ضائع
کرو تم اونکو یعنی چھوڑ نہ دو اونکو یا شروط ارکان اونکے ترک کر دیا کرو وسمعہ اور عجب وغیرہ اونمیں نہ لاؤ اور حرام کین کتنی
چیزین یعنی گناہ صغیرہ و کبیرہ پس نہ نزدیک ہو اونکے اور مقرر کین حدین شرعی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ اوسے یعنی کمی زیادتی اونمیں نہ کرو
اور سکوت فرمایا کتنی چیزوں سے یعنی نہیں ذکر فرمایا حکم کتنی چیزوں کا کہ واجب ہیں یا حرام ہیں یا حلال ہیں بدون بھولنے کے
پس نہ بحث کرو اونمیں روایت کین تینوں حدیثیں دار قطنی نے کِتَابُ الْعِلْمِ کتاب بیان
کرنے علم کے اور فضیلت اوسکی کے ف مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ہے ساتھ کتاب و سنت کے وہ دو
قسم پر ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہے کہ معرفت کتاب و سنت کی اوس پر موقوف ہے
مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہے ساتھ اعمال اور اخلاق و عقائد کے
اور اسکو علم معاملت بھی کہتے ہیں اور ایک علم علم مکاشفہ ہے وہ ایک نور ہے کہ بعد پاکی کرنیکے علم ظاہر
دل میں پڑتا ہے کہ ساتھ اوسکے حقیقتیں ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہیں اور معرفت ذات و صفات اور افعال حق

حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہین بحکم اس حدیث کے من عمل بما علم ورثہ
اللہ علم ما لم یعلم یعنے جو کہ عمل کرتا ہی علم پر نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالے علم اوسچیز کا کہ نہ جانی ہی اور نہ پڑہی ہی پس علم ظاہر
اور باطن جو مشہور ہی یعنے اوسکے یہہ ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ نسبت ہی مانند نسبت تن اور جان اور پوست اور
مغز کے اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اوپر تفاوت مراتب اور
درجات اوسکے ۞ حق ۞ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہووے ایک آیت اور حدیث کرو
بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جہوٹ بناوے مجہپر جان کرپس چاہیے کہ ڈہونڈہی ٹہکانا اپنا دوزخ
مین روایت کی یہہ بخاری نے ف مراد آیت سے وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہوں جیسے من صمت نجا
یعنے جو چپ رہا نجات پائی اور سوا اسکے اور حدیثین کہ اسیطرح کی جامع ہین پس معنے اس جملہ کے یہہ ہونگے
کہ پہنچاؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تہوڑی ہوں اسمین رغبت دلائی پہیلانے علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل
سے مراد یہہ ہی کہ جو قصے سنو اون سے بیان کرنا اونکا جائز ہی اور احکام وغیرہ اونکے نقل کرنے سے منع فرمائے ہین
جیسکہ پہلے حدیثین گذر چکا ہی کیونکہ تمام شریعتین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہوگئین اور
ڈہونڈہی ٹہکانا اپنا دوزخ اسمین نہایت منع اور زجر ہی جہوٹ باندہنے سے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتہہ اتفاق علما کے اور امام محمد جوینی نے اوسکو کفر لکہا ہی اور یہہ حدیث یعنے
من کذب علی آخر تک متواترہ ہی بلکہ اسکے درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہنچی ہی کہ بہت سے صحابیون نے
نقل کی ہی چنانچہ لکہا ہی بعضون نے کہ باسٹھ ۶۲ صحابی اسکے راوی ہین کہ اونہین عشرہ مبشرہ بہی ہین ۞ سید حق علی ۞
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ حدیث کرے مجہسے کوئی حدیث گمان رکہتا ہو کہ تحقیق وہ جہوٹ ہی پس وہ ایک ہی جہوٹون سے روایت کی

ہے مسلم نے ف کیونکہ سبب رواج دینے اور منتشر کرنے اوسکے کے ہوگا رجوع بلانے والیکا ہو اوسی بیچ مانند
اوسکے ہوا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
معاویہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالی ساتھ اوسکے بھلائی کا
سمجھ دیتا ہے اوسکو بیچ دین کے یعنے احکام شریعت اور طریقت اور حقیقت میں اور سوا اسکے نہیں کہ میں بانٹنے والا ہوں
اور اللہ دیتا ہے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنے میں حدیث وغیرہ بیان کردیتا ہوں سمجھ اور فکر اور
اور عمل اوسپر جتنا جسکو اللہ تعالی چاہتا ہے عطا فرماتا ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں مانند کان سونے کے اور چاندی کے بہتر اونکے بیچ جاہلیت کے بہتر اونکے
ہیں بیچ اسلام کے جب سمجھیں روایت کی یہہ مسلم نے ف آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی کے
یعنے اخلاق اور صفاتیں متفاوت ہیں موافق استعداد اور بزرگی ذاتکے جیسے کہ ایک کان ہے کہ اوسمیں لعل
یاقوت پیدا ہوتے ہیں اور اور میں سونا چاندی اور اور میں سرمہ چونا وغیرہ اور مطلب اسکے مابعد کے جملہ کا
یہہ ہے کہ جو لوگ کفر کی حالت میں اچھی صفتیں رکھتے تھے یعنے سخاوۃ و شجاعت وغیرہ تا وقتیکہ جب مسلمان ہوئے
اور علم دین خوب حاصل کیا اچھے ہوئے بیچ جاہلیت کے یعنے ظلمت کفر میں چھپے ہوئے تھے جیسے کہ سونا وغیرہ کان کا
خاک میں چھپا ہوتا ہے جب مسلمان ہوئے اور تہذیبی ریاضت کیمیں نکل وہ آلایش جاتی رہی اور خالص ہوگئے
اور ساتھ نور علم اور معرفت کے روشن ہوئے ۞ ح ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ
فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر بیچ حق دو شخصوں کے ایک وہ شخص کہ
دیا اوسکو اللہ نے مال اور توفیق دی اوسکو اوپر خرچ کرنے اوسکے کے بیچ حق کے اور دوسرا شخص کہ
دیا اوسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اوسکے اور سکھلاتا ہے اوسکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف

ف مراد حسد سے یہان غبط ہی حسد اوسکو کہتے ہین کہ کسی کی نعمت دیکہے پہر آرزو کرے کہ اوس سے دور ہو جاوے یہہ آرزو کرنی درست نہین مگر ظالم اور بدعتی کے حق مین کرے تو درست ہی اور غبط یہہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت ہمکو بہی جیسیکہ فلانے کو ہی پس یہہ آرزو اچہی باتون کے لیے کرنی درست ہی ۞ ختم ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مرتا ہی آدمی موقوف ہوتا ہی اوس سے ثواب عمل اوسکا مگر ثواب تین عملونکا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتہہ اوسکے یا اولاد صالح کہ دعا کرے واسطے اوسکے روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنے نماز و روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہی ثواب اوسکا تو ذخیرہ ہوتا ہی ملیگا بعد مرنے کے لیکن اپندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جبتلک کرتا تہا پاتا تہا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزون کا بعد مرنے کے بہی پہنچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کرگیا یا کنوا یا باولی بنا گیا وغیر ذلک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسے کوئی کتاب تصنیف کرگیا یا کسیکو عالم کر گیا ۞ سید ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو سختیون دن قیامت کی سے اور جسنے آسان کر دیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اوسکے بیچ دنیا..

اور آخرة کے اور جسنے کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرة کے
اور اللہ تعالی بیچ مدد بندہ کے ہی جبتک کہ ہی بندہ بیچ مدد بہائی اپنے مسلمان کی اور جو شخص کہ چلے ایک
راہ مین کہ ڈہونڈہتا ہی بیچ اوسکے علم آسان کریگا اللہ واسطے اوسکے بسبب اوسکے راہ طرف بہشت کے اور نہین
جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گہر کے گہروں مین اللہ کے یعنے مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑہین کتاب اللہ کو اور یعنے باہم
کرین اوسکے آپسمین مگر اوترتی ہی اوپر اون کے تسکین اور ڈہانکتی ہی اونکو رحمت اور گہیرتے ہین اونکو فرشتہ
اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ بیچ اون لوگون کے کہ نزدیک اوسکے ہین یعنے ملائکہ مقربین مین اور جسکو کہ دیر کیا
اوسکو عمل اوسکے نے نہین جلدی کریگا ساتہ اوسکے نسب اوسکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** آسان کریگا
یعنے مثلا کسی کے قرض تہا اور وہ اوسکے ادا سے عاجز تہا اسنے اوسکو مال دیا تا وہ ادا کرے یا اگر اسکا
قرض تہا اسنے بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنے عیب اوسکا ظاہر کرکر رسوا نکیا اور دوسرے
معنے اسکے یہہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈہانکے ننگے کا کپڑا دیوے تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف
بہشت کے یعنے داخل کریگا اوسکو بہشت مین بسبب جزا طلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث
داخل ہونے بہشت کا ہوگا اور معنے سکینت کے ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اوسکے سبب خواہشین
دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کا دل سے نکل جاتا ہی اور حضور ساتہ اللہ کے اور نورانیت پیدا ہوتی ہے
اور آخر حدیث کے یہہ معنے ہین کہ جسنے قصور کیا عمل مین نسب عالی اوسکا فیامت کو کچہہ کام نہین آئیگا
شعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ٭ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ

لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیوں میں سے کہ حکم کیا جاویگا اسپر دن قیامت کے یعنے بسبب ترک کرنے خالص نیت کے ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اللہ تعالی اوسکو یعنے یاد دلاویگا نعمتیں اپنی پس پہچانیگا اونکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا عمل کیا تونے بیچ اون کے یعنے نعمتیں جتا کر اعتراض کریگا کہ شکرانہ انکا تونے کیا ادا کیا کہیگا لڑا میں بیچ راہ تیری کے یہانتک کہ شہید کیا گیا میں فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہی تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے پس تحقیق کہا گیا یعنے غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب تجھے کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر مونہہ اپنے کے یہانتک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اوسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اون کے کہیگا سیکھا میں علم اور سکھلایا اوسکو اور پڑھا میں نے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا تونے ولیکن سیکھا تونے علم کو تاکہ کہا جاوے تحقیق تو عالم ہے اور پڑھا تونے قرآن کو تاکہ کہا جاوے جو قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر مونہہ اپنے کے یہانتک کہ ڈالا جاویگا آگ میں اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اوسکے روزی کو اور دیا اوسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا اونکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اوس کے کہیگا نہیں چھوڑی میں نے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو یہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اوسکے مگر خرچ کیا میں نے بیچ اوسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تونے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہے پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر مونہہ اپنے کے پھر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ

وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں اوٹھا لیگا علم کو یعنی آخری زمانہ میں کہ نکالے اوسکو نکال لینے کر سینے سے دور کری اوسکو بندوں سے ولیکن اوٹھا لیگا علم کو سبب اوٹھانے علما کے یہاں تک کہ جب نہیں باقی رکھیگا عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے سو فتوی دینگے بے علم پس گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے لوگوں کو روایت کی ہے بخاری مسلم نے

وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے شقیق سے کہا تھے عبد اللہ ابن مسعود نصیحت کرتے لوگوں کو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا اونکو ایک شخص نے ای ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہہ کہ نصیحت کرو ہمکو بیچ ہر روز کے کہا اونہوں نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہے مجکو اس سے یہہ کہ تحقیق میں مکروہ رکھتا ہوں کہ تنگ کروں میں تمکو اور میں خبرگیری کرتا ہوں تمہاری ساتھ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف اکتا جانے کے اوپر ہمارے روایت کی ہے بخاری مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرماتے کوئی کلمہ تین بار فرماتے اوسکو یہاں تک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ اوسے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اونپر تین بار روایت کی ہے بخاری نے ف یعنی جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگوں نے سمجھی ہوگی اسمیں اکثر ایسا اتفاق ہوگا کہ تین بار فرماتے ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنے کے اندر آنیکے لیے اور دوسرا سلام تحیہ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کے کرتے ہیں اور تیسرا رخصت کے وقت ۱۲ شیخ سید وَعَنْ

وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا
اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى
خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص
طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یہہ کہ نہیں چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجکو پس فرمایا حضرت
نے نہیں ہے میرے پاس سواری پس کہا ایک شخص نے کہ اے رسول خدا کے میں بتاؤں اوسکو ایسے شخص کو
کہ وہ سواری دیوے اوسکو پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگاہ کردیوے اوپر بہلائی کے
پس واسطے اوسکے ہے مانند ثواب کرنیوالے اوس بہلائی کے روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ جَرِيْرٍ
قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ
عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ
كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ
مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ
بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ
كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ
مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ
كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ
سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ
مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ
وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ

شَيْءٍ ثُمَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے کہا تھے ہم بیچ اول دن کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس آئی اونکے پاس ایک قوم ننگے بدن والی لپیٹے کمل یا عبا اور ڈالے ہوئے تھے تلوارین گلے مین اکثر اونکے
قوم مضر کے تھے بلکہ سب اون کے مضر مین سے تھے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب
اسکے کہ دیکھا اونپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر مین اپنے اور اونکے لئے کچھہ تلاش کیا کچھہ نہ پایا پھر نکلے
پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑہی یعنے ظہر کی یا جمعہ کی پھر خطبہ
فرمایا پس پڑہی خطبہ مین یہ آیۃ اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یعنے
حضرت آدم سے آخر آیۃ تک کہ آخر اوسکا یہہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان اور پڑہی وہ آیت کہ
بیچ سورہ حشر کے ہے ڈرو اللہ سے اور چاہئے کہ نظر کرے آدمی اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل آنیوالے کے
فرمایا حضرت نے خیرات کرے شخص دینار اپنی سے درہم اپنی مین سے اور اپنے کپڑے سے اپنے پیمانہ گیہون مین سے اور اپنے پیمانہ
کہجورون مین سے یہان تک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کہجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا ایک شخص انصار
مین سے ایک تہیلی بہری ہوئی دینار کی یا درہم کی ہاتہہ اوسکا قریب تہا کہ تہک جاوے اوس سے بلکہ تہک گیا
پہر شروع کیا پے درپے لانا لوگون نے یہان تک کہ دیکہے مینے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہان تک
کہ دیکہا مینے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا بہرا ہوا تہا یعنے بسبب خوشی کے پہر فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دیوے بیچ اسلام کے طریق نیک کو پس واسطے اوسکے ہے ثواب اوسکا
اور ثواب اوس شخص کا کہ عمل کیا ساتھہ اوسکے پیچھے اسکے بغیر ناقص ہونے اجر اونکے کچھہ اور جسنے رواج دیا
بیچ اسلام کے طریقہ بد کو ہوگا اوپر اسکے گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلین پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو
گناہون اونکے سے کچھہ روایت کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ اَوِ العَبَاءُ جو اول حدیث مین آیا ہے کسی راوی کو
شک ہوا ہے کہ اوپر راوی نے مُجتَابِی النِّمَارِ کہا یا مجتابی العباء دونون کمل کی قسم سے ہین اور پہلی آیۃ سورہ نساء
مین ہے اور دوسری مین ذکر خیرات کرنیکا اور ناتے دارون سے سلوک کرنیکا ہے حضرت نے یہہ آیتین پڑہکر رغبت دلائی
خیرات کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ
أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیہ وسلم نے نہیں خون کیا جاتا کوئی از روئے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہے اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اوسکے سے کیونکہ کہ اوسنے اول طریقہ نکالا قتل کرنیکا روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی کسیکو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اوسپر لکھا جاتا ہے اوتنا ہی قابیل پہلے بیٹے حضرت آدم علیہ السلام کا ہے لکھا جاتا ہے کیونکہ اوسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا **وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى** اور ذکر کرینگے ہم حدیث معاویہ کی کہ اوسکا یہ ہے لا یزال من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ یعنے مصابیح والے نے یہاں ذکر کی ہے اور ہم نے وہان

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيرٍ

روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے یعنے شام کے پس آیا اونکے پاس ایک شخص پس کہا اے ابی درداء تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے ایک حدیث کے کہ پہنچی ہے مجکو یہ کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں آیا میں واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ میں یعنے قریب ہو یا دور یہ کہ طلب کرتا ہو بیچ اوسکے علم یعنے

علم دین کا ہوتا ہو یا بہت چلاتا ہی اللہ اوسکو راہ مین راہون بہشت کی سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہین بازو
اپنے واسطے رضامندی طالب العلم کے اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے جو کہ بیچ آسمان کے
ہین یعنے ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کے ہین یعنے جن وانس وغیرہ اور مچھلیان درمیان پانی کے اور تحقیق فضیلت
عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی چاند چودہوین رات کے ہی اوپر تمام اور تارون کے اور تحقیق عالم وارث ہین
پیغمبرون کے اور تحقیق نبی نہین ورثہ چھوڑ گئے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ ورثہ چھوڑا علم
پس جسنے حاصل کیا علم کو لیا اوسنے حصہ کامل روایت کی ہی احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور
دارمی نے اور نام لیا راوی کا ترمذی نے قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی جیسکہ مصنف نے کہا
ف نہین آیا مین واسطے اور کام کچھ یعنے سوا سننے حدیث کے اور کچھ غرض میری نہین اونہون نے
اجمالا وہ حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل کے سنین یا احتمال ہی کہ اونہون نے سنی ہوگی اب چاہا
کہ بلا واسطہ سنین اپنے پیر ابو درداء سے جو آگے حدیث بیان کی احتمال ہی کہ یہی حدیث اوسنے پوچھی ہو یا وہ
بہت مشقت اوٹھا کر آیا تھا اسلیئے اوسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی بیان نہ ہوئی
اور رکھتے ہین بازو یا تو بازو حقیقۃً بچھاتے ہین یا یہ کنایہ ہی تواضع اور رجوع برحمت سے اور زمین والون
مچھلیان بہی داخل تہین لیکن پہر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہی اسپر کہ مینہ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا
بسبب برکت علماء کے ہی یہان تلک کہ مچھلیان وغیرہ بہی اندر پانی کے زندہ ہین انہی کی برکت سے اور فائدہ
عالم کا متعدی ہی یعنے اورونکو بہی پہنچتا ہی اور فائدہ عابد کا لازمی یعنے اوسیکی ذات کو ہی اسی لئے عالم کو
مشابہ چاند کے کیا کہ روشنی اوسکی بہی ساریمین پہنچتی ہی اور عابد کو مشابہ ستارہ کے کہ اوسکی روشنی دوسرا
نہین پہیلتی اگر کوئی کہے کہ عالم خالی عبادۃ سے نہ ہوگا کہ علم بے عمل کو فضیلت نہین اور اسیطرح عبادۃ بے
علم کے صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بہی ہونگے اور عابد بہی پس فرق عالم و عابد مین کیا ہی جواب یہ مراد عالم
وہ ہی کہ بعد تحصیل علم کے اکتفا ساتھ عبادۃ ضروری کے یعنے فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کے
صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کے کرتا ہی اور کام اوسکا پہیلانا علم اور ترویج دین کا ہی اور مراد ساتھ عابد کے
یہ ہی کہ بعد تحصیل علم کے مشغول عبادۃ مین رہتا ہی از بسکہ فائدہ رواج دینے علم کا بہت ہی فضیلت اوسکی بہی
عبادۃ پر بہت ہوئی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوتا ہی شرح السنۃ مین امام ثوری رح سے منقول کہ

مقبول ہو کہ کہا نہین جانتا مین آجکے دن کوئی چیز افضل طلب علم سے لوگون نے کہا اونکو کہ نہین ہی واسطے لوگون کے
نیت ہے یعنی خلوص نیت مین اونکے نہین کہا اوہنون نے کہ طلب کرنا اونکا علم کو سبب ہی نیت کا یعنے نیت
اسکے سبب سے آپہی درست ہو جاتی ہی اور اسی لئے کہا ہی بعضے عالمون نے کہ طلب کیا ہمنے علم واسطے غیر خدا کے
پہر ہوگیا اللہ ہی کے لیے اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہی نماز نفل سے کیونکہ یا تو وہ فرض عین
یا فرض کفایہ اور دونون افضل ہین نفل سے ۞ مسند حنبلی ۞ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ
قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ
عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي
عَلَى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ وَاَهْلَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ
الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَ
قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلَى آخِرِهٖ اور روایت ہی
ابی امامہ باہلی سے کہا مذکور ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخصون کا ایک اونمین سے عابد
اور دوسرا عالم یعنے حضرت سے پوچہا کہ افضل دونون مین کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے اوسکے اور اہل آسمان اور زمین یہانتلک کہ چیونٹیان بیچ بلون اپنے کے اور یہانتلک کہ
مچھلیان دعاء خیر کرتی ہین اوپر تعلیم کرنیوالے لوگونکے خیر کو یعنے علم دین کو روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی
یہہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا اور فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کے
مانند فضیلت میری کے اوپر ادنی تمہارے کے پہر پڑہی یہہ آیت سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندے اوسکے
جو کہ عالم ہین اور بیان کی حدیث آخر تک ف مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے خیال کیا چاہیے
کہ حضرت کی فضیلت تمہارے ادنی پر کسقدر ہی اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنے پہلی روایت مین جو
یہہ ہی کہ حضرت کے روبرو دو شخصونکا ذکر ہوا یعنے عالم اور عابد کا وہ دارمی کی روایت مین نہین ہے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ
تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا یَاْتُوْنَکُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتَفَقَّھُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْکُمْ
فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں یعنے صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمہارے پاس اطراف
زمین سے طلب کرینگے سمجھ دین کی پس جسوقت آویں تمہارے پاس پس قبول کرو وصیت میری حق انکے بھلائی کی
یعنے ان سے بھلائی کرنا اور تعلیم کرنا انکو علم دین روایت کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَھَا
فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
وَاِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینے والا دین میں مطلوب ہے حکیم کا یعنے دانا کا پس جہاں پاوے اسکو پس وہ لائق تر
اوسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل روایت
کرنیوالا اس حدیث میں ضعیف گنا جاتا ہے بیان حدیث کرنے کے ف یعنے جیسے کوئی گم ہوئی اپنی چیز کسیکے
پاس پاتا ہے لیلیتا ہے ایسے ہی دانشمند کو چاہیے کہ دین کی بات فائدہ مند کسی سے سنے قبول کرے
اوسکو او عمل کرے اوسپر کیہہ ہو اوسکا یہی خیال نہ کرے کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کرون یعنے
بزرگون نے کہا ہے کہ اگر کوئی ایک بات حق باز [illegible] سنے اور وہی بات اپنی لونڈی سے سنے اور
قبول نکرے تو متکبر ہوگا ؎ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نوشت ست پند بر دیوار ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ
مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ سخت تر ہے اوپر شیطان کے ہزار عابد سے روایت کی یہ ترمذی نے
اور ابن ماجہ نے ف کیونکہ شیطان جب لوگوں پر دروازے خواہش نفسانی کے کھولتا ہے [illegible]
بند کرتا ہے اور انکو تدبیر اوسکے دفع کی بتا دیتا ہے بخلاف عابد کے [illegible]
ہوتا ہے اور شیطان کے جال میں پھنسا ہوتا ہے لیکن جانتا نہیں ۔ وَعَنْ اَنَسٍ

بعد علم کو اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تحصیل اوسکا ہی ہے اور اوسکو ثواب ہوگا ﷺ حق

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ
عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہی اوسکو پھر چھپایا اوسکو دیا جاویگا
دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے
انس سے **ف** یہہ اوس علم کے حق میں ہی کہ تعلیم اوسکی ضرور ہی جیسیکہ کوئی ارادہ کرتا ہی اسلام لانیکا اور کہتا ہی
کہ تعلیم کر مجکو اسلام کیا ہی یا ارادہ کرتا ہی نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہی تعلیم کر مجکو نماز یا کوئی فتوی
پوچھتا ہی بیچ حلال کے یا حرام کے پس لازم ہی جواب اوسکا اور امور نوافل میں یہہ حال نہیں ﷺ سعید ﷺ وَعَنْ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ
لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ
اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے
علم کو اسواسطے کہ فخر کرے بسبب اوسکے علما سے یا جہگڑے بسبب اوسکے بیوقوفون سے یا پھیرے بسبب اوسکے مونہہ
آدمیون کی طرف اپنے داخل کریگا اوسکو اللہ آگ میں روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے
ابن عمر سے **ف** یعنی پھیرے مونہہ آدمیون کے طرف اپنے اور حاصل کرے اونسے مال و جاہ اور صرف کرے
کار دنیا اور خواہشون نفس میں یعنی جو کوئی فقط واسطے غرض دنیا کے طلب کرے علم حال اوسکا
یہہ ہی اور جسکو پہلے نیت اللہ تھی اور پھر بعد تکمیل کے جبلت کچھہ آمیزش ریا کی ہو گئی اس حکم میں داخل نہیں
کیونکہ معذور ہی ﷺ حق ﷺ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا
مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص کہ سیکھے علم کو اوس طرح کا علم کہ طلب کیجاتی ہے ساتھ اوسکے رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اوسکو مگر اسواسطے
کہ پہنچے سبب اوسکے متاع دنیا کو نہ پاویگا عرف بہشت کی دن قیامت کے یعنے بو اوسکی روایت کی ہے احمد اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اوسکا یہہ ہے اور اگر علم دین کا نہو اور اوسکو
وسیلہ دنیا کا کرے برا نہیں لیکن اوسمین بہی شرط یہی ہے کہ وہ علم پڑہنا درست ہی ہو یعنے مثل نجوم وغیرہ کے نہو
اور بو جنت کی نہیں پانیکا یہہ مبالغہ ہے یعنے کمال محروم ہے بہشت کے داخل ہونے سے مراد یہہ ہے کہ مخلصون کے
ساتھ بدون عذاب کے نہیں داخل ہونیکا ۞ حق ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا
فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ
لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ
جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَأَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ
إِلَى آخِرِهَا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اوس بندیکو
کہ سنا کہنا میرا پس یاد کیا اوسکو اور ہمیشہ یاد رکہا اوسکو اور پہنچایا اوسکو یعنے لوگونکو جیسا کہ سنا
پس بعضے اوٹہانیوالے فقہ کے نہیں ہوتے فقیہ اور بعضے اوٹہانیوالے فقہ کے پہنچاتے ہین طرف اوس شخص کے
کہ وہ زیادہ ہے فقیہ اوس سے تین چیزین ہین کہ نہیں خیانت کرتا اونپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل واسطے
اللہ کے اور خیرخواہی واسطے مسلمانون کے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمان کی کو واسطے اسکے کہ تحقیق دعا انکی
گہیری ہوئی ہے آگے پیچھے اونکے روایت کی یہہ شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی احمد
اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابوداود نے نہیں ذکر
کیا ان لفظون کا ثلث لا یغل علیہن آخر اوسکے تک **ف** تازہ کرے اللہ یعنے قدر و منزلت اوسکی
بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اوسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ افقہ منہ کا مطلب یہہ ہے کہ بعضے یاد کرنیوالے
حدیث کے خود نہین سمجہ رکہتے اور بعضے سمجہ رکہتے ہین لیکن جسکے آگے بیان کی وہ زیادہ ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْھَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّھَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلٰی قَوْلِہٖ مُسْلِمٍ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَتْنُہٗ مَشْھُوْرٌ وَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُہٍ کُلُّھَا ضَعِیْفٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کے اور سکھانا علم کا نا اھل کو مانند ہار پہنانیوالے سوروں کے ہی جواہر اور موتیوں اور سونیکا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے قول حضرت کے مسلم تک اور کہا یہہ حدیث متن اسکا مشہور ہی اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سے ضعیف ہین ف لیکن کئی طرح سے ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سے قوۃ پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلب کرنا علم کا فرض ہی مراد علم سے وہ ہی کہ جسکی ضرورۃ پڑتی ہی جیسے مثلا آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اوسپر معرفت صانع کی اور اوسکی صفات کی اور جاننا نبوۃ رسول کا اور سوا اسکے اون چیزونکا کہ ایمان بدون اونکے صحیح نہین اور جب نماز کا وقت آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزونکا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ خاوند جورو کے ہی سیکھنا واجب ہوا اسیطرح جب بیع شرا کرنے لگے تو مسائل اوسکے سیکھنے واجب ہونگے اسیطرح اور چیزونکو سمجھ لے غرض کہ جو بات اسکو پیش آوے اوسکا علم حاصل کرنا بہی فرض ہوگی اگر نہ کریگا تو اشد گنہگار ہوگا اور بعضون کے نزدیک مراد علم سے علم احوال اور معرفت آفات نفس کی ہی یعنی حسد کینہ وغیرہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردے اور حاصل اس حدیث کا یہہ کہ جسکا جتنا استعداد ہو وتنا ہی علم اوسکو سکہا دے مثلا عوام کے آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگے پہچل علم نا اہل کو سکھانا ظلم ہی ﴿ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ھریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتین بیچ منافق کے ایک تو خلق نیک اور دوسرے سمجھ بیچ دین کے روایت کی یہہ ترمذی نے ف اس حدیث مین رغبت دلائی آنحضرت نے کہ آدمی پر اسیطرح کہ یہہ دونون صفتین اپنے

حاصل کرے اور کہا تورپشتی نے کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہہ ہے کہ دل میں مجتہدین کی واقع ہو پہر زبان پر جاری ہو اور موجب اوسکے عمل کرے اور حاصل ہو اوسکے سبب سے خوف خدا اور تقوی ۱۲ علی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے جب تلک کہ پہرے روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے

ف یعنے جو کوئی نکلے گہر سے یا اپنے شہر سے طلب کرنے علم شرعی کے لئے خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ یعنے زائد حاجت سے تو جہاد کرنیوالیکا سا ثواب پاتا ہے اسلئے کہ یہہ بہی درپے رواج دینے دین کے اور ذلیل کرنے شیطان کے اور کسر نفسی کے ہے پس یہہ ثواب پاتا ہے جب تلک کہ پہرے طرف گہر اپنے کے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ بعد پہرنے کے اس سے بہی زیادہ درجہ پاتا ہے کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہے بیچ تعلیم کرنے اور کامل کرنے ناقصوں کے ۱۲ علی

وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہے سخبرہ ازدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہے کفارہ اون گناہوں کا کہ گذرے یعنے صغیرہ گناہ روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث ضعیف الاسناد ہے یعنے ابو داود راوی ضعیف گنا جاتا ہے

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے یعنے علم سے کہ سنتا ہے اوسکو یہان تلک کہ ہوتی ہے نہایت اوسکی بہشت روایت کی یہہ ترمذی نے

ف آخر عمر تلک طلب علم میں رہتا ہے اور اوسکی برکت سے بہشت میں جاتا ہے اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو دنیا سے با ایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالی اور اس حدیث کے حاصل کرنیکا یعنے اہل اللہ آخر عمر تلک تحصیل علم میں مشغول رہتے ہیں باوجود [illegible] کرنے نہایت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع [illegible] کر مشغول ہوتے

اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہے اور ان علوم کا کہ ظاہر ہیں یعنے قرآن کے ساتھ اوسکے متعلق ہیں اور
معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اسکے کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہے اور اتباع ظاہر کا اور
عمل کرنا اوسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک کہ بعد حصول اوسکے اوپر باطن قرآن کے
مطلع ہوتا ہے اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ ظہر لفظ قرآن ہے اور بطن تاویل اوسکی اور
مطلع یعنے سمجھ اوسکی کہ فکر کرنیوالے پر تاویل اور معانی اوسکے جیسے کہلتے ہیں اوسکے غیر پر نہیں کہلتے
حق سید علی ط ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ
سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہیں آیۃ مضبوط یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اور جو
چیز کہ سوا اسکے ہے پس وہ فضل ہے روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے علم دین کے تین ہیں
آیۃ محکمہ یہہ اشارہ ہے طرف کتاب اللہ کے آیۃ محکمہ اصل کتاب کی ہے اسلئے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ
اسکے ہیں متعلق اسکے ساتھ ہیں اور سنت قائمہ یعنے حدیثیں کہ ثابت ہیں ساتھ اسنادوں صحیح کے اور منقول ہوئی
اور فریضہ عادلہ اشارہ ہے اجماع اور قیاس پر کہ نکالا گیا ہے کتاب و سنت سے اور اسکو فریضہ اسلئے فرمایا
کہ عمل اوسپر واجب ہے جیسے کہ کتاب و سنت پر چنانچہ معنے عادلہ کے یہی ہیں کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کے پس
حاصل معنے حدیث کے یہہ ہوئی کہ اصول دین کے چار ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم
کہ سوا اسکے ہیں فضل ہیں یعنے زائد ہیں ۞ حق ۞ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ
اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٍ اور روایت ہے عوف بن مالک
اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنیوالا
روایت کی یہہ ابوداود نے اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اوسنے باپ اپنے سے اوسنے دادا اپنے سے
اور بیچ روایت دارمی کے لفظ او مراء یعنے ریا کا ہے بدلے او مختال کے **ف** مراد قصے سے بیان کرنا

وعظ اور نصیحت اور قصے اور اخبار کا ہی یعنے یہہ ہین کہ یہہ فعل نہین صادر ہوتا مگر تین شخصون سے اونمین سے دو تو حکم
ہین یعنے امیر اور مامور چاہیے اونکو کہ وہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنے متکبر اوسکو نہ کہنا چاہیے پس حق
وعظ کہنیکا اول تو حاکم کا ہی کیونکہ وہ نگہبان ہوتا ہی رعیت پر امور اصلاح اونکیکے خوب جانتا ہی
اگر آپ نہ کہیگا علما مین سے جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اوسکو مقرر کردیگا پس مراد مامور سے
ایک تو یہہ ہوا کہ حاکم نے اوسکو حکم کیا اور دوسرا وہ شخص ہی کہ اللہ تعالی کی طرف سے حکم کیا ہو جیسے
بعض علما اور اولیا وعظ کہتے ہین پس اسمین زجر ہی کہ انکے سوا کوئی وعظ نکہے جو کہیگا تو از راہ فخر اور
طلب ریاست اور تکبر کے کہیگا ۱۲ علی ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ
بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فتوے بے علم دیا گیا ہوگا گناہ اوسکا اوپر اوسکے جسنے فتوے
دیا اور جسنے مشورہ دیا بھائی اپنے کو ساتہ ایک کام کے جانتا ہی کہ بھلائی سوا اوسکے ہی پس تحقیق
خیانت کی اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نے ف یعنے ایک جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا اور اس عالم نے مسئلہ غلط
بتایا اور پوچھنے والے نے اوسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہہ غلط ہی تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نے اپنے
اجتہاد مین قصور کیا ہوگا اور جسنے مشورہ بد خواہی کا دیا اوسنے خیانت کی ۱۲ علی ۞ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ
قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی معاویہ سے کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی
یہہ ابو داود نے ف یعنے وہ مسائل کہ اونسے علما کو مغالطے مین ڈالے بسبب مشکل ہونے اونکے پس
اگر ابتداءً پوچھے تو حرام ہی کیونکہ اسمین ایذا ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوة کا
اور اظہار اپنی فضیلت کا ہی اور یہہ حرام ہین اور اگر پہلے کسی اور نے ایسا مسئلہ پوچھا اور اسنے اوسکے
جواب دینے مین دیا ہی پوچھا تو نہین حرام ۱۲ علی ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي
مَقْبُوضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سیکھو تم فرائض یعنے جو چیزین کہ اللہ نے فرض کیہین یا علم فرایض اور سیکھو قران کو اور سکھلاؤ لوگونکو
اسلیے کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنے انتقال کرونگا اس عالم سے روایت کی یہہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی درداء سے کہا تہے ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوٹہائی نگاہ اپنی طرف اسمان کے پہر فرمایا یہہ ہی وقت جاتا رہیگا علم ادمیون سے یہان تلک کہ نہین قادر رہینگے علم سے اور کسی چیز کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** اوٹہانا نگاہ گویا کہ منتظر وحی کے تہے پس وحی ائی کہ اجل تمہاری نزدیک پہنچی اسپر فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہی حق تعالی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اور نقل ہی ابی ہریرہ سے روایۃً قریب ہی یہہ کہ مارینگے لوگ جگرا ونٹون کے طلب کرینگے علم پس نپاوینگے کسیکو عالمتر عالم مدینہ کیسے روایت کی یہہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کے ہی کہ کہا ابن عیینہ نے تحقیق عالم مدینہ کا مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کے منقول ہی عبد الرزاق سے یہی کہا اسحق بن موسی نے سنا مینے ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ہی اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ **ف** روایۃً سے یعنے ابو ہریرہ نے یہہ حدیث مرفوعا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی راوی نے لفظ ابو ہریرہ کے یاد نہین رہی اسلیئے اسطرح بیان کیا اور جگرا ونٹون کے مارینگے یعنے جلدی چلینگے اور سفر دور دراز کرینگے علم کے حاصل کرنیکے لئے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہین بڑے عالم زاہد نام انکا عبد العزیز نسب انکا یون ہی عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے تو اسطرح لکہے کہ ابن عیینہ نقل کیا

پہونچا دیوے کہ جیسی سنی ہے ویسی ہی پہنچا دیوے تاکہ جسکو پہنچائی ہے وہ مطلب سمجھ لیوے یہہ صفت دلالت کرتی ہے اسپر
کہ لفظ حدیث کے بعینہ نقل کر دیوے اور لفظ لا یغل ساتھ زبر حرف یی کے اور زیر حرف غین کے بمعنی حقد یعنے کینہ کے
اور ساتھ پیش یی کے اور زیر غین کے اور ساتھ زبر حرف یی کے اور پیش غین کے بمعنی خیانت کے پس معنے یہہ ہیں کہ مومن خیانت
نہیں کرتا ہے ان تین چیزونمیں یعنے یہہ باتیں مومن میں ضرور پائی جاتی ہیں اور نہیں داخل ہوتا مومن کے اندر کینہ کہ
پہیر دیوے اوسکو حق سے جبکہ کرتا ہے یہہ تین چیزین اور معنے اخلاص عمل کے یہہ ہیں کہ عمل کرنے مین محض رضامندی
اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھہ غرض دنیوی یا اخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگونکا ہے اور دوسرا خواص کا
اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنے موافقت کرنی بہت سے مسلمانونکی بیچ اعتقاد کے اور عمل صالح کے یعنے نماز جمعہ اور جماعت
وغیرہ کے اور لفظ من ورائہم اکثر نسخون میں ساتھ زبر میم کے ہے اور بعض نسخون مین ساتھ زیر میم کے یعنے یہہ کہ دعاء
مسلمانونکی گھیری ہوئی ہے اونکو پس بچاتی ہے اونکو مکر شیطان کے سے اور گمراہی سے اسمین تنبیہ ہے کہ جو کوئی نکلتا ہے جماعت
اوسکو نہیں پہنچتی برکت اونکی اور برکت اونکی دعا کی ۞ حق علی ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا
فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تازہ کرے اللہ اوس شخص کو کہ سنا مجھسے کچھہ پس پہنچایا اوسکو جیسا کہ سنا اوسکو پس اکثر
پہنچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہیں واسطے اوسکے سننے والے سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور روایت کی
دارمی نے ابی درداء سے **ف** کہا ہے علما نے کہ اگر فرضا طلب کرنے حدیث مین اور اوسکے یاد کرنے مین اور پہنچانے
مین کچھہ فائدہ نہوتا سوائے امیدواری برکت اس دعاء کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تھا
دنیا اور آخرت مین ۞ حق ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ
مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ
يَذْكُرْ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنے میری سے مگر اوس چیز کو کہ جانو تم جسنے جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیے

کر ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود و جابر سے نہیں ذکر کیا
ان لفظوں کو یعنی حدیث کرنے میں بیجے مگر اوسچیز کو کہ جانو ف مگر اوسچیز کو کہ جانو یعنی ساتہہ یقین کے یہانتک
طرف قائل کے جانو کہ یہہ حدیث میری ہی تو روایت کرو تا بچ ورطہ دروغ کوئی کے بیچ نہ پڑو ۰ حق ۰ وَعَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جسنے کہا بیچ قران کے ساتہہ عقل اپنی کے پس چاہیے کہ ٹھکانا کرے اپنا آگ میں اور بیچ ایک روایت کے جسنے کہا بیچ قران
کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی ترمذی نے ف کہ بیچ قران کے یعنے تفسیر کی
قران کی اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اوسکا یہہ ہی جو مذکور ہوا ۰ حق ۰ وَعَنْ جُنْدُبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَأَصَابَ
فَقَدْ أَخْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قران کے ساتہہ عقل اپنی کے پس ہو گیا موافق واقع کے پس تحقیق خطا کی روایت کی یہہ
ترمذی اور ابو داود نے ف یعنے واقع میں اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن ازبسکہ بیچ قصد لینے
کے اور طریق اوسکے خطا کی حکم خطا کا رکہتا ہی یہہ برعکس حال مجتہد کے ہی کہ وہ اگرچہ اجتہاد میں خطا کرے لیکن ثواب
پاتا ہی جانا چاہیے کہ ایک تفسیر ہی اور دوسرا تاویل تفسیر یہہ کہ یقین کرے کہ مراد حق یہی ہی یہہ بات سوا نقل کے
اہل تفسیر سے کہ سند اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے درست نہیں اور تاویل یہہ کہ بطریق احتمال کے
کہے ہو سکتا ہی کہ مراد یوں ہو یہہ درست ہی بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور شرع کے ہو ۰ حق علی ۰ وَعَنْ
أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا
بیچ قران کے کفر ہی روایت کی یہہ احمد و ابو داود نے ف جھگڑنا یہہ ہی کہ قصد کرے جھٹلانے قران کا ساتہہ قران
یعنے دفع کرے بعض اوسکو ساتہہ بعض کے یہہ نہ چاہیے بلکہ یوں چاہیے کہ کوشش کرے بیچ موافق کرنے
بعض کے ساتہہ بعض کے بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو یہہ امر تو اعتقاد کرے کہ یہہ بد فہمی میری ہی اور [illegible] علم

علم اوسکا اللہ اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنے کی یہہ ہی کہ اہل سنت جماعت مثلا کہتے ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف
سے ہی اور سند لاتے ہین اس آیت کو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ یعنی کہہ کہ سب کچھہ اللہ ہی کی طرف سے ہی پس یہہ بات
حق ہی اسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہین ساتھہ اس آیت کے مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ
فَمِن نَّفْسِكَ یعنی جو کچھہ پہنچتی ہی تجھی قسم نیکی سے پس اللہ کی طرف سے ہی اور جو کچھہ پہنچتی ہی تجکو قسم برائی سے
[illegible] سے ہی پس اس طرح کا اختلاف منع ہی چاہیے یون کہ پہلی مثل الیسی آیتون کے عمل کرے
اوس آیت پر کہ اوسپر اجماع مسلمانون کا ہو اور دوسری آیت مین تاویل کرے یعنی پہلی آیت پر اجماع ہی مسلمانون کا
کہ سب کچھہ اللہ کی تقدیر ہی سے ہوتا ہی اور دوسری آیت اپنے ما قبل سے لگتی ہی یعنی کیا ہوا ان منافقون کو کہ جو
بات صواب ہی وہ نہین سمجھتے اور یون کہتے ہین مَا أَصَابَكَ آخر تک پس گویا منافقون کا عقیدہ بیان فرمایا ہی
پس اس طرح تاویل کرے اور دونون مین تطبیق دیوے علی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُونَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا ضَرَبُوا كِتَابَ اللَّهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ
كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ
فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَى عَالِمِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
اونے نقل کی باپ اپنے سے اونے دادا اپنے سے کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگون کو آپس مین
ایک دوسرے کو دفع کرتے ہین اور خلاف ثابت کرتے ہین اور جھگڑتے ہین بیچ قرآن کے پس فرمایا سوا اسکے
نہین ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے ساتھہ اسکے مارا اونہون نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کے
یعنی تناقض آیات مین ثابت کیا کہ یہہ آیت مخالف اوس آیت کے ہی اور وہ مخالف اسکے اور سوا اسکے نہین
کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اوسکی بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اوسکو بعض سے پس جو
جانو تم اوس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اوسکو طرف جاننے والے اوسکے روایت کی یہہ احمد
اور ابن ماجہ نے ف طرف جاننے والے کے یعنی طرف اللہ اور رسول اوسکے کے سونپو یا مراد جاننے
والے سے وہ ہی کہ تم سے علم زیادہ رکھتا ہو علماء مین سے اور مثال اس جھگڑنے کی اوپر گذر چکی ہی
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ

عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ
السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اوپر
سات طرح کے واسطے ہر آیت کے اونمین سے ظاہر ہی اور باطن ہی اور ہر حد کے جگہہ ہی خبردار ہونیکی روایت
کی یہہ شرح السنہ مین **ف** مراد سات طرح سے سات لغۃ ہین جو مشہور تہی عرب مین ساتہہ فصاحت کے
کہ وہ یہہ ہین لغۃ قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلے
نازل ہوا بیچ لغۃ قریش کے کہ لغۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر پڑہنا اوسکا دشوار ہوا
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب باریتعالی سے التماس کیا کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی
اپنے لغۃ مین پڑہی حضرت عثمان رضہ کے زمانہ تک اسیطرح پڑہتے تہے جب اونہون نے لکہنے ہی کلام اللہ لکہوا کے
اسلام کے شہرون مین بہیجے تو قرار دیا اوپر اسی لغت کے کہ زید بن ثابت نے ساتہہ حکم حضرت ابوبکر
اور صلاح حضرت عمر کے جمع کیا تہا اور حکم کیا ساتہہ ڈالنے اور لغات کے اسلیے کہ دیکہا اونہون نے
کہ لوگ اختلاف رکہتے ہین اور بعضے بعضون کو کافر کہتے ہین پس زائل ہوئین لغات سے مگر جو کہ اوسپر متفق ہوئے
اوپر صحابہ اور ہمارے زمانہ بعد اونکے یہان تک کہ قراء سبعہ کو پہنچا ساتہہ سندون متصل کے اور باقی رہا بیچ انکے
کہ اس لغت کے رہتا بعضے ادغام اور امالہ وغیرہما کا ان قراء مین جاری ہی اور بعضون کے نزدیک مراد سات طرح
سے وہ قراءتین ہین جو کہ قراء سبعہ پڑہتے ہین کہا ہی علماء نے کہ قراءتین اگرچہ زیادہ ہین سات سے لیکن رجوع
کرتی ہین طرف سات وجہون کے اختلاف سے ایک اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اوسکے زیادتی کر یا نقصان
اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہے اختلاف بیچ
تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ کے مانند مَیْت اور مَیِّت اور یَقْنَطُ اور یَقْنِطُ کے پانچوین اختلاف
اعراب کا چہٹے اختلاف حرفون کا جیسے لٰکنّ الشیاطین ساتہہ تشدید نون کے اور تخفیف اوسکے ساتوین اختلاف
لغات کا ادا کرنے مین مانند تفخیم اور امالہ کے ہمارے اوستادون رحمہم اللہ نے یہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتہہ
ظہر کے یہہ کہ معنی اہل زبان اوسکو سمجہتے ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حق تعالی کے اوسپر مطلع ہین اور حد
بمعنی طرف اور نہایت کے ہی یعنے ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کے لیے
ایک مطلع ہی یعنے مقام ہی کہ اوسپر چڑہتے ہین یعنے اوسکے حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہی اوس حد اور نہایت

بقیۃ بن الولید سے اونے معان بن رفاعہ سے اونے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے ف لفظ رواہ
البیہقی سے لفظ العذری تک یہہ عبارت صحیح لگائی گئی ہے اصل نسخہ میں یہہ بیان سفیدی چھوٹی ہوئی تھی
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ فِیْ بَابِ التَّیَمُّمِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے فانما شفاء العی السوال بیچ باب تیمم کے اگر چاہے اللہ تعالے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسْلَامَ
فَبَیْنَہُ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے
حسن سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ آوے اوسکو موت اور
وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطے کہ رواج دیوے ساتھہ اوسکے اسلام کو پس میان اوسکے اور درمیان
نبیوں کے فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کے کہ وہ مرتبہ نبوۃ ہے روایت کی یہہ دارمی نے وَعَنْہُ
مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَیْنِ کَانَا
فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَحَدُھُمَا کَانَ عَالِمًا یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ
النَّاسَ الْخَیْرَ وَالْاٰخَرُ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ ھٰذَا الْعَالِمِ الَّذِیْ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ
ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ عَلَی الْعَابِدِ الَّذِیْ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ
کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور انہی سے بطریق ارسال کے کہا پوچھے
گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال دو شخصوں کے سے کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کے ایک اون دونوں میں سے
تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پہر بیٹھتا تھا پس سکھلاتا تھا آدمیوں کو علم اور دوسرا شخص روزہ
رکھتا دن کو اور نماز پڑھتا تمام رات کو پس اون دونوں سے بہتر ہے کیا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اوس عالم کی کہ پڑھتا ہے نماز فرض پہر بیٹھتا ہے پس سکھاتا ہے آدمیوں کو علم
اور بندگی کرنیوالے کے کہ روزہ رکھتا ہے دن کو اور کھڑا رہتا ہے راتکو مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی
تمہارے کے ہے روایت کی یہہ دارمی نے ف دوسرا شخص بھی عالم تھا مگر پہلے سے برابر

لیکن صرف اوقات عبادت میں کرتا تہا ٭ ح ۹ ٭ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے علی رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہا شخص ہے وہ کہ سمجہ رکہتا ہو بیچ دین کے اگر احتیاج لائی جاوے طرف اوسکے نفع دیا اور اگر بے پروائی کی گئی اوس سے بے پروا کیا نفس اپنے کو روایت کیا ہے رزین نے **ف** حاصل معنے حدیث کے یہہ ہے کہ لائق حال عالم کے یہہ ہے کہ محتاج نکرے لوگونکو اور سیل نکرے ساتہ مصاحبت خلق کے اور طمع نکرے بیچ منافع اونکے اور مطلق انقطاع ہی نکرے اور فائدہ پہنچانا ساتہ علم کے ترک نکرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہوں اوسکے کہ کوئی نہو کہ علم سے فائدہ دے واسطے اوس ضرورۃ کے در آوے لوگونمیں اور نفع پہنچاوے اونکو اور اگر محتاج نہوں اسکے اور طلب فائدہ کی نکرین بے پروا ہووے اونسے اور مشغول ہووے بیچ عبادۃ مولے کے اور خدمت علم کے یعنے مطالعہ کرے دین کی کتابوں کا اور تصنیف کر علم پہیلاوے ٭ ح ۱۰ ٭ وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عکرمہ سے یہہ کہ ابن عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگوں کے روبرو ہر جمعہ میں ایکبار اور اگر یہہ قبول نکرے پس دو بار یعنے اگر ہفتہ میں ایکبار وعظ کہنا کم جانے تو دو بار کہہ پس اگر بہت کرے تو تین بار اور تنگ نکر تو لوگوں کو اس قرآن سے یعنے تین بار سے زیادہ بیان کرنے میں ملول ہونگے اور نہ پاؤن میں تجکو اس حالت میں کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہوں بیچ باتوں کے باتوں اپنی سے پس بیان کرے تو اوپر وعظ پس موقوف کرے اوپر اونکے باتیں اونکی پس تنگ کرے اونکو لیکن چپ رہے

پس جسوقت فرمایش کرین تجکو پس حدیث بیان کر اونکو اور وہ رغبت کرتے ہون اوسکی اور موقوف کر
تو عبارت مقفا کو دعا سے پس بچ تو اوس سے پس تحقیق مینے معلوم کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے ... ن اونکے سے نہین کرتے تھے یہہ دعاؤنمین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** وہ ہون
بیچ باتون کے خواہ باتین دنیا کی کرتے ہون یا دین کی اگر ... ین دین کی ہین قطع اونکا مناسب نہین
اور اگر باتین دنیا کی ہین شاید سا ہنہ حکم بشریت کے اونکو چھوڑنا اچھا نہ جانتے ہین اور وعظ اور سننے
... ا جو سننے رکھین اور گنہگار ہون اور ہیبت دین کی نرہے مگر مصلحت اگر قطع کلام اونکے مین ہو
اسی امر سے ہے اوس کلام سے اونکو باز رکھے غرض کہ نظر مصلحت وقت پر رکھے اور ابن عباس نے
جو فرمایا ہی باعتبار اکثر کے فرمایا ہی کہ اوسوقت مین لوگ اکثر کلام دین کے مین مشغول ہوتے تھے
اور موقوف کر عبارت مقفا کو یعنے قافیہ بندی دعا مین بتکلف مکر اور حضرت کی دعاؤنمین قافیہ
بندی جو ثابت ہوئی ہی تو بے تکلف از خود ہولی تہی نہ بتکلف ٭ حق ٭ **وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ
الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ
فَاَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اوسکو ہوگا واسطے اوسکے دوہرا ثواب اور اگر حاصل ہوا
اوسکو علم تو ہوگا واسطے اوسکے ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہہ دارمی نے **ف** دوہرا ثواب
ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کھینچی ہی دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور پڑھانیکا اور دو
یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسرے کو ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم مین رہنا چاہئے
اگر حاصل ہوا نور علی نور والا طلب علم مین مرنا بہی سعادت ہی ٭ ٭ ٭ گرچہ نتوان بدست آوردن ٭
شطر یاری است در طلب مردن ٭ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ
وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا
لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهَرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ**

بِصِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اوس چیز سے کہ پہونچا
مسلمان کو عمل اوسکے سے اور نیکیون اوسکے سے بعد مرنے اوسکے کے علم ہی کہ سکھایا تھا اوسکو اور پھیلا دیا تھا
اوسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارثون کو یا مسجد بنا گیا یا سرا واسطے مسافرون کے
یا نہر کہ جاری کر گیا اوسکو یا خیرات کر گیا اپنے مال مین سے بیچ تندرستی کے اور زندگی
اپنی کے پہنچتا ہی اوسکو پیچھے مرنے اوسکے کے یعنے ثواب ان چیزون کا روایت کی ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
بیچ شعب الایمان کے ف کلام اللہ کے حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کے حکم مین
داخل ہین مدرسے علما کے اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کے لئے ہون یعنے انکا بھی ثواب پہنچا رہتا ہی
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ
الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا
الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے تحقیق وہ
کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عز وجل نے وحی یعنے وحی
بھیجی طرف میری یہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنے علم کے آسان کرونگا واسطے اوسکے راہ
بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مینے دونو آنکھین بدلہ دونگا مین اوسکو اون دونون پر یعنے اون کے
جاتے رہنے پر اور صبر کرنے پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کے بہتر ہی زیادتی سے عبادۃ مین اور
جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہ بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف آسان کرونگا
راہ بہشت کی یعنے معرفت اور عبادۃ دنیا مین نصیب کرونگا تا اوسکے سبب داخل جنت مین ہووے
یا معنے یہ ہین کہ آسان کرونگا عقبے مین راہ طرف دروازے دروازون جنت سے اور راہ طرف محل خاص
جو محل خاص علم والونکے لئے ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ جو راہ ہی راہون علم سے وہ راہ ہی راہون جنت سے
اور راہین جنت کی بند ہین سوا دروازون علوم کے یعنے بغیر علم کے جنت نصیب ہونی مشکل ہی

ہی لیکن نتیجہ یہی ہے کہ خلوص نیت اور عمل ہی نصیب ہوا اور نہین تو وہی بات ہی ؏ چارپایہ بر او کتابی چند
اور مراد ساتھ ورع کے یہہ ہی کہ بچے حرام سے اور شبہات سے اور طمع سے کہ باعث ریا اور سمعہ
کی ہو عبادت مین ؏ علی ؏ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً
مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ اِحْيَائِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا درس
کرنا علم کا تھوڑی سی دیر رات کو بہتر ہی زندہ رکھنے اُسکے روایت کی یہہ دارمی نے ف
کہ اس رات بھر جاگنے اور عبادت کرنے سے تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا علم کا اسمین بہتر ہی اور داخل ہے
اسی مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اسکو واسطے حصول مقصود کے ؏ علی ؏ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهٖ فَقَالَ
كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ
وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ
الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا
ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم گذرے دو مجلسون پر کہ تہین بیچ مسجد اونکے فرمایا کہ دونو اوپر بھلائی کے ہین ولیکن
ایک اونمین سے بہتر ہی نیکی مین دوسری سے ایک جماعت عبادت کرتی ہین اور دعا کرتے ہین اللہ سے
اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے اور امید وار ہین اوس سے حصول مقصود کے اور حصول مقصود کی
خواہش الٰہی پر موقوف ہی پس اگر چاہے دے اونکو اور اگر چاہے نہ دے اونکو اور جماعت دوسری
سیکھتے ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتے ہین جاہل کو پس یہہ بہتر ہین اور سوائے اسکے نہین
کہ بھیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹھ گئے اونمین روایت کی یہہ دارمی نے ف گذری دو مجلسون
یعنے صحابہ دو جائی مجلس بنا کر بیٹھے تہے ایک جماعت تو دعا مین مشغول تہی اور دوسری
مذاکرہ علم مین پس بیٹھے اونمین یعنے جو کہ مذاکرہ علم کا کرتے تہے پس اس سے زیادہ کیا فضیلت
ہوگی کہ سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتھ بیٹھے اور اپنے تئین اونمین سے گنا ؏
گدایان را ازاین معنی خبر نیست ؏ کہ سلطان جہان با ماست امروز ؏ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّ شَهِيْدًا

اور روایت ہی ابی درداسے کہا سوال کئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم کی کہ جو وقت پہنچے اوسکو آدمی ہو فقیہ یعنے اوسکا پایہ ادنی عالم سے زمرہ علماء کے آخر تمیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کے چالیس حدیثیں سے مقدمہ دین اوٹھاویگا اوسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین اوسکا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنے اوسکی طاعت پر ف کہا ہی علماء نے کہ مقصود پہنچانا چالیس حدیثوں کا ہی لوگون کو اگرچہ یاد نہ کرلتا ہو بسبب اِس حدیث کے اکثر علماء چہل حدیثیں تصنیف کر کر امیدوار شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیے ہوئے ہین حق وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہی بہت سخی سخاوت کرنے مین عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا ہی فرمایا اللہ بڑا سخی ہی بعد اوسکے مین بنی آدم مین سے اور بڑا سخی لوگون مین سخاوت مین پیچھے میرے وہ شخص ہی کہ جانا علم پس پھیلایا اوسکو آویگا دن قیامت کے بمنزلہ ایک امیر کے یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کے ف بمنزلہ ایک امیر کے یعنے قیامت کو تنہا مانند امیر کے آویگا کہ وہ تابع کسیکا نہین ہوویگا اور اوسکے سب تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرًا وحدہ فرمایا ہی یا بجائے اوسکے اُمَّةً وَّاحِدَةً فرمایا یعنے تن تنہا مانند ایک گروہ کے ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہوویگا درمیان خلائق کے اور با شوکت و حشمت اوٹھیگا اوسدن حق وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِيْ

ما اجودہ

فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْهَا رَوَی الْبَیْهَقِی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِی حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِیْمَا بَیْنَ النَّاسِ وَلَیْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ

اور انہی سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہیں حرص کرنیوالے نہیں پیٹ بھرتا اونکا ایک تو حرص کرنیوالا ہے علم کے نہیں پیٹ بھرتا اوسکا دوسرے اور ایک حرص کرنیوالا ہے دنیا کے نہیں پیٹ بھرتا اوسکا روایت کیا بیہقی نے حدیثیں تینوں شعب الایمان میں اور کہا کہ کہا امام احمد نے یہہ حدیث ابی درداء کی ہے یہہ متن مشہور ہے درمیان لوگوں کے اور نہیں ہے سند اسکی صحیح **ف** کہا اما نووی نے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے لیکن طرق اسکے متعدد ہیں کہ بعضوں نے بسبب بعضوں کے قوت پکڑی ہے اور اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل کرنا جائز ہے **وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْیَا وَلَا یَسْتَوِیَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَیَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْیَا فَیَتَمَادٰی فِی الطُّغْیَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ** اور روایت ہے عون سے کہا کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے دو حریص ہیں نہیں سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہیں برابر ہیں دونوں آپسمیں اپس صاحب علم پس زیادہ کرتا ہے رضا خدا کی اور صاحب دنیا پس زیادتی کرتا ہے سرکشی کے بیچ پھر پڑھی عبد اللہ نے یعنی سند کے لئے یہہ آیتہ ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اسلئے کہ دیکھا اپنے تئیں بے پروا یعنی لوگونسے بسبب کثرۃ مال کے کہا عون نے اور پڑھی عبد اللہ نے دوسرے شخص کے حق میں یعنی فضیلت علماء میں یہہ آیتہ سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اوسکے سے عالم روایت کی یہہ دارمی نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ سَیَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَاءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی**

مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذَالِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ امت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کے اور پڑھینگے قرآن
کہینگے جائیں ہم سرداروں کے پاس پہنچیں ہم دنیا اونکی سے اور بچا رکھیں گے اونسے دین اپنے کو اور نہیں ہوتا ہے یعنے
دین و دنیا جمع نہیں ہو سکتے امرا کی صحبت میں بہتری نہیں ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہیں چنا جاتا ہے خاردار
درخت کا اسطرح نہیں چنے جاتے نزدیکی اونکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے ہیں
خطایا روایت کی ابن ماجہ نے **ف** پڑھینگے قرآن اور جاوینگے امیروں کے پاس واسطے اظہار فضیلت
اور طمع مال اور جاہ کے نہ واسطے حاجت ضروری کے پس سبب کیا جاویگا اونسے کہ کیونکر جمع کروگے تم
درمیان تفقہ اور قرب اونکے تو کہینگے جائیں ہم سرداروں کے پاس آخر تک اور محمد بن صباح استاد
بخاری اور مسلم وغیرہ کا کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کے لفظ خطایا کا ہے وہ حذف
کر دیا ہے یعنے حاصل نہیں ہوتے اونکی نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کے حذف کر دینے میں
اشارہ ہے اسپر کہ نقصان امراء کی صحبت کا ایسا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا روایت ہے محمد بن سلمہ سے
کہا انہوں نے مکھی نجاست پر کی بہتر ہے اوس قاری سے کہ ان امراء ظالمین کے دروازہ پر جاوے
اور میرا باپ کہتا تھا مجھکو کہ نہیں چاہتا میں کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اسکے کہ کھڑا ہو وے تو
دروازہ امراء پر ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ**
صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوْا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ
بَذَلُوْهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ
نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ
آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا
لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ إِلٰى آخِرِهِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اگر اہل علم محافظت کریں علم کی اور رکھیں اوسکو نزدیک

نزدیک اہل اوسکے کے یعنے قدردانون علم کے البتہ سردار ہوں بسبب علم کے اہل زمانہ اپنے کے ولیکن اونہون نے خرچ کیا
اوسکو واسطے اہل دنیا کے تاکہ پہنچین بسبب اوسکے دنیا اونکیسے یعنے نہ واسطے نصیحت اونکیکے اور نہ واسطے سفارش کیلیے پس
ذلیل ہوگئی دنیا دارونپر سنا مینے نبی تمہارے صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسنے کہ گردانا ہمتون کو ہمت ایک یعنے
ہمت اخرۃ کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ مقصود دنیا اوسکیکا اور جوکوئی کہ پراگندہ کرین اوسکو قصد اوسکے کہ حالات
دنیا کے نہین پرواکرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کے ہلاک ہو یعنے کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی یہ ابن
ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے قول اونکیسے من جعل الہموم اخر تک ف
محافظت کرین علم کی یعنے ظالمون اور دنیا دارون کی صحبت مین طمع مال وجاہ کے لئے جاکر علم کو ذلیل کرین
سردار ہون اہل زمانہ کے یعنے باعتبار کمال اور بزرگی کے سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ ہے کہ
بادشاہ ہوا کرین پس جو کہ سوار انکے ہین زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل اور حکمون اونکیکے ہین اللہ تعالی
فرماتا ہی یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ یعنے بلند کرتا ہی اللہ تعالی درجے مومنون کے
تم مین سے اور اونکے کہ دئے گئے ہین علم اور ہمت اخرۃ کی ہے یعنے سب قصدونکو ایک قصد کیا کہ وہ قصد اخرۃ ہی اور سوا
اخرۃ کے کچھ مقصود نہ کیا اور پراگندہ کرین قصد یعنے کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اور نہین پروا کرتا اللہ
بیچ کسی جنگل کے ہلاک ہو یعنے نظر رحمت نہین کرتا طرف اوسکے اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر اخرۃ کو
پس ہوتا ہی خسر الدنیا والاخرۃ مین سے ۞ علی ۞ وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُہٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِہٖ غَیْرَ اَھْلِہٖ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی
بھولنا ہی اور ضایع کرنا اوسکا یہ ہی کہ بیان کرے اوسکو روبرو نااہل کے روایت کی دارمی نے بطریق ارسال کے
ف یعنے بعد حاصل ہونے علم کے نسیان افت ہی اور پہلے حاصل ہونے سے تو بہتیری افتین ہین لکاکئی
آفَۃٌ وَلِلْعِلْمِ اٰفَاتٌ پس حقیقت مین تنبیہ ہی اسپر کہ جو چیزین بسبب نسیان کی ہین اونسے بچے یعنے گناہون سے بچے
اور دل نہ لگا وے اونچیزونمین کہ غافل کرین جیسے اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتے ہین اونکی چنانچہ امام
شافعی نے شعر اسی مضمون کا لکہا ہی ۞ شعر ۞ شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ ۞ فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِنَ اللّٰہِ ۞ وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصٍ ۞ یعنے شکوہ کیا مینے اپنے اوستاد سے کہ نام اونکا وکیع ہے

برائی حافظ اپنے کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنے گناہوں کی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہے اور فضل اللہ نہیں دیا جاتا
گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہی جو علم سیکھے نہیں یا عمل نہ کرے ۱۲ حق علی وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ
الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سفیان سے تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضہ نے فرمایا
واسطے کعب کے کون ہیں صاحب علم کے یعنے تمہاری نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کریں موافق اوسکے کہ جانیں
کہا حضرت عمر نے پس کیا چیز نکالتی ہے علم کو دلوں عالموں کے سے یعنے برکت اور ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علماء کے
دلوں سے نکال دیتی ہے کہا کہ طمع روایت کی دارمی نے ف یعنے طمع کرنی مال و جاہ میں اور رغبت کرنی سبب اسباب دنیا کے ۱۲ حق وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا
ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے برائی سے فرمایا کہ نہ سوال کرو تم مجھسے برائی سے اور سوال کرو مجھسے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار
پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدوں کے بُری علماء کے ہیں اور تحقیق بہترین بھلوں کے بھلے علماء کے روایت کی یہہ
دارمی نے ف اسلئے کہ لوگ علماء کے تابعدار ہوتے ہیں پس بدی اور نیکی انکی خلق میں بہت سرایت کرتی ہے
اور یعنے لفظ عن الشر کے ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوئی اور دوسرے معنے یہہ ہیں کہ بدترین آدمیوں کا پوچھا کہ کون
اور یہہ معنے موافق نہیں ساتھ جواب کے اور اسطرح کے سوال سے منع اسلئے فرمایا کہ میں نذیر الرحمة ہوں جناب نبی
بدی کا کیا پوچھتے ہو پھر نیک اور بد دونوں بیان فرمائے ۱۲ حق سعید وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ
اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے مرتبہ میں دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نفع
اوٹھاوے ساتھ علم اپنے کے روایت کی دارمی نے ف یعنے ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنے خلاف شرع علم
سیکھا یا سیکھے کہ علم شرعی سیکھا لیکن اوسپر عمل نکیا پس وہ برابر جاہل کے ہے اور عذاب اسکا سخت تر ہے عذاب
اوسکے جیسے کہ منقول ہے وَيْلٌ لِلْجَاهِلِ مَرَّةً وَوَيْلٌ لِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنے وائے ہے جاہل کے لئے ایکبار اور وائے

اور وائی ہے عالم کے لئے سات بار اور وارد ہوا ہی کہ اشد لوگون کا عذاب بیچ دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ اوسکو فائدہ مند نکیا اللہ نے اوسکے علم سے ٭ علی ٭ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی زیاد بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے میری عمر نے کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بناء اسلام کو کہا مینے نہین جانتا مین فرمایا گرا دیتا ہی بناء اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنے خطا کہیں مسئلہ مین کرنی اور گناہ کرنا اوسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھہ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سرداروں گمراہ کا روایت کی یہہ دارمی نے **ف** مراد ساتھہ گرنے بناء اسلام کے بیکار ہونا پانچون رکنون کا ہی یعنے کلمہ توحید اور حج اور زکوٰۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہی بسبب اتباع نفسانی کے تو ان چیزون مین سستی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جھگڑنا منافق کا یعنے اوس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور کفر و بدعت دل مین پوشیدہ رکھے پس جھگڑنا اوسکا ساتھہ کتاب اللہ کے یعنے رد کرنا اوسکا شرع کو ساتھہ تاویلات باطلہ کے قرآن سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی اسمین داخل ہی جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب بد مذہبوں کا کیونکہ یہی تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتے ہین ٭ علی ٭ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن بصری سے کہ کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کے پس یہہ علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہہ حجت ہی اللہ عزوجل کی اوپر بیٹے آدم کے روایت کی یہہ دارمی نے **ف** اول کو علم باطن کہتے ہین اور دوسرے کو علم ظاہر لیکن کچھہ علم باطن مین سے نہین حاصل ہوتا جبتک کہ اصلاح ظاہر کی نکرے اور اسیطرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بغیر اصلاح باطن کے کہا ہی ابوطالب مکی نے کہ یہہ دونون علم اصل ہین اور نہین بے پروا ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور ایمان کہ ایک نہین ہی بغیر دوسرے کے صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کے ہین کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتا یہہ ملا علی قاری نے لکھا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اوسکی دلمین پھیلتی ہی اور اوس سے پردے دل کے اوٹھتے ہین یعنے پردے جو مانع ہین فہم اور دریافت حقائق اشیاء سے اور علم نافع دو قسم ہی ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہی

اوسکے دلمین یہہ نور ڈالتا ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثیر نکری اور نورانی نکرے دلکو ؎ علم چون بر دل زند یاری شود ٭ علم چون بر تن زند مارے بشود ٭ پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیون پر کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تہا مینے اوسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہی کہ وائے جاہل را یکبار و عالم را ہزار بار کہ دانستہ گمراہ ہوا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ يَعْنِي مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابوھریرہ سے کہا یاد رکہے مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باسن یعنی دو طرح کے علم ایک لونمین سے پس پہلا پس اوسکو پہیلایا مینے تمہارے اور دوسرا پس اگر پہیلاؤن مین اوسکو تو کاٹا جاوے گلا یعنی جگہ جاری ہونے طعام کی روایت کی بخاری نے **ف** مراد اول سے علم ظاہر ہے یعنی احکام اور شرع کا اور دوسرے سے علم باطن کہ عوام سے پوشیدہ ہی بسبب فہم نہ ہونے اونکے اور مخصوص ہی خواص کے علماء اور عارفین سے یا دوسرا علم یہہ تہا کہ حضرت سے معلوم ہوا تہا کہ فتنہ ایک قوم سے اوٹہیگا بعد میرے اور بدعات اونہی سے شروع ہونگی اوس قوم کا نام اور اون لوگون کے بہی معلوم تہے حضرت ابوھریرہ کو ٭

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانے کچہ پس کہے اوسکو اور جو شخص کہ نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ تعالی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم سے ہی کہنا واسطے اوس چیز کے کہ نہ جانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنی تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سے ایک قسم ہی علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے نبی اپنے کے کہہ نہیں مانگتا مین تم سے اوپر اس قرآن کے کچہہ بدلا اور نہین مین تکلف کرنیوالونسے روایت کی بخاری مسلم نے **ف** یعنی جو کچہ مجہے معلوم کروادیا اور امر اوسکے پہنچانیکا کیا کہتا ہون اور پہنچاتا ہون اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور جو چیز مشکل ہے کہ فہم اوسکو نہین پہنچتے بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کے ہی ٭

وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن سیرین سے کہا کہ تحقیق یہہ علم یعنی علم کتاب و سنت کا دین ہی پس دیکہو کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ ہی

اسپر کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راویکا معلوم کرو کہ دیندار اور پرہیزگار حافظہ والا ہو کیونکہ یہی ہے خصوصاً اہل حدیث
ہوا ہے کہ دیندار ہو روایت کرتے گویا وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا
فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا وَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا
بَعِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اے گروہ قاریوں کے سیدھے رہو پس تحقیق تم پیش
لیگئے ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤ گے تم داہنے یا بائیں البتہ گمراہ ہو گے تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہہ
بخاری نے ف یہہ خطاب ہے صحابہ کرام رض کو کہ اوائل میں اسلام لائے جب تک کہ یہاں کتاب و سنت کے تو پیش
لیگئے اونپر کہ بعد انکے ہونگے اگرچہ وہ عمل انکے سے کرینگے لیکن انکے درجہ کو نہیں پہنچنے کے بسبب سبقت اسلام کے پس اونکو
فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہے ہزار کرامت سے اور معنے استقامت کے
یہہ ہیں کہ ثابت رہے اچھے عقیدہ پر اور مداومت کرے علم نفع دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھے اور
حضور ساتھ اللہ کے رکھے اور غائب ہو ما سوی اللہ سے ۔ علیحدہ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا جُبُّ
الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيهِ وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُورُونَ
الْأُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کے جب الحزن سے یعنے کنوئیں غم کے سے عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے جب الحزن
فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ کے پناہ پکڑتی ہے اوس سے دوزخ ہر دن چار سو بار کہا صحابہ نے یا رسول اللہ
اور کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے دکہلانیوالے اپنے عملوں کو روایت کی یہہ ترمذی نے
اور اسیطرح ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا بیچ اوسکے اور تحقیق بہت دشمن رکہے گئے قاریوں میں طرف اللہ تعالی کے
وہ لوگ ہیں کہ ملاقات کرتے ہیں ساتھ امیروں کے کہا محاربی نے کہ راوی ہے حدیث کا یعنے امرا ظالموں سے ف
نالہ ہے دوزخ میں یعنے نہایت گہرا ہے مشابہ کنوئیں کے پناہ مانگتی ہے دوزخ یعنے ایسا برا اور وحشتناک ہے کہ
دوزخ اوس سے پناہ چاہتی ہے چہ جائے دوزخی فرمایا قرآن پڑھنے والے دکہلانیوالے اپنے عملوں کو اسمیں داخل ہونگے

عالم اور عابد ریاکار ہی کیونکہ علم قرآن ہی سے حاصل ہوتا ہے اور عبادت ہی بحسب حکم قرآن کے ہوتی ہے پس حال اونکا ایسا ہی ہوگا ملاقات کرتے ہیں سرداروں سے یعنے طمع دنیا کیلئے ملتے ہیں اور جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیلئے یا بطریق جبر کے اور دفع شر اونکیکے لئے جاتے ہیں اونکا یہ حکم نہیں اور مراد سرداروں سے سردار ظالم ہیں اس لئے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہے ۞ حق علی ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ نہیں باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے مگر رسم اوسکی مسجدیں اونکی ہونگی آباد اور حقیقت میں خراب ہونگی ہدایت سے علما اون کے بدترین خلائق ہیں کہ نیچے آسمان کے ہیں نزدیک اونکیسے نکلیگا فتنہ یعنے دین میں بسبب مدد کرنے ظالموں کے اونہیں میں پیٹھیگا یعنے مسلط کریگا اللہ ظالموں کو اونپر روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے **ف** مراد رسم قرآن سے تجوید حروف اور پڑھنا لفظوں کا ہی بغیر سمجھنے معانی کے اور عمل کرنیکے اوامر و نواہی اوسکے پر اور خراب ہونگی ہدایت سے یعنے لوگ جمع ہونگے اونمیں لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہیں کرینگے اونہیں وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأُرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُونَ التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ اور روایت ہے زیاد بن لبید سے کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے فتنہ اور مبتلا ہونیکا پس فرمایا یہہ ہوگی وقت جاتے رہنے علم کے کہا میں نے یا رسول اللہ کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتے ہیں قرآن اور پڑھاوینگے اپنے بیٹوں کو اور پڑھاوینگے ہمارے

ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو دن قیامت تک فرمایا گم کیجو تجکو ماں تیری اے زیاد تحقیق تہا مین گمان کرتا تمکو بڑا سمجہدار مرد مدینے کے بیچ مدینے کے کیا نہین یہہ یہود اور نصاری پڑہتے توریت اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچہہ اوسچیز پر کہ بیچ اونکے ہے روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسکے اور اسیطرح دارمی نے ابی امامہ سے **ف** یعنے عجب ہی کہ مقصود کلام کا نہ سمجہا اور گمان کیا کہ قرآن اور علم مراد نزدیک پڑہنے اور جاننے اوسکے ہی اور جسنے پڑہا اور جانا عمل کیا اوسپر باوجودیکہ یہہ بات نہین ہی کیا نہین دیکہتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑہتے ہین اور عمل نہین کرتے ❀ حق ❀ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّيْ امْرُءٌ مَقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيَنْتَقِصُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکہو علم اور سکہاؤ اوسکو لوگونکو سیکہو علم فرایض یا جو احکام کہ فرض ہین اور سکہاؤ اوسکو آدمیونکو سیکہو قرآن اور سکہلاؤ اوسکو لوگونکو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤنگا اور علم بہی کم ہوگا اور ظاہر ہونگے فتنے یہانتک کہ اختلاف کرینگے دو شخص بیچ فرض کے نہ پاوینگے کسیکو کہ فیصلہ کرے درمیان دونونکے یعنے بسبب قلت علم کے یا کثرت فتنونکے یہہ حال ہوگا روایت کی دارمی نے اور دارقطنی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے ساتہہ اوسکے یعنے نہ پڑہاوے کسیکو اور نہ عمل کرے اوسپر مثل گنج کے کہ خرچ کیا جاوے اوسمین سے بیچ راہ خدا کے روایت کی یہہ احمد دارمی نے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب ہی بیچ بیان کرنے پاکی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ

سَيَنْقَبِضُ
سَيَنْقَبِضُ

يَبِيْدُ وَاَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي
الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ
بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا ادہا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنا بہر دیتا ہی ترازو کو یعنے ترازوئی اعمال کو اور سبحان اللہ
والحمد للہ بہر دیتے ہین یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ اوس چیز کو کہ درمیان آسمانوں اور زمین کے ہی اور نماز نور
اور صدقہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک شخص صبح
کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہی اوسکو یا ہلاک کرتا ہی اوسکو روایت کی یہہ مسلم نے اور بیچ
ایک روایت کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتے ہین اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی نہین پائی مینے
یہہ روایت بخاری و مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو
دارمی نے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے **ف** پس ذکر کرنا مصابیح والیکا پہلی فصل مین بدست ہوا اور پاک رہنا
ادہا ایمان ہی اسلئے کہ ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہین اور وضو سے چھوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہین
پس اس باعتبار طہارت پیچ مرتبہ آدہے ایمان کے ہوی اور لفظ اوتملاً بشک سا دیکہا ہی کہ حضرت نے لفظ تملاان کا
تثنیہ فرمایا ہی یا تملأ مفرد اور معنے اس جملہ کے یہہ ہین کہ اگر انکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہی کہ بہر دے
اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور نماز نور ہی یعنے باعث روشنی کی ہی قبر مین اور ظلمت قیامت مین
یا یہہ باز رکہتی ہی گناہون سے اور بری باتون سے اور راہ دکہاتی ہی طرف ثواب کے مانند روشنی کے یا نماز
روشن کرنیوالی دل اور مونہہ کے ہی اور صدقہ دینا دلیل ہی یعنے دلیل ہی اوپر صدق دعوے ایمان کے اور محبت پروردگار
تعالی کے یا معنے یہہ ہین کہ جب بندا سوال کیا جاویگا دن قیامت کے مصرف مال اپنے سے تو صدقات اوسکے
دلیل ہونگے جواب مین اور صبر یعنے باز رہنا گناہون سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور فزع نہ کرنا
مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہی کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہی اور قرآن دلیل ہی واسطے تیرے
یا اوپر تیرے یعنے اگر عمل کیا قرآن پر واسطے تیرے نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیرے کہ جہگڑیگا
اور پس بیچتا ہی اپنی جان کو یعنے صرف کرنیوالا ہی ذات اپنی کو اوسی کام مین کہ متوجہ ہی اوسپر پس آزاد کرتا ہی

کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنے جب کوئی آدمی ایک کام مین متوجہ ہوتا ہی اگر اوس کام مین آخرۃ کو ساتھ دنیا کے خریدا اور ترجیح دی آخرۃ کو چھڑایا نفس اپنے کو عذاب آخرۃ سے اور اگر دنیا کو ساتھ آخرۃ کے خریدا اور ترجیح دی دنیا کو ہلاک کیا اور اپنے تئین عذاب مین ڈالا ❀ بدنیا توانی کہ عقبی خری ❀ بخر جان من ورنہ حسرت بری ❀ ع ح ❀ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلٰثًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو او س چیز کو کہ دور کرے اللہ بسبب اوسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اوسکے درجے یعنے مراتب جنتون مین کہا اصحاب نے ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنے بیماری مین یا بہت جاڑے مین اور کثرت سے رکہنا قدمون کا طرف مسجدون کے یعنے بسبب دور رہنے مسجد کے سے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے پس یہہ ہی رباط اور حدیث مالک ابن انس کے پس یہہ ہی رباط پس یہہ ہی رباط دوہرایا دو بار روایت کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے تین بار ف پورا وضو کرنا یہہ ہی کہ اعضاء وضو پر پانی اچھی طرح پہنچا دے اور تین تین بار دہووے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے یہہ ہی کہ مسجد مین بعد نماز کے دوسری نماز کا منتظر بیٹہا رہے یا اگر نکلے تو دل وہین لگا رہے اور رباط اسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کے مقابلہ مین نگہبانی کے لئے بیٹہے تا وہ چلی نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالی نے بہی حکم فرمایا اسکا اس آیتہ مین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹہنا نماز کے لئے اصل رباط ہی کیونکہ وہان کفار کے مقابلہ مین بیٹہتے ہین یہان شیطان کے مقابلہ مین بیٹہنا ہی کہ بڑا دشمن دین کا ہی اور فرض وضو کے چار ہین دہونا تمام موتہہ کا اور دہونا ہاتہون کا کوہنیون تک اور مسح چوتہائی سر کا کرنا اور دہونا پانو کا ٹخنے تک اور مسح کرنا بالون ڈاڑہی کا جو کہ بیٹہے ہوئے ہین جلد موتہہ کی سے فرض ہی سو تبئین تو یونہی لکہا ہی اور فتاوے عالمگیری اور درمختار مین روایت صحیح اور مفتے بہ یہہ لکہی ہی کہ دہونا ساری ڈاڑہی کا کہ متصل جلد موتہہ کے ہی فرض ہی اور لٹکی ہوئی کا دہونا فرض نہین سنت ہی اور سنتین وضو کی یہہ ہین دہونا ہاتہونکا پہنچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتداء وضو مین اور مسواک

کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑہی اور انگلیون کا اور تین تین بار دہونا ہر عضو کا
اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کرنا بطرح قران مین مذکور ہی اور سارے سر پر مسح کرنا اور پے در پے اعضاء وضو کو دہونا
اور مسح کانون کا کرنا ساتہہ پانی سر کے اور مستحبات اوسکے یہہ ہین داہنی طرف سے شروع کرنا دہونا اعضاء کا اور مسح
گردن کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کے لئے بیٹہنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلے وقت سے وضو کرنا مگر معذور کو اور
پہرا لینا انگوٹہی ڈہیلی کا اور اسیطرح قرط کا یعنے بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانے کہ پانی اوسکے نیچے پہنچتا ہی تو
مستحب ہی اور اگر جانے کہ پانی نہین پہنچتا تو اوسکا ہلا لینا فرض ہی اور مستحب ہی کہ اپنی وضو کری اور سے نکروا دے اور کلام
دنیا کی نکرے مگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کے تو خیر کرلے اور بسم اللہ پڑہے نزدیک دہونے ہر عضو کے اور مسح کرنیکے
اور دعائین جو وقت دہونے ہر عضو کے منقول ہین پڑہے چنانچہ شرح ہندی حصن حصین کے مین بتفصیل لکہی گئی
ہین دیکہہ لے اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہیجے بعد تمام کرنے وضو کے اور زیلعی مین بعد دہونے
ہر عضو کے درود و سلام بہیجنا مستحب لکہا ہی اور بعد تمام کے شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑہنی آئی
ہین پڑہے اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کہڑے ہوکر یا بیٹہے ہوئے پیوے اور تعاہد یعنے خبرگیری کرے پانی پہنچانیکی نیچے بہون کے
اور موچہون کے اور گوشہ چشم پر اور کونچون پانو پر کہ خشک رہ جاوین اور مکروہات وضو کے یہہ ہین منہہ پر پانی
زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنے پانی زیادہ بہانا اور تین بار سے زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتہ
پانی نئے کے اور منہیات وضو کی یہہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کے سے نکرے اور نجس جگہہ وضو نکرے
کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہئے اور مسجد مین وضو نکرے مگر برتن مین کرے یا اوس جگہہ کرے کہ وضو
کیلئے مقرر کی ہی تو جائز ہی اور تہوک اور رینٹہ پانی وضو مین نہ ڈالے ۞ ع ح ملتقطا در مختار ۞ وَعَنْ
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ
حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عثمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے وضو کی پس اچہا وضو کری یعنے ساتہہ رعایت سنتون کے اور مستحبات کے نکلتے ہین گناہ اوسکے یعنے صغیرہ ۰
بدن اوسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون اوسکے سے روایت کی بخاری و مسلم نے ف نکلتے ہین نیچے ناخونون اوسکے
یہہ مبالغہ ہی حاصل یہہ کہ طہارت سے یعنے خوب پاک ہوجاتا ہی گناہون سے مثل اس مضمون کے بیان ہوا اگلی حدیث مین کہ نہین باقی رہتی کچھہ گناہ کی
[illegible] کالدرن ۞ س ۞ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ [illegible]

أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دہوتا ہی موںہہ اپنا نکلتا ہی موںہہ اوسکے سے ہر گناہ کہ دیکہا تہا طرف اوسکے ساتہہ آنکہوں اپنی کے ساتہہ پانی کے یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ آنکہوں سے ہوئی ہیں جہڑ جاتے ہیں پس جسوقت کہ دہوتا ہی اپنے ہاتہہ نکلتا ہی ہاتہوں اوسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو ہاتہوں اوسکے نے ساتہہ پانی کے یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ ہاتہہ سے ہوئی ہیں جہڑ جاتے ہیں پس جب دہوتا ہی پانو اپنے نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلے تہے اوسکی طرف پانو اوسکے ساتہہ پانی کے یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کے یہانتک کہ نکل آتا ہی پاک گناہوں سے روایت کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عثمان رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص مسلمان کہ آوی اوسکو نماز فرض پس اچہا کرے وضو اوسکا اور حضور اوسکا اور رکوع اوسکا مگر ہوتی ہی یہہ نماز کفارہ اون گناہوں کا کہ پہلے کئی تہے اس سے جبتک نہیں کیا کبیرہ اور یہہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنے نماز کہ کفارہ گناہوں کا ہی مخصوص کسی زمانہ پر نہیں ہمیشہ ہی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** خشوع نماز کا یہہ ہی کہ ظاہر باطن سے ادا کیا جاوے کہ دل ترسان ہوا اور نظر سجدہ کی جگہہ پر رکہے اور سوا نماز کے کسی اور چیز میں مشغول نہووے وہی دہیان رکہے اور بدن اور کپڑے اور ڈاڑہی سے کہیلے نہیں اور دائیں بائیں طرف موںہہ نہ پہیرے اور آنکہہ بند نکرے اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اوس لئے کہ رکوع خاص مسلمانوں کی نمازیں ہی یہود و نصاری کی نمازیں علی العموم نہیں اور جب تک نہیں کیا اوسنے کبیرہ مقصود یہہ ہی کہ اسطرح کی نماز گناہوں صغیرہ کو دور کرتی ہی نہ کبیرہ کو ۱۲ ح ۱۲

وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ

غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور اونہی سے روایت ہی کہ وضو کیا اونہون نے پس ڈالا اوپر ہاتھ اپنے کے تین بار پہر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنے ناک سنکی بعد دینے پانی کے ناک مین پہر دہویا مونہہ اپنا تین بار پہر دہویا داہنا ہاتہہ اپنا کہنی تک یعنے کہنی سمیت تین بار پہر دہویا بایان ہاتہہ اپنا کہنی تک تین بار پہر مسح کیا اپنے سر پر پہر دہویا پانو داہنا اپنا تین بار پہر بایان پانو تین بار پہر کہا حضرت عثمان نے دیکہا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اِس وضو میرے کے پہر فرمایا جو وضو کری وضو میرا سا کہ یہہ ہی یعنے برعایت فرائض اور سنتون کے پہر نماز پڑہی دو رکعت نہ بات کری دل اپنے سے بیچ اس نماز کے کچہہ بخشا جاتا ہی واسطے اوسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین **ف** تین بار سے زیادہ دہونا اعضاء وضو کا مکروہ ہی سب علماء کے نزدیک اور مراد یہہ ہی کہ اگر پورا عضو تین بار دہوا جاوے تو ثواب زیادہ کم ہی اسپر اور اگر ایک چلو سے آدہا عضو دہویا اور دوسرے سے آدہا تو یہہ ایکبار ہی ہوا پس اسیطرح مثلاً چہہ چلو سے تین بار کو پورا کیا تو یہہ زیادتی نہوی پہر نماز پڑہی دو رکعت دوگانہ وضو کے نہ درجہ ہی اگر زیادہ پڑہے تو بہی افضل ہی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بعد وضو کے نماز پڑہنی مستحب ہی اگر فرض یا سنتین ہوکر بہی پڑہیگا کافی ہین اور نہ بات کری دل اپنے سے یعنے دل مین باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتہہ نماز کے نہین ہین نہ کری خیال الہی کی طرف لگائی رکہے اور اگر خطری آوین اور اونکو دفع کری اور حضور سے باز نہ رہے تو کہیں کچہہ مضر نہین ۔ع ح ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہا وضو کری پہر کہڑا ہو پہر نماز پڑہے دو رکعت متوجہ ہو کر اون دونوں مین ساتہہ دل اور مونہہ اپنے کے یعنے ساتہہ باطن اور ظاہر کے مگر واجب ہوگئی

مگر جب آپ ہی وسیلے اوسکے بہشت روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ کہا اسو لیئے حقیقۃ یا حکما یعنی مثل اسبشہ کہ پڑھے حضو صبا جبکہ عذر رکہتا ہو ١٤ع

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا

اور روایت ہے حضرت عمر ابن الخطاب رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہنچاوے یا فرمایا پس پورا کرے وضو پہر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے بہشت کے آٹھون داخل ہو جس سے چاہے اسیطرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کے اور اسیطرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کے اور ذکر کیا شیخ محی الدین النووی نے بیچ اخر حدیث مسلم کے جسطرح روایت کیا ہمنے اوسکو اس عبارۃ کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنے شہادتین پر اس دعا کو اے بار خدا یا کر مجھے توبہ کرنیوالوں اور کر مجھے پاکیزگی کرنیوالون سے اور حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نے بیچ صحاح کے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کے بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلے آن محمدا سے **ف** دروازے بہشت کے اٹھون یہان بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہین اوس حساب سے ہشت بہشت بولتے ہیں آور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے الخ یعنے جسطرح روایت مسلم کی ہمنے بیان کی وہی روایت محی الدین نے بہی شرح مسلم مین نقل کی ہے اور اوسکے اخیر سے عبارۃ بڑہا دی جسے زاد الترمذی آخر تک اور کر مجھے توبہ کرنیوالون سے یعنی توبہ کرین گناہون سے اور رجوع کرین ہمیشہ

اور اس سے مراد یہہ نہین ہی کہ ہمیشہ گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب گناہ واقع ہو وی تو توبہ الہام کرے گناہ
بہت ہون تا مضمون اس آیت مین داخل ہو وین اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ یعنے اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالونکو یعنے
انکو کہ نہین پہرتے ہین دروازہ مولی اپنے کیسے اور نہین نا امید ہوتے رحمت اوسکی سے اور تجکو پاکیزگی کرنیوالون سے یعنے پاک
ہو وین برے اخلاق سے پس اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طہارت اعضاء ظاہر کی کہ ہمارے اختیار مین تہی بجا لائی اور طہارت
احوال باطن کی تیرے ہاتہہ ہی پس نصیب کر اپنے فضل سے ❁ اے در خم چوگان تو دل ہچون گوے ❁ بیرون
نہ ز فرمان تو جان یکسر موے ❁ ظاہر کہ بدست ماست شستیم تمام ❁ باطن کہ بدست تست از او تو بشوے ❁ اور اسی
وضو کیا آخر تک بعد فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ کے عبارۃ اس روایت مین یون ہی ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ
مِنْ اَيِّهَا شَاءَ اور مکرر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمدا کے ہے کلمہ اشہد کا کہ پہلے لفظ ان محمدا کے مصابیح والے نے ذکر کیا
ترمذی نے نہین ذکر کیا لیکن یہہ اعتراض ہے مصنف کا مصابیح والے پر کہ یہہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری مسلم مین نہین ہے
بلکہ جامع ترمذی مین ہی پس اسکو حسان مین لانا چاہئے تہا اور معلوم کیا چاہئے کہ جزری نے حصن حصین مین ساتھ
رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کے بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بہی ذکر کیا ہی یعنے کلمہ تین بار
پڑھے اور نسائی اور حاکم کی روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کے یہہ بہی پڑھنا آیا ہے سبحانک اللہم وبحمدک اشہد
ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہہ ہی کہ یہہ سب ملا کر پڑھے اور مستحب ہین یہہ اذکار نہانے والے کو
بہی ❁ ح ع ❁ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِيْ
يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ
فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری
پکاری جاوے گی دن قیامت کے روشن پیشانی سفید اعضا اثر وضو سے پہر جو کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ دراز کرے
روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہئے کہ کرے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف غر جمع اغر کی یعنے سفید چہرہ
اور محجل جسکے ہاتہہ پاؤن سفید ہون یعنے بسبب وضو کے یہہ اعضا روشن ہونگے اور معنے یہہ ہین کہ جب پکارے
جاوینگے نمازی لوگو نہین سے محشر مین یا طرف جنت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنے پیشانی
کے اوپر سے ٹہوڑی کے نیچے تلک اور ایک کان سے دوسرے کان تلک خوب دہووے اور دراز کی تحجیل کی یہہ ہی کہ کہنے

کہ کہنچے کے اوپر تلک یا تو وہ ہو وہی اور ذکر درازی تحجیل کا نہ کیا اس لیے کہ دونو آپس مین لازم ایک دوسرے کے ہین یعنے
ایک کی درازی کو فرمایا تو دوسرے کی آپسے سمجھی جاویگی ٭ح٭ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور اونہی
سے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچیگا زیور مومن کو یعنے جنت مین جہان تلک کہ پہنچیگا
پانی وضو کا روایت کی یہہ مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا
اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو
اور ہرگز نہ طاقت رکہہ سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین عملون تمہارے سے نماز ہے اور نہین محافظت کرتا
وضو پر مگر مومن روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف سیدھے رہو یعنے مستقیم رہو بیچ اعمال
اور ہمیشہ سیدہی راہ چلو داہنے بائین میل نکرو از بسکہ یہہ امر بہت مشکل تہا فرمایا لن تحصوا یعنے اوپر طرح تمام و
کمال کے استقامت نہین کرسکنے کے تم اور جب حکم کیا ساتہہ نہ طاقت پانیکے استقامت پر اور نہ ادا کرسکنے
حقوق اوسکے تمام افعال و احوال مین تو آکاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کے کہ اگر اوسمین استقامت کروگے
تو تدارک سب تقصیرات کا ہوجائیگا کہ وہ نماز ہے پس نگاہ رکہو شرایط اور اداب اوسکے اور ادا کرو حقوق
اوسکے بعد اوسکے اشارہ فرمایا ساتہہ مقدمہ اوسکے کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضو اور طہارت ہے
فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اوسکی یعنے سنن و اداب اوسکے نہین بجا لاتا مگر مومن کامل جو کہ ہمیشہ حاضر
رہتا ہے ساتہہ دل اور بدن اپنے کے بیچ درگاہ رب اپنے کے اس لیے کہ حاضر ہونا اوسکی درگاہ پاک مین بدون
طہارت ظاہر و باطن کے بعید ہے ادب سے ٭خ ع٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے لکہی جاتی ہین واسطے اوسکے دس نیکیان روایت
کی یہہ ترمذی نے ف یعنے ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اوس سے دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور لکہا ہے علما نے کہ یہہ ثواب
جب ہے کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑہ چکا ہو اور پہر وضو کرے اور شرح السنہ مین لکہا ہے کہ تجدید وضو کی

مستحب ہی جو وقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑہ چکا ہی اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہی وضو پر وضو کرنا جو وقت کہ پہلے
وضو کے بعد نماز نہ پڑہی ہو ٭ ح ع ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہی اور کنجی نماز کی وضو ہی روایت کی یہہ احمد نے ف یعنے جیسے دروازہ بغیر کنجی کے نہیں کہلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت میں نہیں جاتا اس میں مبالغہ ہی محافظت کرنے نماز پر گویا نماز حکم ایمان میں ہی کہ بغیر اوسکے بہشت میں جانا میسر نہیں ہوتا لیس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہیں کہ یہہ سبب ہی دخول جنت کا ٭ ح ع ٭ وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا یُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سے اونہے روایت کی ایک شخص سے صحابیوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز صبح کی پس پڑہی سورہ روم پس متشابہ ہوا حضرت پر پس جب نماز پڑہ چکے فرمایا کیا حال ہی لوگوں کا نماز پڑہتے ہیں ساتہہ ہمارے اور نہیں اچہا وضو کرتے اور سوا اسکے نہیں کہ ہم پر اشتباہ ڈالتے ہیں قرآن کو یہہ لوگ روایت کی یہہ نسائی نے ف اسمیں اشارہ ہی طرف اسکے کہ سنن اور اداب کا ترک کرنیوالے ہیں واجب کے برکت سے اور برکت اونکی سرایت کرتی ہی غیر میں جیسیکہ قصور کرنا اونمیں باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور سنکے نہ ادا کرنے میں دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہہ حدیث باعث عبرت کی ہی اون لوگوں کے لئے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہیں نہیں دیکہتے کہ سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کو باوجود استغراق حالت پڑہنے قرآن کی میں کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک ادنی امتی کی سے کہ کوئی ادب یا سنت وضو کے اوس سے رہ گئے ہونگے تاثیر کی کہ قراۃ میں متشابہ لگا پس کیا حال ہوگا اونکا کہ مصاحب اہل فسق اور اہل بدعت کی میں گرفتار ہیں نشست و برخاست ساتھ اونکے رکہتے ہیں پس پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ سے اور نام شخص روایت کرنیوالے کا مرشد سے اغر غفاری لکہا ہی ٭ ع ح ٭

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِیْ اَوْفِیْ یَدِہٖ قَالَ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَؤُہٗ وَالتَّکْبِیْرُ یَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ

اُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَالِكَ وَعَنْ يَمِيْنِي مِثْلَ ذَالِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلَ ذَالِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ اِلٰى اُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذَالِكَ غَيْرُهُمْ وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطے اونکے ساتہہ سجدہ کے دن قیامت کے اور مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اونکو کہ اوٹہاوین سر اپنا پس دیکہون کا مین طرف اوسچیز کی کہ اگے میرے ہی پس پہچانونگا مین امت اپنی درمیان امتون کے اور دیکہون گا مین پیچہے اپنے مانند اسکے یعنے اژدحام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنے اپنے مانند اسکے اور بائین اپنے مانند اسکے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیونکر پہچانوگے تم امت اپنی کو درمیان امتون کے کہ درمیان حضرت نوح کے امت تمہاری تک ہین فرمایا وہ یعنے امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانوون والے ہونگے بسبب نشان وضو کے نہین ہوگا کوئی اسطرح سے سوا اونکے اور پہچانونگا اونکو یہہ کہ دیے جاوینگے وہ عمل نامے اپنے دائین ہاتہون مین اور پہچانونگا اونکو یہہ کہ دوڑینگی آگے اونکے اولاد اونکی یعنے خوردسال روایت کی یہہ احمد نے **ف** اوٹہاوین سر اپنا یعنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب حاضر ہونگے تو شفاعت کے لئے سجدہ مین جاوینگے بمقدار ایک ہفتہ کے سجدہ مین رہینگے پہر حکم ہوگا کہ سر اوٹہا اپنے محمد اور چاہ ای محبوب میرے جو کچہہ چاہتا ہی تا دیا جاوے تجکو پس حضرت سر اوٹہاوینگے اور زبان ساتہہ شفاعت خلق کے کہولینگے اور دروازہ شفاعت کا کہلواوینگے اور یہہ جو فرمایا کہ آگے پیچہے اور دائین بائین مانند اسکے مراد یہہ ہی کہ ہر طرف امت کو دیکہونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اونکی اور تفاوت مراتب اونکے اور درمیان نوح کے امت تمہاری تک ہین یعنے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک کہ مدت مدید ہی اسمین بہت سی امتین گذرتی ہین اونمین سے اپنی امت کو کیونکر پہچانوگے اور نوح علیہ السلام کا ہی نام لیا اور نبی کا نہ لیا اسلئے کہ یہہ پہلے نبی ہین صاحب شرع ❁

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

باب اوسچیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنے اسمین بیان اونچیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت امام اعظم رح کے وضو ٹوٹتا ہی انچیزون سے پاخانہ یا پیشاب کے رستہ سے جو چیز نکلے یعنے پاخانہ پیشاب بادی وغیرہ کیڑا ہو

مرد یا عورت کے آگے کے ستر سے نکلے ہو اوس سے وضو نہیں جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اوس چیز سے کہ نجس ہو یعنی
خون یا پیپ وغیرہ بدن میں سے آپ سے نکل کر اوس جگہ پہنچے کہ اوسکو دہونا وضو یا غسل مین لازم ہی یعنی اگر کسی کے
پالیسے تک یا ناک کے اندر ہی تو نہیں ٹوٹیگا اس لیے کہ اونکا دہونا لازم نہیں اور ٹوٹتا ہی قی کرنے سے موہنہ بہر کر
خواہ اناج نکلے یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سے نہیں ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کری تو
اوسمین بہرنا موہنہ کا شرط نہین بلکہ برابر تہوک کے یا غالب ہو کا تہوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا
تو نہیں اور اگر تہوڑی تہوڑی قی ایک ہی متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو موہنہ بہر جاوی تو اوس سے
وضو جاتا رہتا ہی اور جس چیز سے وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس بہی نہین ہی مثلاً تہوڑی سی قی کی یا خون کہ نہ بہا تو نجس
نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونے سے اور نشے سے اور بیہوش ہو جانے سے اور قہقہہ بالغ کے سے اوس نماز مین
کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرۃ فاحشہ سے اور مباشرۃ فاحشہ یہ ہی کہ ستر مرد و عورت کے مل جاوین یا دو
عورتوں کے یا دو مردوں کے ساتہ انتشار کے یعنی کہڑی ہونے کے اور ٹوٹتا ہی سونے سے لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنے
بدن پر یا دیوار وغیرہ پر لیکن اسطرح سو جاوی کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوے تو گر پڑے اور اگر اسطرح سو جاوے
کہ مقعد زمین سے اوٹہ جاوی یعنی پہلو پر یا کولہو پر یا چت یا موہنہ کے بل یا کولہو دیوار وغیرہ سے لگا کر
یا پیٹ پانو پر لگا کر جہکا ہوا سو جاوی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کہڑا کہڑا سو جاوی یا بیٹہ کر سوا ان قسموں کے
یا رکوع کی حالت مین یا سجدہ کی حالت مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کے ہوں
اور اگر کیڑی زخم مین سے نکلین یا گوشت کٹ کر گری تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائی اور وہ لہو پیکر بہر گئی
یا بڑی چچڑی نے پیٹ بہر کر لہو پیا تو بہی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین اور اگر ایک شخص کی آنکہ دکہتی ہی
اور آنسو نکلتے ہین اوسکو ہی وضو جاتا رہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ جاری رہین تو صاحب عذر ہو جاتا ہی اکثر لوگ اس مسئلہ
سے غافل ہین اسیطرح اگر کان دکہتا ہی اور اوس سے پیپ یا کچہہ نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کے
پیپ وغیرہ کان سے نکلے تو نہین جاویگا یہہ چیزین توڑنیوالی وضو کی کہ بیان ہوئین انمین سے دو چیز وضو توڑتی بالاتفاق
سب علما کا کہ اوس سے وضو جاتا رہتا ہی وہ جو چیز نکلے آگے پیچہے سے اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین
ملتقی درمختار ٭ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوٰۃ من احدث حتی یتوضأ متفق علیہ**

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ایک شخص سے بنی سلیم مین سے کہ گنا ان باتون کو یعنی جو آگے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ پر کے یا اپنے ہاتھہ مین ٹہہ اپنے گنے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنی ثواب اسکا بہردیتا ہی آدہی ترازو اور الحمد للہ بہردیتا ہی اوسکو یعنی الحمد کہنا ساتہہ سبحان اللہ کے مل کر بہردیتا ہی یا الحمد سے ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بہردیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان وزمین کے ہی اور روزہ آدہا صبر ہی اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہے

ف یا اپنے ہاتھہ پر کے یہہ شک راوی ہی یعنی پکڑ مین حضرت نے اونگلیان میری یا اونگلیان اپنی اور ہتیلی میں بندکر پانچ باتین گنین اور روزہ آدہا صبر ہی یعنی پورا صبر تو یہہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکے رکہے یعنی بجالاوے اور گناہون سے روکے یعنی مکرہی پس روزہ مین نفس کو طاعت پر روکے رکہنا ہوتا ہی اس اعتبار آدہا صبر ہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہی وضو کا پہر کلی کرتا ہی نکلتے ہین گناہ موہنہ اوسکے سے اور جس وقت ناک سنکتا ہی نکلتے ہین گناہ ناک اوسکی سے پس جس وقت دہوتا ہی موہنہ اپنا نکلتے ہین گناہ موہنہ اوسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے پلکون آنکہون اوسکے سے پس جب کہ دہوتا ہی دونو ہاتہہ اپنے نکلتے ہین گناہ ہاتہون اوسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون دونون ہاتہون اوسکے سے پس جب کہ مسح کرتا ہی سر اپنے کو نکلتے ہین گناہ سر اوسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین دونون کانون اوسکے سے پس جب دہوتا ہی دونون پانون اپنے نکلتے ہین گناہ پانون اوسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون پانون اوسکے سے پہر ہوتا ہی چلنا اوسکا طرف مسجد کے اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطے اوس کے روایت کی یہہ مالک اور نسائی نے ف یہان تلک کہ نکلتے ہین دونون کانون اوسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ کان داخل سر کے ہین جیسا کہ مذہب حنفیہ ہی اسلئے کانون کے مسح کیلئے نیا پانی نہین لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لئے لیا ہی

اور سب مسح کانوں کا بھی کر لیتے ہیں اور نماز پڑھنی اوسکی زیادتی واسطے اوسکے یعنی گناہوں سے سبب وضو کے پاک ہوچکا
اب زیادہ ہوتی ہے یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے ع ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ
مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ
مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ میں یعنی جنت البقیع میں دعا مغفرۃ کے
لئے پھر کہا سلام ہے تمپر اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں اور
آرزو رکھتا ہوں میں یہہ کہ دیکھوں بھائیوں اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہیں ہم بھائی آپکے اے رسول خدا کہا تم
ہو یار میرے اور بھائی میرے وہ ہیں کہ نہیں آئے ابھی پس عرض کیا صحابہ نے کسطرح پہچانوگے تم یعنی قیامت
میں اونکو کہ نہیں آئے امت تمہاری میں سے اے رسول خدا پس فرمایا خبر دو مجکو اگر ہو ایک شخص کہ ہوں
واسطے اوسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانو درمیان گھوڑوں نہایت سیاہ کے کیا نہیں پہچانیگا
گھوڑے اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہان ضرور پہچانیگا اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنی قیامت میں
سفید پیشانی سفید ہاتھ پانو اثر وضو کے سے یعنی پس اس علامت سے اونکو پہچانونگا اور میں ہوں گا
میر سامان اونکا اوپر حوض کوثر کے روایت کی یہہ مسلم نے ف تم ہو یار میرے یعنی تم بھائی بھی ہو
اور رفیق خاص میرے ہوا ور بھائی نہیں پیدا ہوئے ہیں اور بعد میرے پیدا ہونگے یعنی تابعین وغیرہ وہ نرا
بھائی چارہ ہے اسلام کا رکھتے ہیں میرے ساتھ اور میں ہوں میر سامان یعنی کار و بار مغفرت اور رفعت
درجات انکا درگاہ صمدیت میں پہلے جاکر درست کرتا ہوں ح ۞ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرِفُ أُمَّتِي

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز اوس شخص کی کہ بیوضو ہو جبتک کہ وضو کرے یہ روایت کی بخاری مسلم نے ف یہ اوسکے حق مین ہی کہ پانی رکھتا ہو اور قدرت بھی رکھتا ہو اوسکے استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہو اوسکے استعمال کی تو تیمم کر لے ساتھ خاک کے اور اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک اور قدرت اینپر رکھتا ہو کہ اوسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز نہ پڑھے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ واسطے حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علمانے لکھا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصدًا نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی اوسے ارادہ نہووے تو وہ کافر ہوجاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگونکی شرم کر کر تو بھی کافر ہوتا ہے کیونکہ دونو صورتمین اسنے شرع کو حقیر جانا ٭ ع ح ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے علیہ وسلم نے نہین قبول کیجاتی نماز بغیر طہارت کے اور نہین قبول ہوتی خیرات مال حرام مین سے روایت کی یہہ مسلم نے ف کہا ہی بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سے اور امید رکھتا ہی ثواب کی کافر ہوجاتا ہی ٭ ع ٭ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ اِبْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی رضو سے کہا تہا مین ایک شخص بہت مذی ڈالنے والا پس تہا مین حیا کرتا یہہ کہ پوچھون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم اوسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطے ہونے بیٹی اونکیکے یعنے نکاح میں میرے پس امر کیا مینے مقداد کو یعنے پوچھنیکا حضرت سے پس پوچہا اونے یعنے اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہی اوسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دہو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرلے یہ روایت کی بخاری مسلم نے ف اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوۃ کا اور اوسچیز کا کہ متعلق ساتھ مباشرت عورتون کے ہی روبرو خسر کے مناسب نہین ٭ ح ٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کہانے
اوس چیز کیسے کہ پہنچی اوسکو آگ یعنے جو چیز آگ سے پکی ہو روایت کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محی السنہ نے رحمت بہیجے اللہ
اوپر اوسکے یہہ حکم منسوخ ہی ساتہہ حدیث ابن عباس کے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود بہیجے اللہ کا اوپر اوسکے اور سلام کہایا
شانہ بکری کا پہر نماز پڑہی اور نہین وضو کیا روایت کی یہہ بخاری ومسلم نے **ف** دوسری تاویل اس حدیث مین
یہہ کرتے ہین کہ مراد وضو سے یہان دہونا ہاتہہ اور مونہہ کا ہی واسطے دور کرنے چکنائی کے کہ یہہ سنت ہی
اور اسکو وضو طعام کہتے ہین اس صورت مین منسوخ کہنے کی حاجت نہین ۞ ح ۞ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ
الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ
الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَبَارِکِ الْاِبِلِ قَالَ لَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے تحقیق
ایک شخص نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری کیسے یعنے اسکے کہانے سے
اگر وضو چاہتا ہی تو پہر کرون فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو مت وضو کر کہا اوسنے کیا وضو
کرون مین کہانے گوشت اونٹ کیسے فرمایا کہ ہان وضو کر کہانے گوشت اونٹ کیسے کہا اوسنے کہ نماز پڑہون مین
بیچ جگہہ رہنے بکریون کے کہا کہ ہان کہا اوس شخص نے کہ نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بندہنے اونٹونکے فرمایا کہ نہین
روایت کی یہہ مسلم نے **ف** نزدیک امام احمد حنبل کے کہانے گوشت اونٹ کیسے وضو کرنا آتا ہی اس لئے
کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ
کے نزدیک وضو نہین جاتا اس واسطے کہ انکے نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کے ہی یعنے ہاتہہ مونہہ دہو
ڈالنا کیونکہ اسکے گوشت مین بساندہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کے گوشت سے یا یہہ حدیث منسوخ ہی
اور اونٹون کے بندہنے کی جگہہ جو نماز پڑہنے کو منع فرمایا تو یہہ نہی تنزیہی ہی اور منع اس لئے فرمایا کہ وہان
مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہی اوسکے بہاگنے کا اور لات مارنیکا بخلاف بکریون کے کہ غریب ہوتی
ہین اور یہہ جائز ہونا اور منع ہونا اس صورت مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سے اور اگر
نجاست ہوگی تو مرابض مین بہی پڑہنی مکروہ ہوگی ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ اَخَرَجَ مِنْہُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پاوے ایک تمہارا اپنے پیٹ کے بیچ کچھ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کے پس مشتبہ ہوا اوپر اوسکے کہ نکلی ہی اوس سے کچھ چیز یا نہیں پس نہ نکلے مسجد سے یعنی وضو کے لئے یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو روایت کی یہہ مسلم نے ف یہان تک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو یہہ باعتبار غالب کے ہی غرض اس حدیث سے یہہ ہی کہ یقینًا معلوم ہووے نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنے اور بو نہ پاوے جب وضو ٹوٹا سمجھے ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اسکے چکنائی ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کہانے چکنی چیز کے کلی کرنی مستحب ہی اس لئے کہ موہنہ میں لقمہ اوسکا کچھہ رہتا ہی شاید حالت نماز میں پیٹ میں پہنچے اور اسی پر قیاس کیجاتی ہی جو چیز کہ موہنہ مین لگ رہی ہی اور خوف ہی پیٹ مین پہنچنے کا اوسکے بہی کلی کرنی مستحب ہی اور اس سے علما نے استنباط کیا ہی کہ دہونا دونو ہاتہون کا پہلے کہانا کہانے سے ستہرائی کے لئے مگر یقین ہو ستہرائی ہاتہون کا طہارت اور میل سے تو نہ ہو اور اسیطرح بعد فارغ ہونیکے کہانے سے بہی دہوئے مگر ہاتہون کو اگر کچھہ لگا نہ ہو بسبب اسکے کہ کہانا خشک تہا یا چمچے وغیرہ سے کہایا ہی تو ضرور نہ ہو دہی اور مناسبت اس حدیث کو ساتہہ باب کے یہہ ہی کہ کلی مذکورہ متممات وضو سے ہی ع ٭ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوٰتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُہٗ فَقَالَ عَمَدًا صَنَعْتُہٗ یَا عُمَرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتہہ ایک وضو کے یعنی ایک وضو سے پانچون نمازین پڑہین اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے اونکے حضرت عمر نے تحقیق کیا تمنے آجکے دن ایک چیز کہ نہ تہے کرتے اوسکو پس فرمایا قصد کیا مینے اسکو اے عمر روایت کی یہہ مسلم نے ف

ایک چیز کہ نہ ہو کرنے لیعنے کہی ہو ووسے پڑہنا اور مونہہ پر مسح کیا یہ معمول ہی جیسے اسطرح پڑہتا بلکہ

ہر نماز کے لئے وضو تازہ کرتے تھے سکے جو بہتر فرمایا کہ قصدا لیسے کیا لیعنے تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کریں ع

وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا

بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سوید بن نعمان سے یہہ کہ وہ نکلے ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

اوس سال کہ خیبر فتح کیا یہان تک کہ جسوقت پہنچے بیچ صہبا کے کہ نام شہر کا ہی وہ ہی نزدیک خیبر کے نماز پڑہی عصر

پہر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اوسکو پس گہولے گئے پس کہایا رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم نے اور کہایا ہمنے پہر کہڑے ہوئے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی ہمنے پہر نماز پڑہی اور نہ کیا وضو

روایت کی یہہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کہا وے تو اوس سے وضو نہیں

ٹوٹتا ہے ٭ الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو کرنا مگر

آواز سے یا بو سے روایت کی یہہ احمد و ترمذی نے ف لیعنے شک سے وضو نہیں جاتا جبتک یقین نہو

فقط تو اوس سے وضو نہیں جاتیگا جب یقین ہو نکلنے ہوا کی کا ٹوٹ جانیگا ع ٭ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ

الْمَنِيِّ الْغُسْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا پوچہا میں نے

حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا پس فرمایا نکلنے مذی سے ہی وضو اور نکلنے منی سے ہی غسل

روایت کی یہہ ترمذی نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہی ان

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور [illegible] ہے اور تحلیل اوسکی سلام پھیرنا روایت
کی ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت [illegible] سے اور ابی سعید سے ف یعنی تکبیر
کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور سب چیزیں حلال یعنی کھانا پینا اور کلام سنانی نماز کے [illegible]
سلام پھیرنے سے وہی چیزیں حلال ہوجاتی ہیں ۱۲ ح ۞ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی بن طلق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
حدث کرے ایک تمہارا یعنی بائی بغیر آواز کے نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدون
اونکے روایت کی ترمذی اور ابوداود نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ
الْوِكَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاویہ ابن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سوا اسکے نہیں کہ آنکھیں سربند ہیں سرین کی پس جس وقت سو جاتی ہیں آنکھیں کھل جاتا ہے سربند روایت کی
یہہ دارمی نے ف یعنی جب آدمی جاگتا ہے تو گویا سربندھا ہے اوسکی مقعد پر رکی رہتی ہے ہوا اور جب سویا
تو اختیار جاتا رہتا ہے اور جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور گمان ہوتا ہے نکلنے ہوا کا پس اسی گمان کے لیے نیند
سے وضو ٹوٹتا ہے ۱۲ ع ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ
وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ
مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰہُ هٰذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
أَصْحَابُ [illegible] صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ
ثُمَّ يُصَلُّونَ وَ[illegible] رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ
يَنَامُونَ بَدَلَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ اور روایت ہے حضرت
[illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سربند سرین کی دونو آنکھیں ہیں پس جو شخص کہ سو گیا
پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی ابوداود نے اور کہا شیخ امام محیی السنہ نے رحمت کرے اوسکو اللہ یہہ حکم غیر
سوا بیٹھنے والے کے اسواسطے کہ صحیح ہوا ہے انس سے کہا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہان تک کہ جہک جاتے تھے سر اونکے پہر نماز پڑھتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے روایت کی ہیہ ابوداود
اور ترمذی نے مگر یہہ ذکر کیا ترمذی نے لفظ ینامون کا بدلے ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے ف یعنے سوا بیٹہنے
والیکے یعنے یہہ حکم اوس شخص کے حق مین ہی کہ سو جاوی لیٹکر پس جو سو وی بیٹہے ہوئے اسطرح کہ ٹہیری رہے مقعد اوسکی
زمین پر پہر جاگے اور مقعد اوسکی اسیطرح ٹہیری ہو زمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اگرچہ بہت سو رہا ہو چنانچہ
حدیث انس سے کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹہے ہوئی سونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور قسمین بیٹہنے کی کہ فقہ مین مذکور
ہین قیاس سے یا اور حدیثون سے ثابت کی ہین ۱۲ ع ح ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ
مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق وضو لازم ہی اوپر اوس شخص کے کہ سو جاوی لیٹکر پس تحقیق جس وقت کہ لیٹا ہی ڈہیلے
ہو جاتے ہین جوڑ اوسکے یعنے پہر خوف ہی ہوا نکلنے کا روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف کہا
میرک شاہ نے یہہ سند ہی راوی اسمین یزید دالانی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات
کے ہی ع ٭ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ
أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چہووے
ایک تمہارا ذکر اپنے کو پس چاہئے کہ وضو کرے روایت کی مالک اور احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ذکر کے چہونے سے وضو کے ٹوٹنے مین اختلاف کیا ہی علما نے بلکہ صحابہ
کرام رض مین بہی اختلاف تہا امام شافعی رح کے نزدیک اگر ذکر کو نکی ہتیلی سے چہوے وضو جاتا رہتا ہی اور
امام اعظم رح کے نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل انکی ہی حدیث طلق کہ آتی ہی روایت قیس بن طلق کی کہ اوسنے
اپنے باپ سے روایت کی مسند ابی حنیفہ مین مذکور ہی اور بہت سی حدیثین روایت کی ہین جسکو شرح ملا علی قاری
اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکہے خاطر جمعی ہو جائیگی اور ابن ہمام نے لکہا ہی حق یہہ ہی کہ دونو حدیثین برابر
ہین لیکن ترجیح ہی حدیث طلق کو یعنے جو آگے مذکور ہوتی ہی اسلیے کہ حدیث مردون قوی ہوتی ہی کیونکہ وہ
عورتون کی نسبت علم کو خوب یاد رکہتے ہین اسلیے دو عورتونکی بمنزلہ گواہی ایک مرد کے ہوتی ہی ۱۲ ع ٭ وعن

وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ
بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ
لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا
شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ
لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ اور روایت ہی طلق بن علیؓ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چھونے آدمی کے اپنے ستر کو پیچھے اسکے کہ وضو کیا اوسنے فرمایا اور نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا
اوس سے روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا شیخ
امام محیی السنۃ رحمہ اللہ نے یہہ منسوخ ہی اسواسطے کہ ابو ہریرہ مسلمان ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی
ابو ہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جبوقت کہ پہنچاوے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ستر اپنے کے
کہ ہو درمیان ستر کے اور ہاتھ اوسکے کوئی چیز حائل پس چاہئے کہ وضو کرے روایت کی یہہ شافعی اور دار قطنی نے اور روایت
کی نسائی نے بسرہ سے مگر نہیں ذکر کیا کہ ہو درمیان ستر کے اور ہاتھ کے کچھہ چیز ف یہہ کلام شافعیہ کا ہی
کہ جب ابو ہریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سننا اونکا حدیث کو بھی بعد سننے طلق کے ہوئیگا پس حدیث
ابو ہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کے ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ بعد اسلام لانے ابو ہریرہ کے یہہ
کیونکر لازم آتا ہی کہ ابو ہریرہ نے سنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ طلق نے بعد ابو ہریرہ کے سنا ہو دعوی تمہارا تو جب
صحیح ہو کہ یہہ ثابت کرو کہ طلق نے اسلام لانے ابی ہریرہ کے پہلے چلا گیا اپنے وطن اور نہیں صحبت میں رہا
حضرت کے بعد اسکے اور کہاں ٹھہرنے کا [illegible] تعارض دو حدیثونکے پہرتے ہیں ہم طرف اقوال صحابہ کے حضرت علی
اور ابن مسعود اور ابو درداء اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتے تھے کہ چھونے ستر کے وضو نہیں
ٹوٹتا ہی واللہ اعلم بالصواب ﷺ ح ﷺ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالِ اِسْنَادٍ

عُروۃ عن عائشۃ وانضا اسناد ابراہیم التیمی عنہا وقال ابوداود
ہذا مرسل وابراہیم التیمی لم یسمع عن عائشۃ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعضی بیویوں اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے روایت کی ابوداود
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کے ساتھ کسی حال کے
سند عروہ کی عائشہ سے اور نہیں سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سے اور کہا ابوداود نے یہہ حدیث مرسل ہے
اس لئے کہ ابراہیم تیمی نے نہیں سنا حضرت عائشہ سے **ف** اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے علماء کا امام شافعی
اور امام احمد رح کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورۃ غیر محرم کے اور امام مالک کے نزدیک ساتھ شہوۃ
کے چھونے ٹوٹ جاتا ہے اور نہیں تو نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک نہیں جاتا دلیل انکی یہہ حدیث ہے اور حدیث حضرت
عائشہ کی کہ صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت رات کو نماز تہجد کے لئے اوٹھتے تو میں سوئی
ہوتی تھی اور ہوتے تھے دونوں پاؤں میرے بیچ جگہ سجدہ آنحضرت کے پس وقت سجدہ کے پاؤں میرے ٹھوکدیتے تب میں
سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھونے عورۃ کے سے وضو نہیں جاتا اور یہہ جو ترمذی نے کہا کہ عروہ کو سماع
حضرت عائشہ سے نہیں ہے یہہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوتا صحیحین میں اکثر حدیثوں سے سماع عروہ کا حضرت
عائشہ سے ثابت ہوتا ہے اس بات کے نقل کرنے میں مصنف مشکوۃ کا چوک گیا ہے قول ترمذی کا جیسے
مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابوداود نے یہہ مرسل ہے یعنی ایک نوع مرسل کی ہے یعنی منقطع جواب اسکا
یہہ ہے کہ حدیث مرسل حجہ ہے نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کے پس یہہ بھی باعث طعن نہیں ۵ ع ح ۵

وعن ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفًا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی رواہ ابوداود وابن ماجہ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ گوشت
پھر پونچھ لیا ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کے کہ تھا بچھا ہوا نیچے انکے پھر کھڑے ہوگئے پس نماز پڑھی
روایت کی یہہ ابوداود وابن ماجہ نے **ف** پس نماز پڑھی یعنے وضو کیے سمیت جو لیا تھا ثابت ہوا کہ گوشت
کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر چکنائی ہاتھ میں رہ جاوے تو ہاتھ کا دھونا
ہاتھ سونے کا کچھ ضرور نہیں ۵ ع ح ۵ وعن ام سلمۃ انہا قالت قربت الی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم جنباً فاکل منہ ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضأ رواہ احمد

اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ لائی اونہوں نے کباب پسلی مین طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو بہنا ہوا پس کہایا اوسمین سے پہر کہڑے ہوئے طرف نماز کے اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ موتہہ دہویا روایت کی یہ احمد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن ابی رافع قال اشہد لقد کنت اشوی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن الشاۃ ثم صلی ولم یتوضأ رواہ مسلم

روایت ہی ابی رافع سے کہا قسم کہاتا ہوں میں تحقیق تہا میں بہونتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ میں ہوتی ہی دل اور کلیجی وغیرہ پس کہاتے پہر نماز پڑہتے اور وضو نہیں کرتے روایت کی یہ مسلم نے

وعنہ قال اہدیت لہ شاۃ فجعلہا فی القدر فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذا یا ابا رافع فقال شاۃ اہدیت لنا یا رسول اللہ فطبختہا فی القدر فقال ناولنی الذراع یا ابا رافع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع الآخر فناولتہ الذراع الآخر ثم قال ناولنی الذراع الآخر فقال یا رسول اللہ انما للشاۃ ذراعان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو سکت لناولتنی ذراعا فذراعا ما سکت ثم دعا بماء فمضمض فاہ وغسل اطراف اصابعہ ثم قام فصلی ثم عاد الیہم فوجد عندہم لحما باردا فاکل ثم دخل المسجد فصلی ولم یمس ماء رواہ احمد ورواہ الدارمی عن ابی عبید الا انہ لم یذکر ثم دعا بماء الی آخرہ

اور روایت ہی ابو رافع سے کہ تحفہ بہیجی گئی واسطے اونکے بکری پس ڈالا اوسکو ہانڈی میں یعنی پکانے لگے پس آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہ اے ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بہیجی گئی ہی واسطے ہمارے اے رسول خدا پس پکایا مینے اوسکو ہانڈی میں فرمایا حضرت نے دی مجھکو دست اے ابو رافع پس دیا مینے اون کو دست پہر فرمایا دی مجھکو دست اور پس دیا مینے دست اور پہر فرمایا دی مجھکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کے نہیں ہوتے واسطے بکری کے مگر دو دست یعنی سو دو تو دے چکا اور کہاں سے لاؤں پس فرمایا واسطے اوس کے

حضرت نے درود بہیجا اللہ کا اونپر اور سلام خبردار ہو یقین تو اگر جپکا رہے دنیا تجکو دست بدست جب تک کہ
جپکا رہتا پہر منگوایا پانی پس دہویا مونہہ اپنا یعنے کلی کی اور دہوئین پورین اونگلیون کی پہر کرتے ہوئے بعض ہڈیکا
پہر کہایا حلیف اونکے یعنے ابورافع اور اہل اونکے پس لایا نزدیک اونکے گوشت شہد اپس کہایا پہر داخل
ہوئے مسجد میں اور نماز پڑہی یعنے ادائے شکرانہ کے لئے اور نہ استعمال کیا پانی یعنے نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کیا
یہہ احمد نے اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سے مگر یہہ کہ نہیں ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک ف جناب عالی نے
کو بہت بہاتا تہا دست تا قوۃ بدن حاصل ہو اور عبادۃ مولے بخوبی ادا ہو اور یہہ جو فرمایا کہ اگر تو جپکا رہتا
دنیا تجکو دست بدست یعنے اگر تو جپکا رہتا تو اللہ تعالی از راہ معجزہ پر کئے بیے نہایت دست پیدا کرتا جاتا
ازبسکہ تو نے یہہ جواب دیا بند ہو گئے اور شاید اون کے جواب سے اس لئے بند ہو گئے کہ حضرت کو توجہ اور حضور کی طرف جناب
باریتعالی کے تہا اور اونکے جواب سے اوسمین کچہہ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونیکے طرف رد جواب اوسکے ع ٥٩ و

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُبَيٌّ وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَ
خُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَا
أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے
انس بن مالک سے کہا تہا مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹہے ہوئے پس کہایا ہمنے گوشت اور روٹی پہر منگوایا مینے
پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتے ہو پس کہا مینے واسطے اس کہانیکے کہ کہایا ہمنے پس کہا اون
دونون نے کیا وضو کرتے ہو کہانے پاکیزہ چیز کے نہین وضو کیا اوس سے اوس شخص نے کہ وہ بہتر ہے تجسے یعنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی احمد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ
امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ
فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھے کہتے بوسہ لینا ایک
شخص کا اپنی عورۃ کا اور چہونا اوسکو اپنے ہاتہہ سے یہہ بہی ملامست ہے اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورتکا
یا چہوئے اوسکو اپنے ہاتہہ سے پس اوسپر ہے وضو روایت کی مالک اور شافعی نے ف ملامستہ سے
یعنے کلام اللہ مین جو مذکور ہے کہ ان ان چیزون سے وضو لازم آتا ہے اوسمین یہہ بہی ہے او لامستم النساء یعنے
یا ملامستہ کرو عورتکو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا عورتکا یا ہاتہہ لگانا اوسکو داخل ہے ملامستہ مین تو کہ

جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی یہی ہی و معنے ملامسہ کے لیتے ہین ہاتھ لگانا اور امام اعظم صاحب معنے ملامست کے جماع کرنیکے لیتے ہین اور خوب دلیلین اپنی لائی ہین فقہ کی کتابوں مین مذکور ہین وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تھے کہتے بوسہ لینے ایک شخص کیسے اپنی عورتکا وضو آتا ہی روایت کی یہہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُا مِنْهَا اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب نے کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہی یعنی داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اوس سے

ف ان قولون صحابہ رضی کیسے معلوم ہوتا ہی کہ عورة کے چہونے سے وضو جاتا رہتا ہی جیسکہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتے ہین کہ اول تو یہہ روایتین سب موقوف صحابیون پر ہین حکم انکا مرفوع کا سا نہین اور دوسرے انکے نزدیک بسبب صحت کو بہی یہہ روایتین نہین پہنچتین اور قطع نظر اسکے پہلے جو مذکور ہوی حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عایشہ رضی سے اوس سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ عورة کے چہونے سے وضو نہین جاتا اور مسند ابحنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ یعنے بوسہ لینے سے وضو نہین آتا پس شاید یہہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ع ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ وَلَا رَاٰهُ وَيَزِيْدُ ابْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے اونہون نے نقل کی تمیم داری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنے والے سے روایت کین یہہ دونون دار قطنی نے اور کہا دار قطنی نے کہ عمر بن عبد العزیز نے نہین سنا تمیم داری سے اور نہ دیکہا اوسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہہ دونون راوی مجہول ہین **ف** عمر بن عبد العزیز پوتے ہین مروان کے نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تہے خصوصا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہ بیوی انکی تہی پوچہا کہ کچہہ احوال اپنے میان کا بیان کرو اونہون نے کہا کہ لوگ بہت نماز پڑہنے ولے اور روزہ رکہنے ولے تو ہوتے ہی ہین لیکن اپنے رب سے ڈرنیوالا اونکے برابر مینے کسیکو نہین دیکہا جب گہر مین آتا تو مصلے پر اپنے کو ڈالدیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا

یہان تک کہ نیند اوسپر غالب آتی ہو جاگتا اور اسیطرح کرتا تمام رات اور بعض انکے بعد ہین آدمی تمیم صحابی
کلام اللہ ختم کرتے تہے ایک رکعت مین اور کبہی ایک ہی آیۃ بار بار پڑہتے تمام رات اور ایک رات یہہ سورۃ پڑہکر تہجد کرتے
اسیطرح ایک برس تک سوئے نہین تمام شب عبادۃ کرتے رہتے تا النفس سزا پا دی اوسکو فعل کی اور یہہ جو فرمایا کہ لازم آتا
وضو ہر خون بہنے والے سے یہہ بہی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہی اور اور اماموں کے نزدیک اگر خون
پیشاب یا پاخانہ کے رستے سے نکلے تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جاے سے نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہہ حدیث
ہی اگرچہ دار قطنی نے اسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کے زید بن ثابت سے روایت کی ہی یعنی
یہہ حدیث اور طریق بہی رکہتی ہی اور دار قطنی نے جو اسمین کلام کیا ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مرسل ہمارے
نزدیک اور نزدیک جمہور علما کے حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے مین اختلاف ہی اور قطع
اسکے دلیل ہمارے مذہب کی یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مَنْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ اَوْ اَمْذٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَنْصَرِفْ
وَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیَبْنِ عَلٰی صَلٰوتِہٖ مَا لَمْ یَتَکَلَّمْ یعنی جسنے قی کی یا جسکے نکسیر ہوئی یا مذی نکلے نماز اوسکی مین پس پہرے اور وضو
اور بنا کرے نماز اپنی جبتلک کہ کلام کرے کذا فی الہدایۃ اور ابو داود مین بہی اس مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا
کہ خون سوا سبیلین کے اور جاے سے نکلے تو بہی وضو ٹوٹتا ہی ۱۲ ع ح

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

باب ہے بیچ بیان اداب پاخانہ کے

ف ادب اوسکو کہتے ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو خواہ وہ چیز بولنے کی ہو خواہ کرنے کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ
وَلَا تَسْتَدْبِرُوْہَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ
مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ہٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِی الْبُنْیَانِ فَلَا بَاْسَ
لِمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَۃَ لِ
حَاجَتِیْ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَدْبِرًا
مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ منہ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ دو اوسکو و لیکن شرق
طرف یا غرب روایت کی یہہ بخاری مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ شافعی نے رحمت کرے اونکو اللہ یہہ حدیث

یعنے حکم اسکا بیچ جنگل کے ہی ا… …رون کے مضائقہ نہین اسواسطے کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا چڑھا

مین اوپر گہر حفصہ کے واسطے بعضے کام اپنے کے پس دیکھا مینے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پہرتے تہے

یعنی پاخانہ بیٹہہ رہے تہے پیٹہ دیئے ہوئے قبلہ کو سامنے شام کے روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے پس حدیث سے معلوم ہوا

کہ پشت بقبلہ پاخانہ کے لئے گہر مین بیٹہنا درست ہی ولیکن مشرق کی طرف یا غرب کی طرف یہ بات خاص مدینہ والون کے

لئے اور جو کہ اوس سمت پر رہتے ہین فرمائی اسلئے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہی پس جب مونہہ اور پیٹہ قبلہ کی طرف نکرینگے

تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہونگے اور اسطرف کے شہر والون کو شرق اور مغرب کی طرف مونہہ اور

پیٹہ نکرنی چاہئے کہ قبلہ ادہر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی علمار کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہہ ہی کہ

قبلہ کی طرف پشت ورو کرکے پیشاب اور پاخانہ پہرنے مین خواہ جنگل بین ہو خواہ گہر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا

ہوگا اور امام شافعی رح کے نزدیک جنگل مین حرام ہی اور گہر مین نہین دلیل امام اعظم کی ایک تو یہہ حدیث ہی

اس سے مطلق منع معلوم ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گہر اور یہہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نے روایت کی ہی اور دوسری

دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نے بسبب تعظیم قبلہ کے منع فرمایا ہی پس اس بات مین جنگل اور گہر برابر ہی جیسا کہ تہوکنا اور پانو

پہیلا کرنے قبلہ کی طرف ہر جا منع ہین اور محی السنہ نے جو حدیث عبد اللہ بن عمر سے نقل کی اوسکا جواب یہہ ہی

کہ شاید وہ پہلے منع کرنیکے ہو یا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سے کچہہ پہر کر بیٹہے ہون انہون نے نہ دیکہا ہو

اور وہ مقام بہی مقتضی اسیکا ہی کہ انہون نے تامل نکیا ہوگا واللہ اعلم ھ ح ع ﷺ وَعَنْ سَلْمَانَ

قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ

اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ

بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ ۱ م اور روایت ہی سلمان سے کہا منع کیا ہمکو یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اسبات سے کہ مونہہ کرین ہم قبلہ کی طرف وقت پاخانہ کے یا پیشاب کے اور یہہ کہ استنجا کرین ہم داہنے ہاتہہ سے اور یہہ

کہ استنجا کرین ہم کم تین پتہرون سے اور یہہ کہ استنجا کرین ہم نجاست سے یعنے خواہ ادمی کی ہو یا حیوان کی یا ہڈی سے

روایت کی یہہ مسلم نے ف کہا ہی علما ہمارے نے قبلہ کی طرف مونہہ کرنا بیچ حالت پاخانہ یا پیشاب کرنیکے

مکروہ تحریمی ہی اور … … مکروہ تنزیہی اور پہلے نہی تحریمی ہی اور دوسری …

استنجا کرنے پیشاب سے ستر کو دایان ہاتہہ لگاوے یہی نہین بلکہ بائین ہاتہہ مین ڈہیلا لیکر … داہنے

ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھے کہ یہ بھی مکروہ ہی اور استنجا تین ڈھیلوں سے کرنا واجب ہی امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم رح کے نزدیک تین ڈھیلے لینے شرط نہیں ہین اگر کم مین بھی پاکی حاصل ہو جاوے کافی ہی دلیل اونکی حدیث صحیح بخاری کی کہ عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا اونہون نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاےخانہ کو تشریف لیگئے اور مجکو فرمایا کہ تین پتھر لاؤ پس دو تو پتھر پائے اور ایک گوبر کا ٹکڑا اوسکے ساتھ لے آیا حضرت نے دو نو پتھر تو لیلیے اور گوبر پھینکدیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہین تین ہی واجب نہین لیکن عدد طاق مستحب ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتے پاےخانہ مین یعنے ارادہ کرتے داخل ہونیکا فرماتے یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اگر پاےخانہ مین پاےخانہ کیلئے جاوے تو پہلے داخل ہونے سے یہہ دعا پڑھلے اور اگر جنگل مین پاےخانہ پھرے عین وقت ارادہ کے یعنے جو دامن وغیرہ سمیٹ بیٹھنے کیلیے اوسوقت پڑھے ۞ ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دو نو قبرون کے عذاب کیے جاتے ہین اور نہین عذاب کیے جاتے بیچ بڑی چیز کے کہ بچنا اوس سے مشکل ہو ایک اونمین سے تھا کہ نہین بچتا تھا پیشاب سے اور مسلم کی روایت مین یہہ ہی کہ نہین احتیاط کرتا تھا پیشاب سے اور دوسرا پس تھا چلتا ساتھ چغلی کے پھر حضرت نے ایک شاخ تر کھجور کی لیکر پس چیرا اوسکو آدھون آدھ پھر گاڑی ہر قبر مین ایک ایک پس عرض کیا صحابہ نے اے رسول اللہ کیون کیا آپنے یہہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اونسے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہون روایت کی بخاری مسلم نے ف نہین بچتا تھا پیشاب سے یعنے احتیاط نکرتا تھا کہ چھینٹین پیشاب کی نہ پڑین یہہ معنے ہنا

مناسبت ہین ساتہہ روایت سے کہ آگے مذکور ہی اور ایک روایت مین لا یستبری بہی آیا ہی اوسکے معنے بہی یہی
ہین کہ طلب پاکی کی نہین کرتا تہا پیشاب سے اور ایک روایت مین لا یستنزہ آیا ہی کہ جو تینون کے درمیان مین نون ہی
استنثار یعنے جہاڑنے اور کہینچنے سر کے ہی ساتہہ زور کے تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو بالکل نکلجاوے یعنے قطرہ
اچہی طرح جہاڑ کر نہ نکالتا تہا پس پاکی پیشاب سے نہ کرنی کبیرہ گناہ ہی اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضے لوگونکو
جو وہم پیدا ہوا ہی کہ ڈہیلے سے پیشاب خشک کرنا حضرت سے ثابت نہین ہوا ہی پس ہر کسیکو چاہیے کہ ڈہیلا بعد پیشاب کے
نہ لیا کرے یہہ بات گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہوا اور یقین ہو قطرہ نہ آنیکا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو
قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگون کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہی وہ ڈہیلا نہ لیگا تو ضرور پاجامہ گندہ
ہوگا اگر حضرت سے نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہی کہ مزاج مبارک قوی تہا حاجت نہ تہی اب حضرت سے مثلا فصد لی ہو
اور جسکو حاجت پڑے وہ بہی کہے کہ ہم نہین لینگے یہہ کہنا اوسکا ضرر کیا غرض شرع کی دریافت کرنی چاہیے
کہ کہین تاکید طہارت کی کی ہی ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیے ایسے حیلہ کر کر گندے کپڑون سے نماز پڑہنی خطا محض ہی
فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر کا سبب سے ہوتا ہی پاکی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول او سچیز کا ہی کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب اوسکے
قبر مین روایت کی یہہ طبرانی نے اور سوا اسکے عمر رض سے ڈہیلا لینا بعد پیشاب کے آیا ہی ہر فعل صحابی کا بہی حجت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین
منقول ہی وہ یہہ ہی ابو بکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنے تہے حضرت عمر کہ جب پیشاب
کرتے پہیرتے ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور نہ لگاتے اوسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ازالۃ الخفا
مین لکہا ہی کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہی اور یعنے نمیمہ کے ہین سخن چینی یعنے دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات
دوسرے تک پہنچا دیوے فساد ڈالنیکے لئے یا انمین دشمنی ڈلوا دیوے اسطرح کہ نقل کرے ایک کی بات دوسرے کے آگے
مثلا گالی وغیرہ سے کہا نووی نے یعنے نمیمہ کے ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسیکے آگے بقصد ضرر پہنچانیکے پس یہہ بدترین
برائیونکی ہی صحیحین مین آیا ہی کہ جنت مین نہین داخل ہونیکا سخن چین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible] سے پوچہا
کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا لکہا ہی تو [illegible] نے سخن چینی کرنا فرمایا کہ ابا [illegible]
اونہون نے کہا کہ سخن چینی سے قتل ہی واقع ہوتا ہی اور [illegible] پیدا ہوتا [illegible]

کہ شاید تخفیف ہو اونسے عذابکی جب تلک کہ نہ خشک ہوں سبب تخفیف عذاب علمانے یہہ لکہا ہی کہ حضرت نے
اونکے لئے شفاعت مانگی تہی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگی عذاب میں یہانتک کہ دو نون ٹہنیاں خشک ہوں چنانچہ
بات صحیح مسلم کے اخیر سے معلوم ہوتی ہی کہ فرمایا حضرت نے مقبول ہوی شفاعت میری یہہ کہ دور کیا اللہ تعالی
نے عذاب اون دونونسے جبتلک کہ ٹہنیاں تر رہینگی پس ظاہر تو یہہ معلوم ہوتا ہی اور سوا اسکے علماء نے
اور بہی بہت وجہیں لکہیں ہیں جو چاہے اور شرحوں میں دیکہہ لے اور کرمانی نے کہا ہی کہ ٹہنی میں خاصیت نہ تہی
دفع عذاب کی مگر یہہ بات بسبب برکت دست مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی تہی اس سے یہہ بہی
معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہی مردونکے لئے ❀ ع ح وتقریر سو نصف وَعَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا
اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ھریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزوں سے جو باعث
ہیں لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہیں وہ ای رسول خدا کے فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پائخانہ پہرے بیچ راہ
لوگوں کے یا بیچ سایہ لوگوں کے روایت کی مسلم نے ف بیچ راہ لوگونکے لکہا ہی علماء نے کہ مراد راہ سے وہ ہی کہ
چلتی ہو یعنے اکثر لوگ وہاں گذرتے ہوں وہ راہ نہیں مراد ہی کہ جسپر لوگ کبہی کبہی گذرتے ہوں اور مراد
سایہ اونکے سے یہہ ہی کہ ایک درخت کے نیچے لوگ سایہ میں بیٹہا سویا کرتے ہوں پس وہاں پائخانہ پہرے
ح ❀ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ
ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جوقت کہ پیوی پانی تم میں سے کوئی پس نہ دم لے بار برتن کے اور جسوقت
آوی پائخانے میں پس نہ لگاوی ستر اپنے کو داہنا ہاتہہ اور نہ استنجا کرے ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے روایت کی
بخاری مسلم نے ف نہ دم لے باسن میں یعنے دم لے باسن کو موہنہ سے جدا کرے تا موہنہ یا ناک کے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ھریرہ سے کہا فرمایا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جو شخص کہ وضو کرے پس چاہئے کہ جھاڑے ناک اور جو کہ استنجا کرے
پس چاہئے کہ لیوے طاق ڈھیلے [illegible] یا پانچ یا سات روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [عَلَيْ]هِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً
مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا انہنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
داخل ہوتے پاخانہ مین پس اوٹھاتا مین اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنے چھاگل لیتا اور ایک برچھی استنجا
کرتے ساتھہ پانی کے یعنے بعد لینے ڈھیلون کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ایک لڑکا یعنے ابن مسعود
یا بلال اور عادت شریف یہہ تہی کہ خادم برچھی حضرت کے ساتھہ رکھتے تھے تا اپنا سترا بچنے کے لئے زمین نرم کرلین
یا ڈھیلے زمین مین سے اوکھاڑلین یا کچھہ اور ضرورۃ درپیش آوے اوسمین کام آوے ۱۲ح ❀ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ
فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ
خَاتَمَہٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
غَرِيْبٌ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ
روایت ہی انس سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ مین اوتارتے انگوٹھی اپنی روایت کی
یہہ ابو داود اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور کہا ابو داود نے یہہ حدیث
منکر ہی اور ایک روایت اوسکی لفظ وضع کا بدلے نزع کے **ف** انگوٹھی اس لئے اوتار جاتے تہے کہ اوسمین
محمد رسول اللہ کہدا تہا اسمین دلیل ہے کہ واجب ہے استنجا کرنیوالیکو کہ اپنے ساتھہ پاخانہ مین نام اللہ تعالیٰ کا
اور اوسکے رسول کا اور قرآن نہ لیجاوے یہہ طیبی نے کہا اور کہا ابہری نے کہ اور رسولون کا نام لکھا ہوا بہی لیجاوے
اور کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ استنجے کے ارادہ کرنیوالے کو مستحب ہی یہہ کہ الگ کرجاوے اپنے سے
ہر چیز کو کہ اوسپر تعظیم کی چیز لکہی ہو خواہ نام اللہ تعالیٰ کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث مین اگرچہ کلام کیا ہے
ابو داود نے لیکن علما نے لکھا ہی کہ قابل [illegible] سند کے نکلے ہی بہت سے یہان تقریر لکہی ہی ملا علی قاری نے اور جامع
صغیر مین بہی یہہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہی ۱۲ع ❀ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور
روایت ہی جابر سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پاخانہ کا جاتے یہانتک

کہ نہ دیکھا اونکو کوئی روایت کی یہہ ابو داود نے ☸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا
اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابي موسی سے
کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس ارادہ کیا یہہ کہ پیشاب کرین پس آئے زمین نرم مین بیچ
دیوار کے یعنے قریب اوسکے پس پیشاب کیا پہر فرمایا جسوقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے
کہ ڈہونڈہی جگہہ نرم پیشاب کے لیے مانند اسکے یعنے تا چہینٹین نہ پڑین روایت کی یہہ ابوداود نے ف کہا خطابی نے
کہ حضرت جس دیوار کے پاس بیٹھے وہ کسیکی ملک مین نہو گی اس لیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہے دیوار کی جڑ کو
کیونکہ اوس سے مٹی کو شورہ لگ جاتا ہے پس جو دیوار کسیکی ملک مین ہو تو اوسکی جڑ مین پیشاب نکرے بغیر اذن اوسکے
خواہ اذن حقیقۃ ہو یا حکماً ☸ ع ☸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ
الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی انس سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اوٹہاتے کپڑا اپنا یہان تلک
کہ نزدیک ہوتے زمین سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے ف یہہ بہی ایک ادب ہی استنجے کا
کہ بغیر ضرورۃ کے ستر نکہولے پس ضرورۃ جبہی پڑتی ہی کہ قریب ہوتا ہے زمین سے پہلے کہولنا ستر کا
جائز نہین خواہ گہر مین پاخانہ پہرتا ہو خواہ جنگل مین ☸ ع ☸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا
اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ
وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مین واسطے
تمہارے مانند باپ کے ہون واسطے بیٹے اپنے کے یعنے نصیحت اور تعلیم کرنے مین سکہلاتا ہون مین تمکو جب آؤ تم
پاخانہ مین پس نہ سامنے کرو منہ قبلہ اور نہ پیٹہ کرو قبلہ کی طرف اور حکم فرمایا ساتہہ تین پتہرون کے یعنے تین ڈہیلے
یا پتہر سے استنجا کرنا اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنے سب نجاستون سے اور ہڈی سے اور منع کیا یہہ کہ استنجا کرے آدمی
ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کے روایت کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ

کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب سکہانا اور چیزونکا کہ ضرور ہین
دین مین ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہا داہنا ہاتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے
وضو کرنے اور کہانے کے اور تہا بایان ہاتہہ واسطے استنجا کرنیکے اور اوس چیز کے کہ ہو مکروہ روایت کی
ابو داود نے ف واسطے وضو کرنے اور کہانے کے یعنے داہنے ہاتہہ سے وضو کرتے اور کہاتے پیتے اور سبہی
اوسیطرح اور جتنے اچھے کام ہین جیسے کو چیز دینی لینی وغیر ذلک وہ بہی داہنے ہاتہہ سے کرتے اور اوس چیز کے
کہ مکروہ ہو یعنے جن چیزونکو نفس پاک مکروہ رکہتے ہین جیسے ناک سنکنی وغیر ذلک اونکو بائین ہاتہہ سے کرتے
اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی ناک مین داہنے ہاتہہ سے دیتے ہون اور ناک بائین سے سنکتے ہون
معمول شریف تو یون تہا اور اب عجب طور اکثر لوگون نے اختیار کیا ہے کہ کتاب بائین ہاتہہ مین لیتے ہین
اور جوتی داہنے مین یا تو آداب شریعہ سے واقف ہی نہین یا غفلت کرتے ہین ایسا نچاہیے بلکہ رعایت
ادب کی کرین اور بیدار ہون خواب غفلت سے ۞ ع ۞ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلٰثَةِ
اَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاوے
ایک تمہارا طرف پاخانہ کے پس لیجاوے ساتہہ اپنے تین پتہر استنجا کرے ساتہہ اونکے پس تحقیق یہہ پتہر کفایت
کرینگے پانی سے روایت کی یہہ احمد ابوداود ونسائی دارمی نے ف یعنے جب تین ڈہیلون سے اصل نجاست
پاک کر حاجت پانی سے استنجا کرنے کی نہ رہی یعنے اصل طہارۃ حاصل ہوگئی اور نماز پڑہنی جائز ہوئی لیکن
پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے ۞ ح ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتہہ لید کے اور نہ ساتہہ

ہڈی ہے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی لوٹ آتی ہے بہتر ہے جنوں کا جنوں میں سے روایت کی یہ ترمذی نے اور نسائی نے
مگر نسائی نے نہیں ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن **ف** ہڈی خوراک جنوں کی ہے اور لید خوراک انکے جانوروں کی

ع **وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ
أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید زندگی دراز
تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگوں کو یہ کہ جسنے گرہ لگائی ڈاڑھی اپنی میں یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا
ساتھ نجاست جانور کے یا ہڈی کے پس تحقیق محمد اوس سے بیزار ہیں روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف**
شاید زندگی دراز ہو تیری یعنے شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگوں کو کرتے
ہیں گناہ اور رسوم جاہلیت کی تو خبر دینا انکو ان باتوں کی اور گرہ دینے ڈاڑھی کے کئی معنے ہیں اکثر یہ
کہتے ہیں کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کے یعنے ساتھ گرہ لگانے وغیرہ کے بالونکو گھونگروالے کریں پس منع ہے کہ
مخالفت سنت کی لازم آتی ہے کیونکہ ڈاڑھی کے سیدھے بال چھوڑ رکھنے سنت ہیں اور بعضوں نے
یہ معنے کہے ہیں کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کے ڈاڑھی میں گرہ دے لیتے تھے پس حکم
کیا اوسکے چھوڑ دینے کا کہ مشابہت عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عادت اہل عجم کی تھی
پس منع کیا اس سے کیونکہ تغیر خلقت الہی کی لازم آتی ہے اور لفظ وتر کے کئی معنے ہیں یا ڈورے کے ہیں
کہ اوسمیں اہل جاہلیت تعویذ اور منکے دفع نظر اور محافظت کے لئے آفات سے باندھ کر اپنے اور [illegible] کے
گلوں میں ڈالتے تھے اس سے منع فرمایا اور بعضوں نے یہ معنے کہے ہیں کہ اوس ڈورے میں گھنٹے یا گھنگرو باندھ کر
لٹکاتے تھے یا معنے یہ ہیں کہ چلے کمان کے گھوڑوں کے گلوں میں ڈالتے تھے تا نظر نہ لگے پس اس سے
منع فرمایا اس لئے کہ مشابہت ہوتی ہے کافروں سے اور حضرت اوس سے بیزار ہوتے ہیں پس
معلوم ہوا کہ ادنی امر کفار کرنے سے اگرچہ کبائر گناہ ہونے سے نہ ہو حضرت بیزار ہوتے ہیں پس کیا حال ہوگا
کہ شرک کی بڑی رسمیں کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہنچیں برتیں تو کیا حال ہوگا ع ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ

فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَجْمَعَ كَثِيْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوی پس چاہئے کہ طاق سلائیاں لگاوی جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا تو گناہ نہیں اور جو شخص کہ استنجا کری پس چاہئے لیوی ڈھیلے طاق یعنے تین یا پانچ یا سات جسنے یہہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہیں گناہ اور جو شخص کہ کہاوی کچھہ پس اوسچیز کو کہ نکالا خلال سے پس چاہئے کہ پہینک دی اوسکو اور جو نکالے ساتھہ زبان اپنی کے پس چاہئے کہ نگل جاوی جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہیں گناہ اور جو آوے پایخانہ میں پس چاہئے کہ پردہ کرے پس اگر نہ پاوی مگر یہہ کہ جمع کرے تودہ ریت کا پس چاہئے کہ کرے پیچھے اپنے اوس تودہ کو پس تحقیق شیطان کہیلتا ہی شرمگاہ آدم کیسے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہیں گناہ روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ دارمی نے **ف** طاق سلائیاں لگاوی یعنے تین داہنی آنکہہ میں اور تین بائیں آنکہہ میں صحیح تر یہی قول ہی اور حضرت سے بہی یہہ طور ثابت ہوا ہی کہ حضرت کے لئے سرمہ دانی تہی اوسمیں سے سرمہ لگاتے تہے تین ایک میں اور تین ایک میں اور بعضون نے کہا ہی کہ تین داہنی آنکہہ میں لگاوی اور دو بائیں میں اور بعضون نے کہا ہی کہ دو داہنی میں لگاوی اور دو بائیں میں اور پہر ایک داہنی میں تا شروع بہی داہنی سے ہووی اور تمام بہی اوسی پر پس جو طاق لگاویگا اچہا کریگا اور جو نکریگا کچہہ گناہ نہیں کیونکہ مستحب ہی اور ڈہیلون کے مقدمہ میں جو فرمایا کہ جسنے یہہ کیا اچہا کیا اور جسنے نکیا تو گناہ نہیں اسمیں تائید ہی مذہب حنفی کی کہ تین ہی ڈہیلے لینے یا طاق لینے واجب نہیں بلکہ پاک کرنے میں اختیار رکہتا ہی لیکن طاق لینے البتہ مستحب ہیں اور یہہ فرمایا کہ جو خلال سے نکالے تو پہینک دے اسلئے کہ اکثر تنکے سے خون نکل آتا ہی احتیاطا پہینک دے اور زبان سے جو نکالتا ہی اوسمیں یہہ احتمال نہیں اور اسمیں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو یہہ حکم اوسی صورت میں ہی کہ یقین نہو نکلنے خون کا احتمال ہو اور اگر [illegible]

نہیں ہوگا خون کے نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کہانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اوسکا پہینکدینا اور پاخانہ کے وقت بیٹھ کر بیٹھے پردہ کے لئے کچھ نہ پاوے تو تودہ ریت کا جمع کرے اور پیٹھ وسکی طرف کر کے بیٹھے کیونکہ جب پردہ نہیں کرتا تو شیطان شرمگاہ سے کہیلتا ہے یعنے لوگونکے دلونمین وسوسے ڈالتا ہے کہ اوسکا ستر دیکہیں اور ہوا لگتی ہے اوس سے چہینٹیں بدن پر اور کپڑون پر پڑتی ہیں پس پردہ کرنا بہتر ہے اگر نکرے تو گناہ نہیں یعنے جب کوئی دیکہے نہیں تو گناہ نہیں احتیاط کرنا اسکا اچہا ہے اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکہینگے تو ضرور ہے پردہ کرنا نکریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورة میں اگر پاخانہ پاسے تو دیکہنے والون پر گناہ ہے ضرورة سے یہ مراد ہے کہ پردہ نہ بہم پہنچے اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت میں مجبور ہے اور تودہ پشت کی طرف کرنیکو اس لئے فرمایا کہ آگے ستر کا پردہ دامن وغیرہ سے بہی کرسکتا ہے بخلاف پیچہے کے کہ وہ مر پردہ کرنا مشکل ہے ع ح ۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنے کے پہر نہاوے اوسمین یا وضو کرے اوسمین یعنے عاقل سے بعید ہے کہ نہانے کی جگہ پیشاب کرے پہر وہین نہاوے یا وضو کرے اس لئے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتے ہیں اس سے روایت کی یہ ابو داود و ترمذی نسائی نے مگر ترمذی نسائی نے نہیں ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ

ف اکثر وسواس اسلئے پیدا ہوتا ہے کہ وہ جا نجس ہوجاتی ہے اور اوسپر پڑتا ہے پانی پس وسواس دلمین پیدا ہوتا ہے کہ آیا اوسکی چہینٹین پڑی ہین یا نہیں اور رفتہ رفتہ دلمین جمجاتا ہے پس اگر زمین غسلخانہ کی ایسی ہو کہ چہینٹین اوس سے اچٹ کر نہ پڑتی ہون یعنے ریتلی ہو یا اوسمین بدررو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بہی نہ رکہ رہتا ہو سب نکل جاتا ہو تو نہیں مکروہ ہے اوسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث مین تنزیہی ہے نہ تحریمی ع ح ۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ مین روایت کیا اسکو

پیدا ہوا ہو روایت کی اسکو ابو داود اور نسائی نے **ف** اسلیے کہ سانپ بچھو وغیرہ نکل کر ایذا پہنچاوے یا اگر اوسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہان جنات رہتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تہا بیچ زمین حوران کے ایک سوراخ مین اونکو جنون نے مار ڈالا اور اوسمین یہہ شعر پڑھتے تہے

ہ ۵۰ نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ❁ وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهُ

یعنے مار ڈالا سردار خزرج کو کہ نام اونکا سعد بن عبادہ ہے اور مارے ہمنے اوسکو تیر پس نہ خطا کی ہمنے اوسکے دلپے

اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کے لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اوسمین پیشاب کرنا ہ

۵۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سببون لعنت کیسے کہ تین چیزین ہین ایک یہہ کہ استنجا کرنا یعنے پایخانہ پہرنا اور پیشاب کرنا گہاٹو نپر اور راہ مین اور نیچے سایہ کے روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** سببون لعنت کیسے یعنے بسبب اس فعل بد کے گذرنے والے لعنت کرتے ہین یا لوگون کی منفعت اپنے فاسد کی پس یہہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور موارد کہتے ہین اون مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتے ہین باتین واتین کرنیکو اور بعضون نے کہا ہی کہا گہاٹونکو کہتے ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتے بیٹہتے ہون اور اپنے جانور بٹہاتے ہون

۵۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پایخانہ کے کہولنے والے ہون شرمگاہ اپنی دونو اور باتین کرتے ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہی اس سے روایت کی یہہ احمد ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** مردون اور عورتونکو حرام ہی کہ اپسمین پایخانہ پہرنے اسطرح بیٹہین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکہے اور باتین کرنی ہی ایسی حالت مین مکروہ ہین یہہ دونون باتین باعث غضب الہی کی ہوتی ہین ہمارے زمانہ کی عورتین بہت اسمین بے احتیاطی کرتی ہین غور کرین اس حدیث مین کہ اللہ کا غضب کیا امر عظیم ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ پایخانہ پہرنے مین اور جماع کرنے مین

ذکر اللہ زبان سے نہ کرے بلکہ دم سکت ہو کر رہے ۱۲ ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاخانے جگہ حاضر ہونے شیاطین و جن کے ہیں پس جس وقت کہ جاوے ایک تمہارا پاخانہ کو پس چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنونیوں سے روایت کی یہ ابو داود و ابن ماجہ نے ف شیاطین و جن پاخانہ میں حاضر ہوتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں آدمی کے لئے ایذا پہنچانے کے اور فساد کے کیونکہ وہاں ستر کھول کر بیٹھتا ہے اور ذکر اللہ نہیں کر سکتا اور پہلے اسکی روایت جو بیان ہوئی اسمیں ہے اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار رکھتا ہے چاہے وہ پہلے پڑھے یا اولی پڑھے کبھی یہ پڑھے اور کبھی وہ پڑھے یا دونوں جمع کرے ۱۲ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان انکھوں جن کے اور ستر گاہ بنی آدم کے جس وقت کہ داخل ہو ایک انمیں کا پاخانہ میں یہ ہی کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں ہے قوی ف یعنے جس وقت جانے لگے پاخانہ میں تو بسم اللہ کہہ جاوے اسکے سبب سے شیاطین اسکا ستر نہیں دیکھ سکتے اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ سنت یہ ہے کہ بسم اللہ پہلے پڑھے پھر اعوذ مذکور پڑھے اور اگر دونوں میں سے ایک ہی پڑھیگا تو اصل سنت ادا ہو جائیگی لیکن افضل یہی ہے کہ دونوں پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانہ سے فرماتے غفرانک یعنے الٰہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اسوقت میں بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہیں یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبانی کو کسی حالت میں نہ چھوڑتے تھے مگر نزدیک حاجت کے یعنے استنجے وغیرہ کے پس اسوقت جو چھوٹا ہوا اسکی

بخشش چاہی یا یہہ جو اللہ تعالی بندہ پر انعام کرتا ہی کہ غذا پچتی ہی اوسمین سے خالص غذا باعث قوۃ ہوتی ہی اور فضلہ نکل
جاتا ہی اگر خیال کریں تو بڑی نعمت ہی شکر اسکا بندہ سے نہین ادا ہو سکتا پس اسلیئے بخشش چاہتے تہے کہ ای اللہ مجہسے
بڑی اس نعمت کا شکر نہین ادا ہوا بخش اسکو اور بعضے مشایخ نے لکہا ہی کہ ذکر مناسب اسوقت کے یہہ ہی کہ خیال کرے
اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا مجہمین نجاست بہری ہی اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہہ ہی
کہ بعد لفظ غفرانک کے یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی ﷺ ع ح ﷺ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى
ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہاتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ گئے پایخانہ مین لاتا مین
اونکے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چہاگل چمڑے کی کے پس استنجا کرتے پہر ملتے ہاتہہ اپنے زمین پر پہر لاتا مین اونکے پاس
پاس اور پس وضو کرتے روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنے اسکے ف تور عربی مین
ایک باسن ہوتا ہی پیتل یا پتہر کا چہوٹا سا مثل پیالہ کے اوسمین کہانا کہاتے ہین اور وضو بہی کرلیتے ہین اوسمین سے
اور لفظ او کا شک راوی کیلئے ہی ابی ہریرہ کے نیچے کے راوی کو شک ہو گیا ہی کہ لفظ تور کا کہا ابو ہریرہ نے
یا رکوۃ کا یا تنویع کیلئے ہی یعنے کبہی تور مین لاتا کبہی رکوۃ مین اور ملتے ہاتہہ زمین پر یعنے زمین پر مل کر دہو ڈالتے
تا بو بالکل جاتی رہے اور خوب پاک ہو جاوین پایخانہ سے اگر اسطرح دہونا ہاتہون کا سنت ہی اور اور
برتن مین پانی واسطے وضو کے اس لیئے نہ لاتے تہے کہ وضو بقیہ پانی استنجے کیسے درست نہتہا یا اوس برتن سے
نہ درست تہا بلکہ بقدر وضو کے پانی اوسمین نہتہا ہو گا اسلیئے اور برتن مین بہر لاتے اور بعضون نے اس
حدیث سے ایسا سمجہا ہی کہ اگر وضو کیلئے اور برتن ہو اور استنجے کیلئے اور تو مستحب ہی ﷺ ع ح ﷺ وَعَنِ
الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حکم بن سفیان سے کہاتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ پیشاب
کرچکتے وضو کرتے اور چہینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف یعنے تہوڑا سا
پانی ستر کی جگہہ ازار پر چہڑک لیتے تہے دفع وسواس کیلئے یعنے تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہے حضرت پاک تہے وسواس سے
یہہ بات تعلیم امت کیلئے تہی کہ اگر پانی نہ چہڑکینگے اور تری پاوینگے تو وسواس قطرہ کا کرینگے اور پانی چہڑک

لینگے اور پیدا ہوجاوینگے تو قطرہ کا وہم کرینگے بلکہ یہی جانینگے کہ وہی پانی چہڑکا ہوا ہی اسی واسطے راہ دوسری کے
جاتی ہے اور ابن ملک نے لکہا ہے کہ بہتر ہے چہڑکنا بعد تہینچنے کے تا قطرہ رک جاوے یا دفع وسوسہ کیلئے ہے ۞ ع ۞ وَعَنْ
أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ
تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ
سے کہا کہ تہا واسطے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ لکڑی کا نیچے چارپائی اونکے پیشاب کرتے تہے اوسمین
راتکو روایت کی یہہ ابوداود و نسائی نے ف راتکو سبب سردی وغیرہ کے اوٹہنے مین حرج ہوتا تہا آرام کیلئے
یہہ پیالہ رہتا تہا یہہ بہی تعلیم امت کیلئے تہا کہ اگر اسطرح کرینگے تو سردی مین آرام پاوینگے اور رات کو پائخانے مین
جانے سے بچینگے وہ جگہہ شیاطین کی ہے اور ضرر اونکا راتکو بہ نسبت دن کے زیادہ ہوتا ہے ازبسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت پر بہت شفقت رکہتے تہے اسلئے یہہ بات سکہائی اور آیا ہے کہ ایک شخص نا دانستہ آپ حضرت کا اسی پیالہ سے
پی گئی جبتلک کہ زندہ تہا اوسکے بدن میں سے خوشبو آتی تہی اور بعد اوسکے کئی پیڑہیون تک اوسکی اولاد مین بہی باقی رہی
۞ ع ۞ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ
يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ
الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيلَ كَانَ ذَلِكَ لِعُذْرٍ اور روایت ہے
عمر رضی سے کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تہا کہڑا ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر
کہڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مینے کہڑے ہوکر پیچہے اسکے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا شیخ امام محی السنہ نے
رحمت کرے اللہ اونپر تحقیق صحیح ہوا ہے حذیفہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی پر ایک قوم کی کے
پاس پس پیشاب کیا کہڑے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے کہا گیا تہا یہہ سبب عذر کے ف اتفاق کیا ہے علما
نے کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے بعضے تحریمی کہتے ہین بعضے تنزیہی اور یہہ عادت ایام جاہلیت کی تہی
اوسی عادت کے حضرت عمر نے بہی کیا ہو یا انکو کچہہ عذر ہوا اور حضرت نے جو کہڑے ہوکر کیا عذر تہا انکو
یعنی کہتے ہین جگہہ بیٹہنے کی ترپائی یا سبب نجاست کے بعضے کہتے ہین یا نوہین درد تہا بعضے کہتے ہین بیٹہنے مین درد تہا
اسی سبب سے نہ بیٹہ سکے کہڑے کہڑے کیا ۞ ع ح ۞ الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ عَائِشَةَ

عائشة رض قالت من حدثكم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما
فلا تصدقوه ما كان يبول الا قاعدا رواه احمد والترمذي والنسائي روایت ہے
حضرت عائشہ رض سے کہا جو حدیث کرے تمکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو
نہ تھے کرتے پیشاب مگر بیٹھے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف تطبیق اس حدیث کی ساتھ
حدیث حذیفہ کے یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے جو اپنے علم کی دی کہ حضرت کو گھر میں کبھی کھڑے ہوکر پیشاب کرتے
نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ نہیں نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم
ہے اور جو کہ بسبب عذر کے ہوتا ہے وہ مستثنے ہے ۱۲ ح ۞ وعن زيد بن حارثة عن النبي
صلى الله عليه وسلم ان جبرئيل اتاه في اول ما اوحي اليه فعلمه الوضوء
والصلوة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه رواه
احمد والدارقطني اور روایت ہے زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق
جبرئیل آئے انکے پاس اول اوس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر سکھلایا انکو وضو اور نماز
پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اوسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہہ احمد دارقطنی نے
ف جبرئیل آدمی کی صورت بن کر آئے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت سیکھیں
اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا یہی دکھایا چھینٹا ستر پر دیا یا ازار پر ستر کی جگہ ۱۲ ح ۞ وعن ابي
هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءني جبرئيل فقال يا محمد
اذا توضأت فانتضح رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وسمعت
محمدا يعني البخاري يقول الحسن بن علي الهاشمي الراوي منكر الحديث
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میری پاس جبرئیل پس کہا اے محمد
جب تو کہ وضو کرے تو پس چھڑک لے یعنی بالائی شرمگاہ پر دفع وسواس کیلئے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنیوالا اس حدیث کا
منکر الحدیث ہے ۞ وعن عائشة قالت بال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام
عمر خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر فقال ماء تتوضأ به

قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہڑے ہوئے حضرت عمر پیچہے حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہی اے عمر پس کہا پانی ہی کہ وضو کرو ساتہہ اسکے کہا کہ نہیں حکم کیا گیا مین جب کہ پیشاب کرون مین یہہ کہ وضو بہی کرون اور اگر کرتا مین البتہ ہوتا یہہ سنت روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے

ف یعنے حکم بطریق وجوب کے نہین کیا گیا ہون کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کرون اور اگر ہر دفعہ ہی کام کیا کرون تو ہو جاوے یہہ کام سنت یعنی ہوکہ پس سنت سے یہان سنت موکدہ مراد ہی ورنہ استنجا کرنا ساتہہ پانی کے اور ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہی بلاخلاف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تہے اور جو کلام بولتے تہے اللہ کا حکم سے کرتے تہے اور بولتے تہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت بہی حضرت کی مامور بہا ہی یعنے حکم ہی اوسکے کرنیکا اگرچہ نہو فرض اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ انحضرت اولی چیز کو واسطے تخفیف اور اسانی امت کے کبہی ترک کر دیتے تہے ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہی ابی ایوب اور جابر اور انس سے تحقیق یہہ آیت جب نازل ہوی بیچ یعنے مسجد قبا کے مرد ہین یعنے انصار ہین دوست رکہتے ہین یہہ کہ خوب پاکی کرین اور اللہ دوست رکہتا ہی خوب پاکی کرنیوالونکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار تحقیق اللہ تعالی نے تعریف کی ہی تمہاری بیچ طہارت کے پس کیا ہی طہارت تمہاری عرض کیا اونہون نے وضو کرتے ہین ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہین ہم جنابت سے یعنے جیسے اور مسلمان کرتے ہین اور استنجا کرتے ہین ہم ساتہہ پانی کے یعنے بعد لینے ڈہیلون کے فرمایا پس وہ یہی ہی پس لازم پکڑو اوسکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے

ف یعنے انصار ڈہیلوں اور پانی سے استنجا کیا کرتے تہے اسی سبب سے انکی فضیلت مین یہہ آیت اوتری حضرت نے سبب اوسکا پوچہکر فرمایا وہ یہی ہی یعنے اللہ تعالی نے تمہاری تعریف اسی سبب سے کی ہی پس لازم پکڑو اوسکو ۱۲ ع

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّيْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا

بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَّلَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ

وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی سلمان سے کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکون مین سے اور ٹہٹہا تہا یعنے مسلمانون سے تحقیق مین دیکہتا ہون صاحب تمہارے کو یعنے حضرت کو کہ سکہلاتے ہین تمکو یعنے ہر چیز یہان تلک کہ طرح پایخانہ کی بیٹہنے کی کہا یعنے سلمان نے یہہ جانے ہنسنے کی نہین ہی حضرت از بسکہ ہمپر بہت شفیق ہین از راہ عنایت کے ہمین راہ حق بتاتے ہین یہہ کہکہ سلمان نے احکام پایخانہ جانیکے بیان کیے کہ حکم کیا ہی ہمکو یہہ کہ نہ قبلہ کی طرف سونہہ کر بیٹہین ہم یعنے استنجے کے لئے اور نہ استنجا کرین ہم ساتہہ داہنے ہاتہون اپنے کے اور نہ کفایت کرین ہم تین پتہرون سے کم پر نہ ہو اونمین نجاست یعنے حاجت جانور کی یا ادمی کی اور نہ ہڈی روایت کی یہہ مسلم اور احمد نے اور لفظ واسطے احمد کے ہین وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اور روایت ہی عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سے کہا نکلے ہمپر حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے ہاتہہ مین ڈہال تہی پس رکہا اوسکو یعنے سامنے اپنے پہر بیٹہے پس پیشاب کیا طرف اوسکے پس کہا بعضے مشرکین نے دیکہو طرف انکے کہ پیشاب کرتے ہین جیسے پیشاب کرتی ہے عورت پس سنا یہہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا وائے ہی تجکو کیا نہین جانتا تو اوس چیز کو کہ پہنچی بنی اسرائیل کے یار کو یعنے ایک شخص کو اونمین سے عذاب پہونچا بسبب منع کرنیکے اچہی بات سے تہے بنی اسرائیل جسوقت پہنچتا اونکو پیشاب کاٹ ڈالتے تہے اوسکو قینچی سے پس منع کیا اونکو بار اونکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہہ ابو داود وابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ نسائی نے عبد الرحمن سے اونہون نے ابو موسی سے ف بنی اسرائیل کی شریعت مین یہہ تہا کہ اگر نجاست بدنکو لگتی تہو وتنا گوشت چہیل ڈالتے اور اگر کپڑے کو لگتی تو وتنا کپڑا کتر ڈالتے پس یہہ بات اونکی شریعت مین اگرچہ پسندیدہ تہی لیکن ظاہر مین خلاف عقل کے معلوم ہوتی تہی کیونکہ اسمین ضرر جان ومال کا ہے پس فرمایا کہ جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ جو اسکے منع کرنے مین بطریق اولی لایق عذاب کے ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی از راہ شریعت اور عقل کے دونونکے اچہی ہی ۳۰ ح وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ

قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَالِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مروان اصفر سے کہا دیکہا مینے عبداللہ بن عمر کو کہ بٹہایا اونہون نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پہر بیٹہے پیشاب کیا طرف اوسکے پس کہا مینے ای اباعبدالرحمن کہ کنیت عبداللہ بن عمر کی ہی کیا نہین منع کیا گیا اس سے کہا نہین بلکہ سوا اسکے نہین کہ منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلہ کے کوئی چیز پردہ کرے تجکو پس کچہہ نہین مضائقہ روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یہہ قول عبداللہ ابن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہو سکتا کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہی کہ یہہ دلیل پکڑتے تہے حضرت کے فعل سے کہ حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کیے ہوے پاخانہ پہرتے دیکہا تہا پس وہ محتمل ہی کئی احتمالات کو چنانچہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہی اوسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکے حضرت کی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوا کہ یہہ حکم عام ہی تخصیص جنگل کی نہین اسیلئے امام اعظم صاحب کے نزدیک جنگل اور گہر برابر ہی اس بابت مین ۰ ع ۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلتے پاخانہ سے کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ جسنے دور کی مجہسے ایذا یعنی پاخانہ اور عافیت دی مجکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اور بعضی روایت مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ مَا يُؤْذِيْنِيْ وَاَبْقٰى عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِيْ پس خیال کرے ہر شخص کہ یہہ دو نعمتین کیا عجیب ہین لیکن اکثر لوگونکو دلمین خیال بہی اسکا نہین گذرتا ہی ع ۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا جب آئی جماعت جنون کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا اونہون نے ای رسول خدا کے منع کر اپنی امت کو یہہ کہ استنجا کرین ساتہہ ہڈی کے یا لید کے یا کوئلے کے پس تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی واسطے ہمارے بیچ ان چیزون کے رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روایت کی یہہ ابوداود نے ف ہڈی خوراک جنوں کی ہی اور لید خوراک انکے جانوروں کی اور کوئلوں سے بہی فائدہ اوٹھاتے ہین یعنے پکاتے ہین اور سینکتے ہین اور روشنی کرتے ہین اسلیے اسکو بہی رزق اونکا کہا ۞ ع ح ۞ **بَابُ السِّوَاكِ** باب ہی بیچ بیان مسواک کرنیکے ف مسواک کرنی سنت ہی ساتہہ اتفاق علما کے خصوصا نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو اور نماز نزدیک شافعی کے اور پہلے نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہی اسکی اور لکہا ہی علما نے کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت مین واقع ہوئی ہین اور فائدے مسواک کے بدلنے لئے اور موہنہ کے لیئے بہت ہین اور مسواک کرنی مجلسین اسطرح کہ رال ٹپکتی جاوے مکروہ ہی خصوصا نزدیک علما اور بزرگون کے اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب اور اچہی ہی اور نزدیک وضو اور پڑہنے قران کے اور زردی دانتون کے اور مزہ بگڑنے موہنہ کے بسبب سونے یا چپ رہنے یا بہوکے یا بسبب کہانے چیز بدبو اور مانند انکے زیادہ مستحب ہی اور مسواک چاہیئے کہ درخت کڑوے سے ہووے اور پیلو کے درخت کی بہتر ہی چنانچہ حدیثون مین آئی ہی اور بیکار ہی مسواک کی مانند چہنگلیا کے چاہیئے اور بیچ درازگی کے مقدار ایک بالشت کے ہووے اور چاہیئے اوپر چوڑان دانتون کے مسواک کرے نہ لنبان پر کہ اس سے مسوڑے چہلتے ہین اور چاہیئے کہ وقت کلی کے کرے اکثر علما یہی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلے وضو سے کرے اور اگر نہووے کسی کے پاس مسواک یا دانت ٹوٹے ہووین ملے دائین ہاتہہ کی اونگلی سے اور کہا امام نووی نے مستحب ہی یہہ کہ مسواک کرے ساتہہ پیلو کی لکڑی کے اور اگر مسواک کے نرم کرنیکو پتہر وغیرہ نہ ملے تو صاف کرے دانت ساتہہ اوس چیز کے کہ دور کرے بدبو موہنہ کی مثل موٹے کپڑے کے اور اونگلی کے اور مستحب ہی یہہ کہ شروع کرے دائین طرف سے ۞ ح ع ۞ **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی امت پر البتہ حکم کرتا اونکو ساتہہ تاخیر کرنے عشا کے اور ساتہہ مسواک کرنیکے نزدیک ہر نماز کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یعنے اگر مجہے یہہ ڈر نہوتا کہ میری امت پر دشواری پڑیگی تو فرض کرتا مین ان پر تاخیر کرنا عشا کا یعنے تہائی رات تک یا آدہی رات تک پس اتنی تاخیر مستحب ہی نزدیک جمہور کے سوائے امام شافعی کے اور فرض کرتا مین مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کے یعنے نزدیک وضو ہر نماز کے پس مقصد حضرت کا اس سے یہہ ہی کہ یہہ دونون

باتین ہیں سنت ہیں اور بڑی فضیلت رکہتی ہیں ع ۞ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شریح بن ہانی سے کہا پوچہا مینے حضرت عائشہ سے کہ ساتہہ کسچیز کے تہے شروع کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتے اپنے گہر مین کہا حضرت عائشہ نے شروع کرتے مسواک کرنا روایت کی یہہ مسلم نے ف اپنے گہر مین جب حضرت تشریف لاتے تو پہلے سواک کرتے یہہ بات بسبب لطافت مزاج اشرف کے تہی کہ شاید کر بسبب چپ رہنے کے مجلس میں بعد کلام کرنیکے لوگون سے موہنہ مین کچہہ تغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوے اور یہہ حقیقت مین تعلیم ہی امت کے لئے کر اپنے گہر کے لوگون سے اچہی طرح صحبت رکہین ساتہہ نہایت پاکیزگی کے جیسے کہ کلام کرنیکے لئے اور خلطہ ہونیکے لئے مسواک کرے ڈالا کرین تاکہ کوئی بسبب بدبو کے موہنہ کے ایذا نپاوے اور کہا گیا ہے کہ بیچ سواک کرنیکے ستر فائدے ہین ادنی اونکا یہہ ہی کہ یاد رہیگا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کے اور افیون کہانے مین ستر طرح کے ضرر ہین ادنی اونکا یہہ ہی کہ بہول جاوے کلمہ شہادت کا یعنے وقت موت کے یا اللہ بچائیو اس سے اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہی ہر شخص کو کہ داخل ہووے گہر اپنے مین یہہ کہ ابتدا کرے ساتہہ سواک کے پس اس سے موہنہ مین خوشبو خوب آتی ہی اور بہت سلوک ہوتا ہی گہر والون سے ع ۞ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے ہوتے نماز تہجد کے لئے رات کو ملتے اور دہوتے موہنہ اپنا ساتہہ سواک کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ الْخِتَانُ بَدَلَ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزین ہین فطرہ سے یعنے دین کی باتین ایک تو کم کرنا مونچہ کا اور بڑہا دینا ڈاڑہی کا اور مسواک کرنی اور

فَمَضْمَضَ وَا[illegible] تَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِي اُخْرٰي فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي اُخْرٰي لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ اور صحیح حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہی کہ کہا گیا واسطے عبد اللہ بن زید بن عاصم کے وضو کر واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سا پس منگوایا باسن پس جہکایا اور ڈالا اوس سے پانی اپنے دونوں [illegible] پس دہویا اونکو تین بار پہر داخل کیا ہاتہہ اپنا یعنے باسن مین پہر نکالا اوسکو یعنے پانی نکالا اوس سے پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہہ تین بار پہر داخل کیا ہاتہہ اپنا پہر نکالا اوسکو پہر دہویا مونہہ اپنا تین بار پہر ڈالا ہاتہہ اپنا باسن مین پہر نکالا اوسکو پہر دہوئے دونوں ہاتہہ اپنے کہنیوں تک دو دو بار پہر ڈالا ہاتہہ اپنا پہر نکالا اوسکو پہر مسح کیا سر کو آگے سے پیچہے لیگئے دونوں ہاتہہ اور پیچہے سے آگے لے آئے پہر دہوئے دونوں پانوں ٹخنوں تک پہر کہا اسیطرح تہا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی کہ آگے سے لیگئے دونوں ہاتہہ اپنے پیچہے کو اور پیچہے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتہہ اگلی جانب سر اپنے کے پہر لیگئے اونکو طرف گدی کے پہر پہیرا اونکو یہان تک کہ پہیر لائے طرف اوسی مکان کے کہ شروع کیا تہا اوس سے پہر دہوئے پانوں اپنے اور ایک روایت صحیحین کے مین ہی پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور ناک جہاڑی تین بار ساتہہ تین چلوؤن کے پانی سے اور صحیح روایت اور کے پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے پس کیا تین بار اور بخاری کی روایت مین ہی پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونوں ہاتہہ پیچہے اور پیچہے سے لائے آگے ایکبار پہر دہوئے دونوں پانوں ٹخنوں تک اور صحیح اور روایت بخاری کے ہی پس کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار ایک چلو سے یعنے ہر ایک کو تینوں کو تین مین سے ایک ایک چلو سے کیا اور یہہ معنے نہین ہین کہ تینوں ایک ہی چلو سے کئے جانا چاہئیے کہ حدیثین کلی کرنیکی اور ناک مین پانی دینے کی مختلف آئی ہین بعضی مین ساتہہ تین چلو کے اور بعضی مین ایک چلو سے ساتہہ فصل اور وصل کے یعنے ہر ایک کے لئے علحدہ علحدہ چلو لینے بہی آئے ہین اور دونوں ایک چلو سے بہی کرنے آئے ہین پس کئی صورتین اسکی [illegible] ہین پس مذہب شافعی بقول صحیح کے یہہ ہی کہ دونوں تین چلو مین کرے اسطرح کہ ایک چلو [illegible] ور [illegible] سی کلی کرے پہر اوسکا بقیہ ناک مین دے ایسے تینوں بار یونہی کرے اور مذہب حنفی مین یہہ ہی کہ ہر ایک [illegible] تین تین چلو سے کرے اونہوں نے اسطریق کو ترجیح اسلئے دی ہی کہ موافق ہی

مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ
عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا
پہرے ہم ساتہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مکے سے طرف مدینہ کے یہان تک کہ جو وقت پہنچے ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ مین
جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے مین نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تہے جلدی کرنیوالے پہر پہنچے ہم طرف
اون کے اور ایڑیان اونکی چمکتی تہین نہین پہنچا تہا اونکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وای واسطے
ایڑیون کے آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** جلدی کی معنے اس جملے کے یہہ ہین کہ طلب جلدی
کی چلنے مین اور ہم سے آگے بڑہ گئے نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنیکے لئے پس وضو کیا
جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنے لفظ ویل کے علمانے کتنی طرح پر لکہے ہین کہا ابہری رح نے
صحیح تر قول بیچ معنے اسکے وہ ہی جو روایت کیا ہی ابن حبان نے حدیث ابی سعید سے کہ ویل ایک نالا ہی دوزخ مین
اور بعضون نے اسکے معنے شدۃ عذاب کے کہے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہی پیپ اور لہو کا دوزخ مین
اور بعضون نے کہا کہ یہہ ایک کلمہ ہی کہ رنج رسیدہ بولتا ہی اور اصل اسکے معنے ہلاک اور عذاب کے ہین اور ظاہر
یہہ ہی کہ حمل کری اسکو اصل پر یعنے ہلاک عظیم اور عقاب الیم ہی واسطے ایڑیون کے ایڑیون کے لئے خاص عذاب اس لئے
فرمایا کہ وہ دہوئی نگئی تہین اور بعضون نے یہہ معنے لکہے ہین کہ ایڑیون سے صاحب ایڑیون کے مراد ہین یعنے
جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تہین اونکو یہہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنے فرائض اور سنتین اوسکی ادا کرو اور ایک حدیث
مین آیا ہی کہ اگر مقدار ایک ناخن کے خشک رہ جاوے تو وضو درست نہین ہوتا اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دہونا
پانو کا وضو مین فرض ہی کہ اوسکے ترک پر وعید یعنے ڈر کا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ ہی تمام
تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ لائق اعتبار کے ہو ثابت نہین ہوا اور جیسے کہ بیان کیا ہی
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و • اصحاب کرام مین سے مانند حضرت علی اور حضرت عثمان اور عبد اللہ بن زید کے کہ اونکو جا کی بیان کرنیوالا
وضو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہین اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور سوا انکے رضی اللہ عنہم
سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرت دہویا ہی کرتے تہے پاے مبارک وقت وضو کے اگر موزہ نہ پہنے ہوتے تہے اور حدیثین
ان گنت کہ مرتبہ تواتر کو پہنچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہہ وعید اوپر ترک اوسکے حدیثون شمار مین

وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ہم نے مسح پانؤن پر کیا کرتے تھے یہان تک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پورا کرنے وضو کے اور وعید فرمائی اوسکے ترک پر پس چھوڑ دیا اونہون نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہی کہ کہا اونہون نے کہ کہا مین نے عطا خراسانی کو کہ تابعی ہین آیا خبر پہنچی ہی تجھکو کسی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتے تھے قدمون اپنے پر کہا اونہون نے نہ قسم اللہ کی حاصل کلام کا اسباب مین یہہ ہی کہ کتاب اللہ مین یہہ حکم محتمل اور مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہ حد شہرت اور تواتر پہنچی ہی اوسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہہ ہی پس شیعون کے مذہب مین کہ پانؤ کو مسح کرتے ہین عقل خالی اور برابر کرتے ہین ۞ ع ح ۞ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پس مسح کیا اوپر بالون پیشانی اپنی کے اور پگڑی پر اور موزون پر روایت کی مسلم نے

ف بیچ مقدار مسح سر کے اختلاف واقع ہوا ہی علما مین امام مالک کے مذہب مین سارے سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی کے نزدیک بعض سر کا مسح کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابو حنیفہ کے مذہب مین مسح چوتھائی حصہ سر کا فرض ہی اور دلیل انکی یہی حدیث ناصیہ کی ہی کہ ناصیہ کہتے ہین چوتھائی سر کو آگے کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت اوپر مسح ناصیہ کے اکتفا کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبھی بیان جواز کے لئے وہ بھی کرتے پس معلوم ہوا کہ فرض اسیقدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنیکے یہہ معنے شارحین نے بیان کئے ہین کہ جب حضرت چوتھائی سر کا مسح کہ فرض تہا ادا کر چکے تو واسطے کامل کرنیکے اور ادا سنت کے کہ وہ مسح سارے سر کا ہی باقی مسح بقیہ کا پگڑی پر کیا اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ احتمال رکہتا ہی کہ حضرت نے مسح ناصیہ کر کے پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کے جیسے کہ موزے پر کرتے ہین درست نہین تینون اماموں کے نزدیک مطلق مگر امام احمد کے نزدیک درست ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تحت الحنک پگڑی کے بندھا ہو جیسے کہ حکم موزہ کا ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ فِيْ طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے شروع کرنا داہنے طرف سے جبتک ہو سکتا بیچ سارے کامون اپنے کے بیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنی کے اور جوتا پہننے اپنی کے

اس سے بزرگی سواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز کی حکم ہوا بڑے کے دینے کو کہ افضل ترین چیز ہے اور اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ کہانا اور خوشبو وغیرہ لکے دینے مین بہی پہل بڑے ہی سے کرے ۱۲ ح ؎ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ
أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین آئے
میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کبہی مگر حکم کیا مجکو ساتہہ سواک کے تحقیق ڈرا مین اس سے کہ چہیل ڈالون مین اگلی جانب منہ
اپنے کی روایت کی یہہ احمد نے ف یعنے بسبب تاکید کرنے جبرئیل کے کہ استعمال سواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی
مجہے مونہہ چہلجانیکا ؎ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ
عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق بہت بیان کیا مینے تمپر بیچ مقدمہ سواک کے روایت کی یہہ بخاری نے ف غرض اس کلام سے فضیلت بیان کرنی
سواک کی اور تاکید کرنی اوسپر معلوم ہوتی ہی ہ ع ؎ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ
أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سواک کرتے اور نزدیک اونکے دو شخص تہے ایک اون دونومین بڑا تہا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف
حضرت کے بیچ بزرگی سواک کے یہہ کہ مقدم کر تو بڑے کو دیتو سواک بڑے کو اون دونومین سے روایت کی یہہ
ابو داود نے ؎ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِي
يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اوس نماز کی کہ سواک کی گئی
واسطے اوسکے یعنے نزدیک وضو کے اوپر اوس نماز کے کہ نہین سواک کی گئی واسطے اوسکے ستر درجہ روایت کی یہہ بیہقی نے شعب
الایمان مین ف یعنے فضیلت مین اور زیادتی ثواب مین وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہی اس نماز سے ؎ ع
وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ
الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ

عَلٰی اُذُنِہٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْکَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّہٗ اِلٰی مَوْضِعِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا مین اوپر امت اپنی کے البتہ حکم کرتا مین اونکو ساتھہ مسواک کرنیکے نزدیک ہر نماز کے یعنے حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہی اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تھے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازون کے لیے مسجد مین اور مسواک انکی کان اونکے پر ہوتی جگہہ قلم کے کان لکھنے والیکے سے نہ کہڑے ہوتے طرف نماز کے مگر مسواک کرتے پہر رکہ لیتے اوسکو طرف جگہہ اوسکیکے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے مگر تحقیق ابوداود نے نہیں ذکر کیا ان لفظون کا ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

باب ہے بیچ بیان سنتوں وضو کے **ف** مراد سنن وضو سے بیان افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین جو کہ وضو مین کرتے تہے خواہ فرض ہون خواہ سنت خواہ اداب ہ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبو دیے ہاتہہ اپنا باسن مین یہان تک کہ دہو دے اوسکو یعنے ہاتھون کو تین بار پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہان رات گذاری ہی ہاتہہ اوسکے نے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** دہونا ہاتہونکا پہلے وضو کے کہ سنت ہے اس حدیث سے ثابت ہوا ہی اور یہہ قید لگائی اسمین سوتے سے اوٹھنے کے وقت کا سبب اوسکا یہہ ہی کہ ازبسکہ اون شہرونمین پانی کم ہوتا ہی اکثر استنجا پتھر یا ڈہیلے سے کرتے ہین پس جب سوتے ہین تو بسبب گرمی ہوا کے استنجے کی جگہہ مین پسینا آجاتا ہے اور احتمال ہوتا ہی کہ ہاتہہ وہان پہنچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جسکو فرمایا کہ وہ نہیں جانتا کہ کہان رات گذاری ہی ہاتہہ اوسکے نے یعنے جانتا نہیں کہ کہان ہاتہہ پڑا ہو پس فرمایا کہ پہلے ہاتہہ اپنے تین بار دہو لیوے تاکہ خوب صاف ہو جاوین بعد اوسکے پانی باسن [illegible] در وضو کرے اور قید نیند کی اسلیے ہی کہ اوسمین احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہی ورنہ ہر ایک وضو کرنیوالے کو چاہیے کہ اوسکو [illegible]

اسی لئے ہمارے علما نے کہا ہی کہ ہہ ہاتہہ دہونے سنت ہین غیر جاگنے والیکو بہی کیونکہ سبب ہاتہہ دہونیکا کہ وہ احتمال ہاتہہ پہنچنے کا [illegible] ست اور میل پر یہہ جاگتے مین بہی موجود ہی اور یہہ حکم مسنون اور مستحب ہے کہ بطریق احتیاط کے ساتہہ اوسکے حکم کیا ہی فرض اور واجب نہین اگر نہ دہووے توبہی ہاتہہ پاک ہی اگر پانی مین بغیر دہوئے ہاتہہ ڈالدے تو وہ بہی نجس نہین ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتہہ کا نیند کے وقت یقینی نہین ہی فقط احتمال ہی بلکہ امام احمد ہاتہہ دہونے سوتے سے اوٹہکر واجب کہتے ہین اگر بغیر دہوئے پانی مین ڈالدیگا پانی نجس ہوجائیگا ۞ ح ع ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس ارادہ وضو کا کرے پس چاہیئے کہ ناک جہاڑے یعنے بعد پانی دینے کے تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہی اوپر بانسے ناک کے اوسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف رات گذارنا شیطان کا اور جگہہ پکڑنی اوسکی بانسے پر حقیقت اور کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہی عقلین ہماری دریافت کرنے ان اسرار کے سے قاصر ہین سالم تر اور اولی طریقہ بیچ مثل ایسے امور کے کہ شارع نے اونکی خبر دی ہی یہی ہی کہ ایمان انپر لاوے اور بیان کیفیت اونکی سے سکوت کرے اور بعضے اسمین یہہ تاویل کرتے ہین کہ آدمی جب سوتا ہی تو بخارات اور رینٹ اور غبار ناک کا بیچ قیشانغ کے ہی جمع ہوتے ہین اوس سے دماغ کہ جگہہ حواس وغیرہ کا ہی مکدر ہوتا ہی پس یہہ مانع ہوتا ہی ادا حق تلاوت کو اور سمجہنے معانی اوسکیکو اور باعث ہوتا ہی کسل کا عبادتمین اور یہہ سب امور باعث خوشی شیطان کے ہوتے ہین پس گویا کہ شیطان وہان بیٹہا ہی پس یہہ احتمالات ہین اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہی جو اول مذکور ہوا ۞ ح ۞ وَقِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ [illegible] مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ

اور ناک میں پانی دینا اور ترشوانا ناخون کا اور دہونا جگہ جوڑون کیکو اور دور کرنے بال بغل کے اور مونڈنے بال زیرناف کے
اور کم کرنا پانی کا یعنے استنجا کرنا ساتہہ پانی کے کہا روایت کرنیوالے نے یعنے مصعب نے یاد کرا ہے اور بہول گیا مین دسوین چیز
نہین گمان کرتا مین مگر یہہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ختنہ کرنا بدلے چھوڑنے ڈاڑہی کے
یعنے یہہ بات مصابیح والیکی ہی اور مشکوٰۃ والا یہہ کہتا ہی کہ نہین پایا مینے اس روایت کو صحیحین مین یعنے بخاری مسلم مین اور
نہ بیچ کتاب حمیدی کے کہ جامع ہی صحیحین کو ولیکن ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے یعنے اپنی کتاب مین اور
اسیطرح خطابی نے معالم السنن مین ابی داود سے ساتہہ روایت عمار بن یاسر کے ف دس چیزین مین
فطرۃ سے یعنے یہہ دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت تہین اکثر علما کے نزدیک
معنے فطرۃ کے یہی ہین اور سوا اسکے اور اقوال ہی شرحو مین نقل ہوئے ہین واسطے خوف درازگی کے
اسی پر اکتفا کیا اور کم کرنا لبون کا روایت مختار اسمین یہی ہی کہ لبین کتروایا ہی کرے اسطرح کہ ظاہر ہو وے کنارہ
اوپر کے ہونٹ کا معلوم ہونے لگے اور ایک روایت امام اعظم رح سے آئی ہی کہ لبین مقدار بہون کے چاہیین
اور غازیون کو زیادہ ہی رکہنی جائز ہین کہ باعث دہشت کی ہین دشمنونکی نظرون مین اور اسطرح کتروانا
کہ اوسکا نشان ہی نہ باقی رہی اور مونڈوانا اوسکا مکروہ ہی اور بعضون نے حرام لکہا ہی اور بعضون نے اسکو بہی
سنت لکہا ہی اور ڈاڑہی بقدر ایک مٹہی کے دراز چاہیے کم اس سے نہو اور اگر اس سے زیادہ ہی رکہے جائز ہی
بشرطیکہ حد اعتدال سے نکلجاوے اور مونڈوانا اور پست کرنا ڈاڑہی کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکونکی ہی
مانند انگریز اور ہنود کے اور وضع ہی اونکی کہ جنکو دین سے حصہ نہین کہ وہ گروہ قلندریہ ہین اور چہوڑنا ڈاڑہی
کا بقدر قبضہ کے واجب ہی سنت اسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثابت سنت سے ہوا ہی جیسے نماز عید کو سنت کہتے ہین
اور بال ڈاڑہی کے لبان مین سے یا چوڑائی مین سے کتروا کر برابر کرنے جائز ہین لیکن مختار یہہ ہی کہ نہ کترواوے اوسمین سے
کچہہ اور عورۃ کے اگر ڈاڑہی نکل آوے اوسکو مونڈوا ڈالنا مستحب ہی اور مسواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور
داود ... نے کہا ہی واجب ہی اور اسحاق نے یہہ بہی زیادہ کیا ہی کہ اگر اسکو قصدا چہوڑیگا تو باطل ہوگی
نماز اوسکی اور ناک مین پانی دینا وضو مین سنت ہی اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہی جو آگے مذکور ہوگی
اور ناخون کسیطرح کترواوے اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولی یہہ ہی کہ اسطرح کترواوے اول داہنے
ہاتہہ کی انگلی ... کا پہر بیچ کی انگلیکا پہر اوسکے پاسکی انگلیکا پہر چہنگلیا کا پہر انگوٹہے کا پہر بائین ہاتہہ کی

چھنگلیا کا پہر اوسکے پاس کی اونگلی کا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر اونگلی شہادۃ کا پہر انگوٹھے کا اور بعضوں نے لکہا کہ داہنے
ہاتھہ کی شہادۃ کی اونگلی سے شروع کر چھنگلیا تک پہنچے پہر بائین ہاتہہ کی چھنگلیا سے شروع کر اوسکے انگوٹھے تک پہنچے پہر
داہنے ہاتہہ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پانوکے یون کتر دالے کہ داہنے پانو کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائین
پانو کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکہا ہی علماء نے کہ ناخون کتروانے جمعہ کو مستحب ہین اور بعضوں نے دفن کرنا ناخونون کا لکہا ہی
اور اگر پہینک بہی دیوے کچہہ مضائقہ نہین اور پہینکدینا اونکا پاخانہ مین یا غسل کی جگہ مکروہ ہی اور براجم کہتے ہین
اونگلیونکی گانٹھون کو اور اونکے اوپر کے پوست کو جو چنت دار ہوتا ہی اوسمین میل اکثر جمع ہوجاتی ہی خصوصا
جو لوگ کہ کار بار کرتے ہین اونکی اونگلیان سخت ہو کر میل بہت جم جاتی ہی پس اونکے دہونیکی تاکید فرمائی اور
بدن مین اور اعضا کہ اونمین کان ہی میل جمع ہونیکا اونکے دہونے کا بہی یہی حکم ہی مانند کان اور بغل اور ناف اور
مانند انکے اور نتف کہتے ہین بال اوکہیڑنے کو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغلونکے بالون کا مونڈنا سنت نہین ہی بلکہ
ہاتہہ ہی سے اوکہیڑنے سنت ہین اور بعضوں نے کہا ہی کہ اوکہیڑنا اونکا افضل ہی اوس کے لئے کہ قوی ہو و اور جسکو
اسکی تکلیف نہ ہوسکے اور مونڈانا اور نورہ سے دور کرنا اونکا بہی جائز ہی لیکن افضل وہی ہی جو بیان ہوا
اور بال زیر ناف کے مونڈنے سنت ہین اور اوکہیڑنے اور نورہ سے دور کرنے بہی حکم رکہتے ہین اور قینچی سے کترنے سے
سنت نہین ادا ہوتی اور پاخانہ کی جگہہ کے گرد جو بال ہوتے ہین اونکا دور کرنا بہی مستحب ہی اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ بال زیر ناف کے حضرت نورہ سے دور کرتے تہے واللہ اعلم اور عورۃ کو اوکہیڑنا اونکا اولی ہی کیونکہ خاوند کو
رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوۃ عورۃ کو ننانوے حصہ ہوتی ہی اور مرد کو ایک حصہ پس اوکہیڑنے سے شہوۃ
ضعیف ہوجاتی ہی اور مونڈنے سے قوی پس مناسب حال عورت کے وہ ہی اور مناسب حال مرد کے یہ اور بال زیر
ناف کے مونڈنے اور بغلونکے بال اوکہیڑنے اور لبین لینی اور ناخون کتر لینے چالیس دن کے اندر اندر ہی کر لیا
کرے اس سے زیادہ دیر نہین کہ مکروہ ہی اور معنے انتقاص الماء کے دو ہین ایک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا
کرنا پانی سے کہ اوسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہوجاتا ہی اور دوسرے یہہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتہہ استعمال پانی
یعنے استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجا انتقاص کے انتقاض آیا ہی ساتھ
ضاد معجمہ اور صاد مہملہ کے معنے اوسکے یہہ ہین کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر جیسے کہ اوپر حدیثون مین گذرا پس یہہ بہی دس
چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی کے نزدیک مرد اور عورۃ پر اور امام اعظم رح کے نزدیک مرد کو

مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورۃ کو مکرمۃ یعنے اولی اور وہ اسلام کی علامتوں سے ہی اگر ایک شہر کے لوگ سبکے سب
اسکو چھوڑ دین تو امام لڑے اونکے ساتھہ جیسیکہ حکم ہی اذان وغیرہ مین اور وقت ختنہ کرنیکا بعضے کہتے ہین ساتوان
دن ہی جیسا عقیقہ کا اور بعضون کے نزدیک سات برس اور بعضونکے نزدیک نوبرس اور بعضونکے نزدیک جب
چاہے حاصل یہ کہ پہلے بالغ ہونے سے جب چاہے کرے خصوصاً ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہی اور ستر کا
ڈھانکنا واجب ہی سنت کے ادا کرنے کے لئے ترک کرنا واجب کا جائز نہین سے یعنے بعد بالغ ہونے کے سترکا ڈھانکنا
واجب ہوجاتا ہی اب کریگا تو واجب ترک ہوگا ٭ ع ح ٭ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ
لِلرَّبِّ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ
بِلَا اِسْنَادٍ روایت ہی عایشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سواک سبب پاکی کی ہی واسطے
مونہہ کے اور سبب رضا مندی کی ہی واسطے پروردگار کے روایت کی یہہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے
اور روایت کی بخاری نے صحیح اپنی کے بغیر سند کے وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَیُرْوَی الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ
وَالنِّکَاحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
چار چیزین ہین طریقے رسولون کے سے حیا کرنی اور روایت کیا ہی ختنہ کرنا یعنے بعضی روایت مین بدلے الحیاء
الختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** چار چیزین
طریقے رسولون کے سے ہین یہہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیز انمین سے بعضے نبی نے نہین ہی کی جیسیکہ
نکاح حضرت یحیے علیہ السلام نے نہین کیا اور مراد حیا سے یہہ ہی کہ باز رکھے نفس کو بری باتون سے اور بعضی
روایت مین آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور
حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور
حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم
اجمعین ختنہ کئے ہوئے ہی پیدا ہوئے تھے اور بعضون نے حضرت کے ختنہ مین اختلاف کیا ہی کہ بعد پیدا ہونے کے
آپکا ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگانے تھے ساتھہ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہی کہ سینے جمع کین ہین حدیثین

جو فضائل نکاح میں وارد ہوئی ہیں پس سو سے زیادہ ہیں * ع ع * وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے رات کو اور نہ دن کو پس جاگتے مگر مسواک کرتے
پہلے وضو سے روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دن کو بھی آرام فرماتے تھے وقت
قیلولہ کے پس یہہ سنت ہے شب بیداری کی اسکے سبب سے آسان ہوتی ہے جیسے کہ سحر کھانے سے روزہ آسان ہوتا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا
کہ سوتے سے اوٹھکر مسواک کرنی سنت موکدہ ہے بسبب سونیکے موہنہ میں تغیر آجاتا ہے اس سے موہنہ صاف ہوجاتا ہے پھر
احتمال ہے کہ حضرت وضو کے لئے دوبارہ مسواک کرتے ہوں اسی پر اکتفا کرتے ہوں اور یہہ بھی احتمال ہے کہ وضو کے لئے
دو بار مسواک کرتے ہوں وقت ارادہ وضو کے یا نزدیک کلی کرنے کے واللہ اعلم * ع * وَعَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ
ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم مسواک کرتے پس دیتے مجکو مسواک تاکہ دہوؤں میں اوسکو پس شروع کرتی میں ساتھہ اوسکے پس مسواک کرتی میں
پھر دہوتی میں اوسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہہ ابو داود نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بعد مسواک
کرنیکے دہولینا اوسکا مستحب ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے یہہ کہ تین بار مسواک کرے اور ہر بار پانی سے
دہوئے اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دہونے سے پہلے موہنہ میں اس لئے بہی لیتی تہیں کہ لعاب مبارک کی
برکت انکو پہنچے اور پھر اس لئے حضرت کو دیتی تہیں کہ مسواک کرنی جو باقی رہی ہو اوسکو پورا کرلیں اور اسمیں دلیل ہے
اسپر کہ کسیکی مسواک کرنی اوسکی رضامندی سے مکروہ نہیں اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل
کرنی اچھی ہے * ع * الفصل الثالث (فصل تیسری) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ
أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ
مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئیں خواب میں کہ کرتا ہوں مسواک پس آئے میرے پاس
ایک اونمیں بڑا تہا دوسرے سے پس ارادہ کیا میں نے دینے مسواک کا چھوٹے کو اونمیں پس کہا گیا واسطے میرے
مقدم کر تو بڑے کو پس دی میں نے مسواک بڑے کو اون دونوں میں سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس

روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** لفظ ما استطاع مین اشارہ ہی اوپر تاکید اور محافظت اس کام کے اور طہارت کرنے مین دائین طرف سے شروع کرنا دوست رکہتے تہے یعنے وضو مین دایان ہاتہ اور دایان پانو پہلے دہوتے اور بایان پیچھے اور کنگہی مین دائین جانب پہلے دیتے پہر بائین اور یہہ تین چیزین بطریق تمثیل کے بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کرنے اور زینت کیسے ہین سب اسمین داخل ہین یعنے اونکو بہی دائین طرف سے شروع کرتے جیسےکہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پاخانہ سے نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخون کترو لینے اور بال بغل اور لبون کے کوانے اور سر مونڈوانا اور بال زیر ناف کے لینے اور مصافحہ کرنا اور کہانا اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزین کہ لائق بزرگی کرنیکے نہین ہین اونکو بائین طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسےکہ پاخانہ مین جانا اور بازار مین جانا اور گناہ کی جگہہ مین جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک سنکنی اور تہوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اوتارنے اور جوتی اوتارنی اور مانند انکے اور حقیقت ان چیزونکے بائین طرف سے شروع کرنے مین تکریم دائین طرف ہی کی لازم آتی ہی مثلاً مسجد سے بایان پانو پہلے نکالا تو تکریم دائین پانو کی کی کہ اوسکو بزرگ جگہہ مین باقی رکہا اسیپر اور چیزون کو قیاس کرلے اسیطرح بہہ نسبت شرف اور بزرگی دائین طرف کے ہی اسیلیے فرشتہ دائین ہاتہ کا شرف رکہتا ہی بائین ہاتہ والے پر اور ہمسایہ دائین طرف کا مقدم ہی بائین طرف کے ہمسایہ پر ۞ ح ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُا بِاَيَامِنِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنو تم یعنے کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتہہ داہنی طرف اپنی کے روایت کی یہہ احمد و ابوداود نے

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ وَزَادُوا فِي اَوَّلِهِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ

اور روایت ہی سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وضو واسطے اوس شخص کے کہ نہین یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنے جسنے ابتدا وضو مین اللہ تعالی کا نام نہ لیا اوسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداود نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اونہونے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کے کہ نہین نماز واسطے اوس شخص کے کہ نہین وضو

واسطے اوسکے **ف** امام احمد کے نزدیک بسم اللہ کہنی ابتداء وضوء میں واجب ہی اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہی یا مستحب اور سلف سے یہہ الفاظ کہنے منقول ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اور بعضون نے کہا ہی کہ افضل ہی بسم اللہ الرحیم بعد اعوذ پڑہنے کے اور مشہور یہہ الفاظ ہین بسم اللہ والحمد للہ علے دین الاسلام اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہی صواب یون ہی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ع ح

وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ بَیْنَ الْاَصَابِعِ

اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہ کہا مینے ای رسول خدا کے خبر دو مجکو وضوء سے فرمایا پورا کر وضوء کو اور خلال کر درمیان اونگلیون کے اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر یہہ کہ ہو روزہ دار روایت کیا یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول اوسکے بین الاصابع **ف** حضرت نے وضوء سے پہلے کمال وضو کا تعلیم فرمایا کہ جسسے مستحق ثواب کے ہون فرمایا پورا کر وضو یعنے فرائض اور سنتین اوسکی اچہی طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتہہ اور پانو کی اونگلیون کا سنت ہی امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کے نزدیک اور یہہ حکم اوس صورتمین ہی کہ انگلیان بحسب خلقت کے آپس سے جدا اور کشادہ ہون اور اگر آپسمین ملی ہون اسطرح کہ پانی بیتکلف اونمین نہین پہنچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہی اور ہمارے نزدیک خلال اسطرح کرے کہ دائین ہاتہہ کی ہتیلی بائین ہاتہہ کی پشت پر رکہہ کر اونگلیان دائین ہاتہہ کی اونگلیون بائین ہاتہہ کی مین ڈالے کہ اولی یونہی ہی اور پانو کی اونگلیون کا خلال بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سے کرے اسطرح کہ اوسکو دائین پانو کی چہنگلیا کے نیچے سے داخل کر خلال شروع کرے پہر اونگلی مین یونہی کرتا جاوے حتیٰ کہ دوسرے پانو کی چہنگلیا تک پہنچے اور حد ناک مین پانی دینکی ہے ہی کہ پانی نرم ناک تک پہنچے اور مبالغہ اوسکا یہہ ہی کہ وہان سے آگے گذر جاوے پس یہہ مبالغہ اگر روزہ نہو دے تو سنت ہے اور روزہ دار کو مکروہ ہی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا امام اعظم رح کے نزدیک وضو مین سنت ہین اور غسل مین فرض اور امام شافعی کے نزدیک دونو مین سنت ہین ۱۲ ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ وضوء کرے تو پس خلال کر درمیان اونگلیون اپنے ہاتہون

انیکے اور پانو نکے روایت کی ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی
ف خلال ہونٹوں کا بعد دہونے ہاتہوں کے کرے اور خلال پانو کا بعد دہونے انکے افضل یونہی ہی ع ❀
وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ
يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
مستورد بن شداد سے کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کے وضو کرتے ملتے یعنے خلال کرتے انگلیاں پانو اپنے
کی ساتہہ چہنگلیا اپنی کے یعنے بائین چہنگلیا سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف معنے
یدلک کے یہہ ہین کہ خلال کرتے تہے جیسیکہ روایت احمد مین لفظ یخلل کا آیا ہی پس یہہ دلیل ہی اسکی کہ بائین چہنگلیا سے
خلال پانو کی مستحب ہی یا معنے یدلک کے یہہ ہین کہ پہیرتے تہے چہنگلیا انگلیوں پانو کی پر اسصورت مین یہہ دلیل ہوگی
اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے ع ❀ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا
أَمَرَنِي رَبِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت
کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پہر داخل کرتے اسکو نیچے ٹہوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتہہ اسکے
ڈاڑہی اپنی کو اور فرمایا اسیطرح سے حکم کیا مجکو پروردگار میرے نے یعنے ساتہہ وحی خفی کے روایت کی یہہ ابو داود
ف یہہ خلال مستحب ہی بعد دہونے مونہہ کے کرے اور طور اسکا یہہ ہی کہ انگلیاں ڈاڑہی کے نیچے داخل
کرے اور اوپر کو نکالے ع ❀ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے خلال کرتے ڈاڑہی اپنی کی
روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ
حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ
ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ
فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی حیہ سے کہا دیکہا مینے حضرت علی رض کو کہ وضو
کیا پس دہوئے دونو ہاتہہ اپنے یہان تک کہ پاک کیا انکو پہر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا تین بار اور دہویا

دہویا اپنا تین بار اور دونو ہاتہہ کہنیون تک تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایک بار پہر دہوئے دونو پانو اپنے ٹخنے تک
پہر کہڑے ہوئے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنے کا اور پیا اوسکو کہڑے کہڑے پہر کہا حضرت علی نے دوست رکہا مینے
یہہ کہ دکہلاؤن تمکو کسطرح تہا وضو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف
وضو کے پانی مین برکت آجاتی ہی اسواسطے اوسکو پیا اور یہہ پانی کہڑے ہوکر پینا بہی جائز ہی ص ع ٭ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ
قَالَ نَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ
فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ
اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عبد خیر سے کہا ہم تہے بیٹہے ہوئے دیکہتے طرف حضرت علی رض کے اوسوقت کہ وضو کرتے تہے پس
داخل کیا ہاتہہ اپنا داہنا پاس مین پس بہرا مونہہ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور سنکی ناک ساتہہ بائین
ہاتہہ اپنے کے کیا یہہ تین بار پہر کہا جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ دیکہے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس یہہ ہی وضو حضرت کا یعنے مانند وضو اونکے روایت کی یہہ دارمی نے ف مقصود راوی کو
یہان یہہ تہا کہ کیفیت کلی اور ناک مین پانی دینے اور ناک سنکنے کی بیان کرے اور باقی وضو معلوم تہا اسلئے نہ بیان کیا
ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی
اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے کیا یہہ تین بار روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے ف کیا یہہ یعنے مجموع
یا ہر ایک تین بار یعنے اسمین دو احتمال ہین یا یہہ کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے تین بار اسیطرح
یا یہہ کہ تین تین چلو سے کلیان کین پہر اسیطرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر معنے مناسب تر اور مطابق اکثر روایات
کے ہین اور ایک احتمال اسمین اور بہی ہوسکتا ہی کہ یہہ دونو چیزین ایک ہی ہاتہہ سے کین دوسرا ہاتہہ نہ لگایا
اور اسیطرح یہہ احتمالات اوپر کی حدیث مین بہی ہین ٭ ع ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر اپنے کا اور

اور دونون کانون اپنے کا اندر اون کے ساتھ دونوں انگلیون شہادت کے اور اوپر انکے ساتھ انگوٹھون اپنے کے روایت کی یہہ نسائی نے

وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَاْسَهُ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہی ربیع بنت معوذ سے یہہ کہ اونہون نے دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت نے سر اپنے کا جو کچہہ اگلی جانب ہی اوس سے اور جو پچہلی جانب ہی اور کنپٹیون اپنی کو اور کانون اپنے کو ایکبار اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق اونہون نے وضو کرنے مین داخل کین دونون انگلیان اپنی بیچ دونو سوراخون کانون اپنے کے روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری

ف لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کئے گئے ہین لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین یعنے مسح کیا ساتہہ پانی سر کے یعنے جو پانی کہ مسح سر کے لئے لیا تہا اوسی سے انکو بہی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہی اور صدغ کہتے ہین اوس جگہہ کو کہ درمیان کان اور آنکہہ کے ہی اور جو بال کہ اس جگہہ پر لٹکے رہتے ہین انکو بہی صدغ کہتے ہین کذا فی القاموس اور ابن ملک نے کہا ہی کہ صدغ اون بالون کو کہتے ہین کہ درمیان کانون اور ناصیہ کے ہین دونو طرف سر کے پس یہہ یعنے مناسب ہینا مذہب حنفی کے اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ تین بار مسح کرنے کے کہ آیا سنت ہی یا نہین پس اکثر علما تو یہی کہتے ہین کہ ایکبار ہی مسح کرے چنانچہ تینون امامون کا مذہب یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی مین یہہ ہی کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیا جاوے سنت ہی اور اکثر علما بہی اسی پر ہین مگر شافعی کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہین اور ابو داود نے کہا ہی کہ حدیثین حضرت عثمان سے کہ صحیح ہین وہ دلالت رکہتی ہین کہ مسح ایکبار ہی اور شمنی نے کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ساتہہ نئے پانیون کے بدعت ہی لیکن تین کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم سے بہی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهُ مَسَحَ رَاْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے تحقیق اونہون نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو ساتہہ پانی کے کہ نہ تہا بچا ہوا ہاتہون سے یعنے اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی یہہ مسلم نے لیکن ساتہہ زیادتی کے کہ اوسمین اور اعضا وضو کے دہونے کا بہی ذکر ہی

ف حنفیہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتہہ دہو چکا اور تری اوسکی جو باقی رہی ہی اوسی سے

اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہے اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تھا اور اوسکی تری باقی رہی تو اوس تری سے ہو درست نہیں اور
ایک حدیث بھی اس باب میں نقل کرتے ہیں ابن مسعودؓ کی اور اس حدیث میں بھی ساتھ روایت ابن لہیعہ کے ماء بغیر فضل
یدیہ کا لفظ ہے ساتھ ہے یعنے مسح کیا ساتھ پانی کے کہ باقی رہا تھا ہاتھ میں بعد دہونے کے لیکن صحیح روایت یہی ہے جو متن میں مذکور
ہوئی پس اولی تو یہی ہوا کہ نیا پانی لے اور جائز یہہ بھی ہوا کہ ہاتھ کے باقی رہے ہوئے پانی سے مسح کر لے ۱۲ ح ع وعن
ابی امامة ذکر وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وکان یمسح الماقین وقال
الاذنان من الراس رواه ابن ماجة وابو داود والترمذی وذکرا قال حماد لا ادری
الاذنان من الراس من قول ابی امامة ام من قول رسول الله صلی الله علیه وسلم اور
روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ ذکر کیا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا تھے حضرت ملتے آنکہوں کے کونونکو اور کہا کہ کان بھی سر
میں سے ہیں روایت کی یہہ ابن ماجہ اور ابوداود اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابوداود اور ترمذی نے کہ کہا حمادؒ نے نہیں جانتا ہوں
کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہے یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہے صلے اللہ علیہ وسلم ف ماق کہتے ہیں اوس گوشہ
چشم کو کہ ناک کی طرف ہوتا ہے کذا فی القاموس اور جوہری نے لکہا ہے کہ دونوں طرف کے گوشہ چشم کو کہتے ہیں پس اولی
یہی ہے کہ دونوں کونونکو ملے سو منہ دہوتے وقت انکو ملنا مستحب ہے تا چیپڑ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہہ جو کہا کہ کان بھی
سر میں سے ہیں اس سے دو حکم نکلتے ہیں ایک تو یہہ کہ کانوں کو سر کے ساتھ مسح کرے اور دوسرے یہہ کہ سر کے مسح کے لئے کہ پانی
لیا ہے اوسی سے کانوں کو بھی مسح کرے نیا پانی نہ لے پس اول حکم میں تو چاروں امام متفق ہیں اور دوسرا حکم کہ مسح کانوں کا سر کے
پانی بچے ہوئے سے کرے مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہے اور یہہ حکم اکثر حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے اور شافعی کے
نزدیک نئے پانی سے مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب میں وارد ہوئی ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اکثر ایک ہی پانی سے
سر اور کانوں کو حضرت مسح کرتے ہونگے اور کبھی کہ ہاتھ میں تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے ہونگے واللہ اعلم ۱۲ ح ع
وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم
یسأله عن الوضوء فاراه ثلاثا ثلاثا ثم قال هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا فقد اساء
وتعدی وظلم رواه النسائی وابن ماجة وروی ابو داود معناه اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اون نے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا کیفیت وضو کی پس دکہلایا
اوسکو دہونا اعضاء وضو کا تین تین بار پہر فرمایا اسطرح سے ہے وضو یعنے وضو کامل یہہ ہے جو شخص کہ زیادہ کرے اس پر

پس تحقیق برا کیا اور تعدی کی اور ظلم کیا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داود نے بعینہ ف
برا کیا کیونکہ چھوڑ دیا سنت نبوی کو اور تعدی کی یعنی سنت کی حد سے بڑہ گیا بسبب زیادتی کے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہ ع ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ
يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ
بن مغفل سے یہہ کہ انہوں نے سنا بیٹے اپنے کو کہ کہتا تہا یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسے محل سفید داہنی طرف جنت کے
کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ پکڑ ساتہہ اوسکے آگ سے یعنی یہہ تحکم اور فضول کلام کیا ہے کہ جا معین
اور صفت خاص کے بہشت سے مانگتا ہے بلکہ یوں مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
کہ فرماتے تہے تحقیق ہوگی اس امت میں ایک قوم کہ زیادتی کرینگے طہارت میں اور دعا میں روایت کی یہہ احمد اور
ابو داود اور ابن ماجہ نے ف زیادتی طہارت میں یہہ ہے کہ تین بار سے زیادہ اعضا دہووے اور پانی زیادہ خرچ کرے
اور وسوسے میں اتنا مبالغہ کرے کہ حد وسواس کو پہنچے اور زیادتی دعا میں یہہ ہے کہ بے ادبی کرے اور قیدیں لگادے
مطلب مانگنے میں یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور عادت سے سوال کرے ہ ح ۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا
وَسْوَاسَ الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ
وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تحقیق
واسطے وضو کے ہے شیطان کہا جاتا ہے اوسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کے سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کے اسواسطے کہ ہم نہیں جانتے کسیکو
کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوا خارجہ کے کہ نام ہے ایک عالم کا اور وہ نہیں قوی نزدیک یاروں ہمارے کے یعنی محدثین کے
ف ولہان کہتے ہیں جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہہ نام اس شیطان کا اسلئے ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسے
ڈالکر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہے اسیے وہم میں رہتے ہیں کہ آیا اس عضو پر پانی پہنچا ہے یا نہیں ایکبار

دہویا یا دو بار بس بچو وسواس پانی کیسے یعنے اسطرح کہ وسواس پانی کے استعمال کرنے مین آوین تو دیکہو کہ ناسنت کی حد سے نہ نکلجاوے ۱۲ع ٭ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے پونچہتے مونہہ اپنا ساتہ کونے کپڑے اپنے کے روایت کی یہہ ترمذی نے ٭ ف ساتہ کپڑے اپنے کے یعنے چادر وغیرہ سے اور زیلعی شرح کنز مین لکہا ہی کہ جائز ہی رومال سے پونچہنا بعد وضو کے چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بہی دلالت کرتی ہی اسکے جواز پر اور مستحب لکہا ہی پونچہنا اعضا وضو کا منیہ والے نے اور بعضی کتابوں حنفیہ مین لکہا ہی کہ اگر بقصد تکبر کے نہو مکروہ نہین اور اگر بقصد تکبر کے ہو مکروہ ہی اور نزد شافعی مین نہ پونچہنا سنت ہی وضو والے کو بہی اور غسل والے کو بہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ حضرت میمونہ لائین حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کے آپنے اوسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ جہٹکاتے تہے پانی ساتہ ہاتہ اپنے کے اوسکا جواب ہمارے علما دیتے ہین کہ ممکن ہی کہ یہہ بات بسبب کسی عذر کے ہوئی ہو ۱۲ع ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اَعْضَائَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض کہا تہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑا پونچہتے تہے ساتہ اوسکے اعضا اپنے پیچہے وضو کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث مضبوط نہین ہی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کے ٭ ف اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح نہین آئی ہی اور اجازت دی ہی بیچ پونچہنے بعد وضو کے ایک قوم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونہوں نے کہ بعد اونکے ہین اور یہہ بات اونہوں نے اپنے دلسے نکالی ہی یہی مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہی اب ہمارے علما نے اسکا یہہ جواب دیا ہی کہ یہہ کہنا تمہارا کہ اونہوں نے اپنے دل سے نکالی یہہ بات لیا ہی صحیح نہین تہے یہہ کہنا اپنے دلسے نکالا کیونکہ نہین ہوسکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کہ اپنے دلسے کچہہ نکالین بلکہ فعل اونکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچہہ اصل ہی اور علاوہ اسکے عمل کرنا ساتہ حدیث کے اگرچہ ضعیف ہو اولی ہی عمل کرنے سے ساتہ رائے کے اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم ۱۲ع ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ ثَابِتِ ابْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثابت بن صفیہ سے کہا کہ میں نے واسطے ابو جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہیں کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک بار یعنی کبھی اور دو دو بار یعنی کبھی اور تین تین بار یعنے کبھی فرمایا ہاں روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حضرت امام محمد باقر بڑے فقہاے مدینہ مطہرہ سے ہیں اور بڑے محدث تہے روایت کیتے ہیں اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہما سے اور اور صحابہ اور جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آمد و رفت بہت رکہتے اور اونسے بہت حدیثیں سنتے اور منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جابر کو اشارہ کیا تہا انکی تعلیم کے لئے کہ ایک شخص اولاد میری سے تیرے پاس آکر علم سیکہیگا چنانچہ جب یہہ جابر پاس تشریف لاتے تو جابر اندہے تہے بسبب بڑہاپے کے پوچہتے کہ تو کون ہی یہہ فرماتے کہ میں ہوں محمد بن علی پس جابر کہتے مرحبا یا ابن رسول اللہ وولد سبطہ و ریحانتہ پہر ہاتہ اپنا امام باقر کے گریبان میں ڈالتے اور گردن اور بغل اور سینہ پر پہیرتے اور کو کمال عقیدت کی سبب دماغ انس و محبت سے سونگتے اور کہتے کہ پوچہو مجہسے ایسے جو چاہو حدیثوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کہ میرے پاس ہیں اونسے بہت حدیثیں یاد رکہتا ہوں پس ثابت نے امام محمد باقر سے پوچہا کہ کیا تمکو حدیث کی ہی جابر نے یہہ عادۃ محدثین کی ہی کہ قاری شیخ کے آگے کہتا ہی حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد کو پہنچاتا ہی حضرت تک اور شیخ جسکا سنتا ہی اسکو اقرار کرتا ہی کہتا ہی نعم پس یہہ ایک طرق روایت ہی اور ہی یہہ بمنزلہ کہنے شیخ کے حدثنی فلان آخر تک بسبب شدّ دستنا سنتا ہی ۱۲ ح ع ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار یعنے اعضاء وضو کے دو دو بار دہوئے اور فرمایا یہہ نور ہی اور نور کے **ف** یعنے ایکبار دہونے سے فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دہونے سے سنت ادا ہوئی یہہ نور پر نور ہوا ۱۲ ع

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی عثمان رضی سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہہ ہی وضو میرا اور وضو نبیوں کا پہلے مجہسے اور وضو ابراہیم کا روایت کیں یہہ دونو حدیثیں رزین نے اور نووی نے ضعیف کہا ہی دوسری کو شرح مسلم میں **ف** حضرت ابراہیم کا ذکر بعد ذکر نبیوں کے جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتے ہیں یعنے عام کے بعد خاص انکا ذکر کیا اسلئے کہ یہہ طہارت الخ

بہت کرتے تھے ۵ع ۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ
وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے یعنے فرض کے اور تھا ایک ہم میں سے کفایت کرتا اوسکو ایک وضو جب تک
کہ نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہہ دارمی نے **ف** حضرت کو ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا پہلے واجب تھا پہر منسوخ ہوا جیسا کہ حدیث
مابعد سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت اولیٰ اور عزیمت سمجھ کر ہر نماز کے لئے نیا وضو کرتے تھے ۵ع ۵ وَعَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَأَيْتَ وُضُوْءَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهٗ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ
اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ
طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ
وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى
ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے کہا کہ کہا میں نے عبید اللہ بیٹے
عبد اللہ بیٹے عمر کے کو خبر دیجے وضو عبد اللہ بیٹے عمر کی سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بیوضو کس سے لیا ہی پس عبید اللہ نے
کہ حدیث کہی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹے خطاب کی نے یہہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کے ہیں حدیث کہی اوسکو
یہہ کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حکم کئے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بیوضو ہوں پس جبکہ مشکل
ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر حکم کئے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا اون سے وضو کرنا یعنے واجب
نہ ہوا ہر نماز کے لئے مگر جو وقت بیوضو ہوتے کہا عبید اللہ نے پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہہ کہ مجہکو یہہ قوت ہے پس کیا اوسکو
یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہہ احمد نے **ف** لفظ غسیل کے معنے ہیں نہلایا گیا یہہ صفت ہے حنظلہ کی حنظلہ کو یہہ
اسلئے کہتے ہیں کہ ملائکہ نے اونکو بعد انتقال کے نہلایا تہا عروہ روایت کرتے ہیں کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ کی
بیبی سے پوچھا کہ کیا تہا حال اوسکا یعنے جسوقت گہر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تہا گہر میں کہا اوس نے کہ وہ جنبی تہا اور ایک جانب سر کی
کہ دہوئی تہی یعنے نہانا شروع کیا تہا پس جب سنی اوسنے آواز یعنے جہاد کے لئے بلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنے دن احد کے تو فرمایا
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا میں نے ملائکہ کو کہ نہلاتے تہے اوسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ حمزہ شہید بہی جنبی تہے

ثابت ہی ۔ ڈاک کہ کہ یہ ایسی چیز ہی کہ قائم مقام وضو واجب کے کی گئی اور ایسے تہے عبد اللہ کہ انکو کرتے ہیں کہ مجکو ہی قوۃ
یعنے اونہوں نے ۔ یا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہی اور اسکے لئے کہ قوۃ اسکی رکہے اور وہ قوۃ اسکی رکہتے تہے پس
اسکو ہمیشہ کرتے تہے ابن تا دم مرگ ۔ ع ح ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي
الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے تہے یعنے
اور اسراف کرتے تہے اوسمیں پس فرمایا کیا ہی یہہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو میں بہی اسراف ہی فرمایا کہ ہاں اگرچہ ہو تو
نہر جاری پر روایت کی یہہ احمد و ابن ماجہ نے ف نہر جاری پر اسراف اس طرح ہوتا ہی کہ حد شرعی سے تجاوز کرے یعنی
وقت اور عمر یونہی ضائع ہوتے ہیں وہ اسراف ہوا اور طیبی نے یہہ معنے کہے ہیں کہ اسمیں مبالغہ منظور ہی کہ جس چیز میں اسراف
نہیں متصور ہی اوسمیں اسراف ہوا تو اور جگہ اسراف کا کیا حال ہی ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ
مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ
فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسنے وضو کیا اور
یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنے گناہوں سے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا
مگر اعضاء وضو کو ف یعنے جو اعضا دہوئے اوسکے گناہ صغیرہ دور ہوئے اور باقی اعضا کے یونہی رہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ وضو میں بسم اللہ کہنا مستحب یا سنت ہی نہ واجب ع ح ۞ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِيْ اِصْبَعِهِ رَوَاهُمَا
الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابی رافع سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹہی اپنی بیچ اونگلی اپنی کے روایت کین یہہ دونوں حدیثیں دارقطنی نے اور روایت
کی ابن ماجہ نے فقط دوسری ف جب انگوٹہی ڈہیلی ہو اور گمان ہو کہ پانی پہنچے گا نیچے اوسکے تو ہلا لینا اوسکا مستحب ہی
اور اگر جانے کہ انگوٹہی تنگ ہی بغیر ہلانے کے پانی اوسکے نیچے نہیں پہنچے گا تو واجب ہی ہلانا اوسکا ع ۞ بَابُ

الْغُسْلِ باب ہی بیچ بیان غسل کے

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی ۞ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس احدكم بين شعبها الاربع ثم جهدها
فقد وجب الغسل وان لم ينزل متفق عليه روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو وقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان عورۃ کی چار شاخون کے پہر کوشش کرے یعنے صحبت کرے پس تحقیق واجب ہوا غسل
اگرچہ منی نہ نکلی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف مراد چار شاخون سے دونو ہاتہہ اور دونو پانو عورۃ کے ہین یا مراد
چار شاخون سے ہین دونو پانو اوسکے اور دونو طرفین فرج کی حاصل یہہ کہ جب آدمی بیٹھا اور جماع کیا تو غسل
لازم آتا ہی بمجرد داخل کرنے سر ذکر کے منزل ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہی خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی
عنہم کا اور چارون اماموں کا ۱۲ ح ع وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما الماء من الماء رواه مسلم قال الشيخ الامام محيي السنة رحمه الله
هذا منسوخ وقال ابن عباس انما الماء من الماء في الاحتلام رواه الترمذي
ولم اجده في الصحيحين اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین
کہ پانی پانی سے یعنے غسل کرنا لازم آتا ہی منی کے نکلنے سے روایت کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام محیی السنہ نے رحمت کرے اسکو اللہ
یہہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نے سوا اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہے احتلام کے بیچ روایت کی یہہ ترمذی نے اور نہین پایا مین نے
اسکو صحیحین مین ف بموجب اس حدیث کے بغیر انزال کے غسل نہین واجب ہوتا پس اوپر کی حدیث مین اور اس مین
تعارض لازم آیا اوس تعارض کے دفع کرنے کے لئے مصنف نے قول محی السنہ کا نقل کیا کہ یہہ منسوخ ہی یعنے ساتہہ حدیث
ابی بن کعب کے کہ یہہ رخصت اول اسلام مین تہی پہر نہی کی گئی اوس سے اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نے
روایت کی ہی کہ یہہ ابتداء اسلام مین تہی پہر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ جب سر ذکر کا عورۃ کے ستر مین گیا اور دونو
ختنے ملے غسل واجب ہوا انزال ہووے یا نہ ہووے اور ابن عباس نے اور توجیہ بیان کی کہ یہہ احتلام کے حق مین فرمایا ہے
کہ مجرد خواب دیکہنے سے نہانا واجب نہین ہوتا جبتلک کہ بعد اوٹہنے کے منی نہ دیکہے اس صورۃ مین اسکو منسوخ کہنے کی
حاجت نہین اور حق یہہ ہی کہ یہہ حدیث مطلق ہی خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام لیکن یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا
پہر منسوخ ہوا ۱۲ ح وعن ام سلمة قالت قالت ام سليم يا رسول الله ان الله
لا يستحيي من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت
الماء فغطت ام سلمة وجهها وقالت يا رسول الله او تحتلم المرأة قال نعم تربت

۲۹

ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کرتے نہانے کا جنابت سے یعنے واسطے دفع جنابت کے شروع کرتے پس دہوتے دونوں ہاتھ اپنے یعنے پہنچوں تک پہر وضو کرتے جیسے وضو کرتے ہیں نماز کے لئے پہر داخل کرتے انگلیاں اپنی پانی میں یعنے مارو دونا پہر نکالتے انکو پس خلال کرتے ساتھ انکے یعنے ساتھ تری انگلیوں کے جڑوں کو بالوں اپنے کی میں پہر ڈالتے سر اپنے پر تین چلو ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے پہر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ شروع کرتے پس دہوتے دونوں ہاتھ اپنے پہلے اس سے کہ داخل کرتے انکو باسن میں پہر ڈالتے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پہر دہوتے ستر اپنا پہر وضو کرتے **ف** جیسے وضو کرتے ہیں نماز کے لئے یعنے اگر ایسی جگہ نہاتے کہ پانو کے نیچے پانی نہ جمع ہوتا یعنے پتہر یا تختہ پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہاں گڑہا ہوتا تو پانو پیچھے نہانے کے دہوتے جیسے کہ بعضی حدیث میں مذکور ہے اور ہدایہ میں بھی لکہا ہے کہ اسیطرح کیا کرے اور طبرانی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کبھی نہیں ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تہا ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ کہا میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ بیوی حضرت کی ہیں کہ رکہا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پس پردہ کیا میں نے انکا ساتھ کپڑے کے اور ڈالا حضرت نے پانی اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے پس دہویا انکو پہر ڈالا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پہر دہویا ستر اپنا پہر مارا ہاتھ اپنا زمین پر یعنے بایاں ہاتھ کہ جس سے ستر دہویا تہا پہر ملا اسکو پہر دہویا اسکو پہر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور دہویا موہنہ اپنا اور دونوں ہاتھ اپنے پہر ڈالا سر اپنے پر اور بہایا بدن اپنے پر پہر الگ ہوئے پہر دہوئے دونوں پانو اپنے پس دیا میں نے انکو کپڑا یعنے بدن پونچھنے کے لئے پس نہ لیا اسکو پس چلے اور وہ جہاڑتے تہے دونوں ہاتھ اپنے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ بخاری کے ہیں **ف** دہوئے

دونوں عضو کے وقت نہ دہوئے تہے کیونکہ تختہ پر یا پتہر پر یا بلند جگہ پر نہائے ہونگے بلکہ وہان پانی پہر گیا اسپر کپڑا حضرت میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکے کئی احتمال علما نے بیان کئے ہین یا تو اس لیئے نہ لیا کہ بدن پونچہنا ہی کچہہ نہ تہا یا جلدی کے لیئے یا وقت گرمی کا تہا تراوت اوسوقت اچہی معلوم ہوتی تہی یا کپڑے مین کچہہ شبہہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کے سبب سے نہ لیا اس سے یہہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچہنا سنت ہی یا پونچہنا مکروہ ہی اور مراد ہاتہہ جہاڑنے سے یہ ہی کہ چلنے مین ہلاتے جاتے تہے اونکو جیسکہ عادۃ قوۃ والون کی ہی ۱۲ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تحقیق ایک عورۃ نے انصار مین سے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل اپنا حیض سے پس حکم کیا اوسکو کہ کیونکر نہاوے یعنے کیفیت نہانے کی کہ پہلے گذری بیان فرمائی پہر فرمایا لیتو ٹکڑا مشک مین کا پہر پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکے کہا اوسنے کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتہہ اوسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکے کہا کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتہہ اوسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکے پس کہینچ لیا مینے اوسکو اپنی طرف پس کہا مینے رکہہ دے اوسکو جگہہ خون کے یعنے ستر مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** لیتو ٹکڑا مشک مین کا لفظ مسک حدیث مین میم کی زیر سے یعنے مشک کے ہی یعنے ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑیکا مشک سے رنگ کر لے اور ایک روایت مین زبر میم کے سے آیا ہی یعنے چمڑیکے لیکن بسبب روایت اور مناسبت مقام کے پہلا ہی قوی تر ہی یعنے میم زیر سے بمعنے مشک کے اور علما نے کہا ہی کہ مستحب ہی عورۃ کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لیوے یا ایک کپڑیکے ٹکڑیکو اوسمین خوشبودار کرے یعنے رنگے اوس سے اور رکہے ستر مین تا بدبو خون کی جاتی رہے اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑہا کہ یہہ بات ظاہر ہے اوسکے سمجہنے مین حاجت فکر کی نہین ۱۲ ح

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے تحقیق مین عورت ہون خوب مضبوط باندہتی ہون

یاسن ہی ہاتہہ ڈالین تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکہتے ہین اور دلیل پکڑی ہی انہون نے ساتہہ اس حدیث کے
اور پہر کہا بخلاف اسکے کہ ڈالے جنبی یا نو یاسا اپنا یعنے اسسے پانی خراب ہوجاتا ہی کیونکہ اس صورتمین کچہہ ضرورت نہین
ہی ع ؂ الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن
الرجل الذی یری انہ قد احتلم ولا یجد بللا قال لا غسل علیہ قالت ام سلیم
ہل علی المرأۃ تری ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواہ الترمذی
وابو داود وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قولہ لا غسل علیہ روایت ہی حضرت عائشہ سے
کہا پوچہے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکہتا ہو خواب فرمایا غسل کرے
اور پوچہے گئے حال اوس شخص کے کہ گمان رکہتا ہی کہ خواب دیکہا ہی اور نہین پاتا تراوت فرمایا کہ نہین غسل اوسپر کہا ام سلیم نے
کیا ہی عورۃ پر بہی غسل کہ دیکہے یہہ یعنے تراوت کو فرمایا کہ ہان عورتین بہی مانند مردون کے ہین روایت کی یہہ ترمذی
اور ابو داود نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول اونکے لا غسل علیہ ف پاوے تراوت یعنے جاگ کر
منی جیسے یا مذی اور خواب یاد رکہتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہی نیند مین اوسکو فرمایا کہ غسل واجب ہی اوسپر یعنے
مدار تری پانے پر ہی خواب یاد رکہتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردون کے ہین پیدائش اور طبایع مین یعنے پس عورتونکو
بہی غسل واجب ہوتا ہی ساتہہ دیکہنے تری کے بعد جاگنے کے مانند مردون کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بمجرد دیکہنے
تری کے غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ نہ یقین رکہتا ہو کہ یہہ کود کر نکلی ہی یہی کہا ہی ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظم
رح نے بہی اور اکثر علماء نے کہا ہی کہ غسل واجب نہین آتا یہان تک کہ جانے کہ یہہ کود کر نکلی ہی یعنے اگر جانتا ہی کہ کود کر
نکلی ہی تو واجب ہوگا ورنہ واسطے احتیاط کے مستحب اور اگر کوئی پوچہے کہ مرد وعورۃ ایک بچہونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچہونے پر
دیکہی اور نجانا کہ کسکی ہی غسل دونو مین سے کسپر واجب ہوگا جواب یہہ کہ اگر منی سفید ہی مرد کی ہی اوسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہی
عورۃ کی ہی اوسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمین ہی کہ دونو غسل کرین ؂ ع ح ؂ وعنہا قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی
حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورۃ کیسے

واجب ہو گا غسل پہلا میتے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نہا کے ہم دونو روایت کی ہے ف ختان اوس جگہ کو کہتے ہیں کہ ختنہ کرنے میں اوسکو کاٹتے ہیں کہ وہ مرد کے حشفہ ہوتا ہے سر ذکر پر اور عورت کا ایک گوشت ہوتا ہے بلند مانند تاج مرغ کے پس فرمایا کہ جب یہ دونو ملیں اور سر ذکر عورت کے ستر میں داخل ہو غسل واجب ہوتا ہے

شرط نہیں ہے ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِيهٍ الرَّاوِي وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نیچے [illegible] ہے جنابت پس دہووبالو اور پاک کرو بدن کو روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک بوڑھا ہے کہ نہیں معتبر یعنی بسبب بڑہاپے اور غلبہ نسیان کے لایق اعتماد کے نہیں یعنی روایت اوسکی قوی نہیں ضعیف ہے ف دہوؤ بال یعنی خوب طرح دہوؤ کہ اونکے نیچے پانی پہنچے اگر ایک بال کے نیچے بہی پانی نہ پہنچیگا تو پاک نہیں ہوگا اور پاک کرو بدن کو یعنی خوب طرح میل وغیرہ چھڑاؤ اگر کہیں خشک رہیگا یا ناخن یا موم لگا رہا اور اوسکے نیچے پانی نہ پہنچا تو جنابت نہیں اوترنے کی ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے چہوڑی جگہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دہویا اوسکو کیا جاویگا بسبب اوسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ سے کہا حضرت علی نے پس اسی سبب سے دشمنی کی میں نے سر اپنے سے [illegible] سر اپنے سے تین بار فرمایا روایت کی یہہ ابو داود اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے نہیں تکرار کیا کہ فمن ثم عادیت رأسی ف ایسا اور ایسا کنایہ ہے عدد سے یعنی کئی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی میں نے سر اپنے سے یعنی جب یہہ تہدید اور وعید میں نے سنا تو بسبب خوف پانی نہ پہنچنے کے بالوں کے نیچے سر منڈا ڈالا جیسا کہ دشمنوں کا سا کیا یعنی جیسے دشمن دشمن کو مارتا ہے ویسے ہی میں نے سر کے بال مونڈا ڈالے پس اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال مونڈ لینے سر کے جائز ہیں اگرچہ سنت نہیں ہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفا رضی اللہ تعالی عنہم [illegible]

پس حقیقت ارادہ کیے ایک تہا ایہہ کہ نہاوے پس چاہیے کہ پردہ کرے ساتہہ کسی چیز کے **ف** عادت شریف حضرت کی
یہہ تہی کہ کسی بڑی بات کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑہ کر حمد کرتے اور اوسکو بیان فرماتے پس بیان جو بیان فرمایا
حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سے ہیں اپنے بندوں کے لیے ہی دوست رکہتا ہی کہ حتی الامکان لوگ
صفات الٰہی اپنے میں حاصل کریں یعنے حیا اور پردہ کیا کریں ۞ ع ۞

الفصل الثالث

فصل تیسرا

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بن کعب سے کہ سوا اسکے نہیں کہ تہا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام میں پہر منع کیا گیا اس سے روایت کی یہہ ترمذی ابو داود دارمی نے **ف** یعنے پہلے یہہ حکم تہا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل نہیں لازم ہوتا تہا اب یہ حکم منسوخ ہوا اتنہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنے کے غسل لازم ہو جاتا ہی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ۞ ع ۞

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑہی فجر کی پس دیکہا میں نے قدر ناخن کے جگہ نہیں پہنچا اوسکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو مسح کرتا اوس پر ساتہ ہاتہہ اپنے کے کفایت کرتا تجکو روایت کیا ابن ماجہ نے **ف** مسح کرنا یعنے دہو ڈالتا اوسکو دہونا خفیف یا ہاتہہ بہیگا ہوا پہیر لیتا وقت غسل کے تو کافی تہا تجکو کہ غسل پورا ہو جاتا اور بعد مدت کے دیکہنا تو دہونا چاہیے تہا اگرچہ دہونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑہی تہی اوسکی قضا کرنا ۞ ع ۞

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تہیں نمازیں پچاس اور نہانا جنابت سے سات بار اور دہونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے یعنے اللہ تعالیٰ سے تخفیف یہاں

بیان نکتہ نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایک بار اور دہونا پاک کپڑے ایکبار روایت کی ہے ابوداؤد نے

ف جب حضرت شب معراج مین تشریف لیگئے تو پچاس نمازین فرض ہوئین ازبسکہ حضرت شفیق تہے امت سے دیکہا کہ اتنے ادا نہین ہو سکنے کیتہ تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہانتک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت کے سات بار تہا صحیحین مین فقط ذکر نماز کا ہی غسل اور کپڑے دہونیکا نہین ابوداؤد کی روایت مین ہی اور یہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ٹہرا لیئے فرض ایکبار مین ادا ہو جاتا ہی اور تین بار سنت ہی کا دہونا کپڑے ایکبار ظاہر اسحدیث کا موافق قول شافعی کے ہی کہ اونکے نزدیک ایکبار مین پاک ہو جاتا ہی اور علماء حنفیہ نے یہہ کہا ہی کہ اتنا دہووے کہ دہونیوالیکو ظن غالب ہو سکی طہارت کا حاصل ہو جاوے پہر اوسکی حد یہہ مقرر کی ہی کہ تین بار دہووے اور ہر بار نچوڑتا جاوے کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہو جاتا ہی ۱۲ ع ح

ف ۲ فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو کود کر نکلے اور شہوۃ سے ہو وقت منفصل ہونیکے جگہ سے اگرچہ باہر نکلتے وقت شہوۃ نہو اور فرض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ جاگ کر تری پاوے اگرچہ مذی ہو اور اگر خواب یاد رکہتا ہو اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنے سر ذکر کے عورۃ کے ستر مین آگے کی طرف یا پیچہے اور اسیطرح لڑکے کی پیچہے کی جانب داخل کرنے سے اور اگرچہ آدمی کے داخل کرے مجرد داخل کرنیکے غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونون پر یعنے فاعل اور مفعول پر اور فرض ہی بعد منقطع ہونے حیض اور نفاس کے اور نہین لازم ہوتا بسبب نکلنے مذی اور ودی کے اور نہ خواب دیکہنے سے بغیر تری پانیکے اور اگر چارپائی اور مردے کے آگے یا پیچہے داخل کرے تو منزل ہونیسے لازم آتا ہی اور نہین تو نہین اور سنت ہی غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہی میت کے لیئے یعنے اگر بعضے نہلا دیوین تو سبکے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہی والا سب گنہگار رہتے ہین اور جو جنبی مسلمان ہو تو اوسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہین ہی تو مستحب ہی اور نہین جائز ہی محدث کو چہونا قران کا مگر جزدان یا کپڑا اوسپر ہو تو درست ہی اور اگر سینی چولی ہی جڑی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چہونا اوسکا ساتہہ آستین کے یا ساتہہ کپڑے کے کہ اسکے بدن سے لگا ہی مثلا چادر اوڑہے ہو تو اوسکے کنارے سے اور اگر اوسکو بدن سے الگ کر لے تو درست ہی اور مکروہ ہی بے وضو چہونا تفسیر کو اور کتابون حدیث اور فقہ کی کو لیکن آستین سے چہونا اونکا ہی بلا خلاف اور نہین جائز ہی چہونا اوس درہم کا کہ اوسپر سورۃ لکہی ہو مگر ساتہہ تہیلی کے اور نہین جائز ہی جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑہنا قران کا اگرچہ ... دعا اور ثنا کیے جائز ہی اور جائز ہی اوسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑہنی اور دعا کرنا ... اور نفاس والی

یہ باب ہے بیچ بیان **بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ** ان سب باتون میں جو جنبی کو مباح ہین

اختلاط جنبی کے اور ان چیزون کے کہ جائز ہین اسکو ف مراد اختلاط جنبی سے یہان بیٹھنا اور کلام کرنا اور کھانا پینا اور ہاتھ لگانا اور معاملات کرنے ساتھ اوسکے ہی •

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَقُلْتُ لَهُ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہا کہ ملاقات کی مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تہا مین جنبی پس پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا پس چلا مین ساتھہ اونکے یہان تلک کہ بیٹھے پس چپکے سے نکل گیا مین پہر آیا مین مکان پر پس نہایا مین پہر آیا مین اور حضرت بیٹھے ہوئے تہے پس فرمایا کہان تہا تو ای ابوھریرہ پس ذکر کیا مینے واسطے اونکے یعنی حال اپنا پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہین ناپاک ہوتا یہہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین معنے اوسکے اور زیادہ کیے بعد قول اونکے یہہ لفظ پس کہا مینے اونکو ملاقات کی تمنے مجھسے اور مین تہا جنبی پس مکروہ جانا مینے یہہ کہ بیٹھون مین تمہارے پاس یہان تک کہ غسل کرون اور اسیطرح سے زیادہ کیا بخاری نے بیچ اور روایت کے

ف یعنی جنابت نجاست حکمی ہی کہ شارع نے ساتھہ اوسکے حکم کیا ہی اور غسل اوسپر واجب کیا ہی اور یہ نہین کہ حقیقۃ آدمی نجس نہین ہوجاتا اسی لئے پسینا اور جھوٹا جنبی کا پاک ہی اور مخالطت اوسکے یعنی مصافحہ اور بیٹھنا اور اوٹہنا وغیر ذلک ساتھہ اوسکے جائز ہی • ح •

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب نے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق یہہ کہ پہنچتی ہے اونکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دہو ڈال ستر اپنا پہر سو رہ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف جنبی کے لئے یہہ طہارۃ واسطے سونے کے ہی یعنی

یعنے جب کبہو پاک ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہی وضو کر لینا جب کہ ارادہ کرے سونیکا
یا تاخیر کرے غسل مین بسبب کسی ضرورۃ کے یا غیر ضرورۃ کے اور دہونا ستر کا پہلے ہی اور وضو بعد لیکن
بیان کرنے مین وضو پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اوسکیکے ** ح ع ** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ
لِلصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوتے
جنبی پس ارادہ کرتے یہہ کہ کہاوین یا سووین وضو کرتے وضو نماز کا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهٗ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آوے ایک تمہارا اپنی
عورۃ کے پاس پہر ارادہ کرے یہہ کہ پہر جاوے یعنے دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہئے کہ کرلے درمیان
دونونکے وضو روایت کی یہہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس بات مین بہت پاکیزگی حاصل ہوتی ہی
اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمر مین اور حدیث عائشہ مین اشارہ ہی اسپر
کہ مستحب ہی جنبی کو یہہ کہ دہووے ستر اپنا اور وضو کرے نماز کا سا جبکہ ارادہ کرے کہانے کا یا پینے کا یا دوبارہ
جماع کرنیکا یا سونیکا اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد وضو سے کہانے پینے کے حق مین یہان دہونا ہاتہون کا ہی
اور اسپر جمہور علماء ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا آگیا ہی ** ع ** لیکن اس حدیث صریح سے
معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرے پس تطبیق روایتون مین یہہ ہی کہ کاہے اختصار کرتے تہے اور ہاتہہ دہونیکے
سے اور اکثر اوقات تمام وضو کرتے ** تقریر مولانا ** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
انس سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتون کے پاس ساتہ ایک غسل کے روایت کی یہہ مسلم نے
یعنے کبہی حضرت ایک شب مین سب بیویون سے صحبت کرتے اور غسل اخیر ہی کو کرتے درمیان ہر ایک کے
اگر کہی ہے کہ اقل درجہ قسم کا یعنے باری مقرر کرنیکا واسطے ہر عورۃ کے ایک رات ہی لیکن کیونکر دورہ
کرتے تہے سب پر جواب یہہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید نے کہ حضرت پر واجب

نہیں تھا بلکہ ازراہ احسان کے باری باندھ رکھی تھی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ حضرت پر بھی مقرر کرنا باری کا ضرور تھا
اونکی رضا سے نہایا اور غسل جو ایک ہی اخیر میں کرتے تھے پس احتمال ہے اسکا کہ درمیان میں وضو کر لیتے ہونگے یا ترک کیا
ہو وضو واسطے بیان جواز کے ع ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عایشہ سے کہا تھے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو ہر وقت روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنے خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بے وضو ہوتے اور سوا اسکے
ہر حال میں اللہ کی یاد سے غافل نہوتے مگر قران کہ حالت جنابت میں نہ پڑھتے اور ذکر یا تلاوت دونو
اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ساتھہ ذکر کے یہاں ذکر قلبی ہے اور فکر کرنا اوسکی قدرت میں کہ یہہ سب حالت میں نہ چھوٹتے
تھے ع ۶ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهُ فِي كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى
اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اوسکو کتاب الاطعمہ میں انشاء اللہ تعالے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ
فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي
كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُونَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا غسل کیا بعضی بیبیون حضرت نبی کی نے درمیان جفنہ کے یعنے ایک بڑے لگن کے
یعنے جو لیکر نہائیں پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کریں اوس سے یعنے باقی رہے ہوئے
پانی سے پس کہا اے رسول خدا تحقیق تہی میں جنبی یعنے اور میں اس سے نہائی ہوں یہہ بقیہ اوسکا ہے پس فرمایا تحقیق
پانی نہیں ہوتا جنبی یعنے نجس نہیں ہوتا ساتہہ نہانے جنبی کے اور ساتہہ پڑنے اعضا اوسکے روایت کی یہہ ترمذی
ابو داود و ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور شرح السنہ میں ابن عباس نے نقل کی میمونہ سے
ساتہہ لفظ مصابیح کے ف اگر کوئی کہے کہ یہہ حدیث مخالف ہے اوسکے کہ تیسری فصل میں آویگی کہ منع کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بقیہ پانی طہور عورت سے جواب یہہ کہ یہہ دلالت کرتی
جواز پر اور وہ اولی پر پس نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِي قَبْلَ

بَعْدَ اَنْ يَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ

اور روایت ہی حضرت عایشہ رضہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پہر گرمی طلب کرتے ساتہ میرے پہلے نہانے میرے سے روایت کی یہہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور شرح السنہ مین ساتہ لفظ مصابیح کے

ف یعنے اعضاء شریف مجہے چمٹاتے تاگرم ہووین اس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ اَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے پاخانہ سے پس پڑہاتے ہمکو قرآن اور کہاتے ساتہ ہمارے گوشت یعنے پہلے وضو کے اور نہ تہی کہ منع کرے اونکو یا باز رکہے اونکو پڑہنے قرآن کے سے کوئی چیز سوا جنابت کے روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑہے حائضہ اور نہ جنبی کچہہ قرآن سے روایت کی یہہ ترمذی نے ف نہ پڑہے کچہہ یعنے تہوڑا نہ بہت بہت صحیح روایت امام اعظم اور امام شافعی رح سے یہی منقول ہی اور بعضون کے نزدیک تمام آیت پڑہنی حرام ہی اور کم آیت سے نہین حرام اور اگر ساتہ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کے پڑہے تو جائز ہی مثلا مقام شکر مین کہے الحمد للہ رب العالمین ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عایشہ کے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہیر دو تم دروازے گہرون کے مسجد سے پس تحقیق مین نہین حلال کرتا ہون مسجد مین واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے یعنے خواہ بطریق گذرنے کے ہو خواہ بطریق ٹہیرنے کے روایت کی یہہ ابو داود نے ف یعنے دروازے گہرون کے کہ مسجد کی طرف بنے ہوئے ہیں [illegible] طرف پہیر لو تا جنب اور حائض مسجد مین نگذرین امام شافعی اور امام مالک رح کے نزدیک گذرنا مسجد مین [illegible] جنبی اور حائض کو جائز ہی اور ٹہیرنا نہین جائز اور امام اعظم رح کے نزدیک گذرنا بہی حرام ہی چنانچہ ٹہیرنا [illegible] سے بہی مطلق جانا مسجد مین [illegible]

جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہ مذہب ہمارے مذہب کا ہے ع ح ؀ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر
کہ جسمیں ہو صورت یا کتا یا جنبی روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے ف مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ رحمت کو لیکر
آتے ہیں اور ذکر سننے کو اترتے ہیں اور صورت سے یعنے تصویر جاندار کی بلند جگہ پر ہو مثل دیوار اور چھت اور پردہ کے اور تکیہ
اور قدم رکھنے کی جگہ ہو تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمیں روح نہو جائز ہے اور ایسی تصویر کہ سر کٹا ہو تو جائز ہے
اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بھی مانع دخول ملائکہ کو نہیں اور جہاں درہم تصویر دار جمع ہوں اوس سے بھی
فرشتے نہیں رکتے اگرچہ رکھنا اوسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ رکھے اوسکو اگرچہ دستار میں ہو تو بھی جائز ہے کیونکہ اگلے
علماء قدیم سے ساتھ رکھتے رہے ہیں اور لین دین اسکا کرتے تھے اور کسی نے انکار نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل
ہونا فرشتوں کا ثابت ہوا البتہ اور گڑیاں لڑکیوں نابالغ کے لیے گھر میں رکھنی جائز ہیں اور کتے شکاری اور کھیتی
اور مواشی کی محافظت کے لئے پالنے جائز ہیں سوا انکے منع اور مراد جنبی سے وہ ہے کہ عادت کرے ترک غسل کی
اور اسکے یہاں تلک کہ وقت نماز کا بھی گذر جاوے اور وہ جنبی کہ ابھی ہوا ہے پس ہر جنبی نہیں مراد ہے یا مراد وہ جنبی ہے کہ وضو
نہ کیا ہو ع ؀ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ
يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص
ہیں کہ نہیں نزدیک ہوتے اونکے فرشتے یعنے فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کے
اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے روایت کی یہ ابو داود نے ف مراد جیفہ سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ
مردہ جیفہ اصل میں مردار کو کہتے ہیں اور کافر بھی بمنزلہ مردار کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے پرہیز نہیں کرتا نجاست
مثل شراب اور سور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اسکا
منع ہے مردوں کو نہ عورتوں کو اور فرشتے اسلئے نہیں نزدیک ہوتے کہ اسمیں رعونت پائی جاتی ہے اور
مشابہت ہوتی ہے عورتوں کے ساتھ اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ جو مخالفت کرے سنت کی اگرچہ عالم
والا اور خوشبو لگائے ہوئے اور عزت والا لوگوں میں ہو لیکن حقیقت میں نجس ہے اور کتے سے زیادہ ہے
اور جنبی کے حق میں جو فرمایا اسمیں تنبیہ اور زجر شدید ہے تاکہ عادت نہ کریں جنبی رہنے کی ع ؀ ۹۵

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِي الْكِتٰبِ الَّذِي كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ تحقیق اوس خط مین کہ لکہا اوسکو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے یہہ تہا کہ نہ ہاتہہ لگاوے قرآن کو مگر پاک یعنے باوضو روایت کی یہہ مالک اور دار قطنی نے

ف۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نواح یمن مین سے کسی شہر کا حاکم کر کر بہیجا تہا اور ایک کاغذ لکہ کر انکے ساتہہ کر دیا تہا اوسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہ لکہا تہا از انجملہ اوس کتاب مین یہہ بہی لکہا تہا جو مذکور ہوا ہے۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهٗ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّي لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے نافع سے کہا کہ چلا مین ساتہہ ابن عمر کے واسطے استنجا کرنیکے پس فراغت حاصل کی ابن عمر نے استنجے سے اور تہی حدیث اونکی اوس دن یہہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچے کے کوچون مین سے پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق فارغ ہوئے تہے وہ پاخانہ سے یا پیشاب سے پس سلام کیا اوسنے اونپر پس نجواب دیا اوسکو حضرت نے یہان تک کہ جب قریب ہوا وہ شخص یہہ کہ چہپ جاوے بیچ کوچے کے مارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتہہ اپنے دیوار پر اور پہیرا اون دونون ہاتہون کو منہ اپنے پر پہر مارا مارنا اور پہر پہیرے ہاتہہ دونون ہاتہون پر یعنے تیمم کیا پہر جواب دیا اوس شخص کو سلام کا اور فرمایا کہ نہین منع کیا مجکو یہہ کہ جواب دون تجہے سلام کا مگر یہہ کہ نہ تہا مین پاکی پر روایت کی یہہ ابو داود نے

ف۔ جواب سلام کا اس لئے نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہے اولی یہی ہے اگرچہ یہان سے بلا طہارت کے ہین لیکن اعتبار

اصرار کا کیا اور ذکر اسد بغیر وضو کے مناسب نجانا اور یہہ جو آیا ہی کہ صحابہ نے کہا کہ حضرت پائخانہ سے نکلتے تھے اور ہمکو قرآن

پڑہاتے تھے اور اور بعضی حدیثون سے ذکر کرنا بغیر وضو کے ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب

اسکا یہہ ہی کہ بے وضو خود ذکر کرتے تھے عمل رخصت پر کرتے تھے اور عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم امت کے یعنے جائز ہی بغیر وضو کے

لیکن افضل با وضو ہی ہی اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کے جواب سلام سے قاصر ہو تو مستحب ہی

اوسکو کہ بعد ازان عذر بیان کر دے تا نسبت تکبر کی طرف نکیا جاوے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی

ع وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ اِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ اور روایت ہی مہاجرین قنفذ سے یہہ کہ وہ آیا حضرت کے پاس اوس حالت مین کہ وہ پیشاب کرتے تھے

پس سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نے اوسپر یہان تلک کہ وضو کیا پہر عذر کیا طرف اوسکے اور کہا تحقیق مین

مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے قول حتی توضا

تلک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اوسکا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ام سلمہ سے کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے

پہر سوتے پہر جاگتے پہر سوتے روایت کی یہہ احمد نے ف پہلے ایک حدیث مین معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت

مین حضرت وضو کر کر آرام فرماتے تہے پس یہان بہی یہی مراد ہی اور یہہ بات بیان جواز کے لیے کرتے تہے ع

وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِي فَقُلْتُ لَا اَدْرِي فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تہے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ اپنے سے

اوپر بائین ہاتھ اپنے کے پانی سات بار پہر دہوتے ستر اپنا پس بہول گئے ایکبار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پہر پوچھا

پھر پوچھا مجھسے لبید کہا میں نے نہیں جانتا میں پرکھ ہو چھو مان تیرا کچھ نہ جانے منع کیا مجھکو یہہ کہ جانے پھر وضو کرنے وضو نماز کا سا پھر
بہلنے بدن پر تھے پانی بہاکر کہا صحیح ہے یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے روایت کی یہہ ابوداود نے
ف بعضے شخون میں ہے ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دہونیکا پہلے استنجا دہونیکے آیا ہی یا فقط مطلق دہونا
آیا ہی یا دوبار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کی میں ابن عباس ہی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہاتھ دہوئے اور اسمین بہی بلا قید گنتی کے ہی پس بیان جو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دہونا ہاتھوں کا روایت کیا
تو یہہ کسی صورت خاص میں ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرلینے کے یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دہونے سات بار کا نہ پہنچا
ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کے آگے ہشیار رہنا چاہئے کہ علم اوسکے یاد رکھے اور شیخ بھی چاہئے کہ شاگرد کو
غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے ه ح ع ه وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا قَالَ هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہرے ایک روز اپنی بیویوں پر یعنے جماع کیا
سب سے نہاتے نزدیک ایکے اور نزدیک ایسکے کہا ابورافع نے پس کہا مینے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کے کیوں نہ کیا
تمنے غسل ایک آخر کو فرمایا یہہ یعنے ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہی اور بہت خوش آیند ہی نفس کو اور بہت ستہرا کرتا ہی
روایت کی احمد و ابوداود نے ف کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہی واسطے ظاہر کے اور تزکیہ اور تطییب واسطے
باطن کے پس اول واسطے ازالہ اخلاق بد کے ہی اور دوسرا واسطے حاصل کرنے اچھی خصلتوں کے حاصل کلام یہہ کہ اسطرح
نہانے سے اخلاق برے مثل غصہ وغیرہ کے دور ہوتے ہیں اور اچھے اخلاق یعنے حلم و تقوی وغیرہا حاصل ہوتے ہیں
اوپر جو گذرا کہ سب بیویوں سے حضرت نے صحبت کرکر اخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور آسانی کے تہی
امت کیلئے تہا اور افضل یہی جو اب کیا کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا صح ح ه وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حسن صحیح اور روایت ہی حکم بن عمرو سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کرے مرد
ساتھ بچے ہوئے پانی وضو عورت کے روایت کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا

بقیہ پانی وضو عورۃ کے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف لفظ سور یہان بمعنے بقیہ پانی طہارت کے ہی اور دیکر جگہ اوس لفظ میں کہ لفظ فضل کا کہا یا سور کا اور کہا سید جمال الدین نے کہ حمل کیجا وے نہی اس حدیث کی اور نہی بعد کی حدیث کی نہی تنزیہی تاکہ مخالف نہ ہووے پہلی حدیث کے ساتہ کہ حضرت نے بچے ہوئے پانی بعضی بیویوں اپنی کے سے وضو کیا ہی ع ح ۵ وَعَنْ

حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهِ نَهٰى اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اور روایت ہی حمید حمیری سے کہا ملاقات کی مینے ایک شخص سے کہ صحبت رکہی تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت رکہی ابو ہریرہ نے کہا اوس نے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہاوے عورۃ ساتہہ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتہہ بچے ہوئے پانی غسل عورۃ کے زیادہ کیا مسدد نے اور چاہئے کہ چلو لین دونو اکٹہے روایت کی ابو داود اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث مین منع کیا حضرت نے یہہ کہ کنگہی کرے ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہہ مین اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن سرجس سے ف ہر روز کنگہی کرنی منع فرمائی اس لئے کہ یہہ طریقہ بناو سنوار والونکا ہی سنت یہہ ہی کہ ایک روز درمیان کنگہی کیا کرے اور غسل کی جگہہ پیشاب کرنا منع اس لئے ہی کہ اس سے وسواس پیدا ہوتا ہی ع ح ۵

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ باب بیچ احکام پانی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹہیرے ہوئے کے ایسا کہ نہین جاری ہوتا پہر غسل کرے اوسمین یعنے دانا عاقل سے کب ہوگا کہ پیشاب کرے پانی مین اور پہر اوس سے نہاوے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹہیرے ہوئے مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کس طرح کرے

ای ابو ہریرہ کہ لیوے اوسمین سے لینے کر یعنے چلو لیکر اوسکے پانی کے نہاوے **ف** مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہے کہ
کیونکہ حکم جاری کا رکہتا ہی اور نجس نہیں ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اوسمین جائز ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر کثیر ہی ہو
اگرچہ وہ نجس نہیں ہوتا لیکن اوسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید علما اوسکی دیکھا دیکھی اور بہی پیشاب کرین اور عادت
اسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہوجاوے یعنے رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنے
جس صورت مین کہ پانی کم ہووے نہی حرمت کے لئے ہی اس لئے کہ پانی نجس ہوجاتا ہی اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنے جبکہ پانی بہت
ہووے نہی کراہت کے لئے ہی اور حد قلیل اور کثیر کی آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے اور قید نہ جاری ہونیکی اس لئے
لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا اور لکہا ہی علمار نے کہ یہہ تمام تفصیل دنمین ہی اور رات کو قضائے
حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہی واسطے خوف جنات کے کہ کہتے ہین وہ رات کو وہین رہتے ہین جہان پانی ہوتا
کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتہ ڈالے پانی لینے کے لئے مستعمل نہین ہوتا
اور اگر ہاتہ ڈالے اوسمین تاکہ دہووے اوسکو جنابت سے مستعمل ہوجاتا ہی ۞ ح ۞ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے
کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے سے پانی ٹہرے ہوئے مین روایت کی یہہ مسلم نے **وَعَنِ**
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ
ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ
قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہا لیگئی مجکو خالا میری طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ای رسول خدا
تحقیق بہانجا میرا بیمار ہی پس ہاتہ پہیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لئے ساتہ برکت کے پہر وضو کیا پس پیا مینے پانی
وضو حضرت کا پہر کہڑا ہوا مین پیچہے پشت حضرت کے پس دیکہا مینے طرف مہر نبوۃ کے درمیان مونڈہون اونکے
مانند گہنڈی چہپرکہٹ کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** پانی وضو کے سے مراد ہی جو وضو کے بعد
برتن مین بچ رہا یا جو کہ اعضاء وضو سے گرتا جاتا تہا اور مہر نبوۃ مثل چہپرکہٹ کی گہنڈی کے تہی یعنے اور
مقدار مین اور مہر نبوۃ اوسکو اس لئے کہتے ہین کہ پہلی کتابون مین علامت حضرت کی مذکور تہی کہ مہر نبوۃ
اونکے مونڈہے مین ہووے گی پس حضرت پیدا ہوئے تو اوس سے پہچانے گئے کہ یہی آخر الزمان نبی ہین پس علامت

ہوئی حضرت کی نبوۃ کی اور اوسکی بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہین بخوف درازی کے نہین ذکر کین اور اوسکے باطن مین لکھا
وحدہ لا شریک لہ اور ظاہر مین لکہا تہا فتوجہ حیث کنت فانک منصور اور اوسکے پیدا ہونیکا وقت بعضون نے
تو یہہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک چاک کر کے سیا گیا تو بعد اوسکے یہہ نمودار ہوئی اور بعضون نے کہا ہی حضرت کے
پیدا ہوتے ہی یہہ پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا کہ یہہ سمیت حضرت پیدا ہوئے واللہ اعلم ۞ ح ع ۞ الفصل
الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ
اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْجُسُ روایت
ابن عمر سے کہا سوال کئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال پانی کیسے کہ ہوتا ہے بیچ جنگل زمین کے اور حال اوسکے
کیسے کہ نوبت بنوبت آتے ہین اوسپر قسم چارپایون اور درندون سے یعنے وہ آن کر اوسمین سے پیتے ہین اور پلیت وغیرہ
کرتے ہین حال اوسکا کیا ہی سو فرمایا جو وقت کہ ہووے پانی دو قلہ نہین اوٹہاتا ناپاکی کو یعنے پلید نہین ہوتا پلیدی
پڑنے سے روایت کی یہہ احمد ابوداود ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ نے اور بیچ اور روایت ابی داود کے یہہ ہی
کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا ف قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہین کہ جسمین اڑہائی مشک پانی آتا ہی اور
قلتین ہین یعنے دو مٹکو نمین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کا انکے یہان کے حساب سے ساڑھے سو من علما نے
لکہا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو نجس نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے جب تک کہ رنگ
اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن سننا چاہئے کہ اس حدیث کی صحت مین اختلاف ہی درمیان محدثون کے بعضے نے سفر
مصنف نے کہ بڑے محدث ہین لکھا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ حدیث ٹہیک نہین اور ایک جماعت کہتی ہی
کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین ائمہ حدیث کے اور اوستاد ہین بخاری کے اونہون نے کہا ہی کہ یہہ حدیث
ثابت نہین ہوئی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور لکہا ہی علما نے کہ یہہ مخالف ہی اجماع صحابہ کے کہ ایک
زنگی چاہ زمزم مین گر پڑا تہا پس ابن عباس اور ابن زبیر نے حکم کیا سارے پانی نکالنے کا اور یہہ بات اکثر
صحابہ کے سامنے ہوئی اور کسی نے انکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکہا ہی علما نے کہ دو نون قلتون کو یعنے [illegible]
بیچ اندازہ اور حد ٹہیرا دینے پانی کے کوئی حدیث صحیح آنحضرت سے ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا [illegible]

اور اتنا ہوویگا تو نہیں نجس ہوتا اور طحاوی نے کہا مذہب حنفی یہ ہیں اور انہوں نے کہا ہی کہ حدیث قلتین کی اگرچہ صحیح ہی لیکن
ہم جو اوسپر عمل نہیں کرتے سبب اوسکا یہہ ہی کہ قلہ کے کئی معنے آئے ہین مٹکہ کو بھی کہتے ہین اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس
ساتہہ یقین کے نہیں معلوم ہوتا کہ یہان مراد اوس سے کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہی کہ جو علماء ظاہر حدیث پر عمل کرتے
ہین مذہب اونکا یہہ ہی کہ پانی پلید نہیں ہوتا نجاست کے پڑنے سے کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ ٹہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ
رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہوا ہو یا نہوا اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہیں ہوتا اور اگر تہوڑا ہو پلید
ہو جاتا ہی اور یہہ جو حدیث بیر بضاعہ کے بیچ آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شیء یعنے پانی پاک ہی نہین نجس کرتا اوسکو کوئی چیز اور
اسکو دلیل اپنی ٹہراتے ہین اصحاب ظواہر مراد ساتہہ اوسکے پانی کثیر ہی پس آگے اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نے
بیچ مقدار قلیل وکثیر کے امام مالک تو کہتے ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو متغیر نہو نجاست کے پڑنے سے وہ کثیر ہی اور
جو متغیر ہو جاوے وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتے ہین کہ جو مقدار قلتین کے ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور
امام اعظم رح اور اونکے مذہب والے کہتے ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایکطرف کے ہلانے سے دوسری طرف نہ ہلے
وہ کثیر ہی ورنہ قلیل اور بعضے متاخرین نے دہ در دہ کو کثیر کہا ہی ۱۲ ح ※ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ تُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ
الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ
شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا
کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا وضو کرین ہم کوئین بضاعہ سے اور وہ کنواں ہی کہ ڈالے جاتے ہین اوسمین کپڑے
حیض کے اور گوشت کتون کے اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پانی یعنے اس کنوئے کا
پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی چیز یعنے جب تلک کہ نہ متغیر ہو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود
اور نسائی نے ف بیر بضاعہ نام کنوئے کا ہی مدینہ مین وہ ایسی جگہ تہا کہ رو نالیکی اوسپر آتی تہی اور رو
نالی مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تہی اوس کنوئے مین گر پڑتی تہی پس اوسکو نقل کرنے والے نے تعبیر اسطرح کیا ہی کہ وہم جاتا ہے
اسکا کہ لوگ اوسمین نجاست ڈالتے تہے معاذ اللہ ایسی بات عوام مسلمانون سے نہین ہو سکتی وہ تو
افضل مومنین تہے ایسی بات ہو وار کہتے پس پانی اوسمین بہت تہا اور چشمہ دار تہا بلکہ لکہا ہی علما نے کہ وہ جاری
تہا اسوقت مین کہ راہ رکہتا تہا باغ کیطرف مثل نہر جاری کے اور اسکا حکم حضرت سے پوچہا جواب مین اوسکے

پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہ کہ اسکی ظاہر عبارت سے کوئی یہ سمجھے کہ کوئی پانی پلید نہیں ہوتا
تھوڑا ہو یا بہت بلکہ یہ چاہیے کہ یہ حکم پانی کثیر کا ہے اور بعضی روایت میں ہمارے علما سے بھی منقول ہے کہ کنوئیں چشمہ دار
حکم پانی جاری کا رکھتا ہے ع ح ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ
فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق ہم سوار ہوتے ہیں دریا شور میں یعنے اوسکی کشتی میں اور اوٹھاتے ہیں ساتھ اپنے تھوڑا پانی
شیریں پس اگر وضو کریں ہم ساتھ اوس پانی کے تو پیاسے رہیں ہم کیا وضو کریں ساتھ پانی دریا شور کے یعنے یا تیمم کریں ہم
پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پاک کرنیوالا ہے پانی اوسکا اور حلال ہے مردار اوسکا روایت کی یہ مالک
اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف میتہ اوسکو کہتے ہیں کہ آپسے مرجاوے بغیر ذبح
کیے پس مراد میتہ سے یہاں مچھلی ہے کہ اوسکو ذبح نہیں کرتے شکار کرنا اور نکالنا اوسکا پانی سے یہی ذبح اوسکا ہے اور جو مچھلی
کہ پانی میں مرجاوے وہ ہمارے مذہب میں حلال نہیں اور مچھلی دریائی جانوروں میں سے بالاتفاق حلال ہے اور اور
جانوروں میں اختلاف ہے فقہ میں دیکھنا چاہیے ع ح ۞ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ
قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی زید سے اونہوں نے نقل کی عبداللہ بن مسعود سے کہ تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے انکے رات جن کی میں کیا ہے چھاگل تیری میں کہا میں نے نبیذ ہے یعنے شربت
کھجوروں کا فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنیوالا ہے روایت کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے
پس وضو کیا اوس سے اور کہا ترمذی نے ابوزید راوی مجہول ہے اور صحیح ہوا ہے علقمہ سے کہ نقل کیا عبداللہ بن مسعود نے

ابن مسعود سے کہ کیا تہا مین رات جنون کی مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ مسلم نے
ف رات جن کی اوس رات کو کہتے ہین کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جن آئے تھے اور آنحضرت نے
اونکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اونپر پڑہا اور اونہون نے اپنی قوم مین جاکر حقیقت حال کی بیان کی
چنانچہ سورہ جن مین یہہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہہ ہی کہ جب ابن مسعود اوس شب مین آنحضرت کے
ساتہہ نہ تھے تو حدیث مذکور کہ گذری کہ دلالت اونکی ہمراہی پر رکہتی ہی صحیح نہوئی اور نبیذ تمر اسکو کہتے ہین کہ خرما
پانی مین ڈال رکہتے ہین اور چند روز رہنے دیتے ہین اوسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اوسمین
آجاتی ہی جب تک وہ تیز تند نہو وے حلال ہی چنانچہ آنحضرت کے لئے بہی بنتا تہا پس وضو اوس سے کرنا مختلف
فیہ ہی امام اعظم رح کے نزدیک یہہ ہی کہ اگر پانی خالص نپاوے جائز ہی اوس سے وضو اور اسکے ہوتے ہوئے
تیمم جائز نہین اور یہی حدیث ابو زید کی دلیل انکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن
کرتے ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتے ہین اور نزدیک محققین کے معلوم ہوا کہ حق ساتہہ امام ابو حنیفہ کے ہی
اور جہالت راویون حدیث کی دفع ہی اور ہونا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت دعوت
جنات مین مشغول ہوئے ابن مسعود کو ایکجائے بیٹہا گئے اور دائرہ انکے گرد کہینچدیا تا اوس دائرہ سے باہر نکلین
اور یہہ جو کہا کہ اوس شب مین آنحضرت کے ساتہہ نہ تہا مراد یہہ ہی کہ وقت ہم کلام ہونے کے جنات سے
حاضر نہ تہا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت کے ہمراہ نتہا مین آخر شب کو ملا ۱۲ ح ٭ وَعَنْ كَبْشَةَ
بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ
عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهُ الْإِنَاءَ
حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ
أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا
لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تہے وہ نیچے بیٹے ابی قتادہ کے یعنے اونکی جورو تہی تحقیق
ابا قتادہ یعنے سسرا اوسکا آیا اوسکے پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے اوسکے پانی وضو کا یعنے پاس رکہین

پس آئی بلی پینے لگی اوس سے پانی پس جہکا دیا ابو قتادہ نے واسطے اوسکے باسن یعنے باسن پانی کا
یہان تلک کہ پیا اوسنے کہا کبشہ نے پس دیکہا ابو قتادہ نے مجکو کہ دیکہتی ہون مین طرف اونکے پس کہا کیا
تعجب کرتی ہے تو اے بہتیجی میری کہا کبشہ نے پس کہا مینے ہان پس کہا ابو قتادہ نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پہرنیوالی ہے تمپر یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی
اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ابو قتادہ نے کبشہ کو بہتیجی کہا اس لئے کہ
عادت بعضے عرب کی ہے کہ بعضے مخاطب کو بہتیجا یا چچا کا بیٹا کہتے ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ المسلمین بہائی چارہ
اسلام کا کہتے ہین اور یہہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنے اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر
مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف یعنے خادم کے ہین بلیون کو خادم فرمایا اس لئے کہ یہہ بہی خدمت کرتی
ہین کہ موذی جانورون کو مارتی ہین یا انکی خبرگیری مین بہی ثواب ہوتا ہے مانند ثواب خبرگیری خادمون کے یا مانند
خادمون کے پہرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بلیان گرد تمہارے بہت پہرتی رہتی ہین مانند خادمون کے
اگر حکم ساتہہ نجاست جہوٹے اونکے کردن تو تمپر بہت دشواری پڑے پس اس لئے اجازت دی کہ جہوٹہہ
اونکا نجس نہین ہے یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جہوٹہ اونکا پاک ہے مذہب شافعی یہی ہے اور ابوحنیفہ رح
کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اگر اور پانی سوائے اسکے جہوٹہہ کے نہ ملے اوس سے وضو کرے اور تیمم نکرے اور اگر
پاک پانی موجود ہو اور اسکے جہوٹہہ سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہہ مکروہ اس لئے کہتے ہین
کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہے اور درندہ نجس ہوتا ہے لیکن یہہ حدیث انما من الطوافین معارض
اوسکی پڑی پس یہہ نجاست سے کراہت کی طرف لے آئی ع ح وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ
بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ
فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهَا
فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلٰوتِهَا اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ
عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے داود بن صالح بن دینار سے اونہنے نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد

غرض ہوئی اوسکی پس بھیجا اوسکو ساتھ ہریسہ کے طرف حضرت عائشہ کے کہا اوسکی نے پس پایا مین نے عائشہ کو نماز پڑھتے ہوئے
پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکھدے اوسکو پس آئی بلی پس کھایا اوسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ
کھایا اوسی جگہ سے کہ کھایا تھا بلی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہی پھرنیوالون مین سے تم پر اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو
کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** اشارہ کیا حضرت عائشہ نے بیچ
ساتھ ہاتھ کے یا سر کے اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہی کیونکہ یہہ عمل کثیر نہین کہ
اوس سے مفسد نماز کا یا کلام ہی یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے جو کہ اسکو مکروہ
تنزیہی کہتے ہین پس اونکے نزدیک یہہ حدیث محمول ہی اوپر عمل کرنیکے ساتھ رخصت کے اور بیان جواز کے
اور جو کہ پاک کہتے ہین اونکو حاجت تاویل کی کچھہ نہین اور کہا ہی علما نے کہ مستحب معلوم ہوتا ہی پالنا بلی کا واسطے
۱۹ ع ح ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی جابر سے کہا سوال کئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا وضو کرین ہم ساتھ اوس پانی کے
کہ جھوٹا کیا ہو گدھون نے فرمایا کہ ہان اور ساتھ اوس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی شرح السنہ مین
ف اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹہ درندون کا پاک ہی جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور ہمارے نزدیک جھوٹہ درندونکا
نجس ہی کیونکہ لعاب اونکا اوسمین پڑتا ہی اور وہ اوسکے گوشت سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ نجس ہی اور حدیثین کہ اسکی
طہارت مین وارد ہوئی ہین اونکی صحت مین کلام ہی اور اگر صحت کو ہی پہنچین تو مراد پانی سے پانی بڑے حوضونکا
ہی کہ جنگل مین ہوتا ہی چنانچہ حدیث یحیی اور ابو سعید سے کہ آگے آویگی یہہ بات معلوم ہوتی ہی اور اگر پانی اور
درندے علے العموم مراد ہون تو لازم آتا ہی کہ جھوٹہ کتے کا بھی پاک ہو باوجودیکہ یہہ کسی نے نہین کہا ہی پس معلوم ہوا
کہ یہہ بڑے ہی حوضون کے حق مین فرمایا ہوگا **مسئلہ** اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اوسکا پکڑ لے
اگر غصہ کی حالت مین پکڑے تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کھیلنے کے پکڑے پلید ہوتا ہی اسلئے کہ غصے کے
حالت مین فقط دانتون سے پکڑتا ہی اور دانتون مین رطوبت نہین ہوتی اور کھیلنے کی حالت مین مونہہ سے
پکڑتا ہی جو تر ہوتے ہین کذا فی المحیط اور جھوٹہ گدھونکا اور خچرونکا مشکوک ہی بسبب شبہہ کے کہ تعارض ہو

حدیثوں میں بعضے سے حرمت معلوم ہوتی ہے اور بعضے سے اباحت چنانچہ مرقاۃ میں دونوں روایتیں مذکور ہیں
اور صحابہ میں بھی اختلاف تھا حضرت ابن عمر نجس کہتے تھے اور ابن عباس طاہر کہتے تھے ۱۲ ح ع وعن
امِّ هانئٍ قالت اغتسل رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وميمونة في
قصعةٍ فيها اثر العجين رواه النسائي وابن ماجه اور روایت ہے ام ہانی سے
کہ نہائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میمونہ ایک کٹھرے میں کہ اس میں تھا نشان لگے ہوئے آٹے کا روایت کیا
یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تھا اور اثر آٹے کا کٹھرے میں بہت نہ تھا کہ پانی متغیر
ہو جاتا یہہ کہنا شافعیہ نے اور ہمارے نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر ہو جاوے وضو اوس سے جائز ہوتا ہے
مگر پانی اوس سے گاڑہ ہو جاوے تو نہیں درست ہوتا ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن يحيى بن عبد الرحمن قال ان عمر خرج في ركب فيهم عمرو بن العاص
حتى وردوا حوضا فقال عمرو يا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع
فقال عمر بن الخطاب يا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد على السباع وترد علينا
رواه مالك وزاد رزين قال زاد بعض الرواة في قول عمر واني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لها ما اخذت في بطونها وما
بقي فهو لنا طهور وشراب روایت ہے یحیی بن عبد الرحمن سے کہا تحقیق عمر نکلے ایک قافلہ میں
کہ اون میں تھے عمرو بیٹے عاص کے یہاں تک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے اے صاحب حوض کے کیا آتے ہیں
حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نے اے صاحب حوض کے نہ خبر دے ہمکو بیچ خبر دینا ترا اور نہ دینا
برابر ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ تحقیق ہم آتے ہیں درندوں پر اور آتے ہیں درندے ہم پر بیچ کچھ ضرر نہیں
پانی بہت ہے کبھی ہم آتے ہیں اوپر کبھی وہ روایت کی یہہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نے کہا زیادہ کیا بعضے راویوں نے
بیچ قول حضرت عمر کے یہہ کہ کہا اور تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واسطے
درندوں کے ہے وہ چیز کہ لیلیں بیچ پیٹوں اپنے کے اور جو باقی رہے پس وہ واسطے ہمارے پاک کرنیوالا ہے
اور قابل پینے کی ہے وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
سئل عن الحياض التي بين مكة والمدينة تردها السباع والكلاب والحمر عن

عن الطهر منها فقال لها ما حملت في بطونها ولنا ما غبر طهور رواه ابن ماجه

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے حوضوں سے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہیں کہ وارد ہوتے ہیں اوپر درندے اور کتے اور گدھے طہارت کرنے سے اونسے یعنے اونکے پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل ہو جاتی اوس سے یا نہیں پس فرمایا واسطے درندوں کے ہے وہ چیز کہ اوٹھایا اونہوں نے پیٹوں اپنے میں اور ہمارے لیے ہے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث اور یہہ حدیث بیچ حق حوضوں کے فرمائیں کہ پانی اونمیں بہت ہوتا تھا اور تھوڑے پانی کا یہہ حکم نہیں ہے ع

وعن عمر بن الخطاب قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانه يورث البرص رواه الدار قطني اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی سے فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتھ پانی گرم کیے ہوئے آفتاب کے پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہے بیماری برص کیلئے یعنے سفیدی کو روایت کی یہہ دار قطنی نے

ف پانی گرم کیے ہوئے آفتاب سے بعضوں نے تو یہہ مراد لی ہے کہ دھوپ میں رکھکر گرم کریں اور ظاہر یہہ ہے کہ مطلق مراد ہے یعنے دھوپ سے گرم کریں خواہ پہلے سے رکھا ہو اور دھوپ کے آنے سے گرم ہو گیا ہو اور کہا میرک شاہ نے کہ یہہ حدیث یعنے قول حضرت عمر کا ضعیف ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوتی لیکن شافعی قول حضرت عمر کا اور سند سے لائے ہیں کہ راوی اوسکے ثقہ ہیں پس اوپر تقدیر صحت اسکے مراد یہہ ہے کہ عادت اور دوام اسپر کرے اور تینوں اماموں کے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہیں لیکن امام شافعی کے ہاں اختلاف ہے صحیح قول تو یہہ ہے کہ اونکے نزدیک مکروہ ہے اور اونکے علماء متاخرین نے یہہ اختیار کیا ہے کہ مکروہ نہیں ۱۲ ع ح ۱۲

باب تطهير النجاسات

باب ہے بیچ بیان پاک کرنے نجاستوں کے

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات متفق عليه وفي رواية لمسلم قال طهور اناء احدكم اذا ولغ فيه الكلب ان يغسله سبع مرات اولهن بالتراب روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دھووے اوسکو سات بار روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جس وقت کہ چاٹے اوسمیں کتا

بہی ہو دہووے اوسکو سات بار پہلا اونکا مٹی سے ہو بعض سات بار مین سے پہلی بار مٹی سے و...
کہ نجس ہاتہہ ... نہین کہاوے یا ... اوسکو سات بار دہونا مذہب اکثر محدثین کا ہی اور مذہب ... الموافق
ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک حکم اونکا اور نجاستون کا سا ہی کہ تین بار دہو ڈالنے سے پاک ہو جاوے وہ کہتے ہین حدیث
جو سات بار دہونا آیا ہی بنا بر احتیاط کے ہی نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتدا اسلام مین تہا بعد ازان منسوخ ہوا واللہ اعلم

ع وَعَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پیچہے پڑے اوسکے لوگ پس کہا واسطے اون کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو اوسکو اور ڈالو اوسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوبا من ماء پس سوا اسکے نہین کہ بہیجے گئے تم آسانی کرنیوالے اور نہین بہیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کی یہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اوس ڈول کو کہتے ہین کہ اوسمین پانی ہو خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بہرے ہوئے ڈول کو کہتے ہین اور از بسکہ حضرت لوگون پر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تہے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچہہ کہو نہین اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہی ساتہ ڈالنے پانی کے نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دہوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہی اور جا کے کپڑے پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریے پر زمین پر پڑے نجس نہین ہوتی اور علما کو اسمین اختلاف ہی مختار یہ ہی کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہ کے وہان سے جدا ہووے پاک ہی اور اگر پہلے پاک ہونے جگہ کے جدا ہووے پلید ہی اور اگر جدا ہووے اور رنگ اور بو اوسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہونا ہے کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوے خشک ہونے سے پاک نہین ہوتی اور کہودنا زمین کا اور خاک کا اوٹہانا اوس سے واجب نہین اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہی اور پہلے خشک ہونے کے اوسے پاک کیا چاہین تو بہی وہان کہود کر اوٹہا ڈالین تا پاک ہووے ہمارے علما یہ جواب دیتے ہین کہ اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نے وہان مٹی پڑی ہو پہلے خشک ہونے سے شاید کہ بالفعل پانی اسلئے ڈالا ہو کہ نجاست

کا مرانسے صاف ہو جاوے اور بو اور رنگ اسکا بسبب ٹھہر جانے پانی کے جاتا رہے اور پاک سمجھہ خشک ہونیکے بعد بھی ہو
اور ... اسمین مشابہت ہو اور بہت سی دلیلیں مرقاۃ میں ملا علی قاری نے لکھی ہیں جسے شبہ ہو اوسمین دیکھ لے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ وَاِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَسَنَّهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہا اوسوقت کہ تھے ہم مسجد میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک گنوار پس کہڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا مسجد میں پس کہا اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باز رہ باز رہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو تم پیشاب اوسکا چہوڑ دو اسکو یعنی بند کرنا اوسکو ضرر کریگا یا نجاست کئی جگہہ پہیلیگی اب تو ایک ہی جگہہ ہے پس چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا پہر تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تحقیق یہہ مسجدیں نہیں لایق واسطے کسی چیز کے اس پیشاب اور گندگی سے اور سوا اسکے نہیں کہ یہہ مسجدیں واسطے ذکر اللہ کے ہیں اور واسطے نماز کے اور پڑہنے قرآن کے یا مانند اسکے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند اسکے کہا انس نے حکم کیا ایک شخص کو قوم میں سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اوسکو پیشاب پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے

کہا پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ای رسول خدا کے خبر دو ہمکو کوئی ہم مین سے جو وقت کہ پہنچے کپڑے اوسکے لہو حیض سے لپس کیا کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پہنچے کپڑے ایک تمہاری کے خون حیض سے پس چاہئے کہ ملے چٹکیون سے پھر دہوے اوسکو ساتھ پانی کے پھر نماز پڑھے اوسمین روایت کی اسکو بخاری مسلم نے

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہا پوچھا مینے حضرت عائشہ سے حال منی کا جو لگے کپڑے کو کہا حضرت عائشہ نے کہ تہی مین دہوتی اوسکو کپڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس نکلتے تہے طرف نماز کے اور نشان دہونے کا کپڑے حضرت کے مین ہوتا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کے مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک رح کا یہی ہی اور امام شافعی کے نزدیک پاک ہی مثل آب بینی کے ح

وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ اور روایت ہی اسود اور ہمام سے کہ وہ دونو نقل کرتے ہین حضرت عائشہ سے کہ کہا اونہون نے کہ تہی مین کہ ملتی منی کو یعنے خشک منی کپڑے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہہ مسلم نے اور ساتہہ روایت علقمہ اور اسود کے نقل کیا دونون نے حضرت عائشہ سے مانند اسکے اور اوسمین یہہ بہی ہی کہ پہر نماز پڑہتے اوسمین ف یہہ حدیث بہی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم رح کا یہی ہی کہ تر منی کو دہوے اور کاڑہی ہو کہ کپڑے کے اندر سرایت کر جاے بعد خشک ہونے کے رگڑ کہ چہڑا ڈالے ع

وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام قیس بنت محصن سے کہ تحقیق وہ لائی اپنے چہوٹے بیٹے کو کہ نہ کہایا تہا اوسنے کہانا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بٹہایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اوسنے حضرت کے کپڑے پر پس منگوایا پانی

پانی نہیں بہایا اوس جگہہ اور نہیں دہویا خوب ملکر اوسکو روایت کی بخاری مسلم نے **ف** مذہب امام شافعی
کے بیچ یہہ ہی کہ اگر بچہ شیرخوارہ کہ ہنوز اناج نہیں کہاتا ہی پیشاب کردے پس چہینٹا دینا اوپر اوسکے کفایت کرتا ہی حاجت
دہونیکی نہیں اور ظاہر اس حدیث سے بہی یہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اوس جگہ
دہونا ہی چاہیے اور مراد نضح یعنے چہڑکنے سے کہ اس حدیث میں آیا ہی اونکے نزدیک دہوتا ہی اور لگے جو کہا
کہ نہیں دہویا اوسکو یعنے مبالغہ دہونے میں نہیں کیا یہہ معنے اسلئے لیتے ہیں کہ بعضی حدیثیں مثل اتبعہ الماء
من البول او ما تقدم اسکے دلالت کرتی ہیں اسپر کہ ہر لڑکے کے پیشاب کو دہوے اور طحاوی نے کہا کہ مراد نضح سے
بہانا پانی کا ہی بعد ملنے اور نچوڑنے کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی لڑکونکو لیجانا بزرگوں کے پاس برکت
حاصل کرنے کے لئے اور مستحب ہی تواضع اور نرمی کرنی لڑکوں وغیرہ سے ع ع ۞ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ
فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جس وقت کہ دباغت دیا جاوے چمڑا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہی روایت کی
یہہ مسلم نے **ف** دباغت کہتے ہیں چمڑے کے پاک کرنیکو نجاست وغیرہ سے اور دباغت چہال وغیرہ سے
ہوتی ہی یا آفتاب میں رکہہ کر خشک کرتے ہیں اور بغیر آفتاب کے خشک ہو تو دباغت نہیں ہوتی پس دباغت
چاروں اماموں کے نزدیک ثابت ہی امام اعظم رح کے نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہی سوائے چمڑہ سور اور آدمی کے
اور امام شافعی کے نزدیک چمڑہ کتے کا بہی نہیں پاک ہوتا اور حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت
سے پاک ہو جاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنی ہی سور کا سبب نجس عین ہونیکے نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا سبب
بزرگی اوسکے ع ع ۞ **وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ
فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ
فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی
اوسی سے کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تہی پس مرگئی بکری پس گذرے اوپر اوسکے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیوں نہ لیا تمنے چمڑا اوسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پہر منتفع ہوتے ساتھ
اوسکے پس عرض کیا انہوں نے کہ مردار ہی پس فرمایا سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا گیا ہی کہانا اوسکا روایت کی

یہ بخاری و مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مردار کے جو اجزا کہ کہایا کرتے ہیں جیسے چربی وغیرہ وہ
بعد مرنے کے حرام ہوئے اور سوا اونکے اور چیزوں سے مانند چمڑے دباغت کئے ہوئے اور دانت اور بال اور سینگ
اور مانند انکے فائدہ اوٹھانا یعنی سوداگری کرنی اور کام میں لانا جائز ہے ع * وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا
نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سودہ بیوی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ مر گئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اوسکو ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ کرتے یعنی
کہجور اور پانی ڈالتے تہے اوسمین یہان تلک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی یہ بخاری نے الْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ
بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْبَسْ
ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى
وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي
رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ
وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ روایت ہے لبابہ بنت حارث سے کہا تہے حضرت حسین بن علی بیچ
گود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا اون کے کپڑے پر کہا مینے پہنئے کپڑا اور دیجے
مجکو تہبند اپنا تاکہ دہوؤن اوسکو فرمایا سوا اسکے نہین کہ دہویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کیسے اور چہینٹا دیا
جاتا ہے پیشاب لڑکے کیسے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابی داود
اور نسائی کے ابی السمح سے منقول ہے کہ کہا دہویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کیسے اور چہینٹا ڈالا جاتا ہے پیشاب
لڑکے کیسے ف کہا طحاوی نے چہینٹا ڈالنے سے مراد تریڑا دینا ہے اور دہونے سے دہونا ساتھ مبالغہ کے
مراد ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پیشاب کیا حضرت پر فرمایا تریڑا دو
اسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سے کہ حکم پیشاب لڑکے کا دہونا ہے مگر کافی اسمین تریڑا دینا ہے بیچ جسکے یعنی
احتیاج نچوڑنے کی نہین اسلئے کہ لڑکے کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کے بہت پہیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ
کے بہت پہیلتا ہے اوسکو خوب طرح دہونا چاہئے ع * وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وطئ احدکم بنعلہ الاذی فان التراب
لہ طہور رواہ ابو داود ولابن ماجۃ معناہ ترجمہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے ایک تمہارا ساتھ پاپوشوں اپنی کے گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطے اوسکے پاک کرنے
والی ہے روایت کی یہ ابو داود نے اور واسطے ابن ماجہ کے بیچ معنے اسکے ہیں ف نزدیک امام اعظم اور امام محمد
رحمہ کے مراد گندگی سے گندگی تہدار خشک ہے کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوے پس رگڑیں زمین سے تو پاک
ہو جاتا ہے اور تر پلیدی رگڑنے سے نہیں زائل ہوتی اور ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک یہ قول قدیم
مراد عام ہے یعنے خشک ہو یا تر رگڑنے زمین سے پاک ہو جاتا ہے اور فتوی مذہب حنفی میں اوپر قول
ابی یوسف ہی کے ہے کہ تہدار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ تر ہو خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہو جاتی ہے
اور قول جدید امام شافعی کا یہ ہے کہ دہونا ہی چاہیئے پانی سے اور یہ اختلاف نجاست تہداری میں ہے
یعنے گوبر وغیرہ اور غیر تہدار کا شریک پیشاب وغیرہ کے دہونا ہی واجب ہے بالاتفاق ۱۲ ع ح ۞ وعن
ام سلمۃ قالت لہا امراۃ انی اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہ ما بعدہ رواہ احمد ومالک و
الترمذی وابو داود والدارمی وقالا المراۃ ام ولد لابراہیم بن عبد الرحمن
بن عوف اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا واسطے اوسکے ایک عورت نے تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا
اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بیچ جواب
مثل اس سوال کے پاک کرتی ہے اوسکو وہ چیز کہ بعد اوسکے ہے روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داود
نے اور کہا ابو داود اور دارمی نے وہ عورۃ پوچھنے والی تہی ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی
ف پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اوسکے ہے یعنے بعد اوسکے کہ جگہ پاک میں راہ چلے اور خاک دامن کو
پہنچے پاک ہو جاتا ہے یہہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے کہ خشک نجاست کپڑے کو لگجاوے اور پاک زمین میں
پہر چلے تو زمین میں لگکر جہڑ جاتی ہے اور پاک ہو جاتی ہے یہہ حکم خشک نجاست کے حق میں اسلیئے کہتے ہیں کہ
اجماع ہے علما کا اسپر کہ کپڑا اگر پلید ہو جاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دہونیکے بخلاف جوتہ موزہ کے کہ ایک جماعت
تابعین کی [illegible] ن ہے کہ پاک ہو جاتے ہیں ساتہہ رگڑنے کے اگرچہ نجاست تر ہووے جیسا کہ قول امام شافعی

اور ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھے والکا حمیدہ ہی ح ع ٭ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہننے چمڑے درندون کے سے اور سوار ہونے سے اونپر روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف درندے
مثل شیر اور چیتہ وغیرہ کے اور سوار ہونے سے اونپر مراد ہی بچھا کر بیٹھنا اونپر یا زین پر ڈال کر سوار ہونا اور
اور سبب انکے منع کا یہہ ہی کہ یہہ عادت متکبرون کے ہی پس یہہ ہی تنزیہی ہی اور جو کہتے ہین کہ بال مردار کے
نجس ہین دباغت سے پاک نہین ہوتے اونکے نزدیک یہہ نہی تحریمی ہی ح ٭ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ
عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہی ابی الملیح بن اسامہ سے
اونہون نے نقل کیا اپنے باپ سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا حضرت نے استعمال چمڑے درندون کے سے
روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہہ کہ بچھائے جاوین چمڑے
انکے یعنی بچھانے سے بھی منع کیا ٭ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ملیح سے کہ مکروہ رکہا اونہون نے مول چمڑے درندون کا روایت کی یہہ ترمذی نے ف
مول چمڑے درندون کا یعنی بیچنا اور مول لینا اونکا مکروہ ہی کہا ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہے
اور فتاوے قاضی خان مین ہی کہ بیع جلدون مردار کی باطل ہی پہلے دباغت کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوۃ مین
سفیدی چھوٹی ہوئی ہی عبارۃ مذکورہ پیچھے لاحق کی گئی ع ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ
قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ
بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے
ساتھ چمڑے کے اور نہ پٹھے کے روایت کی ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ساتھ
چمڑے اوس کے پہلے دباغت کرنے سے نفع نہ لو اور بعد دباغت کرکے جائز ہی اکثر حدیثون سے یہہ بات معلوم
ہی اور اکثر علما کا بھی مذہب یہی ہی ع ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عایشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ کہ فائدہ اوٹہایا جاوے ساتھ چمڑے مردار کے جبکہ دباغت کیا جاوے روایت کی یہہ مالک اور ابوداود نے **ف** چمڑے مردار کے حق میں امام کا یہہ قول روایتیں ظاہر تر روایت یہہ ہے کہ بعد دباغت کے پاک ہوجاتا ہی لیکن استعمال نہ کیا جاوے مگر بیچ چیزون خشک کے اور پانی کے اور سوار ہونے کے اور پتلی چیزون مین نہ استعمال کیا جاوے ۱۲ع وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی میمونہ سے کہا کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیتے شخص قریش مین سے کہینچتے تہے اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند گدہے کے پس فرمایا واسطے اون کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کاش کے لیا ہوتا تمنے چمڑا اسکا عرض کیا اونہون نے تحقیق یہہ مردار ہی یعنے ذبح کی ہوئی نہین ہی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتے کیکر کے یعنے دباغت اس سے ہوجاتی ہی روایت کیا یہہ احمد ابوداود نے **ف** یعنے اس سے طہارۃ کاملہ حاصل ہوجاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہوی بلکہ دہوپ وغیرہ سے بہی ہوجاتی ہی لیکن مستحب یہی ہی جیسکہ بیان فرمائی ۱۲ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے غزوہ تبوک مین اوپر گہر ایک شخص کے پس ناگہان ایک مشک تہی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نے واسطے حضرت کے یا رسول اللہ تحقیق یہہ مردار ہی یعنے چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکا پاک کرنیوالا ہی اسکا روایت کی احمد ابوداود نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ. فصل تیسری

عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ رَوَاهُ

۲۹ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ایک عورت سے کہ اولاد عبد الاشہل کے سے تہی کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے تحقیق ہمارے

ہمارے ہی راہ طرف مسجد کے گندی ہی پس کسطرح کرین ہم جسوقت کہ مینہ برسائے جاوین کہا اوس عورت نے پس فرمایا حضرت نے

کیا نہین ہے پیچھے اوسکے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اوس سے کہا مینے ہان فرمایا پس یہہ بدلہ ہی اوسکے روایت کی یہہ ابو داود نے

ف یعنے گندی راہ سے جو نجاست لگتی ہی اور پہر راہ پاک مین آتی ہی اوس نجاست سے پاک ہو جاتی ہی بسبب رگڑ جانیکے زمین پاک پر

جانیکے زمین پاک پر یعنے اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ کے کہ دوسری فصل مین گذری قریب مین

یعنی یہہ مقدار نجاست کے حق مین فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگے تو یون پاک ہو جاتے ہین اور پاپوش اور

مثل اوسکے جوتہ اور کپڑہ کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگے تو بغیر دہونے کے نہین پاک ہوتا اور اسیطرح کپڑہ مین سے

نجاست تر بہی بغیر دہونیکے نہین پاک ہوتی ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہا نماز پڑہتے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو

کرتے تہے ہم یعنے نہ دہوتے پانو زمین پر چلنے سے روایت کی یہہ ترمذی نے ف یعنے پانو اور جوتہ وغیرہ جو

نجاست مین پہرجا بالسبب چلنے راہ کے تو پہر دہوتے نہ اوسکو یہہ خشک نجاست کے حق مین کہا کہ وہ اگر لگجاتی تو پاک

زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت دہونیکی نہین تہی اور تر نجاست جو لگ جاوے سب علما کے نزدیک دہونا چاہیے

یا مراد یہہ ہو کہ گرد غبار لگجاتا تو دہوتے نہین ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ

تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تہے

کتے آتے جاتے مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تہے صحابہ کہ دہوتے ہون کچہہ بسبب اونکے روایت کی

یہہ بخاری نے ف یعنے ابتدا اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہ تہا کبہی کبہی کتے خشک چلے آتے تہے پس دہونا اوسکا ضرور

نہ جانتے تہے جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ

فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی براء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

[illegible] مین [illegible] ساتھ پیشاب اوس جانور کے کہ کہایا جاوے گوشت اوسکا اور بیچ روایت جابر کے ہی کہ فرمایا کہ جو کہایا

ثلثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم رواه مسلم روایت ہے
شریح بن ہانی سے کہا کہ پوچھا مینے حضرت علی بیٹے ابیطالب سے مدۃ مسح کی موزوں پر پس کہا حضرت
علی نے مدۃ ٹھیرائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لئے اور ایکدن اور ایک رات
مقیم کیلئے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کیا کرے اور مقیم ایکدن رات
اور ابتدا اس مدۃ کی جمہور علماء کے نزدیک اوس وقت سے ہے کہ جب وضو ٹوٹے مثلا ایک شخص نے دوپہر کو وضو کر
موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایکدن ایک رات گنے گا ع وعن المغيرة بن
شعبة انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك قال المغيرة
فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط فحملت معه اداوة
قبل الفجر فلما رجع اخذت اهريق على يديه من الاداوة فغسل يديه
ووجهه وعليه جبة من صوف ذهب يحسر عن ذراعيه فضاق
كم الجبة فاخرج يديه من تحت الجبة والقى الجبة على منكبيه
وغسل ذراعيه ثم مسح بناصيته وعلى العمامة ثم اهويت لانزع
خفيه فقال دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما ثم ركب
وركبت فانتهينا الى القوم وقد قاموا الى الصلوة ويصلي بهم
عبد الرحمن بن عوف وقد ركع بهم ركعة فلما احس بالنبي صلى الله
عليه وسلم ذهب يتأخر فاومأ اليه فادرك النبي صلى الله عليه وسلم
احدى الركعتين معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت
معه فركعنا الركعة التي سبقتنا رواه مسلم اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے
کہ تحقیق جو انہوں نے جہاد کیا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کے پہلے فجر کے پس اوٹھائی مینے ساتھ اونکے چھاگل پس جب پھرے
شروع کیا مینے پانی ڈالنا ہاتھوں اونکے پر چھاگل سے پس دھوئے دونوں ہاتھ اپنے اور مونھ اپنا اور تھا اونپر
جبہ صوف کا شروع کیا کھولنا ہاتھوں اپنے سے پس تنگ ہوئیں آستینیں جبہ کی پس نکالے آپ نے دونوں ہاتھ نیچے جبہ کے اور ڈالا

جب کہ اپنے مونہہ مون پر اور دہوئے دونون ہاتہہ پہر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنے چوتہائی حصہ سر پر اور پگڑی پر
پہر قصد کیا یعنے نکالنے کا ہاتہہ میں دونون موزہ اونکے پس فرمایا چہوڑ دیوے انکو پس تحقیق مینے پہنا تہا انکو او سمی
مین کہ پاک تہے یعنے پانو پس مسح کیا اوپر انکے پہر سوار ہوئے اور سوار ہوا مین پس پہنچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم
کہڑی ہوئی تہی طرف نماز کے یعنے نماز صبح کے اور نماز پڑہاتے تہے انکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑہا دی تہی لوگونکو
ایک رکعت پہر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچہے ہٹنے کا یعنے تا حضرت امامت کرین
پس اشارہ کیا حضرت نے طرف انکے کہ یونہی گذارہ پس پائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دو رکعتون مین سے
ساتہہ اونکے یعنے دوسری رکعت مین اقتدا کیا اونکا پس جب سلام پہیرا عبدالرحمن نے کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور کہڑا ہوا مین ساتہہ اونکے پس پڑہی ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تہی ہمسے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت
پیغمبر کے پاخانہ تشریف لیگئے اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی کہ پہلے داخل ہونے وقت عبادۃ کے سب
سامان عبادت کا درست کرے اور اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروا دیے تو جائز ہی
اور راوی نے بعد ذکر کرنے ہاتہون کے دہونیکے دہونا مونہہ کا ذکر یا کلی اور ناک مین پانی دینا ذکر کیا اختصار کے لئے
یا از راہ نسیان کے یا اس لیے کہ وہ داخل ہین مونہہ کی حد مین اور پگڑی پر مسح کرنیکے یہہ معنے ہین کہ چوتہائی پر
مسح کرکر ادائے سنت کیلئے بجائے مسح تمام سر کے پگڑی پر کر لیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہو چکی ہی اور دوسرا
رکعت مین اقتدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سے کم درجہ والیکا اقتدا کرے تو جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا
کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین رد ہی امامیہ کا کہ وہ کہتے ہین شرط ہی اور اخیر حدیث سے یہہ معلوم ہوا
کہ جسکی کوئی رکعت امام کے ساتہہ پڑہنی رہ جاوے تو وہ اسکے ادا کے لئے تب اوٹہے کہ امام جب سلام پہیر چکے
چنانچہ امام شافعی کے نزدیک تو پہلے سلام امام کیسے اوٹہنا جائز ہی نہین اور ہمارے علما کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے
مگر جس صورت مین جانتا ہی کہ اگر نہ اوٹہونگا تو نماز فاسد ہو جائیگی مثلا اگر صبح کی نماز مین انتظار امام کے سلام کا
کرتا ہی تو خوف ہی طلوع آفتاب کا اس صورتمین جائز ہی کہڑے ہونا پہلے سلام امام کیسے اور اس مسئلہ کی تفصیل
فقہ مین لکہی ہی وہان دیکہنا چاہئے اور یہہ بہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے آنے مین دیر لگے
اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہی کہ امام کا انتظار نکرین لیکن جس صورتمین جانتے ہون آنا امام کا
تو مستحب ہی انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب مسجد کے ہے تو مستحب ہی نماز کی خبر کر دینی اسکو وقت نماز شروع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرا

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِيْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ رخصت دی اونہوں نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایکدن اور ایک رات جو وقت کہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہہ کہ مسح کرے اونپر روایت کیا یہہ اثرم نے اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے اسیطرح ہے منتقی میں کہ کتاب ہے ابن تیمیہ حنبلی کی

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جو وقت کہ ہوتے ہم مسافر یہہ کہ نکالیں ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالیں ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے روایت کی یہہ ترمذی نسائی نے **ف** یعنی غسل جنابت کیلئے موزے اوتارنیکو فرماتے کہ اسحالت میں مسح درست نہیں اور پائخانہ یا پیشاب یا سونیکے بعد جو وضو کرتے تو حکم تہا کہ موزے اوتارین نہیں اور مدۃ مذکورہ تک مسح کیا کریں ہر حج

وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّعْلُوْلٌ وَّسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَّكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اوسکے روایت کی یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث معلول ہے اور پوچہا مینے ابا زرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونوں نے یہہ نہیں صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا ہے اسکو ابو داود نے **ف** امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچے یعنی تلوے پر سنت ہے اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک پشت قدم فقط کرتے دلیل ان کی یہہ ہے کہ اس حدیث میں علماء نے کلام کیا ہے اور اسکے مقابلہ میں اور حدیثیں [illegible]

واقع ہوئی ہین پس اوس پر عمل کرنا چاہئے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہی کہ اوسمین کوئی سبب پوشیدہ ہو کہ
نقصان کا باعث ہو اسپر کہ موافق اوصحت کے عمل کرین اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہہ ہی کہ متصل ہونا اس حدیث کا
ساتہہ مغیرہ کے ثابت نہین ہوا ہی بلکہ وراد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا ہی اوس تک پہنچی ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی
کہ روایت کیا ہی اسکو ثور بن یزید نے اوسنے رجاء بن حیوہ سے اوسنے کاتب مغیرہ سے اور ثور سماع نہین رکہتا ہی رجاء سے
اور صحیح اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق واقع ہوا ہی کہ مسح کیا موزون پر بلا ذکر اعلی اور اسفل کے اور حدیث آئندہ مین
آیا ہی کہ مسح کیا اوپر کے رخ پس اس حدیث مین اضطراب ہی اور یہہ اسباب عدم صحت اوسکے ہین ع ح ۞ وَعَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اونہی سے ہی کہا دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح
کرتے تہے موزون پر اوپر کی جانب روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** طور مسح موزہ کا یہہ ہی کہ دائین ہاتہہ کی انگلیان
دائین پانو کے پنجہ پر رکہے اور بائین ہاتہہ کی بائین پانو کے پنجہ پر پہر کہینچ لاوے اونکو ٹخنون کے اوپر تک اور اونگلیان جدی جدی
رکہے پس مسنون تو یہہ طور ہی اور اگر مسح کیا ساتہہ ایک اونگلی کے تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہہ پر
تو جائز ہو جائیگا اور نہین تو نہین اور اور بہت سے طور مسح کے فقہ مین لکہے ہین جو چاہے اوسمین دیکہہ لے ۞ ع
وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہی سے کہا وضو کیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کے ساتہہ نعلین کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود
اور ابن ماجہ نے **ف** قاموس مین لکہا ہی جورب کہتے ہین لفافہ پانو کو یعنے جسکو یہان جراب کہتے ہین اور اوسکی
کئی قسمین ہین حلبی مین تفصیل اوسکی خوب لکہی ہی بعض احکام اوسکے یہان ذکر ہوتے ہین کہ مذہب حنفی مین مسح
درست ہی جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنے اوپر تلے اون کے چمڑا لگا ہو یا منعل ہون یعنے فقط نیچے ہی چمڑا ہو
یا ثخینین ہون اور تفسیر ثخین کی یہہ ہی کہ اوس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹہری رہے پنڈلی پر بغیر باندہنے اور نہ
دکہلائی دے اندر کا رخ اوسکا اور پانی اوسمین پیٹہے نہین اور حلبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر جوربین منعلین
غیر ثخینین ہون تو اوپر مسح جائز نہین پس منعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین بہی ہون اور امام شافعی کے نزدیک
جوربین پر جائز نہین اگرچہ منعل ہون لیکن یہہ حدیث حجت ہی اونپر اور اسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہی حضرت علی

تلف پانو کا بسبب سردی کے ہے اگر اوتارنے مین خوف ہی تلف پانو کا تو مسح نہین ٹوٹتا کا جب تک خوف باقی ہی مسح باقی ہی
اور اگر موزہ اوتارا یا مدت مسح کی گذر گئی اور یہہ باوضو ہی تو فقط پانو ہی دہوئیے از سر نو وضو کرنا ضرور نہین
اور اگر آدہے سے زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل آوے تو بہی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم نے مسح کیا اور پہلے
گذرنے ایک رات دن کے سفر کیا تو مدہ سفر کی پوری کرے یعنے تین رات دن تلک کیا کرے اور اسیطرح اگر مسح کیا
مسافر نے اور پہر مقیم ہوگیا ایک رات دن کے بعد تو اوتار ڈالے موزہ کہ مدہ اوسکی ہوچکی اور بعد وضو کرنا ظہر کے
وقت وضو کر کر موزہ پہنے اور سوا عذر کی چیز کے کسی اور حدث سے وضو ٹوٹ جاوے تو مسح اوسکو جائز ہی جب تلک
وقت اوسکا ہی اور بعد تمام ہونے وقت کے مسح ٹوٹ جاویگا ۞ ملتقی ۞

باب التیمم

باب ہی بیچ بیان تیمم کے ف تیمم لغت مین بمعنے قصد کے ہی اور شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا
یا اوس چیز کا کہ قایم مقام خاک کے ہی یعنے پتہر چونہ وغیرہ اور ملنا موہنہ اور ہاتہہ پر اوسکا بہ ارادہ تطہیر کے
اور علما کو اختلاف ہی اسمین کہ تیمم کے دو ضربین ایک موہنہ کیلئے اور دوسرا دونو ہاتہون کیلئے
کوہنیون تلک یا ایک ضرب ہی واسطے موہنہ اور ہتیلیون کے پس اول یعنے دو ضرب تو قول ابو حنیفہ اور
ابو یوسف اور محمد اور امام مالک کا ہی اور مختار مذہب شافعی کا یہی ہی اور بعضے حنبلیون کا ہی اور یہی قول
حضرت علی اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا ہی اور
دوسرا یعنے ایک ضرب مذہب مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہی اور یہی منقول ہی عطا اور
مکحول اور اوزاعی وغیرہم سے اور دونو جانب مین حدیثین بہی واقع ہوئی ہین چنانچہ آگے آوینگی ۞ ع ج ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی دیئے گئے ہم لوگ غیروں پر یعنے پہلی امتون پر ساتھ
تین چیزون کے گردانی گئین صفین ہماری یعنے نمازین یا جہاد مین مانند صفوف فرشتون کے یعنے جیسے اونکو صف
باندہ عبادت کرنے مین قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہی ویسے ہی ہمے اور گردانی گئی واسطے ہمارے زمین تمام نماز گاہ
اور گردانی گئی مٹی اوسکی واسطے ہمارے پاک کرنیوالی جسوقت نہ پاوین پانی روایت کی اسکو مسلم نے ف اگلی امت مین

وہ خاصیت کسی نبی کو نہیں دی گئی جس طرح جانتے وسطرح کا نبیرہ تھے اور نماز جائز نہوتی تھی انکی سوا کنشتوں اور صومعے کے کہ ہیں نام عبادت خانوں کے
ہیں اور تیمم ہی اونکو نا درست تھا پس فرمایا کہ ان تین باتوں میں ہیں بزرگی ہے اور ہر کہیں جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور
واسطے ایسے ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی یعنی جہاں نماز پڑھینگے جائز ہو جائیگی اور جہاں پانی نہ ملے تو ہے تیمم کرلیں
اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص مٹی ہی سے تیمم کرے اور چیز سے نہ کرے جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہے اور امام ابو حنیفہ
اور مالک اور محمد رح کے نزدیک درست ہی ہر چیز سے کہ جنس زمین سے ہو اور جنس زمین کے وہ چیز ہے کہ آگ سے نہ پگھلے اور نہ نرم ہو وے
اور جلانے سے راکھ نہو جاوے دلیل انکی حدیث جابر کی ہے کہ صحیح بخاری میں منقول ہے وہ یہ ہے جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا یعنی
گردانی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس لفظ ارض شامل ہے ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سے ہو ۱۲ ع ح ۞ وَعَنْ
عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ
مِنْ صَلٰوتِهٖ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ
قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمران سے کہا تھے ہم سفر میں
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگوں کو پس جب کہ پھرے نماز اپنی سے ناگہان دیکھا ایک شخص کو کہ الگ بیٹھا ہے
قوم سے کہ نہ نماز پڑھی تھی اوس نے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت نے کس چیز نے منع کیا تجکو اے فلانے یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ
قوم کے کہا پہنچی مجکو جنابت اور نہیں پانی فرمایا لازم پکڑ تجکو مٹی یعنی تیمم اوس سے پس تحقیق وہ کافی ہے تجکو روایت کی یہ بخاری
مسلم نے وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ
أُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ
تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ
يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ وَفِيهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا
وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ اور روایت ہے عمار سے کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر بیٹے خطاب کے پس کہا تحقیق
ہوا میں جنبی اور نہیں پایا میں پانی یعنی آیا تیمم کروں یا کیا کروں پس عمار نے واسطے عمر کے کہا نہیں یاد رکھتے تم تحقیق ہم تھے
بیچ سفر کے میں اور تم یعنی ہم دو جنبی ہوئے پس تمنے نماز نہیں پڑھی اور میں لوٹا خاک میں اور نماز پڑھی پھر ذکر کیا
میں سارا حال روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا سوا اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجکو اسطرح پس مارے نبی

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یا دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور پھونک ماری اونمین پھر مسح کیا ساتھ اونکے مونہہ اپنے پر اور ہاتھوں
اپنے پر روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی ایک روایت مین مانند اسکے اور مسح اوسمین یہہ ہی کہ کافی سوا اسکے نہین کفایت کرتا ہی تجھکو یہہ کہ مارے
دونوں ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے پھر مسح کرے ساتھ اون دونوں کے مونہہ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر ف اس حدیث
مین جواب حضرت عمر کا مذکور نہین لیکن آیا ہی صریح بعضے طرق حدیث مین کہ حضرت عمر رض نے اوس شخص کو جواب دیا لا تصل یعنے
نماز نہ پڑھ جب تلک کہ نہ پاوے پانی مذہب عمر رض کا یہی تھا کہ جنبی کیلئے تیمم نہین اور ممکن ہی کہ حضرت عمر نے جو سکوت کیا ہو
بھول جانا حکم تیمم کا جنبی کے لیے جسمین عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اوسے یاد آجاوے کہ جنابت کے لئے بھی تیمم جائز ہی اور اسلیئے
نماز نہین پڑھی یعنے اس توقع پر کہ پانی ملجاویگا پہلے جانے وقت کے یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قائم مقام وضو کے ہی نہ غسل کے
اور یہی بات ظاہر تر ہی سبب اس اعتقاد انکیکا یہہ تھا کہ انکو یہہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نہ تھا اتفاق ہوا تھا حضرت سے سوال کرنیکا
سبب یہہ اعتقاد اور دو تکانہ تھا عمار کے نزدیک تیمم قائم مقام غسل کے بھی ہی اور مین لوٹا خاک مین یعنے انھون نے جانا کہ جیسے
پانی غسل مین تمام اعضا پر پہنچاتے ہین ویسیہی خاک پہنچانی چاہیے اور ہاتھ اسلیئے پھونکے کہ مٹی مونہہ کو لگ کر مونہہ نہ بگڑ
جاوے کہ وہ حکم مثلہ مین ہی مثلہ کہتے ہین اللہ کی پیدایش کے بگاڑنے کو پس بعضے وقتے جو پھونکت وغیرہ مونہہ کو [illegible] منع کے
[illegible] اور یہہ حدیث دلالت کرتے ہی اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ مذہب بعضون کا ہی اور امام اعظم اور امام
مالک اور امام شافعی کے نزدیک دو ضربے چاہیئین ایک مونہہ کے لئے اور ایک ہاتھون کیلئے کہنیون تک پس توجیہ
اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یون کی ہی کہ مقصود حضرت کو فقط بیان یہہ تھا کہ صورت ضربہ کی دکھا دین
عمار کو کہ اسطرح کر لیا کر جنابت کیلئے لوٹنا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت سارے تیمم کی بیان کرنی نہ منظور تھی
اسیطرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسی لئے اور روایتین جو عمار سے بیچ حق تیمم کے آئی ہین اسمین تصریح دو
ضربہ کی ہی اور مراد کفین سے بیان ذراعین یعنے ہاتھ کہنیون تک ہین ۱۲ ع ح ✽ وَعَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ
عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ
فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا مین حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور وہ

اپنا ہاتھ کر رکھے تھے پس سلام کیا میں نے اونپر پس نہ جواب دیا مجھکو سلام کا یہان تک کہ کھڑے ہوئے طرف دیوار کے پس کر یا اونکو
ساتھ لاٹھی کے کہ تھی ساتھ اونکے ہو سکے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر پس مسح کیا اپنے مونہہ پر اور ہاتھون پر پھر جواب دیا مجھکو کہا بغوی نے
نہین پائی ہے یہ روایت صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کہ مین ولیکن ذکر کیا ہے خطابی نے اسکو شرح السنہ مین اور کہا ہے
حدیث حسن ہے یعنے پس اسکو نقل کیا مصابیح والیکو نہ لانا تھا **ف** نبی جیوار کی اسکے کہ کھرچی کر اوسمین سے
غبار اوٹھنے لگے کر او سے تیمم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی ثواب کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ مستحب ہے
طہارت کرنی ذکر اللہ کیلئے اور اوسپر دلالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا ع ● **الفصل الثانی**

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ

روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک پاک
کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس پس جبکہ پاوے پانی لگاوے اوسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے
روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے تا قول عشر سنین **ف**
مراد دس برس سے کثرت ہے نہ یہی مدت اسمین دلالت ہے اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہین توڑتا بلکہ حکم اوسکا
مانند وضو کے ہے کہ ایک تیمم سے جتنے فرض یا نفل چاہے پڑھے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے اور امام شافعی کے نزدیک
تیمم مانند وضو معذور کے ہے کہ بعد جانے وقت کے تیمم ٹوٹ جاتا ہے پس جب پاوے پانی یعنے اتنا کہ کفایت کرے
غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے سے اور قادر بھی ہو اوسکے استعمال پر پس لگاوے اوسکو بدن پر یعنے وضو
یا غسل کرے پس یہ بہتر ہے یعنے اب وضو واجب ہوا تیمم نہین درست ہونیکا ع ● وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا
فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ
هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّیَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَکَ رُخْصَةً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ
عَلَی الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اُخْبِرَ بِذٰلِکَ قَالَ قَتَلُوْہُ قَتَلَهُمُ اللّٰہُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ
الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَةً ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْهَا

عليها ويغسل سائر جسده رواه ابو داود ورواه ابن ماجه عن عطاء بن ابي رباح عن ابن عباس اور روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم سفر میں پس لگا ایک شخص کو ہم میں سے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اوسکے پس حاجت نہانے کی ہوئی اوس زخمی کو پس پوچھا اوسنے اپنے یاروں سے کیا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنیکے کہا اونہوں نے نہیں پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہے پانی پر پس نہایا وہ پھر مر گیا پس جب آئے ہم حضرت کے پاس خبر دیگئے ساتھ اس امر کے فرمایا لوگوں نے اوسکو مارا ہے اونکو اللہ کیوں نہ پوچھا اوس وقت کہ نجانا پس سوا اسکے نہیں کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہے سوا اسکے نہیں ہے کہ کفایت کرتا اوسکو یہہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کے کپڑا پھر مسح کرتا اوسپر اور دہوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہہ ابوداود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطا بن ابی رباح سے اونہے ابن عباس سے ف اور تو قادر ہے پانی پر یعنے وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماء (پس نہ پاؤ تم پانی) سے یہہ سمجھے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اور یہہ نہ سمجھے کہ باوجود ہونے پانی کے قادر نہی ہو اوسپر اور عذر ہی مگر جب تیمم جائز ہوگا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دہونے سارے بدن کے جیسے کہ مذہب شافعی ہے اور مذہب حنفی میں ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہہ جواب دیتے ہیں کہ یہہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف قیاس کے ہے کہ لازم آتا ہے جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہہ ہے کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کے تو جائز ہے اوسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرے زیادتی مرض سے یا دیر اچھے ہونے سے تو جائز ہے نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رح کے یہہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اوسکو پھیرنا نماز کا پھر نہیں ضرور اور مذہب شافعی میں بھی یہی بات قولیہ ہی اور جسکے کسی عضو میں زخم یا پھوڑا ہو اور اوسپر پٹی بندہی ہو اور خوف ہو اوسکے دور کرنے میں تلف کا پس نزدیک شافعی کے مسح کرے پٹی پر اور تیمم کرے اور ابوحنیفہ اور مالک رح نے کہا کہ جب ہو بعض بدن اوسکا زخمی اور بعض اچھا تو دیکھینگے کہ اکثر بدن اچھا ہی تو اوسکو دہوینگے اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دہونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دہوے اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لئے ۞ع۞

وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ

الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُوْدَاؤُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نہ تہا ساتہہ اون کے پانی پہر تیمم کیا دونون نے مٹی پاک سے اور نماز پڑہی پہر پایا پانی بیچ وقت کے پس پہیری ایک نے اون دونون مین سے نماز ساتہہ وضو کے اور نہ پہیری دوسرے نے پہر آئے دونو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر ذکر کیا یہہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اوسکے کہ نہ پہیری تہی نماز پہنچا تو سنت کو اور کافی ہے تجکو نماز تیری اور کہا واسطے اوس شخص کے کہ وضو کیا تہا اور پہیری نماز واسطے تیری ہے ثواب دونا روایت کی یہہ ابوداؤد و دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابوداؤد نے بہی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے **ف** پہنچا تو سنت کو یعنے حکم شریعت یونہی تہا جسطرح تو نے کیا کہ بیچ نپانے پانی کے تیمم کرکے نماز پڑہ لی اور پہر اوسکو پہیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا اس لئے کہ ایک سبب ادائے فرض کے ہوا اور دوسرا سبب ادائے نفل کے اتفاق رکہتے ہین علماء اسپر کہ جب پانی دیکہے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اوسپر پہیرنا نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہے اسمین کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونیکے نماز مین پس جمہور یعنے اکثر علماء تو کہتے ہین کہ اوس نماز کو توڑے نہین اور وہ نماز صحیح ہے اور کہا ہے امام ابوحنیفہ نے اور احمد نے ایک روایت مین کہ باطل ہوجاتا ہے تیمم اوسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونے کے نماز مین پس اجماع ہے علماء کا اسپر کہ تیمم اوسکا باطل ہوا ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوئین جمل کے کہ مدینہ مین ہے پس ملا اونکو ایک شخص یعنے یہی ابوجہیم پس سلام کیا اونپر پس نجواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے دیوار پر پس مسح کیا مونہہ اپنے کو اور ہاتہون اپنے کو یعنے تیمم کیا پہر جواب دیا اوسکے سلام کا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ ثُمَّ

ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ تہے حدیث کرتے یہہ کہ صحابہ نے تیمم کیا تہا جب کہ آئے اول بہی
کہ وہ تہے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز فجر کے پس مارے ہاتہہ اپنے مٹی پر پہر پہیرے مونہوں اپنے پر
پہیرنا ایکبار پہر عود کیا پس مارے ہاتہہ اپنے مٹی پر ایکبار پہر پہیرے ہاتہوں اپنوں پر سب پر یعنے مونڈہوں تلک
اور بغلوں تلک اندر کی جانب ہاتہوں اپنے کی سے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** من بطون ایدیہم میں لفظ من کا
ابتدا کے لئے ہی یعنے پہلے ہاتہوں کے اندر کے رخ پر ہاتہہ پہیرے نہ ہاتہوں کے اوپر کے رخ پر جیسا کہ ذکر کیا ہی اوسکو فقہا نے
بیچ باب استحباب کے یا یہہ معنے ہیں کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتیلیوں سے یہہ معنے مناسب ہیں اس مقام کے اور صحابہ نے جو اسطرح
تیمم کیا سبب اسکا یہہ تہا کہ اونہوں نے دیکہا کہ لفظ ید کا آیت تیمم کی بیچ مطلق آیا ہی پس ہاتہہ کا اطلاق سب پر ہوسکتا ہی اور جمہور
علما نے نظر کی کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہاں تک وضو میں ہاتہہ دہوتے ہیں وہیں تک تیمم میں بہی ہاتہہ پہیرا چاہئے
اور سوا اسکے حضرت کے تیمم میں جو آیا ہی کہ مسح کیا ذراعین پر اوس سے بہی یہی معلوم ہوتا ہی ۞ ع ۞ **ف** تیمم کرے
مسافر اور جو کہ دور ہو پانی سے ایک کوس خواہ مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر میں خواہ باہر شہر کے یا سبب بیمار ہی کے کہ ڈرتا ہو زیادتی کا بیماری کے
یا ڈر ہو دیر اچہے ہونے بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندے کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ بہم پہونچے تو ان سب
صورتوں میں تیمم اوس چیز سے کرے کہ جنس زمین سے ہو مانند مٹی کے اور ریت کے اور چونے کے اور قلعی کے اور سرمہ کے
اور ہڑتال کے اور پتہر کے اور سب جواہرات کے سوا موتی اور مونگے کے اگرچہ ان چیزوں پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سے
نہو اوس سے تیمم جب درست ہو کہ غبار ہو اور چار شرط تیمم کی ہیں ہی کہ عاجز ہو استعمال پانی کے سے حقیقتہ یا حکما اور طہارۃ
کی ہی شرط ہی اور استیعاب ہی یعنے اعضاء تیمم پر سب پر ہاتہہ پہیرے کہیں خالی نرہے اور نیتہ اوسکی ہی ہاں کو چہوڑ دیگ
نیت کرنا عبادۃ مقصودہ کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارۃ کے یعنے نماز پڑہنے کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے
[illegible] کے لئے یا کسی [illegible] جانیکے لئے تو اوس سے نماز جائز نہیں ہونے کی اور نہیں شرط ہی تمیز
حدث کی یا جنابت کی اور [illegible] تیمم کا یہہ ہی کہ دونوں ہاتہہ زمین پر مارے پہر اونکو جہاڑ کر مونہہ پر پہیرے پہر دوسری دفعہ اسیطرح
مارکر [illegible] اور پہیرے ہتیلی دائیں ہاتہہ کی اوپر کے رخ بائیں ہاتہہ کے اور اندر کے رخ پر کہنی سمیت پہر اسیطرح دائیں
ہاتہہ پر بائیں ہاتہہ پہیرے اور برابر ہی تیمم میں جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہی تیمم پہلے آنے

وقت نماز کے اور پڑھے اوس سے جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہی واسطے خوف فوت ہونے نماز
جنازہ کے یا عید کے ابتدا یا ورنا اگر یعنے پہلے سے اور درمیان مین نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے
اور نہین توڑتا ہی اوسکو مرتد ہوجانا بلکہ توڑتی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی اور توڑتا ہی اوسکو قادر ہونا
پانی پر کہ کافی ہو طہارۃ کے لئے اور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب مین رکھکر
بھول گیا اور نماز پڑھ لی تیمم سے توپہر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پہیرے نہین اور مستحب ہی اوسکو کہ توقع رکھتا ہو
پانی پانیکی کہ تاخیر کرے نماز کو آخر وقت تک یعنے جب تلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہی طلب کرنا پانی کا
تین سو چار سو ہاتھ تک اگر گمان رکھتا ہی نزدیکی اوسکی کا اور نہین تو نہین اور واجب ہی خریدنا پانی کا اگر اسکے
پاس قیمت ہی اور وہ بیچا جاتا ہی ثمن مثل کو یعنے اپنے بہاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اسکے رفیق کے پاس پانی ہی
تو مانگے اوس سے پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جنبی تیمم کرے شہر مین واسطے خوف
جاڑے کے تو جائز ہی ۞ ملتقے ۞ بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کے اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہئے کہ نہاوے روایت کی ہی بخاری و
مسلم نے **ف** مختار یہہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کے لئے ہی کہ اوسی طہارۃ سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ غسل
واسطے تعظیم وتکریم دن جمعہ کے ہی اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہی نزدیک جمہور کے اور امام مالک کے نزدیک واجب
بسبب ایک آیت کے ۞ ح ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کا واجب
ہی ہر بالغ پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** واجب ہی یعنے ثابت ہی کہ نہین لایق ہی چھوڑنا اوسکا
اور یہہ معنے نہین ہین کہ واجب ہی تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہی کہا ہی شمنی نے کہ اور مثل اسکے ہی واسطے
استحباب کے ہی جیسیکہ کہتے ہین کہ رعایت فلانے کی ہم پر واجب ہی ابتداء اسلام مین مسجدین چھوٹی تہین
اور لوگ صوف پہنتے تہے اور محنتین بہت کرتے تہے پس جب اونکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تہے بسبب اوسکے

سبب ہے اسکے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی قبول کریں ع ۞ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ
سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق ہے یعنے ثابت اور لازم ہے یا لائق ہے ہر مسلمان پر یعنے عاقل بالغ پر
یہہ کہ نہاوے ہر ہفتہ میں ایکدن یعنے جمعہ کو کہ دہووے اوسمیں سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے سمرۃ بن جندب سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا دن جمعہ کے پس فرض ادا کیا اور خوب ہے فرض یہ وہ اور جسنے کہ غسل
کیا یعنے نماز جمعہ کے لئے پس غسل بہتر ہے روایت کی یہہ احمد و ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے ف لفظ فبہا
ونعمت کے معنے یہہ ہیں فبالفریضۃ اخذ ونعمت الفریضۃ ہے یعنے فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہے وہ اور یہہ
حدیث صحیح دلالت کرتی ہے اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہے واجب نہیں ہے ع ۞ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مردیکو پس چاہیے کہ آپ بہی نہاوے روایت کی یہہ ابن
ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداود نے اور جو کوئی اوٹہاوے مردیکو یعنے ارادہ کرے اوٹہانیکا پس
چاہیے کہ وضو کرے ف نہاوے ستہرائی کیلئے کہ شاید چہینٹیں وغیرہ اوسکی پڑیں ہوں اور یہہ امر استحباب کے
لئے ہے اکثر علماء کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ لازم نہیں تم پر مردہ میت میں غسل جب نہلاؤ تم اوسکو
اور جو کوئی ارادہ مردے کے اوٹہانیکا کرے سو وہ وضو اس لئے کرے کہ وقت اوٹہانے جنازہ کے باوضو ہوسکیگا جب جنازہ
رکہا جاویگا نماز کیلئے [illegible] یہہ امر استحباب کے لئے ہے سب کے نزدیک ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے تحقیق

نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانیکے چار چیزوں سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھچوانے اور غسل دینے
میت کیلیے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** ثابت نہیں ہوا کہ حضرت نے غسل میت کو دیا ہو کبھی اسکے معنے یہہ ہیں کہ غسل کرنے
والے کو لیتے ہیں کہ حکم فرماتے نہانیکا اور ان چار غسلوں میں سے غسل جنابت کا فرض ہے باقی مستحب اور جو پچھنے لگواوے وہ ستھرا
ہونے کیلیے نہاوے تا خون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ۞ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ... اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ کہ نہاویں ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **ف** کافر جو
مسلمان ہو اگر جنبی ہے تو غسل کرنا اوسے واجب ہے ورنہ مستحب اور صحیح تر یہہ ہے کہ کلمہ شہادہ کا پہلے پڑھے اور نہاوے
بعد اوسکے اور سنت ہے اسکو کہ پہلے نہلانیکے سر بھی منڈاوے اور بیری کے پتوں سے نہانیکو فرمایا تا خوب پاکی اور
ستھرائی حاصل ہو ۞ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اِنَّ
نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاؤُا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا
قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ
بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ
الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ
اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ
النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ اَيُّهَا
النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ
مِنْ دُهْنِهِ وَطِيْبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ
الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ
يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے عکرمہ سے
کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انہوں نے اے ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا

کرنا اوس دن جمعہ کا واجب ہی کہا کہ نہین ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہی اور بہتر واسطے اوس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہین ہی اوسپر وجوب اور مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تہا شروع غسل کا یعنے سبب اسکے شروع ہونیکا پہلے کیا ہوا تہے لوگ یعنے صحابہ فقیر پہنتے تہے صوف اور کام کرتے تہے اپنی پیٹہون پر اور تہی مسجد اونکی تنگ نیچی چہت کی اور نہتا مگر چہپر یعنے ٹہنیون کہجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور تر ہو گئے لوگ پسینے بیچ اس صوف کے یہان تلک کہ پہیلی اون سے بو ایذا دی بسبب اسکے بعضون نے بعضونکو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بو فرمایا ای لوگو جب ہووے یہہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوے ایک تم مین سے بہتر اوسچیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنے تیل بالون کو لگاوے اور خوشبو بدن کو کہا ابن عباس نے پہر دیا اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سوا صوف کے اور کفایت کیئے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد اونکی اور جاتی رہی بعض اوسچیز کی کہ ایذا دیتے تہے بسبب اوسکے بعض اونکے بعض کو پسینے سے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** اور کفایت کئے گئے محنت سے یعنے کفایت کی اونکو اللہ نے بسبب غنی کردینیکے کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ من العرق سے پسینے لفظ بعض کا اور بعض یہان مراد اکثر ہی یعنے پسینے کہ لوگون کے کہ ایذا دیتے تہے بسبب حاصل ہونے فراغت کے دفع ہوئے پس حاصل سارے کلام ابن عباس کا یہہ ہی کہ غسل تہا واجب ابتدائے اسلام مین بسبب گندہ بو پسینے کے پہر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنے اب غسل جمعہ کا سنت ہی ٭ ع ٭

باب الحیض

باب ہے بیچ بیان حیض کے **ف** حیض کے معنے لغت مین ہین جاری ہونیکے اور شرع مین مراد ہی اوس خون سے کہ جاری ہوتا ہی رحم عورۃ کے سے بغیر بیماری اور جننے کے اور جو خون کہ بسبب بیماری کے نکلتا ہی اوسکو استحاضہ کہتے ہین اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہی اوسکو نفاس کہتے ہین اور مدۃ حیض کی کم سے کم تین دن ہین اور زیادہ دس دن پس اس مدۃ مین جس رنگ کا خون آوے سوا سفید خالص کے وہ خون حیض کا ہی یعنے خون حیض کا سرخ بہی ہوتا ہی اور سیاہ بہی اور ہرا اور زرد بہی اور مٹی کے رنگ کا اور مانند آبیپ کے اور حکم اوسکا یہہ کہ نماز اور روزہ وغیرہ اوسمین نکرے اور بعد منقطع ہونے اوسکی روزہ کی قضا ہی اور نماز کی نہین ٭ ع ح ٭

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ الْیَھُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ فِیْھِمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْھَا

١٣٠ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سے کہا تحقیق یہود تھے جو وقت کہ حائض ہوتین عورتین اونمین تو نکہاتے
ساتھ اونکے اور نہ جمع رہتے اونکو گہرونمین پس پوچھا صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنے حکم نکہانیکا اونکے ساتھ حالت حیض مین جبکہ یہود کرتے تہے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیۃ اور سوال
کرتے ہین تجہسے حیض سے آخر آیۃ تک پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچہہ سواء جماع کے
پس پہونچی یہہ خبر یہود کو پس کہا اونہون نے نہین ارادہ کرتا یہہ شخص یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کہ چہوڑے
امور دین ہمارے سے کچہہ مگر کہ مخالفت کرے ہماری اوسمین پس آئے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی
پس کہا اون دونون نے ای رسول خدا کے تحقیق یہود کہتے ہین ایسا اور ایسا یعنے یہی پہلا کلام اونکا نقل
کیا پس کیا نہ ہمنشینی کرین ہم اون سے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ
خفا ہوے اون دونون پر پس نکلے دونو صاحب پس سامہنے آیا تحفہ دودہ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
یعنے جب یہہ نکلے تو دیکہا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کے حضرت کیلیے لاتا ہی پس بہیجا حضرت نے پیچہے اون
یعنے بلانیکیلیے ایک شخص کو پس وہ بلا لایا اونکو پس پلایا اونکو دودہ یعنے تا عنایت حضرت کی معلوم ہو پس
جانا اونہون نے کہ نہین خفا حضرت ہم پر روایت کی یہہ مسلم نے ف تالیف ہی ویسئلونک عن
الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ یعنے پوچہتے ہین صحابہ تجہسے حکم حیض کا
کہدے کہ وہ پلیدی ہی پس یکسو ہوؤ عورتون سے حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اونکے یہان تک کہ پاک ہوویں پس جب ایسا ہی
تو حضرت نے اسکی تفسیر مین فرمایا کہ مراد یکسو ہونے اور نہ نزدیک ہونے سے یہہ ہی کہ اون دنونمین اون سے جماع نکرو اور سب

اور سب کچھ کرو یعنے ساتھ کہانا اور بیٹہنا اور بخوبی لطف کرنا ساتھ سونا اور بدن کو ہاتہ لگانا ازار کے اوپر سے اور
پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جانکر کریگا کافر ہوگا
کیونکہ قرآن سے یہہ حرام ہی اور کیا ہمنشینی کرین ہم یعنے کیا عورتون کے ساتھ بیٹہنا اور اوٹہنا اور کہانا پینا نہ کیا
کرین ہم غرض اونکی اس سوال سے یہہ تہی کہ یہود اسپر طعن کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم یہہ باتین ترک کرین تا ہمین
الفت رہے اور کوئی طعن نکرے ۞ ح ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي
وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہی مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے ایک باسن سے اور ہوتے ہم دونو جنبی اور تہے حضرت
حکم فرماتے مجکو پس باندہتی مین تہہ بند پس لگاتے بدن اپنا مجسے یعنے ازار کے اوپر اوپر اور مین ہوتی حائض اور نکالتے
سر اپنا طرف میرے اور وہ ہوتے اعتکاف مین پس دہوتی مین سر اونکا اور ہوتی مین حائض روایت کی
یہہ بخاری مسلم نے ف بموجب عادۃ عرب کے بڑا باسن بہرا ہوا درمیان مین رکہا ہوتا تہا اوس سے دونو صاحب
بہر بہر کر نہاتے جاتے تہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اوٹہانا عورۃ حائضہ کے زیر ناف سے
زانو تک یعنے وہان ہاتہ لگاوے اور جماع نکرے اور یہہ مطلب اور حدیثون سے بہی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا ہی اور امام احمد اور امام محمد اور بعضے شافعیہ کا یہہ مذہب ہی کہ عورت
حائضہ سے فائدہ اوٹہانا سوا جماع کے جائز ہی اور نکالتے سر اپنا طرف میرے یعنے دروازہ حجرہ کا مسجد کی
طرف کہلا ہوا ہوتا تہا اوسمین سے سر مبارک حجرہ کی طرف نکالدیتے وہان حضرت عائشہ بیٹہکر سر
مبارک دہو دیتین اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سے نکالے تو اعتکاف
باطل نہین ہوتا ۞ ع ح ۞ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ
وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہا کہ تہی مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین
پانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس رکہتے وہ مونہہ اپنا اوس جگہہ کہ رکہتی مین مونہہ اپنا پس پیتے حضرت پانی

اور چوستے تھے ہڈی گوشت کی اور ہوتی میں حائض پہر رکہتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس رکہتے مونہہ اپنا اوس جگہ کہ رکہتی میں مونہہ اپنا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت یہہ بات بسبب مخالفت یہود کے اور نہایت محبت حضرت عائشہ کے کرتے تہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حائض عورۃ کے ساتھ کہانا اور بیٹہنا جائز ہی اور اعضا اوسکے نجس نہیں ۞ ع ۞

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہیں سے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود میں اور ہوتی میں حائض پہر پڑہتے قرآن روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اسمیں دلالت ہے اسپر کہ حائض پاک ہی ظاہر میں اور نجس ہی حکما ۞ ع ۞ **وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی اونہیں عائشہ سے کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دے مجکو چہوٹا بوریا مسجد میں سے یعنے مسجد کے باہر کہڑی رہ اور ہاتہہ بڑہا کر بوریا مسجد میں سے لیلے پس کہا میں نے تحقیق میں حائض ہوں یعنے کیونکر ہاتہہ مسجد میں بڑہاؤں پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہیں ہی ہاتہہ تیرے میں روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد کے کہڑی رہ کر مسجد میں سے کوئی چیز اوٹہالے تو جائز ہی ۞ ع ۞ **وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی میمونہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے چادر میں ہوتا بعض اوسکا مجپر اور بعض اوسکا حضرت پر اور میں ہوتی حائض روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضاء حائض کے پاک ہیں سوا فرج کے ورنہ نماز اوس کپڑے میں کہ بعض اوسکا نجاست پر پڑا ہو اور بعض اوسکا نمازی پر یہہ نہیں جائز ہو تی اور کہا سید جمال الدین نے کہ لکہا ہی صاحب تخریج نے کہ یہہ حدیث نہیں پائی میں نے صحیحین میں ساتہہ ان الفاظ کے لیکن اونہیں مضمون مانند مضمون اسکے ہی اور ابوداود میں ہی کہ واللہ اعلم ۞ ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ**

عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ صحبت کرے عورۃ حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا
ساتھ اوس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ دارمی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے
یون ہی کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس پس سچا جانے اوسکو اوسچیز مین کہ کہتا ہی پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہین
جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے اور اونے نقل کیا ابی ہریرہ سے **ف** یعنے جو کوئی حلال جانکر
کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورۃ سے بدفعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے وہ کافر ہوتا ہی اور اگر حلال نجانے
پہلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نجانے تو فاسق ہوتا ہی اس صورت مین معنے کفر کے یہہ لینگے کہ اوسنے کفران
نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہی کہ خبرین بتاوے زمانہ ایندہ کی اور یہی حکم ہی نجومی وغیرہ سے پوچھنے کا
اور پیچھے سے بدفعلی کرنے مین جو قید عورۃ کی لگائی اسمین دلالت ہی اسپر کہ مرد سے اغلام کرنا اس سے بہی زیادہ
برا ہی ۱۲ع ❊ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَأَتِیْ
وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ مَافَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِیْنٌ
وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهُ لَیْسَ بِقَوِیٍّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا مینے ای رسول خدا کے
کیا حلال ہی واسطے میرے عورۃ میری سے اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز کہ ہو اوپر تہہ بند کے اور بچنا اس سے افضل ہی
روایت کی یہہ رزین نے اور کہا محی السنہ نے کہ اسناد اسکی نہین قوی **ف** حلال ہی وہ چیز کہ ہو اوپر
تہہ بند کے یعنے تہہ بند کے اوپر اوپر ہاتہہ لگانا حلال ہی اور بچنا تہہ بند کے اوپر سے بہی افضل ہی اس لئے کہ مبادا وطی
کر بیٹہے اور حضرت سے جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہ کے تہہ بند کے اوپر اوپر ہاتہہ وغیرہ لگاتے تہے تو باعث
یہہ تہا کہ حضرت قادر تہے اپنے نفس پر اور دوسرا نہین ہو سکتا یہہ حدیث بہی موید ہی مذہب حنفی کی ۱۲ع ❊
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ
بِاَهْلِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ فَلْیَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص صحبت کرے ساتہہ عورۃ اپنی کے حالت حیض مین پس چاہئے کہ صدقہ دے آدہا دینار روایت
کی یہہ ترمذی ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** دینار ساڑہے چار ماشہ سونے کا

ہوتا ہی اگر سونا سولان روپے تولہ ہو تو ایک دینار چہ روپیہ کا ہوا اور ادہا دینار تین روپے کا کہا ہو خطابی نے کہ اکثر
علما کہتے ہیں کہ کفارہ اوسکا استغفار ہی اور یہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی ہی لیکن مستحب ہی نزدیک
شافعی کے یہہ کہ بہتر دے ایک دینار اگر صحبت کی ہی آمد خون میں اور نصف دینار دے حالت انقطاع خون
کے بیچ میں اسیطرح ابن ہمام حنفی نے بہی کہا ہی کہ جو کوئی اپنی بیوی سے حلال جانکر اسحالت میں وطی کرے تو کافر ہوتا ہے
اور حرام جانکر کریتو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہی اوسپر توبہ اور بعد دے ایک دینار یا آدہا دینار از روی استحباب کے
اور محدثین نے کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی یا موقوف ہی ابن عباس پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل
حضرت تک ۱۲ع ۞ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ
دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی
اونہی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہو خون حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون
زرد پس آدہا دینار روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** جو علما کہتے ہیں کہ بسبب صحبت کرنیکے ابتدا خون میں
ایک دینار اور انقطاع میں نصف دینار دینا مستحب ہی وہ اسی سے نکالتے ہیں کیونکہ ابتدا میں خون سرخ ہوتا ہی
اور اخر کو زرد ہو جاتا ہی ۱۲ح ۞ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا
رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی زید بن اسلم سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچہا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا چیز حلال ہی میرے لئے عورت میری سے اسحالت میں کہ وہ ہو حائض پس فرمایا واسطے
اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط کر تو اوسپر تہبند اوسکا پہر کام تیرا اوپر اوسکے ہی یعنی تجکو
ناف کے اوپر سے فائدہ اوٹہانا مباح ہی اور نیچے حرام روایت کیا یہہ مالک اور دارمی نے بطریق ارسال کے
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ
نَقْرَبْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهُرَ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہی میں جسوقت کہ حائض ہوتی اوترتی بچہونے سے بوریے پر
پس نزدیک نہوتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ اور نہ نزدیک ہوتیں عائشہ حضرت کے یہانتک کہ پاک ہو یہہ ابو داود نے روایت کی

ف یہہ حدیث مخالف ہی اور کئی حدیثون کے جو کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیون کے ساتہہ حالت حیض مین ہمنشینی وغیرہ رکہتے تہے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ اون حدیثون کے یا اس حدیث مین نزدیک ہونے سے مراد ہی جماع کرنا یعنی اس حالت مین جماع نکرتے تہے جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی ولا تقربوهن حتى يطهرن یعنی صحبت نکرو عورتون سے یہان تک کہ پاک ہووین اور اس حدیث مین لفظ فلم یقرب کا ساتہہ زبر حرف ر کے اور پیش حرف ب کے اور لم تدن اور حتی تطہر دونون ساتہہ حرف تا کے ہین اکثر صحیح نسخون مشکوة کیمین تو یونہی ہین اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کے لکہا ہی کہ صحیح یون ہی کہ فلم نقرب ساتہہ زبر نون اور حرف ر کے اور رسول اللہ کے لام کو زبر ہی اور لم ندن ساتہہ زبر پہلے نون کے اور پیش دوسرے کے اور لفظ نطہر نون سے اور میرک نے لکہا ہی کہ اسیطرح ہی اصل ابوداود مین ہی ع ٭

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کے ف مستحاضہ اوس عورة کو کہتے ہین کہ جسکے رحم مین سے خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض اور نفاس کے رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اوسکا عاذل ہی اوسمین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اوسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ہی ع ٭

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین ایک عورة ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چہوڑ دون نماز فرمایا نہین سوا اسکے نہین کہ یہہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجہکو پس چہوڑ دے نماز اور جسوقت جاتا رہے وہ پس دہو اپنے بدن سے یعنی خون کو اور پہر نہا پہر نماز پڑہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہہ ہی کہ اگر ایک عورة معتادہ ہی یعنی اوسکو عادة تہی کہ مثلا چہہ روز یا پانچ روز حیض آتا تہا اب مستحاضہ ہوئی تو ان دنون عادة کیکو اسمین ایام حیض کے شمار کرے اور اون دنونمین نماز وغیرہ چہوڑ دیوے اور جب وہ دن تمام ہووین تو خون دہوکر نہا دیوے اور نماز وغیرہ شروع کرے اور اگر عورة مبتدیہ تہی یعنی پہلا ہی حیض آیا تہا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اسمین اکثر دن

حیض کے کہ دس دن ہین اونکو ایام حیض کے ہر اوسیے اور اونکے نزدیک عمل تمیز پر کرے یعنے اگر خون سیاہ غلیظ ہے حیض کا ہے

اور اگر ایسا نہین ہے تو استحاضہ کا ہے جیسا کہ حدیث اینده مین مذکور ہے اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ حدیث عروہ کی یعنے جو

آگے آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو ان مین سے ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا گیا ہی رنگ خون کا

مگر حدیث عروہ کی مین سو حال اوسکا یہہ ہی جو مذکور ہوا اور یہہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند ہمارا یہی ہی صحیح

پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عورة معتادہ تہی اور کہا ہی شافعی نے کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کیلیے اپنی شرمگاہ دہو لیا

کرے اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ جب وقت آوے جبہی دہووے پہر نہ دہووے اور لنگوٹ باندہے اور وضو کرے جلدی جلد

پہر خون جو جاری رہے اوسمین معذور ہی جو چاہیے پڑہے آخر وقت تک ۱۲ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَنَّھَا کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ دَمُ الْحَیْضِ فَاِنَّہٗ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا کَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا کَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ فَاِنَّمَا ھُوَ عِرْقٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

روایت ہی عروة ابن زبیر سے اونہون نے نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کیسے یہہ کہ وہ تہی استحاضہ کی جاتی

پس کہا واسطے اوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہے

پس جبوقت کہ ہو یہہ پس بندرہ نماز سے پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنے سوا سیاہ کے اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور

نماز پڑہ پس سوا اسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یہہ حکم خون کے باعتبار

اکثر کے فرمائے ہین کیونکہ کبہی خون حیض کا سرخ وغیرہ بہی ہوتا ہی اور ہمارے نزدیک برتقدیر صحت اس حدیث کے

یہہ محمول ہے اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادة کے یعنے جس عورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کے سیمین تو دہ

حیض کی اسکے حق مین عادة اوسکی ہی موافق عادة کے دن حیض کے تمام ہوے اور وہ نہین دنو مین رنگ خون کا سیاہی

کیطرف سرخی وغیرہ کے مائل ہوا بعد اسکے یہہ خون حیض مین نہین محسوب ہونیکا بسبب اتفاق تمیز کے خون کی موافق عادة

اوسکیکے تمیز ۱۲ع ومولانا

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً کَانَتْ تُھَرَاقُ الدَّمَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَھَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُھُنَّ مِنَ الشَّھْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَھَا الَّذِیْ اَصَابَھَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّھْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ

وَالِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ
وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تحقیق ایک عورت ڈالتی تہی خون زمانے حضرت رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیمین یعنے اوسکو خون استحاضہ کا آتا تہا اور تہی وہ زیادہ پس پوچہا فتوی واسطے اوس عورت کے
ام سلمہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا چاہئے کہ دیکہے گنتی راتون اور دنوں کی کہ ہوتی تہی حائض ان دنون مین
مہینے سے پہلے اس سے کہ پہنچی اوسکو بیماری خون کی کہ پہنچی اوسکو پس چاہئے کہ چہوڑ دیوے نماز موافق اون دنوں کے مہینے مین
پس جسوقت کہ گذر جاوینگے یعنے وہ دن جب ہو چکین پس چاہئے کہ نہا ڈالے پہر چاہئے کہ باندہے لنگوٹ ساتہہ کپڑے کے
پہر نماز پڑہے روایت کی یہہ مالک نے ابوداود و دارمی نے اور روایت کی نسائی نے معنے اسکے ف مستحاضہ عورت کو
چاہئے کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سے روکے بعد اسکے اگر خون اویگا تو نماز صحیح ہوجاویگی حاجت پہیرنے کی نہین اور
یہی حکم سلس البول کا ہے ع ٭ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ
مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي
الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّأُ
عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عدی بن ثابت سے
اون نے نقل کی اپنے باپ سے اون نے عدی کے دادا سے کہا یحیی بن معین نے دادا عدی کا نام اوسکا دینار ہے اون نے
روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہون نے فرمایا مستحاضہ کے حق مین کہ چہوڑ دیوے نماز ان دنوں حیض اپنے مین کہ ہوتی تہی
حائض اونمین پہر نہاوے یعنے ایکبار اور وضو کرے نزدیک ہر نماز کے اور روزے رکہے اور نماز پڑہے روایت کی یہہ ترمذی نے
اور ابوداود نے ف یہہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت مین آیا ہے تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ یعنے وضو کرے
ہر نماز کے وقت ع ٭ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً
شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ
بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً
شَدِيْدَةً فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ
فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَآمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيُّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّيْ ثَلٰثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سے کہا تہی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچہون اونسے اور خبردون مین اونکو پس پایا مینے اونکو بیچ گہر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تہی پس کہا مینے ای رسول خدا کے تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجکو اوسمین تحقیق باز رکہا ہی مجکو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہون مین واسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنے خون نکلنے کی جگہہ روئی رکہہ دے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اوسنے وہ زیادہ ہی اس سے یعنے روئی سے نہین رک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندہ یعنے لنگوٹ کرلے روئی رکہہ کر کہا اوسنے وہ زیادہ ہی اس سے فرمایا حضرت نے پس رکہہ تو کپڑا یعنے نیچے اوس لنگوٹ کے کہا اوسنے وہ زیادہ ہی اس سے سوا اسکے نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجکو ساتہہ دو حکمون کے ایک جونسا اونمین سے کرے تو کفایت کرے تجکو دوسرے سے اور اگر قوۃ رکہتی ہی دونون پس تو دانا تر ہی حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطے اوسکے کہ نہین ہی یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان کے پس حیض ٹہرا تو چہہ دن یا سات دن بیچ علم خدا کے پہر نہا ڈال یعنے بعد گزرنے مدۃ مذکورہ کے یہان تک کہ جب تو دیکہے تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑہ تئیس دن رات یعنے جس صورت مین کہ ایام حیض کے سات ٹہرائے یا چوبیس دن رات یعنے جس صورت مین کہ حیض کے چہہ دن ٹہرائے اور روزے رکہہ یعنے رمضان وغیرہ کے مہینے

ہر مہینے میں آٹھویں پس تحقیق یہہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسیطرح حیض کرتی جا ہر مہینے میں جیسیکہ حائض ہوتی ہیں عورتیں اور جیسیکہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے اور اگر قدرت رکھتی ہی اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کے ظہر اور عصر ہی اور تاخیر کرے تو مغرب کو اور جلدی کریتو عشا کو پھر نہاویتو اور جمع کریتو درمیان دونو نمازون کے پس کرتو اور نہا ساتھ فجر کے یعنی فجر کی نماز کے لئے پس کرتو اور روزے رکھہ یعنی اون دنو نمین کہ نماز پڑھتی ہی خواہ روزے فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکھتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہہ بہت پسندیدہ ہی دونو حکمو نمین طرف میرے روایت کی یہہ احمد و ابوداود اور ترمذی نے **ف** لاتون شیطان کیسے یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہی اسمین از بسکہ شیطان کے لئے راہ بہکانے اور خراب کرنے عبادت کی بہت کہلی ہی اس لئے اسکو اسکی طرف نسبت کیا کہ لات اوسکی ہی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ کی بیان فرما کر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اون مین کا یہہ ہی فتحیضی یعنی حیض ٹہرا مراد یہہ ہی کہ احکام حیض کے اپنے پر جاری کر چھہ دن یا سات دن موافق عادۃ کے ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورۃ معتادہ تہی عادت اپنے حیض کی بہول گئی تہی کہ چھہ دن تہے یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اوسکو اٹکل کر اور سوچ کر یقین پر بنا کر ان دونو عددو نمین سے فی علم اللہ یعنی یہہ اٹکل کر اور سمجھہ مین کہ جانا اللہ تعالی نے امر تیرے سے اور اگر او شک کے لئے ہووے تو یہہ قول راوی کا ہو یعنی واللہ اعلم کہ پیغمبر خدا نے ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسیطرح کر ہر مہینے سے یعنی ہر مہینے مین چھہ دن یا سات دن حیض کے ٹہرا باقی طہر اور جیسیکہ حائض ہوتی ہین عورتین یعنی جیسیکہ حیض کے دن ٹہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیرے عادۃ کے دن بہول گئی ہین اسیطرح تو ٹہرا اور وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے یعنی اگر وقت حیض اونکا اول مہینے میں ہی پس تو بہی اول مہینے کو وقت حیض کا ٹہرا اور اگر درمیان مہینے مین اونکا وقت ہووے تو تو بہی ٹہرا اور اگر آخر مہینے مین ہووے آخر مین ٹہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہہ ہوا کہ چھہ یا سات دن کے بعد نہا ڈالا کر اور پہر ہر نماز کے لئے غسل کیا کر اب اگے جملہ ان قویت آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کی وقت سے کہ کہی دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہہ کہ بعد گذرنے وقت کے پڑہے یعنی ظہر کو عصر کے وقت مین پڑہے اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی بموجب مذہب شافعی کے اور دوسرا احتمال یہہ ہی کہ ظہر کو اخیر وقت مین پڑہے اور عصر کو اول وقت مین اور اسیطرح مغرب کو اخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جیسا کہ مذہب حنفی کا ہی

تاویل کرتے جمع کرنے نہانے کی کیونکہ اسکو جمع صوری کہتے ہیں چنانچہ حدیث آئندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہے پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کیلئے اور ایک مغرب اور عشا کے لئے اور ایک غسل فجر کیلئے اور پہلا حکم یعنے ہر نماز کیلئے غسل کرنا صریح نہیں مذکور ہوا لیکن بیچ جملہ ان قویت علی ان تؤخرین آخر تک میں اشارہ ہے طرف اسکے کیونکہ اس عبارت سے معلوم ہوتا اوسکا غسل ہر نماز کیلئے سمجھا جاتا ہے یہہ مذہب امیر المومنین علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہے اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہے درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک غسل کے اور یہہ مشابہ تر ہے ساتھ اس حدیث کے کہ اسمیں آسانی ہے نسبت اوسکے کہ ہر نماز کے لئے نہاوے چنانچہ اسیکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہے کہ ہذا اعجب الامرین الی یعنے غسل کرنا دو نمازوں کیلئے بہت خوش آیندہ ہے نزدیک میرے دوسرے امر سے کہ وہ نہانا ہے ہر نماز کیلئے عادت شریف یہہ تھی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تھا اوسکو پسند فرماتے تھے اسلیئے اسکو پسند فرمایا اور ہمارے نزدیک منسوخ ہے یا حکم کرنا ساتھ غسل کے دونوں صورتوں میں محمول ہے اوپر معالجے کے واسطے دور کرنے قوت خون کے اور کثرت اوسکی کے ﴿ ح ﴾

الفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہے ابتدا اتنی اتنی مدت سے پس نہیں نماز پڑھتی یعنے اس گمان پر کہ حکم اسکا بھی حیض کا سا ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تحقیق یہہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف سے ہے چاہیئے کہ بیٹھے لگن میں پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان اسکے یعنے جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کرے عصر اور عشا کیلئے روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا کہ روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جبکہ دشوار ہوا اوسپر نہانا یعنے ہر نماز کیلئے حکم فرمایا اوسکو جمع کرنیکا درمیان دو نمازوں کے یعنے ساتھ ایک غسل کے **ف** جب وقت ظہر کا آخر کو پہنچتا ہے تو آفتاب پر قدرے زردی آجاتی ہے بلکہ بعد زوال سے تغیر ہونا شروع ہوتا ہے پس لگن دیکھنے کے لئے اسواسطے فرمایا کہ پانی پر وہ

وہ زردی معلوم ہو جاتی ہی اور وہ زردی پہنچ جاتی ہی یعنی ہو لیتی ہی قریب مغرب کے اوس وقت نماز پڑھی مکروہ ہی اور یہہ زردی غیر اوس زردی کے ہی کہ بعد عصر کے ہوتی ہی اور وقت کراہیت نماز کا ہوتا ہی ۱۲ع

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

کتاب ہی بیچ بیان نماز کے **ف** عوارف میں آیا ہی کہ صلوۃ مشتق ہی صلی سے یعنے اسکے معنی ہین کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسی لئے کہا کہ آدمی مین سبب نفس امارہ کے ٹیڑہا پن ہی اور نمازی کو ہیبۃ اور عظمۃ ربانیہ کی گرمی پہنچتی ہی اور اسکے ٹیڑہے پن کو دفع کر دیتی ہی پس یہہ مانند سینکنے والے آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتھ حرارۃ نماز کے اور اوس سے ٹیڑہا پن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا وہ بھی آگ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے نعوذ بک من النار ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوٰاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتے ہین گناہون کو جو کہ درمیان انکے ہوئے ہین جبکہ گناہ کبیرہ نکئے ہون روایت کی یہہ مسلم نے

ف یعنے سب گناہ درمیان کے بخشے جاتے ہین مگر کبیرہ نہین بخشے جاتے بدون توبہ یا فضل الہی کے اور اگر کوئی کہے کہ جب صغائر کو ہر روز کی نمازون نے مٹا دیا تو جمعہ وغیرہ کسکو مٹاویگا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ ہر ایک صلاحیت مٹانیکی رکہتے ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتے ہین تو اونکو یہہ مٹا دیتے ہین ڈالکی جاتی ہین واسطے اوسکے سبب انکے نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین درجے اوسکے یہہ ملا علی قاری نے لکہا ہی اور حضرت شیخ رح نے یہہ جواب لکہا ہی کہ یہہ کفارہ کرنیوالے ہین اور صلاحیت اوسکی رکہتے ہین اگر ایک نہو دوسرا ہوتا ہی مثلا اگر ایک نے تقصیر نمازین کی اور وہ لایق کفارے نہوئی جمعہ اونکو مٹاتا ہی اور اگر جمعہ بہی یا دونون تقصیر کی رمضان اونکو مٹاتا ہی اور اگر جمع ہو وین یہہ سب لائق کفارے کے ہون تو سب ملکر خوب مٹا دینگے اور باعث زیادتی تکفیر کے ہونگے مانند کئی چراغون کے کہ کافی ایک ہی ہی لیکن کئی ہونے مین روشنی اور زیادہ ہوتی ہی ۱۲

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھکو

اگر ہووے نہر باہر دروازے ایک تمہارے کے یعنے مثلاً کہ نہاتا ہی اوسمین ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہی میل اوسکے سے کچھ کہا
صحابہ نے نہین باقی رہتا اوسکے میل سے کچھ فرمایا پس یہہ مثال ہی پانچون نمازون کی معاف کرتا ہی اللہ سبب انکے گناہ یعنے صغیرہ روایت کی
یہہ بخاری مسلم نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ
الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ وَفِي
رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورة کا بوسہ
پہر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر کی اونکو پس حضرت نے کچھہ جواب نہ دیا منتظر حکم الہی کے رہے بعد ازان
اوس شخص نے نماز پڑہی پس بہیجی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور قائم رکہہ نماز کو بیچ دونو طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے
تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنے گناہ صغیرہ پس کہا اوسنے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ہی یہہ بات خاص فرمایا واسطے
تمام امت میری کے سب کے اور ایک روایت مین جواب یون ہے کہ یہہ بات واسطے اوس شخص کے ہے کہ عمل کیا ساتھہ اس آیة کے
امت میری سے یعنے جو بعد برائی کے بہلائی کریگا یہی بات اوسکے لئے حاصل ہوگی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** نام اوس
شخص بوسہ لینے والے کا ابو الیسر تہا ترمذی نے اوس سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورة کہجورین
مول لینے کو پس کہا مینے اوسکو کہ میرے گہر مین کہجورین اس سے زیادہ اچہی ہین پس وہ میرے ساتہہ گہر مین آئی پس
بوسہ لیا مینے اوسکو پس کہا اوسنے ڈر اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسکا بیان مذکور ہے اور
دونو طرفون دن سے مراد ہے اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہے اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکہہ
نماز چند ساعات رات مین یعنے نماز مغرب اور عشا کی پڑہ ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ
فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ
الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ
مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق پہنچا ہون مین حد کو پس قائم کرو اوسکو
مجہہ پر کہا راوی نے اور نہ پوچہا حضرت نے اوس سے حال حد کے اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑہی اوسنے

اوسنے ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کہڑا ہوا وہ شخص پس کہا اوسنے یا رسول اللہ
تحقیق پہنچا ہون مین حد کو یعنے ایک کام لایق حد کے کیا ہے مینے پس قایم کرو مجپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑہی تو نے ساتہ ہمارے
کہا اوسنے کہ ہان پڑہی ہے فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشے واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہہ
بخاری مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ لفظ اصبت حدًا سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے
کہ اوسپر حد شرع وارد ہوتی ہوا اور حضرت نے اوسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ ہی
نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ اوس شخص نے اپنے گمان کے بموجب کہا تہا کہ مین حد کو پہنچا ہون اور واقع مین
وہ ایسا نہ تہا یعنے حد کو نہین پہنچا تہا بسبب صغیرہ گناہ کرنیکے یا حد سے مراد اوسنے تعزیر رکہی اور حضرت نے جو اوسکے حال
گناہ کا نہ پوچہا اور حکم بخشش کا فرما دیا سبب یہہ تہا کہ حضرت کو حال اوسکے گناہ کا اور بخشش اوسکی کا وحی سے
معلوم ہو گیا تہا ٭ع ح٭ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ
قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نسا کام ہی بہت اچہا
نزدیک اللہ تعالی کے فرمایا نماز پڑہنی وقت مستحب اوسکے مین یعنے مکروہ مین نہین کہا مینے پہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنی ماباپ سے کہا مینے
پہر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجہسے حضرت نے یہہ حدیثین اور اگر
مین زیادہ پوچہتا البتہ زیادہ بتلاتے مجکو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل
اعمال کے مختلف آئی ہین یہان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کے
کہانا کہلانا اور جاری کرنا سلام کا اور نماز پڑہنی رات مین جسوقت کہ لوگ سوتے ہووین اور بعضی مین آیا ہی
کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ ہاتہ اور زبان تیری سے سلامت رہین اور کسی مین آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی
اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہے پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق غرض اور رغبت اوس پوچہنے والے کے یا جواب
دیا ہی موافق اوس چیز کے کہ پہنچتا حال اوسکا اور لایق اوسکے حال کے تہا یا ایسا ہے
ایسا ہی جیسے کہتے ہین یہہ چیز بہترین چیزون کی ہی اور اسسے دل مین ارادہ اوسکی بہتری کا

سب چیزون پر ہروقت مین نہین رکہتے بلکہ ارادہ یہہ رکہتے ہین کہ یہہ بہترین چیزون کی ہی ایک وقت مین نہ اور وقتون مین یا مثلاً جہان
سکوت مناسب ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ سکوت کے برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کے افضل فرمایا ہی
مثلاً جہاد کو ابتدائے اسلام مین فاضلترین اعمال کا فرمایا کہ اوسوقت کے لوگون کے حال کے مناسب یہی افضل تہا یا ایک قوم کو محتاج
دیکہا اونکیلیے صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب باریتعالی کے افضل فرمایا پس
وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتہہ وجہ اور حیثیت کے اپنی جاکے فاضلتر ہی دوسرے سے ۞ ع ح ۞ وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندگی کے اور درمیان کفر کے چہوڑ
دینا نماز کا ہی روایت کی اسکو مسلم نے **ف** متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارۃ کی یون ہی کہ ترک
الصلوۃ وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنے نماز درمیان بندگی کے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہی کہ بندہ اوسکے
سبب سے کفر تلک نہین پہنچ سکتا جب نماز چہوڑ دی تو گویا دیوار درمیان مین سے اوٹہ گئی اور یہہ ترک نماز وصلہ ہوئی
یعنے سبب ملجائی کی ہوئی کہ اسکے سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتا ہے یہہ تغلیظا اور تشدیدا ہی اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہی
اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہی کہ کافر ہوجاوے اور نزدیک اصحاب ظواہر کے تارک صلوۃ کا فر ہوجاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی
وغیرہما کے واجب ہی قتل تارک صلوۃ کا اگرچہ کافر نہووے اور نزدیک ابوحنیفہ کے اوسکا مارنا اور قید کرنا واجب ہی جبتلک کہ نماز
نہ پڑہے ۞ ع ح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰہُ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ
وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ کَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰہِ عَهْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ
لَهٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰہِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰی مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالے نے جسنے اچہا کیا وضو اون نمازون کا یعنے ساتہہ
رعایت فرائض اور سنتون کے کیا اور پڑہا اونکو وقت پر اور پورا کیا رکوع اونکا اور خشوع اونکا یعنے حضور قلب کے
واسطے اوسکے اللہ پر عہد ہے یعنے وعدہ ہی کہ بخشدے واسطے اوسکے یعنے گناہ صغایر اوسکے اور جو کوئی نکرے یعنے نماز
اوسطرح مذکور کے نہ پڑہے یا مطلق نہ پڑہے پس نہین واسطے اوسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اوسکے اگر چاہے

عذاب کرے اوسکو روایت کی یہ احمد و ابو داود نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اسکے **ف**
اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کیلئے واجب نہین ہی عذاب دینا اور
ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنے کا مذہب سنت جماعت کا یہی ہی ٭ح٭ **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ**
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزے رکہو
مہینے اپنے کے یعنی رمضان کے اور ادا کرو زکوۃ مال اپنے کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنے کی یعنی
اگر خلاف شرع حکم نکرے جاوگے بہشت رب اپنے کی مین یعنی درجات اوسکے ملین گے روایت کی یہ
احمد و ترمذی نے **ف** مراد صاحب حکم سے بادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علماء یا عام ہین کہ جو
کارساز تمہارے کسی کام کے ہون ٭ع٭ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونے نقل کی اپنے باپ سے اونے
اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتہہ نماز کے جبکہ ہون سات برس کے
اور مارو لڑکوں کو نماز چھوڑنے پر جبکہ ہون دس برس کے اور جدا کرو اونکو بیچ خوابگاہون کے روایت کی یہ ابوداود نے
اور اسیطرح روایت کی اسکو شرح السنہ مین عمرو سے اور مصابیح مین سبرۃ بن معبد سے **ف** لڑکون کو
سات برس کی عمر سے حکم کرنا شروع کرے تا عادت نماز کی پڑے اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ
ہونیکے پہنچے ہین پس تاکیدا مارنا چاہئے اور حکم نماز کا ہی کرے عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز سے کہ
شرائط وغیرہ اوسکے وہ بہی سکہلادے اور جدا کرو خوابگاہون مین یعنی مثلا بہن بہائی ایک بستر مین نہ سوویں
اسیطرح اور ما تے دادا یا اجنبی مرد عورۃ اکہٹی ایسے مین سوویں ٭ع٭ **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ** اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد درمیان ہمارے [illegible]

درمیان منافقون کے نماز پس جسنے چھوڑدی وہ پس تحقیق کافر ہوا روایت کی اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف یعنے ہمنے جو منافقون کو امن دے رکھا ہے کہ قتل نہین کرتے اور احکام اسلام کے انپر جاری کرتے ہین سبب اسکا
یہہ ہے کہ یہہ مشابہت رکھتے ہین ساتھ مسلمانون کے سبب نماز پڑہنے کے اور جماعت مین حاضر ہونیکے اور تابعداری
کرنیکے اور احکام ظاہر مین پس جسنے نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سبب عبادتون کی ہے پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنے
فقد کفر کے یہہ ہین کہ اوسنے کفر کو ظاہر کردیا ۰ع۰

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد الله بن مسعود قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انّي عالجت امرأة في اقصى المدينة واني اصبت منها ما دون ان امسّها فانا هذا فاقض فيّ ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت على نفسك قال ولم يردّ النبي صلى الله عليه وسلم عليه شيئا وقام الرجل فانطلق فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلى عليه هذه الاية واقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذالك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يا نبي الله هذا له خاصة فقال بل للناس كافة رواه مسلم

روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اوسنے ای رسول خدا کے تحقیق مینے گلے لگایا ایک عورۃ کو بیچ کنارے مدینہ کے اور تحقیق مین پہنچا ہون اوس سے اوسکو کہ کم ہو صحبت سے یعنے صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوا اسکے بوسہ کنار سب ہوا پس حکم فرمایئے بیچ حق میرے جو مزاج مین آوے پس کہا واسطے اوسکے حضرت عمر نے تحقیق ڈھانکا تھا تجکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کے یعنے اچھا ہوتا کہا عبد اللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کچھ یعنے واسطے انتظار حکم الہی کے اور کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس پیچھے بھیجا اوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بلایا اوسکو اور پڑہی اوسپر یہہ آیتہ اور قائم رکہہ نماز بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعتون رات کے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان یہہ ہی نصیحت واسطے نصیحت ماننے والون کے پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یعنے حضرت عمر نے یا معاذ نے ای نبی اللہ کے یہہ ہی واسطے اسیکے خاص ہے یعنے یا سبہون کیلئے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگون کے روایت کی یہہ مسلم نے ف بیچ دونون طرفون دن کے یعنے نماز فجر کی اول طرف دن مین ہے اور ظہر اور عصر

آخر ہین اور چند ساعات ہین یعنے مغرب اور عشا لکہا ابن حجر نے کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسیطرح کی گذرتی ہی تو وہ شاید اور شخص کا ہی اور یہہ اور کا اور یہہ آیتہ ہی مکرر اسکے لئے اوتری ہو یا محققین نے لکہا ہی کہ تعدد قصے سے یہہ نہین لازم آتا کہ آیتہ ہی مکرر اوتری ہو اور نہ یہہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت نے وہی آیت کہ پہلے کے حق مین اوتری تہی واسطے سند کے اسکیلئے بہی پڑہ دی ہو ع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کے موسم مین اوسحالمین کہ پت جہڑ ہوتی تہی پس لین حضرت نے دو شاخین درختمین سے کہا راوی نے پس پتے اونمین جہڑنے لگے یعنے زیادہ گرنے لگے جیسےکہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانے سے بہت جہڑتے ہین پس فرمایا حضرت نے ای ابا ذر کہا مینے حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی نماز ارادہ کرتا ہی ساتہہ اوسکے خاص اللہ تعالی کا پس گرتے ہین اوس سے گناہ اوسکے جیسےکہ جہڑتے ہین پتے اس درخت سے روایت کی یہہ احمد نے ف ارادہ کرتا ہی خالصاً لوجہ اللہ تعالی یعنے اوسکے پڑہنے مین خیال کسیکے دکہانے سنانیکا غرض دینی یا دنیوی کا نہین رکہتا ہی بلکہ محض اوسکی طلب رضا اور فرمان برداری کا لحاظ ہی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑہین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اونمین یعنے غافل نہوا بلکہ حضور دل سے پڑہین بخشیگا اللہ واسطے اوسکے وہ چیز کہ پہلے کئے تہے گناہون سے روایت کی یہہ احمد نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

بیہقی نے شعب الایمان میں ۔ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ذکر کیا نماز کا ایکدن یعنے ارادہ کیا اوسکی فضیلت کے ذکر کرنیکا پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگا واسطے اوسکے سبب نورانیت کی یعنے نور ایمان زیادہ ہوتا ہی اور دلیل یعنے دلیل واضح ہوتی ہی اوپر کمال ایمان ۔ سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اوسپر نہ ہوگا وہ واسطے اوسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کی احمد نے اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف محافظت نماز کی یہہ ہی کہ ہمیشہ پڑھے اوسکو کبہی نہ چھوڑے اور فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکے ادا کرے جب نماز اسطرح پڑہتا ہی تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہی اور ثواب مذکور پاتا ہی اور اسکے ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہی خیال تو کرو ای بہائیون کسقدر تاکید ہی محافظت نماز کی اسمین قصور کبہی نکیا کرو اور دیکہا چاہیے کہ جب اوسکے محافظت نکرنے پر وعید فرمایا ایسے کافرون کے ساتھ عذاب کیے جانیکا تو جو کوئی اسکو بالکل چھوڑ دیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کافر تو مشہور ہین اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکو حضرت نے جنگ احد مین دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیاء امت سے کہلاتا ہی اور اس حدیث مین کنایہ ہی اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہی ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہداء اور صالحین کے ہوگا

ع ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا تہے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکہتے تہے کسی چیز کو اعمال مین سے کہ چہوڑنا اوسکا کفر سوائے نماز کے روایت کی یہہ ترمذی نے ف اسمین جو حصر کیا کہ صحابہ سوا نماز کے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ جانتے تہے تو یہہ حصر اسپر دلالت کرتا ہی کہ چھوڑنا نماز کا اونکے نزدیک سب سے بڑے گناہون سے ہی اور سبب کفر کے ہی

ع ٭ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَہَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّہَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا

وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھ کر پس جسکوئی ترک کریگا اوسکو جان بوجھ کر پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہی ہر برائی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت نے ابو الدرداء کو افضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو بھی شرک نکر مگر حالت اکراہ یعنے جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل مین اوسکو برا جانتا ہووے تو جائز ہی اور بری ہوا ذمہ یعنے بری ہوا اوس سے عہد اسلام کا اور خارج دائرہ اسلام سے یہہ از راہ تغلیظ کے فرمایا یا یہہ مراد ہی کہ قتل اور تعزیر سے جو امن مین تہا وہ امن اوسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اس لئے ہی کہ جب عقل جاتی رہتی ہی ہر طرح کی برائیان سرزد ہوتی ہین اسی لئے اسکو ام الخبائث کہا ہی ع

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ باب بیچ بیان کرنے وقتون نماز کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل ہی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جو وقت ڈہلے دوپہر اور ہووے سایہ اوس شخص کا مانند طول اوسکے جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہووے سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا آدہی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونے فجر سے جبتک کہ نہ نکلے آفتاب پس جو وقت نکلے آفتاب پس بند رہ تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہی درمیان سینگون شیطان کے روایت کی یہہ مسلم نے

ف پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلئے کہ پہلے حضرت جبرئیل نے آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی نماز پڑہائی تہی اور پہلے وقت نماز کے اسی لئے اسکو نماز پیشین کہتے ہیں اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تہوڑا سا میل کرتا ہی بیچ آسمان کے جانب مغرب کی اور اسکو زوال کہتے ہین اور آخر وقت اوسکا یہ ہی کہ ہو سایہ ایک شخص کا بمقدار درازی قد اوسکے سوا سایہ اصلی کے کہ وہ مراد ہی

اچھا ہی ہے کہ وقت زوال کے ہوتا ہے جیسے اکثر شہروں میں کہ آفتاب سمت الراس کو نہیں پہنچتا وہاں ہر چیز کا ٹھیک
دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہی پس بعد اوس سایہ کے جب یہ برابر اوس چیز کے ہو جاوے
کر نہ اوسے وقت عصر کا یہہ تاکید ہی پہلے جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہنچا وقت ظہر کا تمام ہوا ورنہ
ہوا پس اسکا مطلب پہلے جملہ میں آچکا تھا اسکو تاکید کیلئے پھر فرمایا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کے
وقت مشترک نہیں ہی جیسا کہ امام مالک کہتے ہیں پس ابتدا وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جبتک کہ آفتاب زرد نہیں ہوتا
جبتلک وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہی چنانچہ اس حدیث میں اشارہ اوسیکی طرف ہی بعد اوسکے وقت جواز رہتا ہی
غروب آفتاب تلک اور مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضون کے نزدیک یہہ ہی کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوے کہ دیکھنے
اوسکے میں نظر خیرہ نہ ہووے اور بعضون کے نزدیک یہہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہی اوسمین تغیر آجاوے اور جاننا
چاہئے کہ مذہب تینوں اماموں کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوا انکے کا یہہ ہی کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل
تک ہی اور بعد اوسکے وقت عصر کا آتا ہی اور یہہ حدیث دلیل اونکی ہی اور ایک روایت امام اعظم رح سے بھی اسیطرح
آئی ہی بلکہ بعضون نے لکھا ہی کہ فتوی بھی اسپر ہی چنانچہ درمختار میں کئی کتابوں سے ترجیح اسی روایت کو دی ہی
اور مشہور روایت انکے مذہب کی یہہ ہی کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہی دلیلیں انکی ہدایہ وغیرہ میں
مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے پس علما نے لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ ظہر ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل
کے پڑھے تا بلا اختلاف درست ہوں اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے شروع ہوتا ہی اور
تمام ہوتا ہی وقت چھپنے شفق کے اور شفق نزدیک اکثر اماموں کے نام ہی سرخی کا کہ بعد چھپنے آفتاب کے ظاہر ہوتی ہی اور
سب اہل لغت بھی یہی کہتے ہیں اور نزدیک ابو حنیفہ اور ایک جماعت علما کے نام سفیدی کا ہی کہ بعد سرخی کے پیدا
ہوتی ہی اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی یہی ہی کہ نام سرخی کا ہی چنانچہ شرح وقایہ میں فتوی اسپر لکھا ہی لیکن
احتیاط یہہ چاہتی ہی کہ مغرب تو سرخی چھپنے کے اندر اندر پڑھ لے اور عشا بعد چھپنے سفیدی کے تا نماز بلا اختلاف
ادا ہو اور وقت عشا کا بعد چھپنے شفق کے شروع ہوتا ہی اور تہائی رات تک وقت مختار یعنی
بلا کراہت باقی رہتا ہی اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تلک ہی اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا
شروع ہوتا ہی اور طلوع آفتاب تک تمام ہوتا ہی اور ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی
اور بعضون نے لکھا ہی کہ وقت مختار اسفار تک ہی اور بعد اوسکے وقت جواز کا ہی ان اوقات مختار کا تمام ہوا

آگے جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہے درمیان دو شاخون شیطان کے یعنے دونو جانب سر اوسکے کے جسوقت آفتاب نکلتا ہے تو شیطان
قریب ہوتا ہے اوسکے یہ وقت طلوع اوسکے کا اور نزدیک کرتا ہے سر اپنا اوس سے اور ایسا ہی وقت غروب کے
تا کہ ہووے ایسا کہ آفتاب کو پوجتے ہیں اور واقع ہوتا ہے سجدہ کفار کا طرف اوسکے لیکن الٹا ہے ایسے خیالون اور
تابعدارون اوسکے کو یہ گمان ہے کہ یہ عبادت اوسکو کرتے ہیں اور اوسکی طرف سجدہ کرتے ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا اپنی امت کو اوسوقت کے نماز پڑہنے سے تا عبادت خدا پرستون کی بیچ غیر وقت شیطان کے پوجنے والون کے ہووے

ح ﷺ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اٰخَرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا کہ اول
اور آخر وقت نماز کا کیا ہے پس فرمایا واسطے اوسکے نماز پڑہ تو ساتہہ ہمارے ان دو دنون یعنے تا دکہا دون تجہے اوقات نماز
پس جسوقت ڈہلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنے اذان کا پس اذان دی پہر حکم کیا اوسکو یعنے تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی
پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب تہا بلند سفید صاف یعنے آلایش زردی سے پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز
جسوقت کہ غائب ہوا [illegible] یعنے تکبیر کہی پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی
شفق پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز فجر کی اوسوقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنے اسدن میں سب نمازین اول وقت پڑہ
دکہا دین کہ اول وقت یہ ہے پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو کہ ڈہیل کرے نماز ظہر کو یعنی ٹہنڈی کی ساتہہ اوسکے یعنی
ٹہنڈے وقت پڑہی اور نماز پڑہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اوس چیز سے کہ تہی اور نماز پڑہی مغرب کی
پہلے چہپنے شفق کے یعنے متصل چہپنے شفق سے اور نماز پڑہی عشا کی پیچہے جانے تہائی رات کے اور نماز پڑہی فجر کے وقت روشن ہونے

اور وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی پس خوب روشنی
ہو گئی پہر التفات کی طرف میرے پس کہا اے محمد یہہ وقت ہے نبیون کا پہلے تجہسے ہے اور وقت درمیان ان دو وقتون کے ہے
روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف اور تہا سایہ مانند تسمہ کے سایہ اصلی مختلف ہوتا ہے باعتبار اختلاف
مکانون کے اور اوقات کے اور بعضے شہرون مین بعض فصلون مین بالکل سایہ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین بہی
ایمون سرطان کو نہین ہوتا پس بیان فرماتے ہین کہ اون دنون مین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین بقدر چوڑان تسمہ جوتی کے
تہا ۱۲ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے دیر کی عصر کو کچہہ یعنے وقت مختار سے ایک ذرہ
دیر کر کر پڑہی پس کہا واسطے اوسکے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اوترے پس نماز پڑہی آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے یعنے امامت کی اونکی پس کہا واسطے عروہ کے عمر نے جان کیا کہتا ہے تو اے عروہ پس کہا عروہ نے سنا مینے بشیر بیٹے
ابی مسعود کے سے کہ کہتا تہا سنا مینے ابو مسعود سے کہ کہتے تہے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اوترے
جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑہی مینے ساتہہ اوسکے پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اوسکے پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اوسکے
پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اوسکے پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اوسکے حساب کرتے تہے حضرت ساتہہ اونگلیون اپنی کے
پانچون نمازون کا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف مطلب عروہ کا یہہ تہا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلاوین حدیث امامت
کرنے جبرئیل کی کہ پہلے دن اول وقت نمازین پڑہائین اور اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑہنی فضیلت رکہتی ہے
کیون تاخیر کر کر ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تہوڑی ہی تہی پس عمر بن عبد العزیز نے جو کہا جان کیا کہتا ہے مراد اونکی یہہ تہی کہ
حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک امر عظیم ہے اوسمین احتیاط چاہیے بلا سند نہ بیان کرنی چاہیے خبردار
تا اوسمین خطا نہ ہو اگرچہ عروہ جلیل الشان تہے اونسے ایسی بات نہی مناسب تہی لیکن عظمت شان روایت کی

بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلوٰةِ

باب بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کے ف یعنے نماز اصل یہہ ہی کہ جلدی کرے اوسمین بموجب قول اللہ تعالے کے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنے پس جلدی کرو بھلائیون مین مگر جہان کہ شارع نے تاخیر کو فرمایا ہی وہان تاخیر کرے اور امام شافعی کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہی مطلق اور امام اعظم رح کے نزدیک مستحب یہہ ہی کہ گرمی مین ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی مین سب دنون مین اور عشا کو دیر کر کر پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہان تک کہ آفتاب متغیر نہووے اور جلدی پڑھنے کی حد یہہ ہی کہ نصف اول وقت کہین پڑھے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلوٰةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا مین اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا اوسکو باپ میرے نے کسطرح تھے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پہر پہرتا یعنے بعد عصر کے ایک ہم مین سے طرف مکان اپنے کے بیچ کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنے صاف ہوتا متغیر نہو اور بہولا مین اوسچیز کو کہ کہا ابو برزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تھے حضرت کہ مستحب رکہتے تھے یہہ کہ دیر کر پڑھین نماز عشا وہ نماز کہ کہتے ہو اوسکو عتمہ اور تھے حضرت مکروہ رکہتے تھے سونے کو پہلے عشا سے اور بات کرنیکو پیچھے اوسکے اور تھے پڑھتے نماز صبح کو اوسوقت کہ پہچانتا تھا آدمی ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساٹھہ آیتون سے سو آیتون تک اور بیچ ایک روایت کے یہہ ہی کہ نہین پروا کرتے ساتھہ دیر کرنے عشا کے تہائی رات تک اور نہین دوست رکہتے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنی پیچھے عشا سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف ظہر کا وقت جو اسمین مذکور ہوا ظاہر یہہ ہی کہ اوسوقت جاڑے کے دنون مین

پڑھتے ہونگے کیونکہ گرمی مین بہشت سے وقت پہر نماز پڑہنی حضرت سے ثابت ہوئی ہی قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہی اعراب عشا کو عتمہ کہتے تہی آخر کو حضرت نے اس نام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سے تا بہ تہائی رات تک کی ہی اور مکروہ رکہتے تہے سونے کو پہلے عشا سے اور بات کرنیکو پیچھے اوسکے یعنے دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکہتے تہے اس لئے کہ ختم عمل عبادۃ اور ذکر اللہ پر ہووے کہ نیند بہن موت کی ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اکثر علما مکروہ کہتے ہین سونے کو پہلے عشا کے اور بعضون نے اجازت دی ہی اور تہے ابن عمر سوتے پہلے اوسکے اور بعضون نے اجازت دی ہی رمضان مین اور کہا نووی نے جب غالب ہووے نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا مکروہ نہین اور کلام کرنیکو بعد عشا کے ایک جماعت علما کی نے مکروہ رکہا ہی از انجملہ ایک سعید بن مسیب تہے کہ کہتے تہے سو رہنا میرا عشا سے یعنے بغیر عشا پڑہے محبوب زیادہ ہی طرف میرے لغو کلام کرنے سے بعد اوسکے اور اجازت دی ہی بعضون نے کلام کرنے کی علم مین اور بیچ اوس چیز کے کہ ضرور ہو حاجتون سے اور اجازت دی ہی کلام کرنیکی ساتہہ گہر والون کے اور مہمان کے یہہ ملا علی قاری رح نے لکہا ہی اور شیخ عبدالحق رح نے لکہا ہی کہ دو تو چیزون مین اجازت ہی سونا اگر ہووے ساتہہ قصد دفع کسل اور حاصل کرنے نشاط کے نماز مین جائز ہی خصوصاً رمضان مین اور کلام اگر ضروری ہی اور بمعنی نہووے وہ بہی جائز ہی وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے کہا پوچہا ہمنے جابر بن عبداللہ سے حال نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تہے نماز پڑہتے ظہر کی دوپہر ڈہلے اور پڑہتے عصر اوس حال مین کہ آفتاب ہوتا تہا یعنے روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جس وقت کم ہوتے یعنی بہت لوگ جلدی پڑہتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑہتے اور پڑہتے صبح اندہیرے مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف عشا کے حق مین جو کہا اوس سے معلوم ہوا کہ اگر سبب قصد کثرۃ جماعت کے نماز کو اول وقت سے تاخیر کرین جائز ہی بلکہ مستحب اور لکہا ہی علما نے کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے توابع نے جو التزام اول وقت کا نہین کیا ہی اسی سبب نہین کیا ہی نہ یہہ کہ اول وقت افضل نہین ہی اول وقت بذاتہ افضل ہی لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے تاخیر اولی ہوتی ہی اور صبح جو تاریکی مین پڑہتے تہے شاید سبب اوسکا یہہ معلوم

اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضایع کرنیوالا ہی کیونکہ یہہ اصل عبادتون کی ہی جب اسکا خیال لیا الحمد اسکیا
کیا کریگا اور ... فرمایا کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونیسے بعد زوال کے ایک گز یعنے بعد اوسکے متصل سایہ اوسکے
کہ اول وقت ظہر کا ہوگا اور یہہ بات باعتبار مکان خاص کے فرمائی کہ وہان سایہ اصلی اسیقدر ہوگا جبکہ اوپر معلوم
ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی سایہ اختلاف مکانون اور زمانے کے اور نہ سوئیو اکہین اوسکی یہہ بددعا ہی سبب
بے آرامی اور بیقراری کے اوسکے لئے کہ تغافل کرے نماز عشا سے اور سورہے بغیر پڑھے یہہ دعا تین بار کی
تاکید کے لئے کہا ہی ابن حجر نے فتح میں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونا پہلے نماز کے حرام ہی اور ہمارے نزدیک
یہہ محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونے وقت کے سووے اور گمان رکھتا ہی کہ تمام وقت نماز کہین سوتا ہی رہوںگا
تو نہین جائز ہی اوسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنے نفس پر کہ بغیر جگائے جاگ اوٹہونگا ایسے وقت کہ کامل نماز
پڑہونگا وقت مین تو جائز ہی اور اگر پہلے وقت کے سووے تو اوسمین اختلاف کیا ہی علمانے بعضے تو پہلی سی
تفصیل اسمین بہی بیان کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوسمین مطلق حرام نہین اسلئے کہ پہلے وقت کے
مکلف ساتہ نماز کے نہین اور تفصیل جو پہلی صورتمین بیان کی وہ موافق ہی قواعد ہمارے کے ۱۲ ع ح وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا تہا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گرمیونمین تین قدم سے پانچ قدم تک
اور جاڑے مین پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہہ ابوداود و نسائی نے ف زیادتی سیح سایہ جاڑے کے
اسلئے ہوتی کہ سایہ اصلی اوس فصل مین زیادہ ہوتا ہی اور گرمی مین کم خصوصا حرمین شریفین مین والا یہہ
دونو وقت برابر ہین اور ہر تقدیر یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر تاخیر کرنے ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد
ساتوین حصہ قد ہر شخص کیہے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکے کہ قد ہر آدمی کا مقدار سات قدم
ہو سکیگا ... ۱۲ ع ح یہہ جدول لکہی جاتی ہی کہ مناسب اس مقام کے ہی اسمین مقدار مہینے کے
سایہ اصلی کی اور اوقات کہیہ اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکہی ہی اول بعضی اصطلاحات اسکی معلوم
کیا چاہئے تا مطلب اسکا خوب سمجہا جاوے جاننا چاہئے کہ ایکقدم سات دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساٹہ
آن کا ہوتا ہی اور آن یہہ ہی کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گہڑی ساٹہ پل کی ہوتی ہی اور ایک

معلوم ہوتا ہی کہ واسطے حاضر ہونے جماعت کثیر کے تہا کہ صحابہ شب بیدار تہے رات کے سونے سے ملول ہوتے تہے پس صبح کو
سویرے ہی موجود ہوتے تہے اور اس حدیث سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی مین پڑھتے تہے اور اگر ہوتے
ہو تو روشنی کے وقت پڑھنے مین امر واقع ہوا ہی اور امر ہمارے نزدیک راجح تر ہوتا ہی فعل سے ھرح ۞ وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا
اِتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی انس سے کہا تہے ہم جسوقت نماز پڑھتے پیچھے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑون پر واسطے بچاؤ گرمی کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے
بخاری کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلی کو پہنے ہوئے کپڑے پر درست ہی اور شافعیہ تاویل کرتے ہین
کہ وہ کپڑہ پہنے ہوئے نہوتے تہے بلکہ گرمی کے لئے جدا کپڑا بچہا لیا کرتے تہے اونکے نزدیک جائز نہین ہی سجدہ کرنا
اس کپڑے پر کہ ہلے بسبب حرکت کرنے مصلی کے اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوٰۃ مین اس خیال سے لایا ہی
کہ اول وقت مین زمین زیادہ گرم ہوتی ہی پس گرمی مین بہی ظہر اول وقت پڑھتے تہے باوجودیکہ یہہ بات اس سے
نہین معلوم ہوتی کیونکہ بعضے وقت غیر اول وقت کے بہی زمین گرم ہوتی ہی بلکہ زیادہ تر ھرح ۞ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا
بِالصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ
جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ
نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ
مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ
فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو شدہ گرمی کی پس ٹہنڈے وقت پڑہو تم نماز کو اور ایک
روایت بخاری کے ابو سعید سے لفظ بالظہر کا بجای بالصلوٰۃ کے آیا ہی یعنے ٹہنڈے وقت پڑہو نماز ظہر کی اور اس
روایت مین یہہ بہی زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدۃ گرمی کی بہاپ ہی دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے
کے پس کہا اے رب میرے کہا یا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اوسکے ساتہ دو دم لینے کے ایک دم
جاڑے مین اور ایک دم گرمی مین شدت اوسکی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اوسکی کہ پاتے ہو سردی سے

اوہین دو دمون کے سبب سے ہی کہ گرمی اور جاڑے مین لیتی ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور صحیح ایک مین آیا
ہی کہ پس شدت اوسکی کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے پس سبب دم گرم دوزخ کیسے ہی اور شدت اوسکی کی
کہ پاتے ہو تم سردی سے سبب دم سرد اوسکیے ہی ف کہا بعض نے بعض کو یہہ کنایہ ہی اختلاط اور
ازدحام اجزا اوسیکو باہم ایک پر یہاتک کہ فنا کردے دوسریکو اور بیٹھے بجاے اوسکے پس حکم کیا ساتھ دو دم
لینے کے مراد ساتھ اسکے شعلہ مارنا اور باہر نکلنا اوسکا ہی دوزخ سے جیسے حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر
نکلتی ہی اور ایسے وقت مین نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہی اسلیے کہ اوسوقت خشوع نہین حاصل
ہوتا اور اسمین تین شبہ وارد ہوتے ہین اول تو یہہ کہ شکایت کی آگ نے اور اوس سے دم سرد نکلتا ہی اسکے
کیا معنے جواب یہہ کہ مراد آگ سے جگہ اوسکی ہی یعنے دوزخ اور اوسمین طبقہ زمہریر بھی ہی دوسرا یہہ کہ یقینا
معلوم ہوا ہے کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع اوسکیسے ہی پس اوسکو آثار دم لینے دوزخ کیسے کہا اسکی
کیا وجہہ جواب اسکا یہہ کہ سختی گرمی اور سردیکیکو فرمایا ہی آثار دم لینے دوزخ کیسے نہ اصل گرمی کو اور سردیکو
اگر کوئی فلسفی کہے کہ سختی گرمی اور سردی کی بھی بسبب قرب اور بعد آفتاب کے ہی جواب اوسکا یہہ کہ باوجود اوسکے
ہوسکتا ہی کہ دوزخ کے دم لینے سے سخت تر کیا ہو انکار اوسکا باوجود خبر مخبر صادق کے بعید ہی طریقہ اسلام سے تیسرا
یہہ کہ بموجب اس حدیث کے چاہیے کہ بیچ وقت سختی سردی کے نماز فجر کو بھی تاخیر کریں جواب اوسکا یہہ ہی
کہ سردی صبح کو آفتاب نکلنے تک رہتی ہی اگر جب تک تاخیر کریں تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ گرمی مین ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہی اور اسیطرح صحابہ سے بھی منقول ہی بیچ حدیث بخاری کے آیا ہی کہ صحابہ نماز
ٹھنڈے وقت پڑہتے تھے یہانتک کہ ٹیلون کے سایہ زمین پر پڑنے لگتے تھے اور ٹیلے پھیلے ہوئے ہوتے ہین
سایے اونکے دیر مین زمین پر پڑتے ہین بخلاف چیزون دراز کے مانند منارون وغیرہ کے کہ اونکے سایے جلدی معلوم
ہونے لگتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ صحابہ دیوارون کے سایے مین سے نماز کو جاتے تھے اور دیوارین اوسوقت بنا
شدت گرمی نہین اور بعضون نے آدھے وقت تلک تاخیر کو کہا ہی اور بعضے حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کے واسطے
ٹھنڈک اوسکیکے بہ نسبت گرمی وقت استوا کیطے جیسے بعضے شافعیہ کہتے ہین کیونکہ ہونا اوسکا سردتر بہ نسبت
استوا کے خلاف تجربہ کے ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ سخت گرمی اور شہرون مین بیچ وقت ہٹنے آفتاب کے ہی
ایک مثل پر پس ابراد جب ہوگا کہ اوس سے بھی تاخیر کرے حاصل یہہ کہ حدیثین بیچ باب ابراد کے بہت سی وارد ہوئی

وارد ہوئی ہیں اور وہ جو صحیح حدیث جناب کے آیا ہے کہ جب شکایت کی آنحضرت سے [illegible] ں قبول نکی غرض ہماری

وہ محمول ہے اسپر کہ اونہوں نے التماس تاخیر کی تمام وقت سے کی تہی واللہ اعلم [illegible]

رخصت ہی اور وہ ہی اونکے لئے ہی کہ بسبب طلب جماعت کے مسجدوں میں جاتے ہیں [illegible] سجدا [illegible] ادا کر

یا مسجد قوم کی میں پڑھے دوست رکہتا ہوں میں کہ تاخیر کرے اول وقت [illegible] ہر حدیث کہ یہ ہی اور

ترمذی ایک حدیث لایا ہے کہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت سفر میں ہی حکم [illegible] کے باوجودیکہ

سب ایک ہی جا جمع تہے اور کہا ترمذی نے کہ قول اوس شخص کا کہ گیا ہے طرف تاخیر ظہر کے بسبب شدت گرمی کے اولی

اور اشبہ ہے ساتہہ اتباع کے ہو ع ح ۞ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنے روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہنچتا اونکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ کے چار کوس پر تہے یا مانند اسکے یعنے قریب چار کوس کے روایت کی یہ بخاری نے مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہے وہ مکان ہیں مشہور باہر شہر مدینہ کے بلندی پر ع ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ یعنے نماز عصر کی کہ آخر وقت میں پڑہی جاتی ہے نماز منافق کی ہے بیٹہا رہتا ہے انتظار کرتا ہے آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہے زرد اور ہوتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے یعنے قریب غروب کے ہوتا ہے کہڑا ہوتا ہے یعنے نماز کے لئے پس ٹہونگیں مارتا ہے چار نہیں یاد کرتا اللہ کو اوسمیں مگر تہوڑا روایت کی یہہ مسلم نے ف ٹہونگیں مارتا ہے چار یعنے جلدی جلدی سجدے کرتا ہے بغیر طمانیت کے جیسے کہ جانور دانہ چنتا ہے اور سجدے عصر میں ہوتے ہیں آٹہہ اور یہان چار فرمائے اسلئے کہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچہی طرح نہ اوٹہایا تو دونو سجدوں نے حکم ایک سجدہ کا پکڑا یا باعتبار اسکے فرمایا کہ دونو سجدے بمنزلہ ایک رکن کے ہی [illegible] عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازونکو نہ کیا اسلئے کہ یہہ نماز وسطی ہے اسکی رعایت کرنی بہت ضروری ہے اور کہا ہے مظہر نے کہ جسنے تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونیتک پس تحقیق مشابہ کیا [illegible] بہر کیا

اسنے لوٹ لینا فوت سمجھے کیونکہ منافق نہیں آرزو رکہتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑہتا ہی واسطے دکہلانے لوگوں کے اور نہیں پروا کرتا
آخر کی اس لیئے کہ ... پر واجب ہی مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی ۞ ح ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلوٰةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ
اَهْلُهُ وَمَالُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت
ہوتی ہی اسکی نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹے گئے اہل اوسکے اور مال اوسکے روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف یعنی
جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ ناس ہوگئے گہر کے لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہوئے پس چاہئے کہ ڈرے اسکے
فوت ہونے سے مانند ڈرنے کے جاتے رہنے اہل و مال کے بلکہ زیادہ اوس سے اور وجہ خاص اسکے ذکر کرنیکی یہہ ہی کہ
یہہ نماز وسطی ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنے غیر اسکے سے ۞ ع ح ۞ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلوٰةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چہوڑی نماز عصر کی پس تحقیق
باطل ہوئے عمل اوسکے روایت کی یہہ بخاری نے ف بسبب ترک کرنے اس نماز کے بہت ثواب ہاتہ سے گیا اوسکو
باطل ہونا عملوں کا فرمایا تہدید کے لئے مراد یہہ ہی کہ اوس دن کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملوں میں
اور یہہ مراد نہیں ہی کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہہ بات اوسکے لئے ہوتی ہی کہ مرتد ہوتا ہی کذا قالہ الطیبی اور
حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہوجاتے ہیں جتنے کچہ ہو کر کیے اور اونکے نزدیک قید مرنے کی نہیں اور معتزلہ کے
نزدیک گناہ کبیرہ سے بہی عمل حبط ہوجاتے ہیں ۞ ع ۞ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا تہے ہم پڑہتے نماز مغرب کی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس پہرتا ایک ہم میں سے ایسے وقت کہ البتہ دیکہتا جگہہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف یعنی
مغرب اول وقت پڑہتے ایسے وقت کہ اگر کہیں کوئی تیر پہینکتا تو دیکہتا کہ کہاں گرا ہی اول وقت نماز مغرب کی
پڑہنی مستحب ہی بالاتفاق ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا
بَيْنَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ اِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہا تہے اور صحابہ نماز پڑہتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہہ

روایت کی یہہ مسلم نے ف حضرت نے عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تہا اور حضرت عائشہ نے پہر اوسکو عتمہ کہا شاید کہ جب تک حدیث منع کی انکو نہ پہنچی ہو گی اور تہائی رات تک وقت مختار ہے عشا کا اور وقت جواز صبح کے پہلے تک ع

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اونہیں سے کہا نہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے صبح کی پس پہرتین عورتین لپٹی ہوئی بیچ چادروں اپنی کے نہ پہچانی جاتی تہین بسبب اندہیرے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پہرتین عورتین یعنے جنہوں نے نماز حضرت کیساتہہ پڑہی تہی ع

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے تحقیق کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں نے سحر کہائی پس جب فارغ ہوئے سحر انپی سے دونوں کہڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑہی کہا ہمنے انس کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونے اونکے سحر اپنی سے اور درمیان داخل ہونے اونکے کے نماز مین کہا فرق تہا مقدار اوسکے کہ پڑہے آدمی پچاس آیتین یعنے متوسط روایت کی یہہ بخاری نے

ف کہہ ہی تورپشتی نے کہ یہہ فرق اندازہ ایسا ہے کہ نہین جائز ہے عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ جو یہہ کرتے تہے حضرت تو بسبب اطلاع کر دینے اللہ تعالی کے کرتے تہے اور حضرت معصوم تہے خطا کرنے سے دین مین اور کو کہان یہہ رتبہ ع

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ أَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہو گا تیرا جس وقت کہ ہونگے تجہپر سلطان ... کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اوسکے کہا مینے پس کیا حکم کرتے ہو ... نماز پڑہ وقت اوسکے پر پس اگر پاوے تو اوس نماز کو ساتہہ اونکے پس پڑہ تو نماز ... تحقیق

پھر واسطے پڑہنے نفل ہو گی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ اوکا اویوخرون عن وقتہا میں شک راوی کا ہی

راوی کو شک ہے کہ راوی نے لفظ یمیتون کا کہا یا یوخرون کا معنے دونوں کے ایک ہی ہیں حاصل حدیث

یہی ہی ہوگا تیرا اوپر یکا اوس شخص کو کہ حاکم ہوگا بجہہ سستی کرینگے نماز میں کہ تاخیر کریگا اوسکو اول وقت اوسکے

اور تو ... یعنی مخالفت پر اور ڈر یہہ ہوگا کہ اگر اوسکے ساتہہ پڑہنا ہی تو فوت ہوتی ہی فضیلت اول

وقت کی اور ... کرتا ہی اوسکی تو ڈر ہی اوسکی ایذا کا اور فوت ہوتی ہی فضیلت جماعت کی پس آگے اسکے

ایک دفعہ تدبیر ہی ... نماز پڑہ تو مستحب وقت پر پس اگر پاویگا نماز کو یعنی حاضر ہو ویگا اوس وقت ساتہہ اوسکے

پہر پڑہ نماز کہ یہہ جو اوسکے ساتہہ پڑہیگا نفل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کرے نماز کو وقت مستحب سے تو مقتدی کو

چاہیئے کہ نماز اپنی پڑہ لیں اول وقت میں پہر امام کے ساتہہ پڑہیں تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاویں اور یہہ حکم

عشا اور ظہر میں ہی اس لئے کہ صبح اور عصر کے بعد نفل پڑہنے مکروہ ہیں اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں اور نفل تین رکعت

شرع سے ثابت نہیں ہیں اور اس حدیث میں یہہ حکم جو مطلق ہی بسبب ضرورۃ کے تہا کہ نماز اون امراء کے ساتہہ نہ پڑہنے

میں فتنہ اوٹہتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہی فتنہ اوٹہانے سے یعنی ایسی ضرورۃ میں مباح ہو جاتے ہیں

مکروہات اور اس حدیث میں حضرت نے خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزے کے سو وہ واقع ہوی بنی امیہ کے زمانہ میں

۞ عرح ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے

پس تحقیق پائی اوسنے نماز صبح کی اور جسنے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اوسنے عصر

یعنے نماز اوسکی باطل نہیں ہونگی پس چاہیئے کہ باقی رکعتیں پڑہ کر نماز پوری کرے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**

قول اکثر اہل علم کا یہی ہی کہ بسبب طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے نماز فجر اور عصر کی باطل نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ

اور تابعین اونکے کے نزدیک یہہ ہی کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونے آفتاب کے باطل ہو جاتی ہی اور نماز عصر کی بسبب غروب کے

باطل نہیں ہوتی لیکن یہہ حدیث حجت البتہ اوپر جواب اونکا یہہ ہی کہ تعارض درمیان اس حدیث اور اون

حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں نماز نہیں ہی وقت طلوع کے اور غروب کے نماز خواہ ... کی گئی یعنی

پس یہ بھی قاعدہ اصول فقہ کا ہے کہ جب تعارض ہووے دو آیتوں میں تو رجوع کرے حدیث میں اور اگر دو حدیثوں میں
تعارض ہووے تو رجوع کرے قیاس میں پس قیاس نے ترجیح دی حکم اس حدیث کو [illegible] ترجیح دی حکم [illegible]
یعنی نماز فجر میں اس لیے کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہے پس واجب ہوتی ہے نماز [illegible] کمال کے اور [illegible]
آفتاب کے نقصان اوسمیں آگیا تو ادا نہوئی جیسکہ واجب ہوئی تھی یعنی کامل ادا [illegible] اوسمیں زرد
ہوتا ہی ناقص ہے پس وجوب اوسکا بھی ساتھ صفت نقصان کے ہوا پس ساتھ طاری ہونے [illegible] جب غروب کے فاسد نہیں
ہونگی اور ادا ہونگی جیسکہ واجب ہوئی تھی یعنی ناقص اور شافعیہ احادیث [illegible] تھ نوافل کے رکھتے ہیں
اور فرائض کو تینوں اوقات میں جائز کہتے ہیں لیکن ظاہر حدیثوں سے نہی عام معلوم [illegible] تی ہے اور ابن ملک نے پہلا جملہ حدیث کے
یہ معنے کیے ہیں کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز صبح کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اوسکا پس اگر نہیں تھا
اہل واسطے نماز کے پھر ہوا اہل اسحال میں کہ تحقیق باقی رہتا وقت سے بقدر ایک رکعت کے تو لازم ہوتی ہے یہ نماز اوسکو

۞ ح ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ
سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ
سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پاوے ایک تمہارا ایک رکعت
نماز عصر سے پہلے غائب ہونے آفتاب کے پس چاہیے کہ تمام کرے نماز اپنی اور جو وقت کہ پاوے ایک رکعت نماز صبح سے پہلے نکلنے
آفتاب کے پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی روایت کی یہ بخاری نے **ف** پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی حنفیہ آگے
یہ معنے کہتے ہیں کہ اعادہ کرے اسکو یعنی قضا پڑھے اوسکی ~~جیسکہ قول ابن ملک کا اوپر مذکور ہوا~~ اور شافعیہ وہی معنے
کہتے ہیں جو کہ پہلی حدیث میں مذکور ہوئے ۞ ع ۞ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ
لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے
نماز کو یا سو جاوے غافل ہو کر اوس سے پس بدلا اوسکا یہ ہے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے
نہیں بدلا واسطے اوسکے مگر یہ روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** جسوقت کہ یاد آوے وہ یعنی جب ہوش آنے کے
یاد آوے یا بعد سونے کے یاد آوے نہیں بدلا واسطے اوسکے مگر یہ یعنی کفارہ اسکا سواے قضا کے اور کچھ نہیں ہے

تو قضا اوس پر نہیں ہی بلکہ فدیہ دینا نہیں لازم آتا ہی جیسا کہ ترک کرنے روزے رمضان کے بے عذر کے صدقہ لازم آتا ہی اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز گئی ہوئی کہ یاد ہووے تاخیر کی جاوے ﴿ع ح﴾

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی بیچ سو جانیکے قصور سوا اسکے نہیں کہ قصور جاگتے مین ہی پس جسوقت کہ بھولجاوے ایک تمہارا نماز یا سوجاوے غافل ہوکر اوس سے پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد کرے اوسکو پس تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے روایت کی یہ مسلم نے ف نہیں ہی بیچ سوجانیکے قصور یعنی سونیکی حالت مین تقصیر نہیں نسبت کی جاتی ہی طرف سونیوالے کے بیچ تاخیر کرنے نماز کے کیونکہ اوسحالت مین مکلف نہیں سوا اسکے نہیں کہ تقصیر جاگنے مین ہی کسواسطے پہلے غلبہ نیند کے سو گیا اور کیون ایسے کام کیے کہ سبب نیند اور نسیان کے ہوے مثل لیٹ جانے کے اور شطرنج کھیلنے کے اور مشغول ہونیکے ایسے کامونمین کہ نسیان پیدا کرتے ہین اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنے وقت یاد کرنے نماز کے کہ سبب یاد کرنے میرے کی ہی ﴿ع ح﴾

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُؤًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین چیزین ہین کہ نہ دیر کرو انکو نماز جسوقت کہ آوے وقت اوسکا اور جنازہ جسوقت [illegible] اور عورت بے خاوند کی جسوقت کہ پاوے تو واسطے اوسکے ہم قوم روایت کی یہہ ترمذی نے ف جنازہ جسوقت [illegible] اشرف نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز جنازہ کی نہیں مکروہ ہی اوقات مکروہہ مین [illegible] اور اسیطرح ہمارے نزدیک بھی ہی کہ جب جنازہ آوے اوقات مکروہہ مین یعنے وقت طلوع اور غروب [illegible] آفتاب کے اور ٹھیک دوپہر کو تو نہین مکروہ ہی نماز اوسپر لیکن جب پہلے ان وقتون [illegible] تو پڑھین گے تو مکروہ ہی اور یہی حکم سجدہ تلاوت کا ہی اور بعد نماز صبح کے اور [illegible] کے یہہ دو تو چیزین نہین مکروہ ہین مطلق اور ایّم کہتے ہین عورت بن خاوند کو یعنے خواہ [illegible]

خواہ خاوند نے طلاق دی ہو یا وہ مر گیا ہو اور طیبی نے کہا ہی کہ ایم اوسکو کہتے ہین کہ جسکے زوج نہو مرد [illegible] رة ہو ثیب ہو یا باکرہ

اور کفو یہ ہی کہ مرد برابر ہو عورة کے اسلام مین اور حرمة مین اور صلاح مین [illegible] مین اور کسب مین اور عمل مین

ہو ع ف ای بھائیون ایک عرض اس کتاب کے مولف کی ولکے کان [illegible] یہ عقیدہ ہی سب اہل سنت جماعت کا

کہ اوسنے سنت کے انکار کرنے یا اوسکے حقیر جاننے سے آدمی کافر ہو جاتا ہی اور نکاح کر دینا عورة کا ایسی سنت ہی

کہ اکثر حدیثون مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید فرمائی ہی پس عجب ہی کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کرے وہ ایسی سنت کو

ترک کرے پیغمبر صاحب کی سنت کا لحاظ نہووے اور لوگون کے طعنہ کا خیال ہووے لوگون کے طعنہ سے کبھی نہین بچا جاتا ہی

بلکہ دانشمند کو چاہئے کہ اسکو بھی فخر اپنا جانے کہ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچھے لوگون پر عوام طعن کرتے ہی

رہے ہین اور وہ بجا آوری احکام الہی مین ہرگز قصور نکرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کا حال سنا ہی کہ اونہون نے اپنی بیٹی کا

نکاح ایک مرید سے چپکے سے کر دیا یہان تلک کہ بیوی سے بھی اطلاع نکی جب اونکی بیوی نے سنا تو کہا بڑی تمہاری ناک

کٹائی ہوئی اور بہت سی باتین بنائین جیسکہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائے

اور مرید سے پوچھا کہ بھائیون میرے موہنہ پر ناک بھی ہی یا نہین وہ متعجب ہوئے اور کہا ہان ہی فرمایا کہ تیری بیوی کہتی ہی

کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض اونکی یہہ تھی کہ لوگون کے کہنے سے جو بات کہ حقیقت مین بری نہین ہوتی ہی وہ بری نہین

ہو جاتی اور اوسکے کرنیوالیکی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبد القادر رحمہ اللہ نے وانکحوا الایامی

ایدہمین ترجمہ اسی حدیث کا لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی تین کام مین

پہلے نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورة جب ملے اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا

خاوند کرنیکو عیب دے اوسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دینے سے مغرور

ہین اور [illegible] کام چھوڑ دین یعنی اگر اونپر اعتماد ہو کہ یہہ نیک بخت ہین بیاہ دینے سے کام چھوڑ

[illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ [illegible] الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا

ہی [illegible] اللہ کا ہی روایت کی یہہ ترمذی نے ف مراد اول وقت سے اول وقت

[illegible] حنفیہ کے نزدیک ہی جو بعضی نمازون کو تاخیر کرتے ہین یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی مین لیس وہ

مستثنیٰ ہیں اس سے [illegible] اور [illegible] کا اول وقت مختار نہیں اور بعض تاخیر میں مختار ہی اور وقت آخر بسبب عفو کا ہی وقت آخر سے
مراد وقت کراہت کا ہی مثل مستعد ہونے آفتاب کے عصر میں اور عشا پڑھنی بعد آدہی رات کے پہر بسبب عفو کا ہی یعنے خیر مواخذ
اسپر نہیں ہونیکا کہ نماز ذمہ سے ادا ہوگئی ۞ وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ام فروہ سے
کہا پوچھے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کون سا عمل افضل ہی یعنے بہت ثواب رکہتا ہی فرمایا نماز اول وقت پر پڑہنی
روایت کی یہہ احمد ترمذی ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے نہیں روایت کی جاتی یہہ حدیث مگر حدیث
عبد اللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہیں قوی نزدیک محدثون کے **ف** نماز اول وقت یعنے بعد ایمان کے
افضل ہی کہ ارشاد ہوا جیسا کہ بیشتر اور بعضی حدیثون میں اور عملون کو بہی افضل فرمایا ہی وہان افضلیت
اضافی مراد ہی یعنے بعضا عمل بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکہتا ہی اور عملوں پر اور بعضا عمل اور حیثیت
اور جہت سے فضیلت رکہتا ہی اور نماز افضل ہی علے الاطلاق یعنے بہمہ وجوہ یہہ افضل ہی بعد ایمان کے سب اعمال پر
اور نسب اسکا یون ہی عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبد اللہ حضرت عمر کی
اولاد میں سے ہی اسلئے اسکو عمری کہا اور ترمذی نے تو لیس بالقوی کہا اور اوروں نے کہا ہی بلکہ یہہ حدیث
صحیح ہی نقلہ ابن الملک ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا نہیں نماز پڑہی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دو بار یہان تک کہ وفات دی انکو اللہ تعالیٰ نے روایت کی ترمذی نے **ف**
یعنے جب حضرت نماز پڑہتے وقت مختار ہی مین پڑہتے تہے مگر ایکبار آخر وقت مین پڑہی تہی بیان جواز کے لئے
شاید کہ حضرت عائشہ نے اوس نماز کو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت نے جبرئیل کے ساتہ آخر وقت پڑہی تہی
کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکے لئے اتفاق ہوا تہا اور ایکبار ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑہکر دکہائی
وہ بہی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کے لئے تہی سوا ان دو بار کے ایک دفعہ پڑہی آخر وقت تا لوگ معلوم کریں یہان تک
جائز ہوجاتی ہی ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ بھلائی کے یا فرمایا فطرۃ پر یعنے طریقہ اسلام پر جب تک کہ نہ دیر کرینگے مغرب کو بیان تک کہ بہت ہوں ستارے روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کیا یہہ دارمی نے عباس سے

ف اس سے معلوم ہوا کہ مجرد ستارہ نکلنے کے کراہت نہیں ہوتی جب گتھ کے ہوتے ہیں کراہت آجاتی ہے اور حضرت نے جو ایکبار تاخیر کی تہی بیان جواز کے لئے کی تہی والا اول ہی وقت پڑھتے تہے ع ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا میں امت اپنی پر البتہ حکم اونکو یعنے وجوبا یہہ کہ تاخیر کریں نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہہ احمد ترمذی ابن ماجہ نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنے عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دئے گئے ہو ساتہ اس نماز کے تمام امتوں پر اور نہیں پڑہی یہہ نماز کسی امت نے پہلے تمہارے روایت کی یہہ ابو داود نے ف پہلے جبرئیل کی حدیث میں گذرا ہے کہ اونہوں نے پانچوں نمازیں پڑہا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلے انبیا کے وقت میں ہی پڑہتے تہے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یوں دی ہی کہ عشا خاص اگلے رسول ہی پڑہتے تہے کہ یہہ امت سے زیادہ اونپر واجب تہی اونکی امت پر واجب نہ تہی جیسے کہ نماز تہجد کی واجب تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نزدیک بعضوں کے اور نہیں واجب ہی پس اوس حدیث میں جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سے عشا کا واجب ہونا امتوں پر نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ انبیا پڑہتے تہے اور اسمیں جو فرمایا کہ یہہ نماز نہیں پڑہی کسی امت نے پہلے تمہارے اس سے انکا پڑہنا نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ امتیں نہ پڑہتی تہیں خاص یہی امت پڑہتی ہی لیکن دونوں

حدیثوں میں تعارض نہ رہا اور اس حدیث میں ساتھ لفظ ہذا کے اشارہ ہے طرف وقت اسفار کے کہ اوس میں شریک ہیں تمام امتیں اور کچھ اختلاف اوس میں روایتوں کے کذا قال الطیبی ۞ع۞ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ لِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا پچھلی کا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبنے چاند تیسری تاریخ کے روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** تیسری شب کو چاند قریب پانچویں حصہ رات کے غروب ہوتا ہے پس یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اس لیے کہا کہ کبھی مغرب کو بھی عشا کہتے ہیں پس بہ نسبت اوسکے یہہ عشا پچھلی ہے ۞ج۞ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روشنی میں پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی میں پڑھنا نماز کا بہت بڑا ہے واسطے ثواب کے روایت کی یہہ ترمذی ابوداؤد دارمی نے اور نہیں نزدیک نسائی کے یہہ لفظ فانہ اعظم للاجر **ف** ظاہر عبارت اس حدیث کیسے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی میں کرے ظاہر مذہب حنفی یہی ہے کہ شروع اور ختم دونو اسفار میں ہوں اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب میں وہ کہتے ہیں کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی میں کرے اور ختم اسفار میں یعنی قرأۃ طویل پڑھے تا پڑھتے پڑھتے صبح ہو جاوے کہا ہے علمانے کہ یہہ تاویل اولی اور احسن ہے کہ اس سے تطبیق حدیثوں میں ہو جاتی ہے اور ایک اور تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنہ کے واقع ہے معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار زمانہ کے [illegible] کبھی غلس میں فجر کا پڑھنا بہتر ہے اور زمانہ گرمی کبھی اسفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنہ کی یہہ ہے بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ فِي الشِّتَاءِ فَغَلِّسْ بِالْفَجْرِ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ قَدْرَ مَا يُطِيقُ النَّاسُ وَلَا تُمِلَّهُمْ وَإِذَا كَانَ فِي الصَّيْفِ فَأَسْفِرْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّ اللَّيْلَ قَصِيرٌ وَالنَّاسُ يَنَامُونَ فَأَمْهِلْهُمْ حَتَّى يُدْرِكُوا الصَّلَاةَ اور حد اسفار کی ہمارے علما سے یہہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قرأۃ مسنون کہ چالیس آیتیں ہیں اوس میں ساتھ ترتیل کے پڑھ لے اور بعد فراغ نماز کے اگر طہارت میں خلل معلوم ہو تو [illegible]

اور نماز کا اوپر طرح مذکور کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہوع ح ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

پہر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصے پہر پکایا جاتا پہر کہاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے

روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عصر جلدی پڑھتے ہوں گے بوقت پہنچنے

سایہ کے ایک مثل کو یا تہوڑی دیر کے بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہی اور ایک روایت امام اعظم صاحب کی

بہی یہی ہی اور فتوے بہی بعضوں نے اسیپر دیا ہی اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہہ ہی کہ بعد دو مثل کے وقت ہوتا ہی

اونکی طرف سے تاویل اسکی یہہ ہو سکتی ہی کہ شاید یہہ گرمیوں کے موسم میں کرتے ہوں گے کہ دن بڑا ہوتا ہی اور ابن ہمام نے

شرح ہدایہ میں لکہا ہی کہ جب عصر پڑہے پہلے متغیر ہونے آفتاب کے تو باقی وقت میں غروب تک مثل اس عمل کے

ہونا ممکن ہی جسنے ماہر پکانیوالونکو کہ امیروں کے ساتھ سفروں میں اسطرح عمل کرتے ہیں دیکہا ہوگا وہ اسکو

بعید نہیں جانیگا ۞ ح ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے کہا تہے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشا پچہلی کے پس نکلے حضرت طرف ہمارے اوسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اسکے

پس نہ جانا ہمنے کہ کچہہ چیز تہی کہ مشغول کیا تہا اوسنے اونکو بیچ اہل اونکے کے یعنے باز رکہا تہا موافق عادت کے

نماز پڑہنے سے یا سوا اوسکے یعنے یا ذات شریف کو کچہہ عذر پیش آیا تہا کہ اوسنے باز رکہا پس فرمایا

نکلے تحقیق تم منتظر ہو نماز کے نہیں انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین میں سے سوا تمہارے اور اگر

نہوتا یہہ کہ البتہ نماز پڑہتا میں ساتہہ اونکے اسوقت یعنے لازم کرتا کہ اسیوقت پڑہا کرین پہر حکم کیا

موجود ہی کو لیس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑہی روایت کی ہے مسلم نے **ف** نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سے تمکو تمہارے
سوا اسی واسطے تمہاری مانند کوئی انتظار اسکا نہین کرتے ہین اس لیے کہ نماز عشا مخصوص آئی امت مرحومہ کی
پس جتنا انتظار زیادہ کروگے ثواب زیادہ پاؤگے کہ وقت آرام کا ہی مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور احادیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسے مذہب امام اعظم رح کا ہی اور کبہی حضرت اول وقت
مین پڑہتے تہے جبکہ حاضر ہوتے تہے اکثر صحابہ جیسے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع ہوتے تہے اول نماز
پڑہتے تہے اور جو دیر کر جمع ہوتے تہے دیر کر پڑہتے تہے امام احمد کا مذہب یہی ہی ۞ ح ع ۞ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ
وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے نمازین مانند نمازون تمہارے کے یعنے رعایت
اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تہے تاخیر کرتے عشا کو بعد نماز تمہارے کچہہ اور تہے سبک پڑہتے نماز روایت
کی ہے مسلم نے **ف** جابر نے عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سے شاید کہ یہہ پہلے پہنچے نہی کے اونکو کہا ہو یا اس لیے
کہ یہہ نام مشہور تہا لوگونمین اس سے اچہی طرح پہچان لین گے اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر
اور تہے سبک پڑہتے نماز کو یعنے چہوٹی سورتین پڑہتے کہا ابن حجر نے کہ یہہ اوس صورت مین تہا کہ امام ہوتے واسطے
رعایت ضعیفون کے قراءۃ سبک پڑہتے اور یہہ بات باعتبار اکثر کے کہی ہی اس لیے کہ سورہ اعراف بہی مغرب کی دو
رکعتونمین حضرت سے پڑہنی آئی ہی کہتا ہون مین کہ یہہ بہی لوگونپر سبک ہی تہی یعنے حضرت کے ساتہہ نماز مین ایسی
کیفیت آتی تہی کہ طویل قراءۃ مین لوگونکو رنج نہین معلوم ہوتا تہا بلکہ مارے شوق کے طالب زیادتی کے رہتے تہے
بخلاف اورون کی نماز کے کہ اوسمین یہہ بات ہونی مشکل ہی ۞ ع ۞ **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ
شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ
صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی ابی سعید سے کہا نماز پڑہی ہمنے ساتہہ رسول خدا صلی

نماز عشا کی یعنی ادا دکہی ہنے کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑہین ہم حضرت کے ساتہہ پس نہ تشریف لائے یہان تک
کہ گذری قریب آدہی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہہ بیٹھنے اپنی کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہہ بیٹھنے اپنے کی
یہی جگہونسے متفرق ہوئے ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑہ چکے ہین اور پکڑی اونہون نے جگہہ سونے اپنے کی اور تحقیق
تم ہمیشہ ہو نماز مین جب تک کہ ہو منتظر نماز کے یعنی حکم اور ثواب نمازی ہی کا سا حاصل ہی اور اگر ہوتا ضعف ضعیف کا
اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدہی رات تک روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** لوگ نماز
پڑہ چکے ہین یعنی نماز شام کی پڑہکر سو رہے جیسے کہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار نہین کرتے ہین نماز عشا کا
اور ممکن ہی کہ کہا جاوے یہہ معنے ہین کہ اور محلون کے لوگ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑہ کر سو رہے ہین یہہ معنے
مناسب تر ہین ساتہہ قول مابعد کے وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدہی رات تک
روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطے حاصل ہونے مشقت کے بیچ عبادت حق کے ۱۲ ح ۞ **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ
تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم بہت جلدی کرتے واسطے ظہر کے تمسے یعنی سوا گرمی کے اور تم بہت جلدی کرنے ہو واسطے نماز عصر کے
آنحضرت سے روایت کیا یہہ احمد ترمذی نے **ف** مقصود رغبت دلانا ہی اوپر التزام اتباع کے ہر جا اور یہہ
حدیث بہی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونے تاخیر عصر کے جیسے کہ مذہب ہمارا ہی ۱۲ ع ۞ **وَعَنْ أَنَسٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا
كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت
کہ ہوتی گرمی ٹہنڈے وقت نماز پڑہتے اور جس وقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو روایت کی یہہ نسائی نے
ف حدیثین جو ظہر کے جلدی پڑہنے مین اور دیر کر پڑہنے مین وارد ہوئی ہین اس حدیث سے تعارض اونکا دفع
ہوجاتا ہی کہ سردی مین جلدی پڑہتے اور گرمی مین دیر کر ۱۲ ع ۞ **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي
أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ
لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ**

زہدی مین اور یہہ بات حضرت عثمان رض سے بسبب نہایت دینداری اور انصاف کے صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بھی
اونکی بھلائی کو اچھا کہا اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑہنی پیچھے ہر نیک و بد کے جائز ہی جیسا کہ مذہب ہی اہل سنت اور جماعت کا

باب ف یہہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کے اور اوقات اوسکے الفصل الاول فصل پہلی

عن عمارة بن رويبة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
لن يلج النار احد صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها يعني الفجر والعصر
رواه مسلم اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑہی پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے چھپنے آفتاب کے یعنے نماز فجر اور عصر
روایت کی مسلم نے ف یعنے جو کوئی ہمیشہ پڑہے یہہ دونو نمازین وہ جزا مذکور پاوے ظاہر اس حدیث کا
دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونو نمازونپر مداومت کرے ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہوگا نہ بسبب ترک اور
نمازون کے اور نہ بسبب نیے اور گناہون کے ولیکن جمہور علما کے نزدیک یہہ بات ٹہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہونکو
دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نے اسکی یہہ توجیہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر کے وقت تجارت
مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت کرتا ہی ان دونو نمازونکی تو ظاہر حال اوسکا
مقتضی اسکا ہوتا ہی کہ اور عملون مین بھی کمی زیادتی نہین کرینگا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی والصلوة تنهى عن الفحشاء
والمنكر یعنے اور نماز باز رکہتی ہی بیحیائی اور بری باتون سے پس بخشش کیجاتی ہی اوسکی لہذا آگ مین نہین
داخل ہونیکا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنے فضیلت ان دو نمازون کے کہ فضیلت انکی
جگہہ اس بات کی رکہتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاوے ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندونکو
ہر عمل پر باوجود اسکے ہی اگر چاہے تو بخش دیوے ان دونو نمازونکے پڑہنے والے کے جو گناہ کہ کئے ہون ع ح وعن
ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى البردين
دخل الجنة متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنے کہ پڑہین دو نمازین ٹھنڈے وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنے صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی
یہہ بخاری مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعاقبون
فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة الفجر

وَصَلوٰةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ
كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ
وَهُمْ يُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سے آتے
ہین بیچ تمہارے فرشتے رات کو اور فرشتے دنکو یعنے واسطے لیجانے اور لکہنے اعمال بندون کے اور جمع ہوتے
ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پہر چڑہتے ہین وہ فرشتے کہ رہے تہے بیچ تمہارے پس پوچہتا ہی اونسے رب اونکا
یعنے احوال اور اعمال بندون کے اور حال یہہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندونکا کسطرح چہوڑا تمنے میرے بندون کو
پس کہتے ہین وہ چہوڑا ہمنے اونکو اس حالمین کہ وہ نماز پڑہتے تہے اور گئے ہم اونکے پاس اس حال مین کہ وہ نماز
پڑہتے تہے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف جمع ہوتے ہین فرشتے یعنے صبح کی نماز مین دونو جماعتین فرشتوں کی
جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ راتکو رہے تہے تم مین اور ایک وہ کہ دن کے اعمال لکہنے کے لیئے آتے ہین اسیطرح عصر مین
جمع ہوتے ہین وہ کہ دنکو رہتے تہے اور وہ جو کہ راتکے عمل لکہنے کے لیئے آتے ہین پہر رات کے رہنے والے صبح کی نماز کے
بعد جاتے ہین اور دن کے عصر کے بعد پس جب جاتے ہین تو اللہ تعالی پوچہتا ہی باوجودیکہ اوسکو سب کا علم خوب ہی
لیکن پوچہتا ہی واسطے ظاہر کرنے فضیلت کے اور فخر کے آگے ملائکہ کے کہ اونہون نے طعن کیا تہا جب اللہ تعالی نے
حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسون کو تو پیدا کرتا ہی کہ خون ریزیاں کرینگے اور فساد کرینگے زمین مین
اور اپنی تعریف کی تہی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگون کو کہ ان وقتون میں
ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل اونکے ساتہہ بہلائی کے عرض ہوتے رہین ☆ ع ☆ وَعَنْ جُنْدُبِ
الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلوٰةَ الصُّبْحِ
فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ
مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ اور روایت ہی جندب
قسری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے ہی یعنے بیچ عہد
اور امان اوسکے ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کرے یعنے نہ مواخذہ کرے تمسے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتہہ کسی
چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتہہ کسی چیز کے پاویگا اوسکو پہر ڈالیگا اوسکو اوپر موئنہ اوسکے

اوسکو بیچ دوزخ کی آگ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ بعض نسخہ مصابیح کے قشیری ہی بدلے قسری کے **ف**
یعنی جو پڑھیگا نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کے عہد و امان مین ہی پس مسلمانون کو چاہیے کہ اوس سے بدسلوکی نکرین
نہ اوسکو قتل کرین نہ اوسکا مال چھینین نہ اوسکی غیبت کرین نہ اوسکی بے آبروئی کرین اگر کوئی اوسکے ساتھ بدسلوکی کریگا
پس اوسنے اللہ تعالیٰ کے عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اوس سے مواخذہ کریگا اور جس سے اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کیا اوسکو
کچھ نجات نہین یا مراد ذمہ سے نماز ہی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنی نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا اوسکے سبب
عہد وہ جو درمیان تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے ہی پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکے تم سے ❊ع❊ **وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي
النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ
يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا
وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین
آدمی کہ کیا کچھ ہی ثواب اذان دینے مین اور کھڑے ہونے صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی
مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین اوسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہی کہ اگر نزاع کرین لوگ
اذان دینے پر اور صف اول کے کھڑے ہونے پر اور قرعہ ڈالین تاکہ نام پر پڑے تو بجا ہی اور اگر جانین
کہ کیا کچھ ثواب ہی بیچ سویرے جانے کے واسطے نماز ظہر کے البتہ جلدی کرین طرف اوسکے اور اگر جانین کہ کیا
کچھ ثواب ہی بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آوین اون نمازونمین اگرچہ چلین اپنے سرین پر روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نے **ف** معنی تہجیر کے اگر یہہ لین گے جو کہ مذکور ہوئے تو یہہ فضیلت سوا گرمی کے ہوگی کیونکہ اوس
موسم مین وقت پر پڑھنی مستحب ہی یا معنے تہجیر کے ہین جلدی کرنا طرف طاعت کے اور بعضون نے تہجیر کے یہہ
معنے لیے ہین کہ جمعہ کے لئے دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سرین پر یعنی اگر قوة پانو کے چلنے کی نہ رکھین بطرح
آوین کہ جسطرح ضعیف چلتے ہین ❊ح ع❊ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ
مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی اونہین ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نماز زیادہ بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اوس چیز کو کہ بیچ اون کے ہی

ف منافقوں کے مزاج میں کسل عبادت سے بہت ہوتا ہی اور نماز چھوڑتے ہیں کہلے سنانے کے لئے پڑھتے ہیں اور یہہ دونو وقت جو ہیں وقت استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہیں اور انہیں ایسی ہوتا ہی کہ کوئی کسیکو کم دیکھتا ہی پس اسلئے اونپر یہہ نمازین بہت بہاری ہیں اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہئے اس خصلت سے تا مشابہت اونکے ساتہ نہووے ۱۲ ع

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عثمان رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے نماز عشا کی جماعت میں پس گویا کہ قیام کیا آدہی رات اور جسنے نماز پڑہی صبح کی جماعت میں پس گویا کہ نماز پڑہی تمام رات روایت کی یہہ مسلم نے **ف** لیکن ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی ثواب عشا سے کہ یہہ بسبب حکم نماز پڑہنے تمام رات کے ہی یا مراد یہہ ہی کہ نماز عشا کے ادا کرنے سے ثواب قیام آدہی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدہی کا ثواب پایا دونوں کے پڑہنے سے ثواب تمام رات کا ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُوْلُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب اوین تمپر گنوار اوپر نام لینے نماز تمہاری کے مغرب کہا راوی نے کہتے تہے گنوار کہ یہہ عشا ہی اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام رکہنے نماز تمہارے کے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب میں عشا ہی یعنے اس آیت میں ومن بعد صلوة العشاء نام اسکا عشا فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتے تہے بسبب دودہ دوہنے اونٹوں کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مراد گنواروں سے گنوار جاہلیت کے ہیں وہ نماز مغرب کو عشا کہتے تہے اور عشا کو عتمہ پس حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین غلبہ اون کا لازم آتا ہی کیونکہ جب وہ نام رکہا ہوا لینے لگے تو گویا غالب ہیں کہ تمنے اونکی بولی اپنے بیچ جاری کی وہ نام کو کہ کتاب و سنت میں واقع ہوئی ہیں یعنے مغرب اور عشا پس ظاہر ہی اعراب کو ہی ساتہ غلبہ کرنے کے ولیکن حقیقت میں نہی مسلمانوں کو ہی موافقت اونکی سے تا غلبہ اونکا لازم نہ آوے اور آگے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ

کہ زبان موافق اصطلاح شرع کے درست کرنی چاہئے اور جو باتین کفار و فجار کی زبان پر جاری ہوون اونسے پرہیز کرنا چاہئے اور یہی او علت نہی کی بیان فرما کر اشارہ فرمایا اوپر وجہ نام رکہنے عشا کے عتمہ ساتہہ قول اپنے کے فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح روایت مین ساتہہ صیغہ معروف کے ہی اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو یعنے وہ اعراب تاریکی مین پڑھتے تہے عشا کو بسبب دودہ دوہنے اونٹون کے کہ بعد چھپنے شفق کے دوہنا شروع کرتے تہے بعد اوسکے پڑھتے تہے اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتہہ صیغہ مجہول کے ہی یعنے نماز عشا کی تاریکی مین پڑہی جاتی تہی بسبب دودہ دوہنے اونٹون کے پس عتمہ نام اوسوقت تاریکی کا مشہور تہا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہنچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنے لگے پس نہی کی گئی اوس سے اور مکروہ ہوا یہ نام واسطے مشابہت کے ساتہہ اہل جاہلیت کے اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلے نہی کے کہا ہوگا ہ ح ع ہ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکہا کافرون نے ہمکو نماز میچ کیسے کہ نماز عصر کی ہی بہرے اللہ تعالی گہرونکو اور قبرونکو آگ سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے .. ف دن خندق کے کہ اوسکو یوم الاحزاب بہی کہتے ہین اس غزوہ کو خندق اسلئے کہتے ہین کہ گرد مدینہ کے خندق کہود لی تہی سلمان فارسی کے مشورہ سے اور حضرت خود بہی اوسکے کہودنے مین شریک ہوتے تہے اور بڑے بڑے رنج اوسمین اوٹہائے شدۃ بہوک کی اور سردی اور محنت کہودنے کی اور یہہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اوسمین بسبب ردد اور تیر اندازی چار نمازین حضرت کی فوت ہوین کہ ایک اونمین کی عصر بہی تہی حضرت نے واسطے اظہار زیادتی فضیلت اسکی کے فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس بددعا کا یہہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کے مین وہ گرفتار رہین اور حضرت کو جنگ احد مین کفار سے کتنے ہی رنج پہنچے اور بددعا نکی اور یہان کی سبب اسکا یہہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کے نفس پاک کا حق تہا نہ چاہا کہ اپنے نفس کے لئے بددعا کرین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطے نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور قول ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوا اسکے اکیکا ہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات

والصلوۃ الوسطیٰ لفظ وسطی کا یعنی عصر ہی کے لیئے اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیۃ کے
کے واقع ہوا ہی چنانچہ فصل آئندہ میں آویگا پہلے سے حدیث کے ہوگا کہ ایسے اجتہاد سے کرتے ہونگے بعد
صحت حدیث کے متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم ۞ ع ح ۞ **الفصل الثانی** فصل
دوسری **عن ابن مسعود وسمرة بن جندب قالا قال رسول الله صلى الله**
عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر رواه الترمذي روایت ہی ابن مسعود
اور سمرہ بن جندب سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ میں
مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** کیونکہ درمیان میں پڑھی ہی دو نمازوں دن کیکے
اور دو نمازوں رات کیکے ہ ع ۞ **وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم**
في قوله تعالى ان قرآن الفجر كان مشهودا قال تشهده ملئكة الليل
وملئكة النهار رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے کہ تحقیق قرآن فجر کا ہی حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتے ہیں اوسمیں فرشتے
رات کے اور فرشتے دن کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** قرآن یعنی قراءۃ قرآن فجر سے مراد نماز
فجر کی ہی اوسکو قرآن اس لیے کہا کہ قراءۃ ایک رکن اوسکا ہی جیسے رکوع یا سجدہ بعض جگہ نماز کو کہا ہی پس
فرمایا کہ اوسمیں مشہود ہے یہہ مراد ہی کہ فرشتے اعمال لکھنے والے دن کے اور رات کے اوسمیں جمع ہوتے ہیں
چنانچہ اسی باب میں تفصیل سے بیان اسکا ہو چکا ہی ع ۞ **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن زيد بن ثابت وعائشة قالا الصلوة الوسطى صلوة الظهر رواه
مالك عن زيد والترمذي عنهما تعليقا روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سے
کہا اون دونوں نے نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت کی یہہ مالک نے زید سے اور ترمذی نے
دونوں سے یعنی زید اور عائشہ سے بطریق تعلیق کے یعنی ساتھ حذف سند کے **ف** اس لیے کہ بیچ
میں واقع ہوئی ہی دونوں طرفوں دن کے ع ۞ **وعن زيد بن ثابت قال كان رسول الله**
صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة ولم يكن يصلي صلوة اشد
على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منها فنزلت حافظوا على الصلوات

عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ رَوَاهُ

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی

سویرے اور نہیں تھی کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے اور اتری تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر پر یہ

یہ آیت محافظت کرو سب نمازوں پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نے تحقیق پہلے اوس کے دو نمازیں

ہیں اور پیچھے اوس کے دو نمازیں ہیں روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** غرض راوی کی اس قول سے یہ ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد ظہر کی

نماز ظہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات زید بن ثابت نے اپنے اجتہاد سے نکالی پس معارض حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی نص کے نہیں ہو سکتی کہ حضرت نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہے ع ۞ وَعَنْ مَالِكٍ

بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى

صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ

تَعْلِيْقًا اور روایت ہے مالک سے پہنچا اونکو یہ کہ حضرت علی بیٹے ابوطالب کے اور عبداللہ بن عباس سے

دونوں فرماتے کہ نماز وسطیٰ نماز صبح کی ہے روایت کی یہ موطا میں اور روایت کی ترمذی نے ابن عباس

اور ابن عمر سے بطریق تعلیق کے **ف** یہ بھی اجتہاد ہے ان دونوں صاحبوں کا شاید نص انکو حضرت کی

نہ پہنچی ہوگی بطریق احتمال کے یہ کہا ہے اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی ہے اور نووی نے

کہا کہ حدیثیں صحیح وارد ہیں اس میں کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر کی ہے اور ماوردی نے کہ امام شافعیہ سے ہے

کہا کہ شافعی نے تصریح کی ہے کہ وہ نماز صبح کی ہے ولیکن از بسکہ حدیثوں صحیح سے ثابت ہوا ہے کہ وہ نماز عصر کی

مذہب شافعی کا بھی یہی ہوگا بموجب اوس وصیت کے کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ میرے خلاف ہے حکم

کیا ہو تو کہ مذہب میرا وہی ہے کہ حدیث سے ثابت اوسکے وارد ہوئی اور ماوردی نے بیان کیا ہے

ضعیف ع ۞ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا

اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلمان سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

جو شخص کہ جاوے صبح کو طرف نماز صبح کے لیجاتا ہے نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوے طرف بازار کے صبح کو

لیجاتا ہے نشان شیطان کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** کہا طیبی نے یہ تمثیل ہے واسطے بیان کرنے

لشکر اللہ تعالی کے اور لشکر شیطان کے کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کے جاتا ہی گویا کہ اوسنے نشان ایمان کا
اوٹھایا واسطے جنگ شیطان کے اور لشکر اوسکے جیسیکہ غازی نشان لیکر چلتے ہین پس یہہ اللہ کے لشکر سے ہی
اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہی وہ لشکر شیطان کیسے ہی اوسکا نیزہ اوٹھایا اور شوکت اوسکی زیادہ کی
اور وہ بیچ سست کرنے دین اپنے کے ہی پس یہہ اوسکے حق مین ہی کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز و وظائف پڑھے
بازار مین چلا جاوے اور اگر بعد نماز و وظائف کے جاوے ساتھ قصد طلب کرنے رزق حلال کے اور وجہ
معیشت عیال کے وہ اسمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کے لشکر مین سے ہی ۱۲ع

باب فی الاذان

باب بیچ بیان اذان کے **ف** اذان لغت مین بمعنے خبر کرنے کے ہی اور شرع مین کہتے ہین خبر کرنے کو
ساتھ آنے وقت نماز کے ساتھ الفاظ مخصوصہ کے اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ
مسنون کی گئی ہی واسطے غیر نماز کے جیسیکہ اذان جو لڑکے کے داہنے کان مین دی جاتی ہی اور تکبیر بائین کان مین
اور ایسیہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہنچنے کے اور بدخلقی کے چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا اونہون نے دیکھا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غمگین پس فرمایا اے ابن ابی طالب مین تجھے دیکھتا ہون
غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنے کو کہ اذان دیوے تیرے کان مین پس تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی نے
پس آزمایا مینے اسکو پس پایا مینے اسکو ایسا ہی اور کہا ہر راوی اسکے نے حضرت علی تک کہ تحقیق مینے
آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نے حضرت علی رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا برا ہووے خلق خواہ وہ انسان ہووے یا جانور ہووے پس اذان دو اوسکے کان مین
انتہے اور اذان دینی سنت ہی واسطے فرائض کے اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ جب آنحضرت معراج کو
تشریف لیگئے اور سراپردہ عزت تک پہنچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا ایک فرشتہ وہان سے نکلا
آنحضرت نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ فرشتہ کون ہے جبرئیل نے کہا سوگند اوس خدا کی کہ تجکو ساتھ حق کے
بھیجا نزدیک ترین خلق کا ساتھ درگاہ عزت کے مین ہون اور مینے نہین دیکھا اس فرشتہ کو جب سے
پیدا کیا گیا ہون مین سوا اس ساعت کے پس کہا اوس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر پردے کے پیچھے سے
آواز آئی کہ راست کہا بندے میرے نے انا اکبر انا اکبر یعنے مین بہت بڑا ہون بعد اوسکے ذکر کئے اوسنے
باقی کلمات اذان کے غرض اس روایت کے نقل کرنے سے یہہ ہی کہ اذان حضرت نے شب معراج مین سنی چنانچہ

یا رسول اللہ آؤ نماز پڑھنے پر آؤ نماز پڑھنے پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر لیس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہے

نیند سے نماز بہتر ہے نیند سے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** سر او نکے پر

حضرت نے ابو محذورہ کے سر پر ہاتھہ پہیرا تا ہاتھہ مبارک کی برکت اونکے دماغ کو پہنچے اور یاد رکہے دین کی باتین

یہ ایک نسخہ صحیح مین ہے تشیح راسی پس وہ موید ہے اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقا اپنے سر مبارک پر ہاتھہ

پہیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرتے ہین وہ بہی بیان کر دیا اور پہلے جو ترجیع کے مقدمہ مین تاویل کی گئی ہے کہ تکرار

شہادتین کی تعلیم کے لئے تہی وہ ظاہر مین منافی اس حدیث کے معلوم ہوتی ہے پس اولی یہہ ہے کہ یون کہا جاوے

کہ ہمنے ترجیح دی ہے اکثر روایتون کو کہ اونمین ترجیع نہین اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہے اور اور

حدیثین بعد حدیث اوسکی منسوخ ہے واللہ اعلم اور معنے الصلوۃ خیر من النوم کے یہہ ہین کہ لذت نماز کی بہتر ہے

لذت نیند کی سے نزدیک ارباب ذوق وشوق کے ہوع ﴿ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو إِسْرَائِيلَ الرَّاوِي لَيْسَ هُوَ بِذٰلِكَ

الْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ اور روایت ہے بلال سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

نہ تثویب کر کسی نماز مین مگر صبح نماز فجر کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل

راوی نہین وہ ایسا قوی یعنے قابل اعتبار کے نزدیک اہل حدیث کے **ف** تثویب کہتے ہین اسکو کہ آگاہ

کرے نماز کے لئے بعد آگاہ کرنے کے پس تثویب کی کتنی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ الصلوۃ خیر من النوم کہنا اذان

فجر مین یہہ تثویب اس لئے ہے کہ ایکبار حی علی الصلوۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا دوبارہ الصلوۃ خیر من النوم کہکر آگاہ

کیا پس یہہ تثویب تو حضرت کے زمانے مین تہی اور سنت یہی ہے بعد اوسکے علماء کوفہ کے نے حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا

احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کے بعد اونکے ہر ایک قوم نے کچھہ کچھہ موافق عرف کے نکالا لیکن صبح ہی کی

نماز مین کہ وقت [illegible] اور نیند کا ہے بعد اوسکے متاخرین نے سب نماز و نمین پیدا کیا اور مستحسن کہا اور متقدمین

کے نزدیک [illegible] مکروہ ہے کہ احداث بعد احداث کے ہے اور بدعت ہے حضرت علی رض سے انکار اسکا منقول ہے کہ

فرمایا أَخْرِجْ الْمُبْتَدِعَ [illegible] یعنے نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنے یہہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تہا

اور حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تہا غیر فجر مین اور یہہ مسجد مین تہے

پس مسجد سے نکلے اور فرمایا با مرنکلو پس مرد کہنے لگے کہ یہ سعید عتیق ہی ع ح ❊ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ
بَیْنَ اَذَانِکَ وَاِقَامَتِکَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِہٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِہٖ
وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِہٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُہٗ مَجْهُوْلٌ اور روایت ہی جابر سے
تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال کے جبوقت کہ اذان کہے تو پس ٹھیر ٹھیر کر کہہ اور جبوقت
کہ تکبیر کہے تو جلد کہہ اور پھر تو درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اوسقدر کہ فارغ ہو کہانیوالا کہانے
اپنے سے اور پینیوالا پینے اپنے سے اور استنجے والا استنجے اپنے سے جبوقت کہ داخل ہو واسطے قضاء حاجت اپنی
کے اور نہ کھڑے ہو تم واسطے نماز کے یہانتک کہ دیکہو مجکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ نہیں پہچانتے ہم اوسکو
مگر حدیث عبد المنعم کیسے اور اسناد اوسکی مجہول ہی ف ٹھیر ٹھیر کر کہہ اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض کو
بعض سے ساتھ سکتہ خفیفہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ ڈھیل کر اوسمین کہ کہے تو کلمات واضح واضح بغیر کھینچنے کے
کہ تجاوز کرے حد سے اور اسی سبب سے تاکید ہی موذنوں پر کہ احتراز کرین غلطیوں سے کہ بعضی اونکی کفر ہین اوسکے
لیے کہ قصد کرے اونکو جیسے مد کرنا ہمزہ اشہد کیطرح کہ یہ استفہام ہو جاتا ہی یعنے یہ معنے ہوتے ہین کہ کیا گواہی دوں میں
اور مد کرنا بے اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہی اوسکے معنے ہین طبل کا اوسکا ایک موہ ہوتا ہی یعنے مثل دائرہ کے
اور وقف کرنا لفظ الہ پر اور ابتدا کرنا ساتھ اللہ کے اور نہ کھڑے ہو یعنے نماز کیلئے جبوقت کہ کھڑا ہووے
موذن یہانتک کہ دیکہو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلے امام کے کھڑے ہونا بیچ بیجا زیادہ ٹھہرنا ہی اور شاید کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے ہونگے حجرہ سے بعد شروع کرنے موذن کے تکبیر کو اور داخل ہوتے ہونگے محراب مسجد مین
نزدیک کہنے موذن کے حی علی الصلوة اور اسی لئے کہا ہی اماموں ہمارے نے کہ نہ کھڑے ہوویں امام اور قوم نزدیک
حی علی الصلوة کے اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت الصلوة کے ع ❊ وَعَنْ زِیَادِ بْنِ
الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُذِّنَ فِیْ صَلٰوۃِ
الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ یُقِیْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور

اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ اذان کہون صبح کی نماز

کے پس اذان کہی مینے پہر ارادہ کیا بلال نے یہہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہائی صدا نے

اذان کہی ہی اور جو اذان کہے پس وہی تکبیر کہے روایت کی یہہ ترمذی ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** بہائی صدائی

مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سے جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی اوسکو عرب مین بہائی اوس قبیلہ کا کہتے ہین اور امام

شافعی کے نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذن کو بموجب اس حدیث کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ

اکثر ہوتا تہا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتے تہے اور بلال تکبیر کہتے اور یہہ حدیث اونکے نزدیک محمول ہی اس پر کہ ناگوار ہو

موذن کو تکبیر کہنی غیر کی یعنے اگر موذن برا مانے تو نہ کہے اور برا نہ مانے تو کہے ۞ ح ع ۞ اَلْفَصْلُ

اَلثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ

يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ

فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ

الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہتے

مسلمان جس وقت کہ آئے مدینہ مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آوین اوسمین نماز

کیلیئے اور نہ تہا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ

مانند ناقوس نصاری کے اور کہا بعضون نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیون کے کہا حضرت عمر نے کیا نہین بہیجتے تم ایک

شخص کو کہ آواز کرے ساتہہ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کہڑا ہو پس آواز کر ساتہہ نماز

روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** پس آواز کر ساتہہ نماز کے یعنے کہہ الصلوۃ جامعۃ پس ندا کرنے سے مراد یہی

خبر کرنی ہی ساتہہ آنے وقت کے نہ ندا شرعی یعنے اذان اس توجیہ سے توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلی حدیث سے

کہ ایک مجلس مین پہلے ... کر کر اسطرح آگاہ کرنا ٹہیرا پہر اور مجلس مین عبد اللہ بن زید نے خواب دیکہا پس حضرت نے

اذان مشروع ... ناقوس ساتہہ آنے وحی کے یا ساتہہ اجتہاد کے ۞ ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

زَيْدِ بْنِ ... عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ

يُعْمَلُ لِيُضْرَ... بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا

فِي يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللهِ اَتَبِيعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوْا
بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ
فَقَالَ تَقُوْلُ اللهُ اَكْبَرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَكَذَا الْاِقَامَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللهُ فَقُمْ مَعَ
بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ
فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ
فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ
مَا اُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید بن عبد
ربہ سے کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تا کہ بجاوین اوسکو
واسطے حاضر ہونے لوگون کے جماعت نماز کے لیے خواب مین دکہائی دیا مجکو ایک شخص کہ اوٹہا رہا ہے
ناقوس کو بیچ ہاتہہ اپنے کے پس کہا مینے اے بندے اللہ کے بیچتا ہی تو ناقوس کو کہا اوسنے کیا کریگا تو
اسکو کہا مینے بلاوینگے ہم سبب اسکے طرف نماز کے یعنے نماز با جماعت کے کہا اوس شخص نے کیا نہ بتلاؤں مین
تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے پس کہا مینے واسطے اوسکے کہ ہان بتلایئے کہا عبد اللہ نے پس کہا اوسنے کہہ اللہ اکبر
آخر اذان تک اور اسیطرح تکبیر کہہ پس صبح کی مینے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی مینے
اونکو اوس چیز کی کہ دیکہی تہی مینے پس فرمایا تحقیق یہہ خواب البتہ حق ہی جو چاہے خدا پس کہڑا ہو تو ساتہہ بلال کے
اور بتلا اوسکو وہ چیز کہ دیکہی ہی تو نے پس چاہیے کہ اذان دے ساتہہ اوسکے پس تحقیق بلال بلند آواز ہی
تجہسے پس کہڑا ہوا مین ساتہہ بلال کے پس شروع کیا مینے بتلاتا تہا اونکو اذان اور وہ اذان دیتے تہے کہا
روایت کرنیوالے نے پس سنا اوسکو یعنے آواز اذان کو حضرت عمر بیٹے خطاب کے نے اور وہ تہے بیچ گہر اپنے کے
پس نکلے کہینچتے ہوئے چادر اپنی یعنے بسبب جلدی کے کہتے تہے اے رسول خدا کے قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تجکو
ساتہہ حق کے البتہ دیکہا مینے مانند اوس چیز کے کہ دکہایا گیا عبد اللہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس واسطے خدا کے

چنانچہ علمانے لکہا ہی کہ تحقیق اسکی یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات اذان کے شب معراج مین سنے لیکن حکم ہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لئے رکہین چنانچہ آنحضرت مکہ مین بغیر اذان کے نماز ادا کرتے رہے یہان تک مدینہ مین تشریف لائے اور اس بات مین صحابہ سے مشورہ کیا اور بعضے صحابیون نے اذان خواب مین سنی پہر یہی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنے تہے زمین پر سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم ۱۲ ع ر ع ہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی انس سے کہا ذکر کیا صحابہ نے واسطے معلوم کروانے وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کیے گئے بلال یعنے حضرت نے انکو حکم کیا یہہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنے اول اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوا کلمہ آخر کے یعنے لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہی اور ایکبار کہین کلمے تکبیر کے یعنے سوا اللہ اکبر کے اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہی کہا اسمعیل نے کہ راویون اس حدیث کے سے ہی اور شیخ ہی بخاری اور مسلم کا ذکر کیا مینے اسکا واسطے ایوب کے وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی دیکہا تہا اوسنے انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوۃ کا یعنے سوا اول آخر کی تکبیر کے اور کلمات تکبیر کے ایک ایکبار کہتے مگر قد قامت الصلوۃ دو بار کہتے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کے لئے مقرر کرنی چاہئے تا اوس سے لوگ خبردار ہوکر نماز کے لئے حاضر ہووین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہئے ایک جگہہ بلند مین تا اوسکو لوگ دیکہہ کر جمع ہووین یا ناقوس بجانا چاہئے تا اوسکی آواز سنکر مسجد مین حاضر ہووین پہر اور ون نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کے عادت یہود کی ہی اور ناقوس عادت نصاری کی اور اونکے ساتہہ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق لوگ بغیر اتفاق کے اور کسی چیز کے پس فکرمند ہوئے عبد اللہ بن زید بسبب فکرمند ہونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر سوئے پس دیکہا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہی نماز کے لئے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انہون نے پہر حضرت سے عرض کیا تو فرمایا کہ یہہ خواب حق ہی اوٹہہ ساتہہ بلال کے پس اذان دو وہ تو اسکو لئے کہ آواز بلال کی بلند ہی تہے پہر جب ان دونون نے اذان دی اور سنا حضرت عمر رضی اللہ نے حاضر ہوئے حضرت

الله اکبر کی ساکن ہی اذان اور نماز مین اور کلمہ پہلی بار چار کہا جاتا ہی اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد
اور جمہور علماء کے اور امام مالک کے نزدیک دو بار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہی طرف اسکے کہ یہ حکم
جاری ہی چارون طرف اور سرایت کرنیوالا ہی صبح پاک کرنے خواہشون نفس کے جو کہ مرکب ہی اربع عناصر سے
اور معنی حی علی الفلاح کے یہہ ہین آؤتم طرف خلاصی کے ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنے ہر مراد کے اور بعضون نے
کہا ہی کہ فلاح کے معنے بقا کے ہین یعنے دوڑو طرف اس چیز کے کہ سبب خلاصی کی ہی عذاب سے اور سبب ہی
ثواب ملنے کی اور سبب ہی بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہی اور شہادتین کے دو بار کہنے کو ترجیع
کہتے ہین یہہ سنت ہی اذان مین نزدیک شافعی اور مالک کے اور ترجیع مین دو بار شہادتین کو پست
آواز سے کہتے ہین اور پہر دو دو بار بلند آواز سے سند اونکی یہی حدیث ہی اور علماء حنفیہ کہتے ہین کہ یہہ تکرار واسطے
تعلیم ابی محذورہ کے تہی نہ واسطے تشریع کے پہلی بار اونہون نے پست کہی حضرت نے فرمایا پہر کہہ اور بلند آواز سے
کہہ اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ نے روایت کی ہی اوسمین ترجیع نہین ہی اور حدیث عبد اللہ بن زید کی کہ اصل ہی
اس باب مین اوسمین بہی ترجیع نہین اور بیچ اذان بلال کے کہ سردار مؤذنون کے ہین اوسمین بہی ترجیع نہین
اور اذان ابن ام مکتوم مین کہ وہ مسجد شریف مین اذان کہتے تہے اور اذان سعد قرظی مین کہ مسجد قبا کے مؤذن تہے
اونمین بہی ترجیع نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہی کہ اوس سے بہی ظاہر ہوتا ہی کہ تکرار شہادتین کی
تعلیم کے لئے تہی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبد الحق مین مذکور ہی ۱۲ ع ح ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہا تہے
کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوا اسکے
کہ کہتا تہا مؤذن قد قامت الصلوۃ دو بار یعنے کہڑی ہوگئی نماز روایت کی یہہ ابو داود و نسائی دارمی نے ف یہہ جو
کہا کہ کلمات اذان کے حضرت کے زمانہ مین دو دو بار تہے تو مراد یہہ ہی کہ اللہ اکبر اول مین چار بار اور لا الہ الا اللہ آخر
ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکے کہ کہتا مؤذن قد قامت الصلوۃ دو بار لائق تہا کہ تکبیر بہی مستثنی
ہووے یعنے دو دو بار اول اور آخر مین تکبیر ہی نا تعریف ۱۲ ع ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

۳۰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلائی اونکو اذان انیس کلمے اور تکبیر ستراں کلمے روایت کی
ہی احمد ترمذی ابوداؤد نسائی دارمی ابن ماجہ نے ف اذان کے پندرہ کلمے ہوتے ہین بموجب مذہب حنفی کے
اور اسمین انیس مذکور ہوئے تو یہہ ترجیع سمیت ہوتے ہین جیسکہ مذہب شافعی مین ہی اور ہمارے نزدیک محمول اُسی پر
ہی جیسکا اوپر ہو چکا ہی بیان اسکا اور تکبیر کے ستراں کلمہ کہے کیونکہ انیس مین سے چار کلمے ترجیع کے
دور ہوئے اور دو کلمے قد قامت الصلوة کے زیادہ ہوئے تو ستراں ہوئے پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب
شافعی کے ہی اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کے دلیل حنفیوں کی تکبیر کہنے مین یہی حدیث ہی اور پہلی حدیث کہ اسمین کلمات
تکبیر کے اکہرے مذکور ہوئے ہین جیسکہ مذہب شافعی مین ہی اگر صحیح ہی تو منسوخ ہی ساتھ اسکے واللہ اعلم ۞ ح ۞
وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ
رَأْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ
ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ
تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنْ كَانَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ
قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی اوسی ابی محذورہ سے کہا کہا مینے یا رسول اللہ سکہلاؤ
مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتہہ پہیرا اگلی جانب سر اونکے پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
بلند کر تو ساتہہ انکے آواز اپنی پہر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر تو ساتہہ انکے آواز اپنی کو پہر بلند کر آواز اپنی تو ساتہہ شہادت
کے وہ یہہ ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبدالرحمن بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کیسے کہ موذن تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبدالرحمن نے حدیث کی مجکو باپ میرے نے یعنے سعد نے لیکے باپ سے یعنی عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعد کیسے کہ اونکا نام بہی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہہ کہ گردانے یعنے دونوں اونگلیاں اپنی بیچ کانون اپنے کے یعنے اذان مین اور کہا تحقیق یہہ بہت بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے

ف سعد کے دادا کا بہی نام سعد ہی وہ موذن تہے حضرت کے مسجد قبا مین جبتک حضرت زندہ رہے تب تک وہین موذن رہے پہر بعد وفات حضرت کے حضرت ابو بکر رضہ نے سعد کو مسجد قبا سے بلا کر حضرت کی مسجد کا موذن کیا اسواسطے کہ بلال بعد حضرت کے اذان کہنی چہوڑ کر شام کے ملک کو چلے گئے تہے پس ہمیشہ سعد موذن رہے حضرت کی مسجد کے مرتے دم تک پس سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی اونکا بیٹا سعد ہی اونکا بیٹا عبدالرحمن مسطور ہی پس عبدالرحمن روایت کرتا ہی اپنے باپ سے کہ سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ عمار بن سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ سعد صحابی ہی باپ عمار کا دادا سعد کا لگا اور ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونوں لفظ اپنی [illegible] کی طرف پہرتی ہی اور یہہ بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو یعنے کانونمین اونگلیاں رکہہ کر اذان دینے سے آواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہہ ہی کہ جب اونگلیاں رکہہ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانیکا ۞ع۞

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَۃِ الْمُؤَذِّنِ

باب ہی بیچ بیان فضیلت اذان کے اور جواب دینے موذن کے **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ ذکر لگے ہوئینگی اب کلام اسمین ہی کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہہ ہی کہ اگر جانے کہ حقوق امامت کے تمام بجا لاویگا تو امامت افضل ہی والا اذان اور علمانے کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت نے بہی اذان کہی ہی یا نہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے اذان کہی ہی اور بعضون نے معنے یہہ کہے ہین کہ حکم فرماکر کہلوائی ہی اوسیکو تعبیر یون کیا کہ حضرت نے کہی جیسیکہ کہتے ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنے حکم کیا بنانے کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح بہی آئی ہی کہ حکم کیا ساتہہ اذان کے واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہی اگر کتنے آدمی اذان کہین حرمت واسطے اول ہی کے ہی یعنے جواب اوسید [illegible] اگر انکی طرف سے اذان سنے واجب ہی جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد مین ہو جواب دینا اذان کا واجب...

اجابت فعل حاصل ہوا اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دیوے یا نہ دیوے اسمین دو قول ہین مختار یہہ ہے کہ نہ دیوے ❀ ح ❀

الفَصلُ الاَوّلُ فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے معاویہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لمبے ہونگے لوگون سے گردنون کے دن قیامت کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے بہت ثواب والے ہونگے اور بعضون نے اسکے یہہ معنے کہے ہین کہ سردار ہونگے موذن اوسدن اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگے کیونکہ جو کوئی امید رکھتا ہے کسی چیز کی لمبی گردن کرکر اوسکو دیکھتا ہے پس لوگ اوس روز رنج مین ہونگے اور یہہ راحت مین منتظر ہونگے اسکے کہ حکم کیا جاوے اونکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نے کہا ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین ❀ ع ح ❀

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰی يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوقت کہ اذان دیجاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بہاگتا ہے شیطان واسطے اوسکے ہوتی ہے آواز ریح کی تاکہ نہ سنے اذان کو پس جبکہ ہو چکتی ہے اذان آتا ہے یہان تک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بہاگتا ہے یہان تک کہ جب ہو چکتی ہے تکبیر آتا ہے تاکہ خطرے ڈالے درمیان آدمی کے اور دل اوسکے کے کہتا ہے یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہے اوس چیز کو کہ نہتا یاد کرتا یعنے پہلے شروع نماز سے قسم یاد کرنے مال کے اور دنیا کے اوسکے اور سیع اور شرا سے یہان تک کہ ہوتا ہے آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** بعضے کہتے ہین کہ گوز مارنا شیطان کا حقیقۃً ہوتا ہے اس لئے کہ وہ بہی جسم رکہتا ہے ہونا اسکا کچھ عجب نہین اور سبب بہاگنے کے اذان سے یہی ہے کہ اوسپر جیسا کہ کہے کو بعضی دفعہ بسبب بوجہ کے یہہ حالت ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان ایک انگلی اپنی کان مین بہر جاتی ہے تا آواز اذان کی نہ سنے اوسکو مشابہت دی ہے گوز کے ساتھ اوسکی بہاگنے کے لیے اور خطرے ڈالتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اوسکے کے یعنے حایل کرتا ہے اوسمین

اور اوسکے دلمین وسوسے اور دلگی ... پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہے کہ سبب اسکا کیا ہی

اور نماز سے نہین بہاگتا اور اذان سے بہاگتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے کلمات اذان مین ایک

اور عظمت رکہدی ہی کہ اوسکو خوف مین ڈالتی ہی ❀ ع ح ❀ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّ

لَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید

خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتے انتہا آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی

چیز مگر کہ گواہی دینگے واسطے اوسکے دن قیامت کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مدے کے معنے نہایت یعنی

آخر کے ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی بہنک کانمین آوے اور یہہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنیوالا کیا کہتا ہی

اور اگرچہ کافی یہہ ہی تہا کہ کہتے نہین سنتے اوسکو موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنیسے مدے بمعنے نہایت کے یہہ فایدہ ہی

کہ جو جن اور انس کہ جنکے کان مین بہنک آواز اذان کی ہی پہنچے گی وہ بہی گواہی دینگے پس جو کہ آواز اذان

کی پاس سے سنینگے بطریق اولی گواہی دینگے اور اسمین رغبت دلائی ہی موذنوں کو آواز بلند کرنے پر تاکہ

گواہ اونکے بہت سے ہون ❀ ع ح ❀ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ

ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ

لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ

وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جبکہ سنو تم موذن کو یعنے آواز اوسکی پس کہو مانند اوسچیز کے کہ کہتا ہی موذن پہر درود بہیجو مجہپر

فراغت کے جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجا ... اوسپر اللہ دس بار

پہر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہی یعنے اعلی درجہ ہی بہشت مین نہین لایق ہی مگر واسطے ایک

بندیکے بندون اللہ کے سے اور امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس ... اسیطے مجہپر

وسیلہ کہ کیفیت اوس مانگنیکی آگے مذکور ہی واجب ہوئی اوسکے لئے شفاعت میری یا روا ہوگی

مانند اسیچز کی کہتا ہی موذن یعنے جسطرح وہ کہتا ہی تم بہی کہو مگر حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کا جواب
طرح دو کہ جو آگے مذکور ہوئیگا اسلئے کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوۃ خیر من النوم کا جواب
بعینہ نہ دو بلکہ کہو صدقت و بررت و بالحق نطقت یعنے سچ کہا تو نے اور صاحب خیر کا ہوا اور سچ
بات بولا تو اور وسیلہ اصل میں کہتے ہیں اوس چیز کو کہ وسیلہ پکڑے بسبب اوسکے طرف ایک چیز کے اور نزدیکی
حاصل کرے بسبب اوسکے طرف اوس چیز کے اور جنت کے اس درجہ کا نام وسیلہ اسلئے رکہا گیا کہ جو کوئی اسمین
پہنچتا ہی ہوتا ہی قریب اللہ سبحانہ کے اور پہنچتا ہی دیدار اوسکیو اور اور درجہ والون کو وہ بزرگیان نہین
ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین اور تو نظار جو از راہ تواضع کے فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلائق کے ہین اور اوس
درجہ کو کون پہنچ سکتا ہی سوا حضرت کے پس حقیقت مین یہہ کہنا یہی یقین سے یعنے یقین ہی کہ وہ مجھے ہی ملیگا

ع ؏ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

حضرت عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک
تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہے موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الہ الا اللہ پہر
جب کہے موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پہر جب کہے موذن حی
[illegible] کہے ایک تمہارا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا
لا حول [illegible] قوۃ الا باللہ پہر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہے موذن
لا الہ الا اللہ [illegible] الا اللہ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نے
بیان اللہ اکبر شروع اذان مین دو ہی بار ذکر کیا اختصار کے لئے سمجہانے مین یہہ ہی کافی ہے

اور اسی لئے اشہد ان لا الہ الا اللہ کو بھی ایک بار ذکر کیا اور معنے لاحول کے یہہ ہین کہ نہین ہوسکتا پھیرنا گناہ سے
مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یہہ کلمہ یہان اسلئے پڑھتے ہین کہ موذن نے خطاب
اور فلاح پر بلایا تو گویا یہہ جواب اسکا دیتا ہی کہ یہہ بڑا ایک امر ہی مین ضعیف ہون متحمل اسکا کب ہوسکتا ہون بغیر
مدد مولی کے کہا ہی نووی نے کہ مستحب ہی جواب دینا موذن کو مانند کہنے اوسکے کے مگر حیعلتین مین یعنے حی
علی الصلوۃ حی علی الفلاح مین کہ اسکے جواب مین لاحول پڑھے اور یہہ جو اسکے جواب مین ماشاء اللہ کان و ما لم یشاء
لم یکن کہتے ہین اسکی کچھ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننے والے پر ہی خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی
خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینے سے اور مانع یہہ ہی کہ پاخانہ مین ہو یا جماع کرتا ہو اور
اسیطرح اور مانع یہہ بھی ہی کہ نماز مین ہو پس جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہہ لے اور کہے صدق دل سے یعنے
یہہ کلمہ صدق سمجھے یا سب اذان کہے صدق سے ظاہر تر یہی ہی اور داخل ہوگا بہشت مین بہشت مین تو ہر مومن داخل
ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہان مراد یہہ ہی کہ داخل ہوگا نجات پانیوالون کے ساتھ مگر شرط یہہ
ہی کہ زبان سے یہہ کہے اور اعتقاد اسکا دل مین رکھے ؀ ع ح ؀ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ
وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اوسوقت کہ سنے اذان
یعنے بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اوسکے کہے یہہ دعاء اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے
یعنے اذان کے اور نماز قائم کے دے محمد کو وسیلہ یعنے درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پہنچا اوسکو مقام
محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تونے اوسکا واجب ہوئی ہی اوسکے لئے شفاعت میری دن قیامت کے روایت
کی یہہ بخاری نے ؀ ف ؀ اذان کو دعاء اسلیے فرمایا کہ وہ بلاتی ہی طرف نماز کی اور ذکر کے اور تامہ اسلیے کہ
یعنے ہمیشہ رہیگی کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلۃ کے کہ جملہ پڑھتے ہین والدرجۃ الرفیعۃ یہہ کسی
روایت مین آیا نہین اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین یعنے اوس مقام مین کہ تعریف کیا جاوے صاحب اسکا یعنی
اور رشک لیجاوین اوسپر تمام خلایق کہ وہ مقام شفاعت ہی تمام عالم حیران و سرگردان ہونگے اور سب انبیا

انبیا اور رسولون سے ہیبت اور دہشت سے دم نہین مار سکیگا اوسوقت آنحضرت جناب باریتعالی مین حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کہلواوینگے اور وعدہ کیا ہی تونے یعنے اس آیت مین عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت مین بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بہی ہی اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتے ہین حدیث کی کتابون مین نہین ٭ ع ح ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوٹتے تہے جوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تہے قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان باز رہتے لوٹنے سے اور اگر نہ سنتے اذان تو لوٹتے پس سنا ایک شخص کو یعنے اوس حالت مین کہ لوٹنے کے لیے گئے تہے کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ اوپر اسلام کے ہی یعنے اسلئے کہ اذان نہین کہتے ہین مگر مسلمان پہر کہا اوسنے گواہ ہوتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو آگ سے یعنے بسبب چہوڑنے شرک کے پہر دیکہا صحابہ نے طرف اوس شخص کے پس ناگہان وہ چرانیوالا تہا بکریون کا روایت کی یہہ مسلم نے ٭ ف ٭ یعنے عادت شریف یہہ تہی کہ کفار کے لوٹنے کو جاتے تو نماز صبح کے وقت تشریف لیجاتے تا امتحان کرین کفر اور اسلام اونکا جیسیکہ کہا انس نے کہ تہے حضرت قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان تو پہر جاتے لوٹنے سے جانتے کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سنتے تو لوٹتے پس انتظار اسی لیئے تہا کہ مبادا اوسمین مسلمان ہو اور انجانی سے اوسکو لوٹین اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہوسکتی ہے اذان کو حضرت نے علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر ایک قوم اذان نہ کہے تو مستحق قتال کے ہوتے ہین اگرچہ سنت ہی لیکن شعار اسلام سے ہی ٭ ع ح ٭ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اوسوقت کہ سنے موذن کو میں بھی گواہی دیتا
ہون میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی اوسکا اور گواہی دیتا ہون میں کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہین
اور رسول اوسکے راضی ہوئے میں ساتھ اللہ کے از روئے رب ہونیکے اور ساتھ محمد کے از روئے رسول ہونیکے اور ساتھ
اسلام کے از روئے دین ہونیکے بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے گناہ اوسکے یعنے چھوٹے گناہ روایت کی یہہ مسلم نے
ف جسوقت موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اوسوقت اس کلمہ کو پڑھے یا بعد تمام ہونے اذان کے مستحب
اخیر ہی کی بات ہی تاکہ جواب اور کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر
بعد اوسکے اسکو پڑھے ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ
شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان
ہر دو اذانون کے نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اوس شخص کے کہ چاہے
روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہی مکرر فرمایا حضرت نے اس جملہ کو تاکیداً
واسطے رغبت دلانیکے نوافل پڑھنے پر درمیان اذان اور تکبیر کے اسلئے کہ دعا رد نہیں کی جاتی ہی درمیان ان دونو کے
واسطے بزرگی اسوقت کے اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادت کا بھی بہت ہوتا ہی اور حاصل یہہ ہی کہ سنت ہے
یہہ کہ نماز پڑھے درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکھے ہین امام ابو حنیفہ نے نفل پڑھنے پہلے مغرب کے بموجب
حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان دو اذانون کے دو رکعتین ہین سوا مغرب کے
اور جو شخص کہ چاہے اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ نماز مستحب ہی واجب نہین ۞ ع ح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ
ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہی اور موذن امانت دار ہی یا الہی ہدایت کر تو اماموں کو
یعنے توفیق دے انکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اور بخش موذنون کو یعنے کمی زیادتی جو ان سے ہو جاوے
اوسکو بخش روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور شافعی نے اور بیچ دوسری روایت شافعی کے ساتھ

ساتہ لفظ مصابیح کے ہی ف امام ضامن ہی یعنی اوٹہا لیتا ہی اپنے پر کار و بار مقتدیون کے یعنی اوٹہا لیتا ہی
قرأة انکی اور قیام کو بہی اگر رکوع مین امام کے ساتہ ملین اور نگاہ رکہتا ہی افعال نماز کے اور گنتی رکعتونکی
اور موذن امانت دار ہی کہ اعتماد کرتے ہین انکی آوازون پر لوگ نمازونکے پڑہنے مین اور روزونکے افطار
کرنے مین ۞ ح ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ
سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان دے سات برس واسطے
طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے چاہنے مزدوری کے لکہی جاتی ہی واسطے اوسکے خلاصی آگ سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن
ماجہ نے وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ
رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ
مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی
عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے راضی ہوتا ہی رب تیرا چرواہی بکریون کے بیچ سر
ٹکڑے پہاڑ کے اذان دیتا ہی واسطے نماز کے اور نماز پڑہتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی
ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکہو طرف اس بندے میرے کے اذان دیتا ہی اور برپا رکہتا ہی نماز کو یعنی
محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اوسپر ڈرتا ہی مجہسے تحقیق بخشا مینے بندے اپنے کو اور داخل کرونگا مین
اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف چرواہی بکریون کے کا اختیار کی ہی اوسنے
کنارہ کشی لوگون سے چہوٹی پہاڑ مین اور کہا ابن ملک نے کہ فائدہ اذان دینے اوسکا یہہ ہی کہ خبردار کرتا ہی
ستکو ساتہ داخل ہونے وقت کے اور گواہی دیگی جو چیز کہ سنیگی اذان اوسکی اور متابعت
سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتہ مسلمانون کے بیچ جماعت اونکے اور مراد اذان سے اعلام عام ہی
یعنی اذان اور تکبیر اور بعضون نے کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑہتے ہین ملائکہ ساتہ اوسکے
اور حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہی مجہسے یعنی کرتا ہی یہہ واسطے ڈرنیکے عذاب سے
نیکی دکہانیکے لئے اور ہمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی اذان اور تکبیر کہنی اکیلیکو ۞ ع ح ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ
يُنَادِيْ بِالصَّلٰوٰتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہونگے اوپر ٹیلے مشک کے
دن قیامت کے ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالیٰ کا اور حق مالک اپنے کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا
اور وہ اوس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہی واسطے پانچون نمازون کے ہر دن اور رات
یعنے ہمیشہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** مراد عبد سے مملوک ہی خواہ غلام ہو
خواہ لونڈی ہو اور وہ ساتھ اوسکے راضی ہین یعنے بسبب اسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون کی اور
ادا بَانکی اور صحت قراءت کی اچھی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثر و نکا ہی کہ جو علم رکہتے ہون اور یہہ
انکو اسلئے ملینگے کہ انہون نے روکا تہا نفسون اپنون کو سختیون طاعات پر اوسکے بدلے مین اللہ تعالیٰ
یہہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرمایگا تا لوگون مین بزرگی انکی معلوم ہو ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ
رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلٰوةً
وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ
اِلٰى قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَقَالَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے والا بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے موافق نہایت آواز کے
اور گواہی دیتے ہین واسطے اوسکے ہر تر و خشک اور حاضر ہونیوالے نماز کے لکہی جاتی ہین واسطے اوسکے پچیس نمازین
اور دور ہوتے ہین اوس سے جو گناہ کہ کئے ہین درمیان دو نمازون کے روایت کی یہہ احمد ابو داود ابن ماجہ نے
اور روایت کی نسائی نے قول کل رطب و یابس تک اور کہا نسائی نے یہہ ہی اور واسطے اوسکے ہی مانند ثواب
اوس شخص کے کہ نماز پڑہی **ف** موافق نہایت آواز اوسکے یعنے جسقدر آواز بلند کرتا ہی مغفرت بہی
وسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہنچاتا ہی یعنے جتنی طاقت تہی وتنی آواز بلند کی تو مغفرت بہی
پوری پاتا ہی اور بعضون نے یہہ معنے کہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوے اور اتنے ہون کہ جہانتک آواز

اور اذان کی پہنچے اوسمیں پہر جاوین تو سب بخشے جاتے ہین اور مراد رطب سے نامی ہی یعنے جو چیز بڑہتی ہی شامل آدمی اور نباتات وغیرہ کے اور یابس سے جمادات مراد ہی یعنے پتہوہی وغیرہ اور طیبی نے لکہا ہی کہ لفظ وشاہد الصلوٰۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنے مغفرت کیجاتی ہی موذن کی اور اوسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر تر ہی میرے یعنے ملا علی قاری کے یہہ ہی کہ عطف اسکا کل رطب پر ہی اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کی طرف پہرتی ہی یا موذن کی طرف اور یعنے اخیر جملہ حدیث کے یہہ ہین کہ موذن نمازیونکا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہہ نماز کی طرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بہلی بات کا باعث ہوتا ہی اوسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنیوالے بہلائی کے ﴿ع ح﴾ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي اِمَامَ قَوْمِي قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى اَذَانِهِ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عثمان ابن ابی العاص سے کہا کہا مینے اے رسول خدا کے مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام اونکا ہی یعنے کیا مینے تجکو امام اونکا اور اقتدا کر تو ساتہہ بہت ضعیف اونکے کے اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوے اوپر اذان اپنی کے مزدوری روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے ﴿ف﴾ اقتدا کر ساتہہ بہت ضعیف اونکے یعنے امامت مین رعایت حال ضعیفون کی کر قرارۃ اور اور ارکان ایسے مت ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چہوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذن کو مزدوری لینی اور علمانے لکہا ہی کہ اگر مزدوری یہہ ٹہرا لین اور گر ایسے بقدر حاجت انکے مسجد یا گہر دین حلال ہوگی پس لائق ہی لوگون کو کہ خبر گیری انکے رہین اور فتاوی قاضیخان مین ہی کہ موذن جو عالم نہو ساتہہ اوقات نماز کے تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس ہیچ مزدوری لینے کے بطریق اولی نہین مستحق ہونگا ﴿ع ح﴾ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سکہایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے یا الٰہی یہہ ہی وقت آنے رات تیری کا اور پیٹہہ پہیرنے دن تیرے کا اور آوازین تیرے پکارنیوالون کے یعنے موذنون کی پس بخش مجکو روایت کی یہہ ابو داود نے اور بیہقی

و عوات تکبیر مین **ف** ظاہر یہ ہے کہ پڑھا جاوے یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے یا اثنا جواب مین پڑھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے ع

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے ابی امامہ سے یا بعضے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کہ تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اونہون نے قد قامت الصلوۃ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا سب باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کے بیچ اذان کے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** مانند حدیث عمر کے یعنی جو کہ پہلی فصل مین پانچوین حدیث گذر چکی ہے حاصل یہ کہ تکبیر کے کلمات کا جواب بھی ویسیہی دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہتے وقت لا حول پڑھی اور قد قامت الصلوۃ کہنے کے وقت اقامہا اللہ و ادامہا کہا ع

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیری جاتی دعا درمیان اذان و تکبیر کے روایت کی یہ ابو داود و ترمذی نے **ف** یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دعا اوسوقت پس دعا کیا کرو اوس وقت مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صحابہ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا مین اور آخرۃ مین اور ظاہر اس عبارۃ سے عام معلوم ہوتا ہے کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلے سے لیکن بہتر یہ ہے کہ متصل اذان کے مانگے ع ح

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِي رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ

اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائین ہین کہ نہین رد کی جاتین یا فرمایا کم رد کی جاتی ہین یعنی نہین رد ہوتین نزدیک اذان کے یعنی وقت شروع ہونے اذان کے یا بعد اوسکے اور دوسری وقت

وقت لڑائی کے یعنے ساتھ کفار کے جس وقت کہ ملین بعضے اونکے ساتھ بعضے کے یعنے جب الجہن قتل و قتال
شروع ہو جاوے اور ایک روایت مین ہین بجای وقت لڑائی اور کت کے یہہ الفاظ اور نیچے مینہ کے یعنے
مینہ مین کھڑا ہوکر دعا کرے روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نے مگر دارمی نے نہین ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ
فَسَلْ تُعْطَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
تحقیق اذان دینے والے بزرگی رکھتے ہین ہمپر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے
ہین موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنے جواب اذان کہے پس سوال کر یعنے جو چاہے دیا جاویگا روایت کی یہہ
ابوداود نے ف بزرگی رکھتے ہین ہمپر یعنے بہ نسبت ہمارے اونکو بسبب اذان کے ثواب زیادہ حاصل
ہوتا ہے پس کیا فرماتے ہو ہمکو کہ بسبب اوسکے لاحق ہوں ساتھ اونکے یہہ غرض اونہون نے کی آگے حضرت کے
جواب فرمایا کہ جس طرح موذن کہے تو بھی اسیطرح کہہ یعنے مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے وقت
لاحول پڑھ جیسے کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجھے مثل اصل ثواب اونکے پہر دعا کر تجکو زیادہ دیا جائیگا
جو فرمایا اوسمین اشارہ ہے اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اوسکے دعا کریگا زیادہ ہوگا فضلت
مین اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اسمین ہی جواب اذان کا اسکے ما ثواب اذان کا پاوے بخلاف اسکے
کہ مشہور ہے لوگون مین کہ وقت حاصل ہوتے اجابت فعلی کے اجابت قولی درکار نہین ۱۲ ح ۵

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ
مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ
وَثَلٰثِيْنَ مِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جس وقت کہ سنتا ہے اذان نماز کو بہاگ جاتا ہے یہانتک
کہ پہنچتا ہے مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چہتیس کوس ہے روایت کی یہہ مسلم نے
ف مراد شیطان سے جنس شیطان ہے یعنے سب یا سردار اونکا ظاہر تو یہی ہے اور حاصل اسکے

مانند کا یہہ ہی کہ شیطان بصلی سے اسقدر دور ہو جاتا ہی کہ جتنا روحا مدینہ سے دور ہی اور ہر اور راوی ہے ابوسفیان

طلحہ بن نافع ہی کہ راوی ہی جابر سے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَعِنْدَ

مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى

الصَّلٰوةِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ

وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علقمہ

بن وقاص سے کہ کہا تحقیق تہا مین نزدیک معاویہ کے ناگاہ اذان دی موذن اونکے نے پس کہا معاویہ نے

جیسا کہ کہا اوس کے موذن نے یہان تلک کہ جسوقت کہا موذن نے حی علی الصلوۃ کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس جب

کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچھے اسکے جو کچھ کہا موذن نے پہر کہا معاویہ

نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسیطرح **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم زیادتی

نادر ہی روایات مین ﴿ع﴾ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہے ہم ساتھ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہڑے ہوئے بلال اذان کہنے لگے پس جب چپکے ہوئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو شخص کہ کہے مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ نسائی نے **ف** جو شخص کہ کہے

مانند اسکے یعنی خواہ جواب دیوے اذان کیمین کہے یا اذان دیوے مین یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل

ہونے جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانیوالون کے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتے موذن کو کہ شہادتین پڑہتا ہی فرماتے

اور مین بہی اور مین بہی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان

محمد رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا یعنی جیسے تو گواہی دیتا ہی مین بہی گواہی دیتا ہوں اور تکرار

بہ لفظ انا کا کہنا واسطے جواب شہادتین کے ہی اسی سے یہہ معلوم ہوا کہ حضرت بہی موذن کا جواب دیا

گواہی دینے کے اپنی رسالت پر مانند تمام امت کے پہر اختلاف ہی اسمین کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کے دیتے تھے

یا مثل واشہد انی رسول اللہ صحیح یہی ہی کہ حضرت مثل گواہی ہماری کے گواہی دیتے تھے جیسکہ اوپر حدیث مین حضرت

معاویہ سے گذرا کہ اونہون نے موذن کے جواب دینے مین واشہد ان محمدا رسول اللہ کہا اور یہہ کہا کہ سنی حضرت سے یونہی سنا ہی

اور تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ کبہی وسطرح فرماتے ہونگے کبہی اسطرح ٭ ع ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ

الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَاْذِيْنِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ

حَسَنَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص کہ اذان دیوے باران برس واجب ہوتی ہی واسطے اوسکے بہشت اور لکہی جاتی ہین واسطے اوسکے سبب

اذان دینے اوسکے ہر روز مین یعنے بدلے ہر اذان کے ساٹہ نیکیان اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیان روایت کی

یہہ ابن ماجہ نے ف تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کے آدہا شاید اسلئے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرتی

حاضرین ہی کیلئے ہوتی ہی اور اذان غائبین اور حاضرین دونون کیلئے یا اذان مین محنت زیادہ

ہوتی ہی اور تکبیر مین کم ٭ ع ٭ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ

الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت اونہین ابن عمر سے ہے

کہ کہا تہے ہم حکم کئے گئے ساتہ دعا مانگنے کے وقت اذان مغرب کے روایت کی بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے

ف شاید کہ دعا وہ ہی جو حدیث ام سلمہ کی ہی اوپر گذری یعنے اللّٰہم ہذا اقبال لیلک آخر تک بَابٌ

باب بیچ بیان کرنے بعضے احکام اذان کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ

فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی

ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات سے پس کہاؤ اور پیو

یہان تک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نے اور تہا ابن ام مکتوم آدمی اندہا نہین اذان دیتا تہا یہان تک

کہ کہا جاتا تہا اوسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کیا یہہ بخاری مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ

انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے ایک پہلے فجر کے رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے ریث یا لیعہ
نزدیک دو موذن مقرر کرنے سنت ہین کہ ایک پہلے فجر کے آدہی رات آخیرمین اذان دیے اور دوسرا بعد فجر کے
اول وقت مین اور حنفی کہتے ہین کہ پہلا موذن سحر کے لئے یا تہجد کے لئے تہا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت
نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کے پس اسی لئے کہتے ہین رات سے اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تو نے یہان ایک
شبہہ وارد ہوتا ہی کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونے صبح کے اذان دیتے تہے تو اوسوقت تک کہنا کیا کیونکر جائز ہوا
جواب یہہ کہ معنے اصبحت کے یہان یہہ ہین کہ صبح نزدیک پہنچی اوسکو مبالغتًا اصبحت کہا ۱۲ ح ۞ وَعَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ
سُحُورِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ
فِي الْاُفُقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کہانے تمہارے سے اذان بلال کی یعنے اسلیئے
کہ وہ رات سے اذان کہتا ہی اور نہ فجر دراز یعنے صبح کاذب ولیکن فجر پہیلی ہوئی سحر کہانا روکے یعنے صبح صادق
روایت کی یہہ مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے ترمذی کے ہین وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا
وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ہہ روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس مین اور بیٹا چچا میرے کا پس فرمایا حضرت نے جسوقت کہ سفر کرو تم دونو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم مین
بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری نے ف شاید کہ یہہ دونو علم و ورع مین برابر تہے اونمین سے بڑے کو امامت کے
لئے فرمایا مراد اکبر سے افضل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت اذان مین شرط نہین ہی لیکن چاہیے یون
کہ موذن عالم ہو ساتہہ اوقات نماز کے اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کے
صحیح کہے ۱۲ ح ۞ وَعَنْهُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا
رَاَيْتُمُونِي اُصَلِّي وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ
لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین مالک سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہو جسطرح دیکہتے ہو تم مجکو نماز پڑہتے اور جب وقت ہو نماز کا

چاہیے کہ اذان کہے تم میں سے ایک تمہارا پھر امام ہو تم میں سے بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

ف بڑا تمہارا یعنی بڑا علم میں ہو یا سن میں اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہے اور مراد سن سے وہ سن ہے کہ اسلام میں
بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائے بہت دن ہوئے وہ جسکا بڑی عمر ہو اوس سے کہ پیچھے اسکے اسلام لایا واقع میں اگرچہ چھوٹا ہو
کیونکہ اکثر ایسکو علم دین کا زیادہ ہوتا ہے ع

وعن ابي هريرة قال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم حين قفل من غزوة خيبر سار ليلة حتى اذا ادركه الكرى عرس وقال
لبلال اكلأ لنا الليل فصلى بلال ما قدر له ونام رسول الله صلى الله عليه وسلم
واصحابه فلما تقارب الفجر استند بلال الى راحلته موجه الفجر فغلبت بلالا
عيناه وهو مستند الى راحلته فلم يستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولا بلال ولا احد من اصحابه حتى ضربتهم الشمس فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اولهم استيقاظا ففزع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اي بلال فقال بلال
اخذ بنفسي الذي اخذ بنفسك قال اقتادوا فاقتادوا رواحلهم شيئا ثم
توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر بلالا فاقام الصلوة فصلى بهم الصبح
فلما قضى الصلوة قال من نسي الصلوة فليصلها اذا ذكرها فان الله تعالى قال واقم
الصلوة لذكري رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھرے جہاد
خیبر کے چلے رات کو یہاں تک کہ جس وقت پہنچی حضرت کو اونگھ اوترے آخر رات کو آرام کے لئے اور فرمایا بلال کو نگہبانی کر
واسطے ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمیں پس نماز پڑہی بلال نے اوسقدر کہ مقدر کی گئی تھی واسطے اوسکے
یعنی تہجد کی نماز جتنی ہو سکی پڑہی اور سو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا
بلال نے اونٹ اپنے سے موہنہ کر طرف فجر کے یعنی جدہر فجر کی مشرق ہی تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئیں بلال پر
آنکھیں اونکی یعنی سو گئے اور وہ تہے تکیہ لگائے ہوئے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحاب میں سے یہاں تک کہ پہنچی اونکو گرمی دہوپ کی پس تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے پہلے جاگنے والے پس گہبرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجہے یعنی کیوں سو گیا پس کہا
بلال نے غالب ہوئی نفس پر میرے یہ وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہارے پر یعنی نیند فرمایا کہینچ لیجاؤ یعنی اونٹ آگے یہاں سے

پس کہینچے اونہون نے اونٹ اپنے تہوڑی دور پہر وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی
نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت نے اونکو صبح کی پس جب پڑہ چکے نماز فرمایا جو شخص بہول جاوے نماز یعنے
وغیرہ کے پس چاہیئے کہ پڑہے نماز جوقت یاد کرے اوسکو پہر تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ قائم کر نماز کو
وقت یاد کرنے میرے کے یعنے یاد کرنے نماز میری کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** خیبر مدینہ سے تین منزل ہے
سنہ سات مین حضرت نے اوسکو گہیرا اور کچہہ اوپر دس روز مین فتحیاب ہوئے اور حضرت نے وہان جو قضا
نماز پڑہی اور سواریون کے کہینچنے کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تہا صحیح بیان کرنے سبب اسکے اختلاف کیا ہے
علماے حنفی کہ وقت طلوع کے قضا پڑہنے کو منع کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ آفتاب بلند ہوجاوے
اور وقت کراہیت نماز کا نکل جاوے اور شافعی قضا اوس وقت مین جائز رکہتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا
یہہ تہا کہ وہ جگہہ شیطان کی تہی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہے اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہے
ظاہر اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعی بموجب قول جدید کے یہی ہے لیکن معتمد
اونکے علماء کے نزدیک بموجب مذہب قدیم کے یہہ ہے کہ اذان کہے قضا کے لئے اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے قضا کیا نماز فجر کو صبح لیلۃ التعریس کے یعنے اوسی شب کی صبح مین ساتہہ اذان اور تکبیر کے اور پڑہی
شیخ ابن الہمام اس باب مین حدیثین مسلم اور ابوداود وغیرہ سے لائے ہین اور کہا کہ جو کچہہ مسلم سے اس قصہ مین
آیا ہے کہ حضرت نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکہتا کیونکہ صحیح ہولی حضرت سے کہ ساتہہ اذان
اور تکبیر کے نماز ادا کی پس معنے فاقام الصلوۃ کے اس حدیث مین یہہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہان
اور اشکال وارد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آنکہین میری سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہے
پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تہا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہوئے جواب دیا گیا ہے کہ دریافت
کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکہونکا ہے پس آنکہین سوتی تہین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تہا
پہر اگر کوئی کہے کہ ساتہہ کشف یا وحی یا الہام کے کیون نہ معلوم ہوا جواب کہا گیا ہے کہ یہہ فعل باری تعالی
ہے اسمین یہی حکمت تہی کہ احکام قضا کے معلوم ہوئے ع ح **وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ
خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

کبھی کہڑے واسطے نماز کے پس نہ کہڑے ہو تم یہاں تک کہ دیکہو تم مجکو کہ نکلا حجرے سے اپنے کی یہہ بخاری مسلم نے ف
فقہا نے لکہا ہی کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوۃ کہے اسوقت مقتدی کہڑے ہوویں شاید کہ یا مراسلئے ہو کہ لانہ حضرت کا
تشریف اسیوقت ہوتا ہوگا ۱۲ ح ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ
فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ
أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور
لازم ہی تمہین آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتہہ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتہہ امام کے پس پورا کرو یعنی بعد
فراغ امام کے اوسکو ادا کرو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہہ بہی آیا ہی پس تحقیق ایک تمہارا
جوقت کہ قصد کرتا ہی طرف نماز کے پس وہ نماز مین ہی یعنی گویا اور ثواب پاتا ف لکہا ہی علما نے کہ علامت سبکی
عقل اور غفلت کی ہی دوڑنا واسطے نماز کے اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ تکبیر اولی پاوے تو پہلے سے مستعد ہونا
چاہئے نہ شتابی کہ محمود نہیں ہی یہہ حضرت شیخ نے لکہا ہی اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے کہ جو کوئی
ڈرتا ہو فوت ہونے تکبیر اولی کے سے وہ جلدی کرے یا نہین پس کہا ہی بعضون نے کہ جلدی کرے کیونکہ حضرت عمر رض نے
سنی تکبیر بقیع مین پس جلدی کی طرف مسجد کے اور بعضون نے اختیار کیا ہی کہ چلے وقار سے بموجب حدیث کے کیونکہ جو
شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہی اور یہہ بات جب ہی کہ نہ واقع ہو اوس سے تقصیر یعنی اگر دیر
کریگا یہہ بات نہین حاصل ہو نیکی انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ جلدی کرے ساتہہ وقار کے نساتھ دوڑنے کے
تا عمل حدیث پر بہی ہوا اور ثواب تکبیر اولی کا بہی ہاتہہ سے نجاوے اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہی اگر جانتا ہی کہ جلدی نکرونگا
تو امام سلام پہیر دیگا اس صورت مین بہی جلدی کر کر شریک ہووے امام کے ساتہہ وَهَذَا الْبَابُ
خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ
وَرَقَدُوا حَتَّى اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ

۳۸۱ فَقَدْ فَزِعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتّٰى يَخْرُجُوا
مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوا حَتّٰى خَرَجُوا مِنْ ذٰلِكَ
الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ يَتَوَضَّؤُا
وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ أَوْ يُقِيمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ
قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هٰذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ
عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي
وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ
إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا
يُهَدَّءُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا روایت ہی زید بن اسلم سے
کہا کہ اوترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کے راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہہ کہ جگا دے اونکو
واسطے نماز کے پس سو گیا بلال یعنے تہوڑی دیر کے بعد بسبب غلبہ نیند کے اور سو گئے لوگ یہان تک کہ جاگے
اوس حال مین کہ تحقیق طلوع ہوا اوپر اونکے آفتاب پس جاگے لوگ یعنے پہلے حضرت جاگے پہر اور اصحاب پس تحقیق
گہبرا گئے یعنے بسبب فوت ہونے نماز کے پس حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ سوار ہووین یہان تک
کہ نکلین اوس جنگل سے اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوے یہان تک کہ نکلے
اوس جنگل سے پہر حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ اوترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال کو کہ اذان
کہے واسطے نماز کے اور تکبیر کہے پس نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ لوگون کے یعنے قضا
کی جماعت سے ادا کی پہر پہرے یعنے نماز سے اور دیکہی گہبراہٹ اونکی پس فرمایا یعنے تسلی کے لئے اے لوگو تحقیق اللہ
قبض کی تہین ارواحین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پہیرتا اونکو طرف ہمارے بیچ غیر اسوقت کے یعنے پہلے اسوقت
کہ آفتاب نہ نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سووے ایک تمہارا غافل ہوکر نماز سے یا بہول جاوے نماز پہر گہبرا کے اوسکی طرف

اوسکے پس چاہئے کہ پڑہے اوسکو جب [illegible] پڑہنا اوسکو وقت اوسکیمین یعنے ساتہہ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کے ادا کرے پہر البتہ [illegible] کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ابی بکر صدیق کے پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کہڑا نماز پڑہتا تہا پس تکیہ لگوایا اوسکو پہر بڑی دیر تک تہپکتا رہا اوسکو جیسے تہپکا [illegible] لڑکا یہان تک کہ سو گیا پہر پکارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کہ خبر دی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو پس کہا ابو بکر نے گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا ہو روایت کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** یہہ راہ مکہ کے اس سے معلوم ہوا کہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان خیبر کے اور مدینہ کے ہوا تہا اور یہہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مین اور لفظ اوکا ان ینادی الصلوۃ او یقیم مین بمعنے جمع کے ہے یا بندہ اوکے یعنے اذان و تکبیر دونونکا حکم کیا یا اوسکے شک کے لئے ہی کہ افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ موید ہی اوسکی روایت ابو داود کی انہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تہا پڑہتا وقت اوسکیمین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہے اسپر کہ جہر کرے نماز جہریہ مین اور سر کرے نماز سریہ مین لیکن اسمین بعض علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہے قضا مین جیکے ہی پڑہنا واجب ہی آدر معنے اضجعہ کے اسندہ ہین یعنے تکیہ لگوایا بلال کو جیسے پہلی حدیث مین لکہا ہی کہ بلال اونٹ سے تکیہ لگا کر سو رہے آور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین پہلے تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالی کے اس جملہ مین ان اللہ قبض ارواحنا اور پہر نسبت کیا اوس غفلت کو طرف شیطان کے جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنے ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے نیند اور نسیان کا اونمین پس قادر کیا شیطان کو اوسپر کے کرنے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کرے قسم تہپکنے وغیرہ سے اور اس حدیث مین اظہار معجزہ کا ہی کہ حضرت نے حال بلال کا بیان فرما دیا اسی لئے حضرت ابو بکر نے تصدیق اوسکی کی کہ اشہد ان [illegible] آخر تک کہا ۱۲ ع ۞ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنون کے واسطے مسلمانون کے روزے اونکے اور نماز اونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنون کے یعنے ثابت ہین موذنون کے ذمے دو چیزین مسلمانون کی تا احتیاط کرین اونکی کہ وہ چیزین

بیہ ہین روزے اونکے اور نمازاونکی کہ اکثی اذان پر روزہ افطار کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین حاصل یہہ کہ موذنونکو
چاہئے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکہین تا لوگونکی ان دونو چیزون مین خلل نہ آوے ۞ ع ح ۞ **بَابُ**
الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ باب بیچ بیان مسجدون کے اور جگہون نماز کے **ف** مراد جگہون نماز سے
نماز سے بیان وہ جگہین ہین کہ نماز اونمین مکروہ ہووے یا نہ مکروہ ہووے چنانچہ بیان اوسکا حدیثون مین آویگا
اور بیچ فضائل مسجد کے حدیثین بہت آئی ہین کچہہ اونمین سے تو مشکوۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچہہ اور کتابون مین
ہین چنانچہ ترجمہ بعض اونکا یہی لکہا جاتا ہی تا مسلمان اوسکی بزرگی معلوم کر کر عبادۃ کرنی اوسمین غنیمت جانین
آیا ہی کہ ابوذر نے اپنے بیٹے سے کہا ای بیٹے میرے چاہئے کہ ہووے مسجد گہر تیرا اسلئے کہ تحقیق مینے سنا ہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے مسجدین گہر متقیون کے ہین پس جسکا ہووے مسجد گہر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطے
اوسکے راحت اور رحمت کا اور گذرنیکا پل صراط پر سے طرف جنت کے اور عبد الرحمن بن معقل سے روایت ہی کہ ہم
حدیث کئے جاتے تہے کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سے بچنے کے لئے اور حضرت عمر رضہ سے روایت ہی کہ مسجدین
گہر اللہ کے ہین زمین مین اور حق ہی زیارت کئے گئے پر یہہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالے اپنے کا یعنے اللہ
زیارت کیا گیا ہی اور جانیوالا اوسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا
اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جگہہ پکڑتا ہی آدمی مسجد مین واسطے نماز کے یا واسطے ذکر اللہ کے
مگر کہ اللہ تعالی نظر کرتا ہی طرف اوسکے ساتہہ مہربانی اور رحمت کے جیسیکہ نظر مہربانی اور رحمت کیساتہہ
دیکہتے ہین اہل غائب کے جبکہ آتا ہی اونپر غائب اونکا اور بعضی حدیثونمین جو جگہہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ
اوس صورتمین ہی کہ ایک جگہہ خاص مسجد مین مقرر کرے اسطرح کہ نہ بیٹہے اور جگہہ سوا اوسکے پس یہہ منع ہی
اگرچہ واسطے ذکر اللہ کے یا نماز کے ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور یہہ جو حدیثین جگہہ پکڑنیکے فضائل مین
آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہہ سکونت کی ٹہراوے نماز کیلئے اور ذکر اللہ کے لئے نہ واسطے اور غرض کے
اغراض دنیویہ سے اور حظوظ نفسیہ سے ۞ ح ع ۞ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ
كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ
وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ**

روایت ہی ابن عباس سے کہا جب داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنے دن فتح مکہ کے دعا کی بیچ
کونون اوسکے سب کو نون مین یعنے چارون کونون مین اور نہین پڑہی نماز یہان تک کہ نکلے اوسمین سے پس جبکہ
نکلے پڑہین دو رکعتین سامنے کعبہ کے اور فرمایا یہہ ہی قبلہ روایت کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے
اونہین ابن عباس سے کہ نقل کی اونہون نے اسامہ بن زید سے **ف** یہہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب
کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونے کے جانب اسکے قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہوینگا
اور یہہ معنے نہین ہین کہ قبلہ یہی آگے کی جانب ہی اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہہ معنے ہین
کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سے معتبر ہی اور اندر نماز درست نہین جیسا کہ امام مالک کہتے ہین بیچ نماز
فرض کے اور سب اہل علم کے نزدیک جائز ہین نفل پڑہنے کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمر رضہ کے اور
اختلاف کیا ہی بیچ فرض کے پس گئے ہین جمہور طرف جواز کے اور منع کیا ہی اوس سے مالک اور
احمد نے ۞ ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ
رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ
عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ
اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نے
یا عثمان نے کعبہ حضرت پر یعنے تا لوگ ہجوم نکرین اور ٹہرے حضرت اوسمین یعنے اور دعا مین مشغول رہے
عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ مینے پوچھا بلال سے جس وقت کہ نکلے بلال یا حضرت کعبہ سے باہر کہ کیا کیا حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے کعبہ مین پس کہا بلال نے کیا ایک ستون بائین اپنے اور کئے
دو ستون داہنے اپنے اور تین ستون پیچہے اپنے اور تہا خانہ کعبہ اوس دن چہہ ستون پر یعنے اب
تین ستون ہین پہر نماز پڑہی روایت کی بخاری مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑہی اور پہلی حدیث سے کہ ابن عباس نے اسامہ سے روایت کی

معلوم ہوا کہ انحضرت نے نماز نہیں پڑہی وجہ تطبیق ان دونو [illegible] حدیثون کی یہہ ہی کہ جب کعبہ مین داخل ہوے اور دروازہ بند کیا اور دعا میں مشغول ہوئے پس دیکہا اسامہ نے دعا مانگتے پہر وہ بہی مشغول دعا مین ہو گئے کسی کونے مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے کونے مین تہے اور بلال قریب تہے انحضرت سے انحضرت نے جو نماز بعد دعا کے پڑہی انہون نے نماز دیکہا اور اسامہ نے نہ دیکہا اس لیئے کہ دور تہے اور دعا مین مشغول تہے اور نماز بہی سبک تہی اور دروازہ بند تہا اور یہہ بہی آیا ہی کہ حضرت نے اسامہ کو باہر بہیجا تہا تا پانی لاوین دیوار کی تصویرون کے مٹانیکے لیئے پس ہو سکتا ہی کہ حضرت نے نماز اوس عرصہ مین پڑہی ہو پس مختار ثابت کرنا ادائے نماز کا ہی نفی اوسکی ۞ح ع۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین کہ یہہ ہی یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوا مسجد حرام کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف سوا مسجد حرام کے کہ اوسمین لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے اس جگہہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہہ ہوتا ہی اسمین چار قول ہین اول یہہ کہ وہ سارا حرم ہی اور دوسرا یہہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب ہمارے سے اور اسیکو اختیار کیا ہی بعض شافعیہ نے ہی اس لیئے کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتہہ فرائض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہہ ہی کہ وہ مکہ ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علمانے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کے وصلوٰۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنی نماز مکہ مین مضاعف ہی لاکہہ درجہ اور چوتہا یہہ کہ وہ کعبہ ہی یہہ بعید ہی سب قولون مین ۞ع۞ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِي هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ باندہو تم کجاوے نکلو مگر طرف تین مسجدون کے یعنی سفر کرو نہیں مگر طرف تین مسجدون کے مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہہ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ منع کیا حضرت نے اختیار کرنے سفر ہر جگہہ کے سوائے ان تین جگہہ کے

جگہونکے کہ پروردگار تعالی نے بسبب زیادتی بزرگی کے اون کو ممتاز اور مخصوص کیا ہی لیکن مقصود یہہ ہی
کہ بطور تقرب اور عبادت کے سوائے ان مواضع کے قصد نہ کرین اور سفر نہ کرین اور اگر کہ حاجت پڑے
مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادائے حقوق وغیرہ کے یہہ بات اور ہی اور سفر ساتہہ اس قصد کے
جائز ہی لیکن سفر کرنے مین واسطے زیارت قبور صالحین کے اور واسطے پہنچنے کے مواضع متبرکہ مین اختلاف
ہی بعضے مباح کہتے ہین اور بعضے حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نے یہہ معنے کیے ہین کہ قصد کرنا
بطریق نذر کے سوائے ان تین جگہونکے درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدونکے واجب نہین ہوتا
وفا اوسکا اور بعضون نے کہا ہی کہ کلام مساجدین ہی یعنے کسی مسجد کے لئے سوائے ان تین مسجدون کے سفر جائز
نہین اور اور مواضع سوائے مسجدون کے خارج ہین مفہوم اس کلام کیسے اور کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہ
مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہونکا اور سفر انکیکا ہی کہ متبرک تین مقامات کے ہین یعنے اگر
سفر کرین تو طرف ان تین مسجدونکے کرین اور بغیر انکے مشقت کہینچنی بیفائدہ ہی نہ یہہ کہ سفر سوائے ان تین جگہون کے
درست نہین ع اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے بیچ بیان
معنون اسحدیث کے لکہا ہی ترجمہ اونکے کلام کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین تہے اہل جاہلیت قصد کرتے تہے
مکانات معظمہ کا کہ اپنے گمان مین اون مکانات کو بزرگ جانتے تہے اور زیارت کرتے تہے اور برکت
حاصل کرتے تہے اور اسطرح کے قصد کرنے مین اور بزرگی جاننے مین تحریف اور فساد اسقدر ہی کہ نہین
پوشیدہ سو بند کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فساد تا نہ مل جاوین غیر شعائر ساتہہ شعائر کے اور نہو جاوے
وسیلہ واسطے عبادۃ غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے یہہ ہی کہ قبر اور جگہہ بندگی کرنے کسی ولی کی اولیا مین سے
اور کوہ طور سب برابر ہین بیچ اسی منع کے یعنے ان سب چیزون کی طرف سفر کرنے انتہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ
الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان گہر میرے کے اور منبر میرے کے ایک باغ ہی باغون بہشت کیسے اور منبر میرا اوپر حوض میرے
کے ہوئیگا بہشت کی بیچ تابعی سے ف یعنے جو کوئی عبادۃ کریگا اس جگہہ مین کہ درمیان گہر میرے کے اور
منبر میرے کے ہی پہنچیگا روضہ باغ کے باغون بہشت کیسے اور جو کوئی لازم کریگا عبادۃ نزدیک منبر کے

ہوویگا دن قیامت کے حوض کوثر پر سے اور کہا امام مالک نے حدیث باقی ہی ظاہر اپنے پر اور روضہ یعنی ٹکڑہ ہی یعنی یہہ جگہہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سے اور پہر عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کے اور کہا تورپشتی نے کہ نام رکہا گیا ہی اس جگہہ کا روضہ ہے کہ زیارت کرنیوالے حضرت کی قبر کے اور وہانکے رہنے والے ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتے ہین اوسمین عبادۃ اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہے دوسری پس اطلاق روضہ کیا جیسے حلقون ذکر کے کو ریاض جنۃ ﴿س﴾ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادے بہی اور سوار بہی پس نماز پڑہتے اوسمین دو رکعتین ﴿ف﴾ قبا نام ایک جگہہ کا ہی تین کوس مدینہ منورہ سے حضرت جب مکہ سے ہجرت کر مدینہ مین تشریف لائے مدینہ کے داخل ہونے سے پہلے ایک مسجد اوسمین بنائی اوسکو مسجد قبا کہتے ہین پس اوسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجاکر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو پڑہتے تہے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کے سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑہنی مسجد قبا مین مانند عمرہ کے ہی اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ دو رکعتین پڑہنی مسجد قبا مین محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ جاؤن مین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اوس ثواب کو کہ قبا مین ہے البتہ جاوین طرف اوسکے جگر اونٹون کے یعنی دور دراز سے مشقت سفر کی اوٹہا کر آوین ﴿ح ع﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محبوب زیادہ مکانونکی شہرون مین طرف اللہ کی مسجدین اونکی اور بہت مبغوض مکانون شہرونکے طرف اللہ کے بازار اونکے روایت کیا ہی مسلم نے ﴿ف﴾ مسجدین جگہہ عبادۃ کی ہین اسلئے اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اونکو یعنی مسجد والونکو خیر پہنچاتا ہی اور بازار جگہہ افعال شیاطین کی ہی یعنی حرص اور طمع اور خیانۃ اور غفلۃ اور جہوٹہ کی اسلئے اونکو

اونکو مبغوض رکھتا ہے یعنی اونکے بنانے والونکو برائی پہنچاتا ہے یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہے کہ بت خانے اور شراب خانے
اور بھلے بدترین بازار سے اونکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہہ کہ بازارونکے رکھنے کے لیے شارع کی طرف سے حکم
اور انچیزون کے رکھنیکا حکم ہی نہیں پس جو چیزین کہ کہنی جائز ہین اونمین بازار مبغوض تر ہے ۱۲ ع ۰ وعن
عُثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا
فى الجنة متفق عليه اور روایت ہے عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
بناوے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہے اللہ واسطے اوسکے گہر بہشت مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف
واسطے خدا کے یعنی خالص اوسیکی رضامندی کے لیے بناوے نہ واسطے دکہانے سنانے لوگون کے
اسیلیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی لکہے نام اپنا مسجد پر یہہ دلیل ہے اوپر عدم اخلاص اوسکے اور کہا طیبی نے کہ تنکیر مسجد
تقلیل کے لیے ہے یعنی اگرچہ چہوٹی سی مسجد بناوے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گہونسلے بٹیر کے
یہہ مبالغہ ہے چہوٹی اور تنگی مین ۱۲ ع ۰ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من غدا الى المسجد او راح اعد الله له نزله من الجنة كلما غدا او راح متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے اول روز مین طرف
مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے مہمانی اوسکی بہشت مین سے جب جاوے اول روز کو یا آخر
روز کو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یہہ اشارہ ہے اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہے ضیافت کرتا ہے
وہ زیارت کرنیوالون اپنے کی اور محروم نہیں چہوڑتا مسجد مین جانیکے وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہئین
اونمین سے ایک یہہ بہی ہے چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کے تفصیل سے
ہو چکا ہے ح ۰ وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اعظم الناس اجرا فى الصلوة ابعدهم فابعدهم ممشى والذى ينتظر
الصلوة حتى يصليها مع الامام اعظم اجرا من الذى يصلى ثم ينام
متفق عليه اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے لوگون مین
ازروے ثواب کے بیچ نماز کے جو دور اونکا پہر دور اونکا ازروے چلنے کے یعنی جسکا گہر دور ہوگا مسجد سے
اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑہے ساتہ امام کے بڑا ہے

ازروے ثواب کے اس شخص سے کہ نماز پڑہے پہر سو رہے روایت کی ہے بخاری مسلم نے ف یعنے جو کوئی تنہا
کرے نماز کو تاکہ پڑہے اوسکو ساتھ امام کے ثواب بہت پاتا ہے اوس سے کہ پڑہ کر سو رہے اور انتظار امام کا
نکرے اگرچہ وقت نماز ہی مین پڑہے اور اگر کوئی جہوٹی جماعت کے ساتھ پڑہ لے یا اوسکے ساتھ پڑہ لے
کہ حق امامت کا نہیں ادا ہی اور دوسرا انتظار جماعت کثیر کا کرے اور ساتھ اوسکے ادا کرے کہ حق امامت کا
اوسکا ہی ایسی قیاس بہت ثواب پاتا ہے پہلے سے خصوصا یہہ سبب کسل کے کرے ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ
فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ
الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ
تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہا کہ خالی ہوے گہر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہہ کہ اوٹہ آوین نزدیک مسجد کے پس پہنچی یہہ خبر نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اونکو حضرت نے کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تم ارادہ رکہتے ہو کہ نقل کرو یعنے اوٹہ آؤ
نزدیک مسجد کے کہا اونہون نے کہ ہان اے رسول خدا کے تحقیق ارادہ کیا ہم نے یہہ پس کہا اے بنی سلمہ گہرون
اپنے ہی مین رہو لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے گہرون اپنے ہی مین رہو لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے روایت کی
مسلم نے ف بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین سے وہ حضرت کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے کچھہ گہر خالی ہوے سبب مر جانے رہنے والون
اونکے یا اور جا رہنے کے تو اونہون نے آرزو کی مسجد کے پاس آرہنے کی حضرت نے
جتنا دور رہوگے وہان سے آنے مین قدم بہت رکہوگے نامہ اعمال مین لکہے جاوینگے اور باعث زیادتی ثواب کے
ہونگے ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ
اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ
قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ
اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ
دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ
بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ

ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ مین رکہیگا اونکو اللہ بیچ سایہ اپنے کے اوس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اوسکا لگا ہوا ہے مسجد مین جسوقت کہ نکلتا ہے اوس سے یہانتک کہ پہر جاوے طرف اوسکے اور چوتہے وہ شخص کہ محبت رکہتے ہین آپسمین واسطے اللہ کے اکہٹے ہوتے ہین اوسیکی محبت مین اور جدا ہوتے ہین اوسیکی محبت مین یعنے حاضر و غائب خالص محبت رکہتے ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہے اللہ کو تنہا پس بہتی ہین انکہین اوسکی اور چہٹا وہ شخص ہے کہ بلایا اوسکو ایک عورت نے کہ صاحب حسب اور جمال کی ہو یعنے بارادۂ بد بلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچہہ صدقہ پس چہپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتہ اوسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے ہاتہ اوسکینے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف سایہ مین رکہیگا یعنے داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکہیگا سختیون آخرت کیسے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد سایہ سے سایۂ عرش کا ہے اور آخر جملے کے معنے یہہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ شخص کہ بائین طرف اوسکے ہوتا ہے اوسچیز کو کہ خرچ کرتا ہے دائین طرف اپنے اور بعضون نے معنے اسکے یہی لکہے ہین جوکہ صاحب ترجمہ نے لکہے ہین یعنی یہہ کنایہ ہے کمال پوشیدگی سے ۱۲ س ح ؕ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَفِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہین ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اوپر نماز اوسکیکے کہ گہر مین پڑہے اور بازار مین یعنے دوکان وغیرہ مین کہ بیچ اوسکے بیٹہا ہے اور یہہ اوسواسطے کہ جسوقت ... کیا پس اچہا وضو کیا یعنے بانہایت شرائط اور

اداب کے پہر کلام طرف مسجد کے نہ نکالا اوسکو مگر نماز نے یعنے خاص نماز ہی کیلیے نکلا کچہہ اور غرض نہیں ہی نہیں رکہتا کوئی قدم
مگر بلند کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتہہ اوس قدم کے درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اوس سے بسبب اوسکے گناہ پس
جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ہمیشہ بہیجتے ہین فرشتے دعا کرتے اوسکو جبتک کہ بیچ نماز کی جگہہ اپنی کے ہے یا الہی بخشش کر
اوسپر یا الہی رحم کر اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جبتک منتظر ہی نماز کا اور بیچ ایک روایت کے
فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روکنے والی اوسکو اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتونکے
یا الہی بخشش واسطے اوسکے یا الہی قبول توبہ کر اوسپر جبتک کہ نہ ایذا دے اوسمین کسی مسلمان کو زبان سے یا ہاتہہ سے
جبتک کہ نہ وضو جاوے بیچ اوسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب
ہوگا کہ جماعت سے پڑہے اور مسجد مین پڑہے اور معنے آخر حدیث کے یہہ ہین کہ ملائک دعا کرتے ہین جبتک
کہ کسیکو ایذا نہ دے کیونکہ یہہ حدث معنوی ہی اسلیے اسکے بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جبتک کہ نہ وضو ٹوٹے
یعنے اگر کسیکو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتے دعا نہین کرنیکے اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فضیلت
مترتب ہی اسپر کہ مصلی نماز پڑہ کر وہین بیٹہا رہے اور اگر نماز پڑہ کر اور جاے جا بیٹہے یہہ فضیلت فوت ہوتی
ہی اور بعضے مشائخ کہ نماز پڑہ کر گوشہ مین جا بیٹہتے ہین واسطے خوف تشویش وقت کے اور ریا کے
اگرچہ نیت صحیح ہی اور اوسمین فضیلت ذکر و تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹہے رہنے کی بیچ جگہہ نماز کے
نہین حاصل ہوتی ہی ۱۲ ح ❀ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا
خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی اسید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ کہے یا الہی
کہول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے پس چاہیے کہ کہے یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے فضل تیرا
روایت کی یہہ مسلم نے **ف** دروازے رحمت کے کہول بسبب برکت اسکے یعنی یا بسبب توفیق دینے نماز کے
اسمین یا بسبب کہولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہی کہ بعد نکلنے کے نماز سے اوسکی
طلب کو جاتا ہی ۱۲ ح ❀ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور

اور روایت ہی ابی قتادہ سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین
پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پہلے بیٹھنے سے روایت کی بخاری مسلم نے **ف** یہ حدیث سند شافعی کی ہی
بیچ واجب ہونے تحیۃ المسجد کے اسلیے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ امر وجوب کیلیے ہی اور ہمارے نزدیک مستحب ہی اور امر استحباب
کے لیے ہی ح **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ**
مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے سفر سے مگر دن کو چاشت کے وقت
پس جس وقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین پس نماز پڑھتے اوسمین دو رکعتین پھر بیٹھتے اوسمین روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** بیٹھتے مسجد مین تا لوگ
سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہی مسجد مین بیٹھنا وقت آنیکے سفر سے گھر مین جانے سے پہلے ح
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ
فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ سنے کسی کو کہ ڈھونڈھتا ہی کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیے کہ کہے نہ پھیرے اوسکو اللہ تجھ پر یعنی نہ یاد دیوے
پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** [illegible] اور چاہیے کہ مسلمان کو ہی خبر
اپنی شے یاد اور اگر ایسے ہی جاتے [illegible] اور پھر ایسی حرکت کرے بعد منع ہو اور داخل ہی اسمین ہر امر کہ مسجد نہین بنائی گئی ہی
اوسکے لیے مانند خرید فروخت وغیرہ کے اور اسیطرح بعض سلف کروہ نہین رکہتے ہیں تصدق کرنا مسجد مین سوال کرنیوالے پر ح سند **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ
مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہاوے اس درخت بدبودار مین سے یعنی لہسن یا پیاز پس نزدیک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق
فرشتے ایذا پاتے ہین اوس چیز سے کہ ایذا پاتے ہین اوس سے آدمی روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنی جیسے بدبودار چیز سے آدمیونکو
ایذا ہوتی ہی ویسی ہی فرشتونکو بھی ایذا ہوتی ہی پس لہسن یا پیاز کہا کر مسجد نہ آیا کرے کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہی وہ ایذا پاوینگے
اور اسمین داخل ہر چیز کہ بدبو رکہے خواہ قسم کہانے سے ہو یا غیر اوسکے سے یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کے
اور [illegible] مجلسونکا ہی یعنی مجلس وعظ اور پڑھنے پڑھانے اور حلقے ذکر کے اور مانند انکے [illegible]
[illegible] ح **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ**

خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تہوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اوسکا دفن کردینا اوسکا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یعنے مسجد مین تہوکے نہین
اور اگر اتفاقا ایسی حرکت ہو ہی جاوے تو دفعیہ اوسکے گناہ کا یہہ ہی کہ اوسکو دفن کردیے ع ح ۵ وَعَنْ اَبِیْ
ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُہَا وَسَیِّئُہَا فَوَجَدْتُ
فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِہَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِہَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ
فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجہہ پر
عملات میری امت کے نیک اور برے اوسکے پس پایا مین بیچ نیک عملون اوسکے موذی چیز کہ دور کی جاوے راہ سے اور پایا مین بیچ برے عملون
اوسکے تہوک کہ مسجد مین ہو نہ دفن کیا جاوے روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَہٗ فَاِنَّمَا یُنَاجِی اللّٰہَ مَا دَامَ
فِیْ مُصَلَّاہُ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ فَاِنَّ عَنْ یَمِیْنِہٖ مَلَکًا وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ
قَدَمِہٖ فَیَدْفِنُہَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ کہڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ تہوکے
آگے اپنے پس سوا اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ سے جب تک کہ نماز کی جگہہ اپنی مین ہی اور نہ تہوکے داہنے اپنے
اسواسطے کہ داہنے اوسکے فرشتہ ہی اور چاہیے کہ تہوک ڈالے بائین اپنے یا نیچے پانو اپنے کے پہر دفن کرے اوسکو اور روایت
ابی سعید کی مین یون ہی کہ نیچے قدم اپنے کے کہ بایان ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اسمین اشارہ ہی کہ مصلی کے
ساتہہ اوس شخص کے سرگوشی کرتا ہی مالک اوسکا پس واجب ہی اوسپر رعایت ادب کی کہ ودہر تہوکے نہین اگرچہ اللہ تعالی
پاک ہی جہت سے اور مراد فرشتے سے یا تو فرشتہ ہی سوا کرام کاتبین کے کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کے واسطے تائید اور الہام
مصلی کے اور واسطے آمین کہنے کے دعا اوسکی پر پس واجب ہوا اوسپر کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا زیادہ کرام کاتبین سے
کیونکہ ہر وقت ساتہہ رہتے ہین یا احتمال ہی کہ مراد اوس سے کراما کاتبین ہین خاص کیا داہنی طرف والے کو
واسطے آگاہ کرنیکے اسپر کہ وہ افضل ہی بائین طرف والے سے رتبہ مین جیسکہ داہنی طرف افضل ہی بائین
طرف سے اور فرشتہ رحمت کا افضل ہی فرشتہ عذاب کے س ح ۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا

قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیماری اپنی کے کہ نہیں اوٹھے اوس سے یعنے تندرست نہیں ہوئے اوس سے انتقال ہوا اوسمین لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین اونہون نے قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اجل نزدیک پہنچی اور ڈرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسے کہ یہود و نصاری انبیا کی قبرون کو سجدہ کرتے ہین آگاہ کیا اسکے منع ہونے پر ساتھ لعن کرنے یہود و نصاری کے کہ قبرون انبیا کو سجدہ گاہ کیا تہا اور یہہ سجدہ کا کرنا دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اونکی رکہین جیسے کہ بت پرست بت پوجتے ہین دوسرے یہہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولی کی رکہین لیکن اعتقاد یہہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرونکی طرف نماز مین عبادت حق کی ہی اور موجب قرب اور رضا اوسکیکا ہی یہہ دونو طریق غیر مشروع اور ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہی اور دوسرا حرام ہی اسلئے کہ اوسمین شریک کرنا اس نبہ خدا کے ہوتا ہی اگرچہ شرک خفی ہی اور لعنت دونو پر ہوتی ہی اور نماز پڑہنی طرف قبر نبی کے یا مرد صالح کے واسطے تبرک اور تعظیم کے حرام ہی اور کسیکو اسمین خلاف نہین ۱۲ ح ❀ یہہ مضمون مختصر لکہا گیا ہی جو تفصیل دیکہا چاہے اور شروح مین دیکہے وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تہے پہلے تمہارے پکڑتے تہے قبرون انبیا اپنے کو اور نیکبختون اپنے کو سجدہ گاہ خبردار پس نہ پکڑو قبرونکو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سے روایت کی یہہ مسلم نے ❀ س ❀ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کرو بیچ گہرون اپنے کے بعضی نماز فرض سے اور نہ پکڑو گہرون کو قبرین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** یعنے گہر مین نہ پڑہو یا مراد یہہ ہی کہ قبرونکو مانند گہرونکی نکرو یعنے جیسے کہ کسیکو کچہہ حاجت ہوتی ہی تو چلا جاتا ہی گہرمین واسطے اوسکے اسیطرح کسیکو کچہہ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا ہوا چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے چاہیے مانگنے یہہ ہی کہ جیسے مقبرہ مین نماز نہین پڑہتے اسیطرح گہرکو نکرو کہ گہر مین کچہہ نماز نہ پڑہو بلکہ گہر مین بہی نفل پڑہو

نماز پڑہا کرو اسی واسطے گہر و نمین نماز پڑہنی بہتر ہی سوا فرضون کے ۞ مولانا ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ حدیث ہی مدینہ والون کے حق مین اور اونکے جنکا قبلہ مدینہ کے موافق ہی کہ وہان قبلہ جانب جنوب کے ہی پس مشرق اور مغرب کے درمیان مین پڑتا ہی ۞ ح ۞ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاهُ وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَکُمْ فَاکْسِرُوْا بِیْعَتَکُمْ وَانْضَحُوْا مَکَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌ وَالْحَرَّ شَدِیْدٌ وَالْمَاءَ یَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُهٗ اِلَّا طِیْبًا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی طلق بن علی سے کہا نکلے ہم جماعت قصد کرنیوالے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی ہمنے اونسے یعنی بیعت اسلام کی اور نماز پڑہی ہمنے ساتہہ اونکے اور خبر دی ہمنے اونکو کہ بیچ زمین ہمارے کے بیعہ ہی واسطے ہمارے پس مانگا ہمنے حضرت سے بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا حضرت نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی بقیہ پانی وضو کیسے بعد وضو کے کلی کی پہر ڈالا اوسکو واسطے ہمارے چہاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جوقت پہنچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنا اور چہڑک دو اوس جگہہ اس پانی کو یعنی تا انوار اور برکت دین کے وہان پہیل جاوین اور بناؤ اوسکو مسجد یعنی اوسکی جگہہ مسجد بناؤ کہا ہمنے تحقیق شہر ہی دور اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑہاؤ اوسکو اور پانی سے پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اوسکو مگر پانی اور برکت روایت کی یہہ نسائی نے **ف** بیعہ کہتے ہین نصاری کے عبادت خانہ کو یہہ قوم نصاری تہے جب یہ لوگ تو چاہا کہ اوسکو توڑ ڈالین اور اوسپر پانی تبرکا چہڑکین چنانچہ جملہ فاستوہبناہ مین بیان اسکا ہی اور یہہ جو زیادہ کریگا اوسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چہاگل مین ہی زیادہ نہین کریگا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہی مگر برکت کو یا یہہ پانی جو ڈالا ہی اوسمین سے پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خود خشک ہوجاویگا تو نہین او پانی ملا لینا برکت زیادہ ہوئیگی اور اسمین حدیث مین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تبرک کرنا پانی زمزم وغیرہ اور لیجانا اوسکو

اوسکو اور شہرونمین بطور تبرک کے اور پیہہ وپاس کیا جاتا ہی تبرک کرنا جوتے علما اور مشائخ کیکو نسلم و پہنے ہے اون کے
کپڑے کو یعنی یہہ جائز ہی بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نکرے یعنی اونکو تبرک سمجہکر پوجنے نلگے اور تعظیم زیادہ از حد کرے
ہیہ ح س وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ
فِي الدُّوْرِ وَاَنْ يُنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کے محلّون مین اور یہہ کہ پاک
کیجاوین اور خوشبوئی لگائی جاوین روایت کی یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نے ف ان چیزون کے کرنے مین
غیت تعظیم اوس جگہہ کی کرنے اور حرمت کرنے کہ ملائکہ اور مومن خوش ہونگے اسکی پاکی اور خوشبو سے ح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ
الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے نہین حکم کیا گیا مین
سے بہت بلند کرنے اور زینت کرنے مسجدون کے کہا ابن عباس نے البتہ زینت کروگے اونکی جیسے زینت کی یہود
اور نصاریٰ نے روایت کی یہہ ابوداود نے ف زخرف اصل مین کہتے ہین طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش
کرینگے اور سونا چڑہاوینگے مسجدونپر یہہ بات کہی ابن عباس نے واسطے خبر دینے کے فعل آدمیون کے بعد آنحضرت کے
بسبب عادت نفسون کے اور بعضے متاخرون نے اسکو جائز کہا ہی اور کہا ہی کہ لوگ گہرونکو بلند اور مزین اور مطلا
کرتے ہین اور ہم اگر مسجدین سیتہ لکڑی اور مٹی کے بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم
ہون اور مسجد حضرت کے زمانہ مین اینٹون کی اور کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون کہجور کی لکڑی کے تہے پہر
حضرت عمر نے اسیطرح بنائی پہر حضرت عثمان نے متغیر کیا اوسکو بہت بڑہائی اور دیوار اور ستون اوسکے
پتہر نقش دار کے بنائے اور چہت سال کی ح س وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے
تحقیق علامتون قیامت لیسے ہی یہہ کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین روایت کی یہہ ابوداود نسائی دارمی ابن ماجہ نے
ف یعنے بڑی بڑی مسجدین بناوینگے اور آراستہ کرینگے اونکو بطریق فخر اور ریا کے تا لوگ اونکی تعریف کرین ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِيْ فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ أَوْ اٰيَةٍ أُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی اونہین انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روبرو کئے گئے مجہ ثواب امت میری کے یہان تک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا کہ نکالے اوسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کئے گئے مجہ گناہ امت میری کے پس نہین دیکہا مینے کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کے سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اوسکو ایک شخص پہر بہلا دیا اوسکو روایت کی یہ ترمذی ابو داودنے ف یعنے سورۃ یا آیت قرآن کی ایک شخص نے سیکہی تو بڑی نعمت اسکو ملی تہی پہر اسنے جو بہلا دی ناشکری کی اوس نعمت کی کہ قدر اوسکی نجانی اور بہلا دی پس بڑا گناہ گار ہوا ۱۲ ہ س

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ

اور روایت ہی بریدہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والوں کو بیچ اندہیروں کے طرف مسجدونکے ساتھ پورے نور کے دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی ابو داودنے اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے اور انس سے ف یہہ اشارہ ہی اس آیہ پر نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا یعنے دوڑتا ہوگا نور آگے مومنون کے اور داہنے اونکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لئے نور ہمارا ۱۲ ہ س

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکہو تم ایک شخص کو کہ خبرگیری کرتا ہی مسجد کی پس گواہی دو واسطے اوسکے ساتھ ایمان کے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہی کہ نہین آباد کرتا مسجدون اللہ کیکو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ دارمی نے ف خبرگیری کرتا ہی یعنے محافظت کرتا ہی اور مرمت کرتا ہی اور جہاڑو دیتا ہی اور نماز اوسمین پڑہتا ہی اور عبادت اور درس علوم دینی مین مشغول رہتا ہی اوسکے لئے گواہی دو کہ وہ مومن ہی

کہ وہ موٴمن ہی ؂ ح ٭ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ
فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ
ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارًا لِّلصَّلٰوةِ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ؂ اور روایت ہی عثمان بن مظعون سے کہا ای رسول خدا کے اذن دو واسطے ہمارے بیچ
خوجہ ہونیکے یعنے تا خطرہ زنا کے جاتا رہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہم مین سے یعنے طریقہ سنت ہمارے پر
جو شخص کہ خوجہ کرے کسیکو یا خوجہ کرے اپنے تئین تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکہنا ہی یعنے اوس سے شہوت جاتی رہتی ہی
پہر عرض کیا عثمان نے اذن دو واسطے ہمارے بیچ سیر کرنے کے فرمایا تحقیق سیاحت میری کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کے
پہر عرض کیا کہ حکم دیجئے مجکو بیچ رہبت کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹھنا مسجدون بیچ واسطے
انتظار نماز کے روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** سیاحت میری کی جہاد ہی یعنے چلنا اور پہرنا زمین مین کہ موجب
واسطے جہاد کے چلنا پہرنا ہی اور یونہی پہرنا زمین بیچ بیہودہ جیسکہ بعضے فقیر پہرتے ہیں بے فائدہ ہی پہر اذن چاہا
رہبت مین یعنے جیسکہ بعضے اہل کتاب کرتے ہیں کہ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور شغل دنیا کے اور لذتیں اوسکی
بالکل چہوڑ دیتے ہیں اور عورتوں کے پاس نہین جاتے اور سب لوگونسے اور سب چیزوں سے یکسو ہوتے ہیں کہ یہہ کام کر
رہبت ہیں اور اونکے کرنیوالون کو راہب کہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ رہبت میری امت کا مسجدونمین بیٹھنا ہے
واسطے انتظار نماز کے کہ سب لوگونسے اور سب طرف سے مونہہ پہیر کر متوجہ پروردگار کے ہوکر بیٹھتا ہی اور وہ
رہبت کہ راہب کرتے ہیں کچہہ نہین ہی اور انجام اوسکا اچہا نہین ؂ ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي اَحْسَنِ
صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ
... بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ
نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ

وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ
وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ
خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ
فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ
الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ
لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عائش سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا مینے پروردگار اپنے کو بیچ بہترین صورت کے فرمایا اللہ تعالے
نے کسبیچ میں گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقرب میں کہا مینے کہ تو دانا تر ہے کہ وہ کونسے عمل ہیں فرمایا پیغمبر خدا نے پس رکہا اللہ تعالے
نے اپنا ہاتہہ درمیان مونڈہوں میرے کے پس پائی مینے سردی اوسکی درمیان سینے اپنے کے پس جان لی مینے وہ چیز
کہ تہی بیچ آسمانوں اور زمین کے اور پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور اسیطرح سے دکہلایا ہمنے ابراہیم کو تصرف آسمانوں کا
اور زمین کا اور تاکہ ہووے یقین کرنیوالوں میں سے روایت کی یہہ دارمی نے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے باسناد اسی
حدیث کے ساتہہ اختلاف بعضے لفظوں کے اونہیں عبد الرحمن سے اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا
ترمذی نے اوسمین یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے بعد دینے علم کے پہر سوال کیا کہ ای محمد کیا جانتا ہی تو کہ بیچ کسبیچ کے
گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقرب میں کہا مینے کہ ہان جانتا ہون گفتگو کرتے ہیں کفارات میں یعنے اون اعمال میں کہ گناہ
اونسے جہڑتے ہیں اور گناہ جہڑتے ہیں بیٹہے رہنے سے مسجدوں میں بعد نمازوں کے یعنے واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے
انتظار نماز دوسری کے اور جہڑتے ہیں پیادہ چلنے سے طرف جماعتوں کے اور پورا پہنچانے پانی وضو کیے اوپر اعضا
ناخوشی میں یعنے حالت بیماری یا سردی میں اور جسنے کیا یہہ زندہ رہیگا ساتہہ بہلائی کے اور مریگا ساتہہ بہلائی کے
اور ہوگا پاک گناہوں اپنے سے مانند اوس دن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے اور فرمایا اللہ تعالی نے ای محمد جسوقت کہ
پڑہ چکے تو پس کہہ یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجہسے کرنا نیکیوں کا اور چہوڑنا برائیوں کا اور دوستی مسکینوں کی
یعنے میں اونکو دوست رکہوں یا وہ مجہے دوست رکہیں اور جسوقت ارادہ کریتو ساتہہ بندوں اپنے کے فتنہ کا یعنے
گمراہی کا یا سزا پہنچانیکا پس اوٹہا مجکو طرف اپنے بغیر فتنہ کے یعنے غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے واسطے زیادہ

زیادتی تعلیم پیغمبر آپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے اونہون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنے وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندہ کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہی پہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنے ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کہلانا کہانیکا اور نماز پڑہنی رات کو اوس وقت کہ لوگ سوتے ہون اور لفظ احدیث کے جیسے مصابیح مین ہین نہین پایا مینے اونکو عبد الرحمن سے مگر شرح السنۃ مین

ف اگر یہہ دیکہنا اللہ تعالی کو خواب مین تہا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچہہ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبہی غیر شکل دار کو شکل دار دیکہتا ہی اور شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہہ دیکہنا بیداری مین تہا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہو گی اسمین تاویل کرنی مراد ساتہہ صورت کے صفت ہی کہ تجلی کی ساتہہ صفت جمال اور لطف و کرم کے اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسے کہ کہتے ہین صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ کی ایسی ہی اور جائز ہی کہ پہیرین معنے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے دیکہا مینے رب اپنے کو اور مین اچہی صورت مین تہا آخر تک مین بحث کرتے ہین یعنے کونسے عمل ہین کہ فرشتے اونکی فضیلت مین بحث اور گفتگو کرتے ہین یا اونکے لیجانے مین پیچ جگہ قبولیت کے جہگڑتے ہین ایسمین وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن پس رکہا ہاتہہ اپنا یہہ کنایہ ہی اس سے کہ خاص کیا اونکو ساتہہ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسے کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتہہ اوسکی پیٹہہ پر رکہتے ہین اور گردن مین ہاتہہ ڈالتے ہین پس پائی مینے سردی اوسکی یہہ کنایہ ہی پہنچنے اثر اس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب یہہ فیض قلب شریف مین پہنچا تو حضرت فرماتے ہین کہ جانی مینے ہر چیز کہ آسمان و زمین مین ہی اور پڑہی آنحضرت نے مناسب اسحال کے اور ساتہہ قصد گواہی کے اور پہہ ممکن ہونے اسکے یہہ آیت وکذلک آخر تک یعنے اسی مثل جیسے کہ ہمنے تجکو آسمان و زمین کی چیزون کا علم دیا اسیطرح دکہاتے ہین ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیۃ اور الوہیۃ کے اور ولیکون من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنے دکہلائے ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیۃ اور الوہیۃ کے تاکہ دلیل پکڑے ساتہہ اوسکے اوپر ہمارے اور تاکہ ہووے یقین کرنیوالون مین سے اور آخر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادۃ کی ٭ شرف فرد بجود است و کرامت بسجود ٭ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ٭ ٭

وَعَنْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ کُلُّھُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی یَتَوَفَّاہُ فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ وَرَجُلٌ رَاحَ

إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ

رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا

ذمہ لیا ہی اللہ نے یعنے واجب کیا ہی اپنے پر یہہ کہ محفوظ رکھیگا اونکو ضرر ہن دنیا اور آخرۃ کیسے ایک وہ شخص کہ نکلا

جہاد کے لیئے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہی اللہ کے یہان تک کہ وفات دے اوسکو اللہ پس داخل کرے اوسکو بہشت مین

یا پہیرے اوسکو ساتہہ اوسچیز کے کہ پہنچے اوسکو ثواب یا غنیمت یعنے پہلی اور دوسری صورتمین سعادۃ دین کی حاصل ہوئی

اور تیسری صورتمین سعادۃ دنیا کی غرض کہ ہرطرح فائدہ ہی یا فائدہ دین کا ہی یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہی

کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہی یعنے واجب ہی اوسپر کہ کوشش اور ثواب اوسکا ضایع نہین کرنے کا

اور تیسرا وہ شخص ہی کہ داخل ہوا گہر اپنے مین ساتہہ سلام کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہی روایت کی یہہ ابو داود نے

ف داخل ہوا گہر مین ساتہہ سلام کے اسکے دو معنے ہین ایک یہہ کہ وقت داخل ہونیکے گہر مین گہر والون پر سلام

کہے پس اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر اسکے لئے یہہ ہی کہ دیوے برکت اسکو اور اسکے گہر والون کو دیگا اور دوسرے

معنے یہہ ہین کہ لازم پکڑے گہر مین رہنا اور گہر سے باہر نہ نکلے واسطے طلب امن اور سلامتی کے صحبت خلق سے

اس صورتمین اللہ کے ذمہ پر یہہ ہی کہ سلامت رکہیگا اسکو آفات سے اور پہلے شخص کے لئے جو اللہ کے ذمہ پر تہا بیان کیا

اور دوسرے اور تیسرے کا نہ بیان کیا اس لئے کہ ظاہر ہی ۱۲ سن وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ

الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ

وَصَلٰوةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی اونہین ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا اپنے گہر سے پاک وضو

کرنیوالا طرف مسجد کے واسطے ادا فرض کے پس ثواب اوسکا مانند ثواب حج کرنیوالے احرام باندہنے والے کے ہی اور جو شخص

نکلا طرف نفل پڑہنے چاشت کے نہ مشقت مین ڈالا اوسکو مگر نفلون نے یعنے خالص ساتہہ قصد کا رہے

ریا اور اور غرض کے پس ثواب اوسکا مانند ثواب عمرہ کرنیوالے کے ہی اور نماز پڑہنی پیچہے نماز کے کہ نہ بیہودہ کلام

درمیان اون دو کے ہونیکے ایسا عمل ہی کہ لکہا جاتا ہی علیین مین روایت کی یہہ احمد و ابو داود نے ف اس حدیث

وضو پہلے ہی احرام کے ہی اور نماز ساتہہ حج کے اور وجہہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہی جس وقت سے کہ گہر سے نکلا

نماز ہی وقت لئے گہر کے مثل حاجی کے اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کہہ نہین مقصود ہی والا حج کرنا عبث ہوا ہمیشہ حج کے بالنسبت نماز نفل کے ہی بہ نسبت فرض نماز کے اور نماز پیچھے نماز کے آخر تک یعنے اسکے یہہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور نماز فوت کرنی اوسپر بغیر ایذش اوسکے کہ خلاف اوسکے ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل اعلی اوس سے نہین یہہ مطلب کتاب سمجھا گیا جملہ کتب نے علیین سے اور علیین نام ہی فرشتون عمل لکہنے والون کے دیوان کا کہ پہنچائے جاتے ہین طرف اوسکے اعمال صالحان

س ٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ٭ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ کہاؤ کہا گیا ای رسول خدا کے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہی میوہ کہانا یعنے میوہ خوری اوسمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہہ ترمذی نے

ف مسجد کو باغ جنت کا اسلئے فرمایا کہ عبادۃ کرنی اوسمین سبب ہی حاصل ہونے باغ بہشت کا اور معنے رتع کے اصل مین یہہ ہین کہ باغ مین جاکر خوب طرح میوے اور لذت کی چیزین کہاوے اور نکلے طرف نہرون وغیرہ کے سیر کیلئے جیسکہ عادت ہی لوگونکی وقت جانیکے باغمین یہہ استعمال کیا گیا بیچ پہنچنے کے ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑہو کہ اوس سے ثواب جنت حاصل ہوتا ہی ٭ س ٭ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ٭ اور روایت ہی اونہین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطے کسی چیز یعنے کسی کام دینی یا دنیائی کے لئے پس وہ ہی نصیبہ اوسکا روایت کی یہہ ابوداود نے

ف یعنے اگر عبادۃ کے لیے آیا ثواب پاویگا اور دنیا کے کام کے لئے گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہی انما الاعمال بالنیات کا وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۷۰۳ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا
بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت
فاطمہ صغرے بیٹی حضرت امام حسین کی ہے اونہون نے نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سے یعنے حضرت فاطمہ زہرا نے
کہا حضرت فاطمہ نے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے مسجد مین درود بہیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنے کہتے صلے اللہ
علیہ وسلم یا کہتے اللہم صل علی محمد وسلم اور کہتے ای رب بخش میرے لئے گناہ میرے اور کہول میرے لئے دروازے اپنی
رحمت کے اور جسوقت کہ نکلتے مسجد سے درود بہیجتے اوپر محمد کے اور سلام اور کہتے الٰہی رب بخش میرے لئے گناہ میرے اور کہول
واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے روایت کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت احمد اور ابن
ماجہ کے یہہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے جسوقت کہ داخل ہوتے حضرت مسجد مین اور اسیطرح جسوقت نکلتے کہتے ساتہہ نام
اللہ کے داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون اور سلام اوپر رسول اللہ کے بجائے صلے علی محمد وسلم کے اور کہا ترمذی نے
نہین ہے سند اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نے نہین پایا فاطمہ کبری کو یعنے فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو **ف** درود و سلام وغیرہ کے الفاظ یون فرمائے اور یون نفرمائے اللہم صل علی اور اللہم
اغفر لمحمد اسلئے کہ درود و سلام کے ساتہہ مناسبت ہے اس اسم شریف کو اور رب اغفرلی کہتے ہین انکسار کے
یا تعلیم امت کے لئے فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغری نے نہین پایا فاطمہ کبری کو اسلئے کہ حضرت
امام حسین کی عمر اونکے وقت مین اٹہہ برس کی تہی پس سند اسکی متصل نہوئی راوی درمیان مین کا متروک ہے
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ
النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے اونے نقل کیا اپنے باپ سے اونے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہنے
شعرون کے سے مسجد مین اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد مین اور یہہ کہ حلقہ باندہ کر بیٹہین لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سے
مسجد مین یعنے اگرچہ مذاکرہ علم کے لئے بیٹہین اور مشغول ساتہہ ذکر کے ہون روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے
ف مراد شعرون سے شعر برے اور جہوٹے ہین کہ پڑہنا اونکا نا مشروع ہے اسلئے کہ مکان عبادت کا ہے وہ ان

وہاں خلاف شرع بات مکرے اور شعر کہ اونمین توحید اللہ تعالی کی اور نعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اونکے تابعدارونکی خوبی
بالفصاحت باتین اونمین ہون بہرحال سب جا پڑہنے مستحسن ہین چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تھا
اور اونکے دشمنون کی ہجو کرتا تہا مسجد مین منبر بچہاتے اور فرماتے کہ جبرئیل تائید کرتے ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہے پیغمبر خدا کی طرف سے
اور خرید فروخت جیسے مسجد مین منع ہے اسیطرح اور معاملات دنیا کے بہی منع ہین اور حلقہ کرکر بیٹہنا مسجد مین دن جمعہ کے پہلے نماز کے یا نماز جمعہ
جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہے علمانے اسکی کئی وجہین بیان کی ہین اول یہہ کہ حلقہ کرکر بیٹہنا مخالف ہے ہیئت اجتماع کی دوسری
یہہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہے جبتک اوس سے فارغ نہو دین مشغول ہونا اور کام مین نچاہیئے اور حلقہ کرکر بیٹہنا
باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتون مین نہی مخصوص ساتہہ حلقہ کرنیکے وقت خطبہ کے نہین تیسری یہہ کہ وہ وقت خطبہ سننیکا
اور مشغول ہونیکا ہے ساتہہ سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونیکا طرف اوسکے ہے اس صورت مین مراد نہی ہے حلقہ کرنیسے وقت
خطبہ کے اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہے اور تیسری صورت مین نہی تحریمی ح ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا
لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّنْشُدُ فِیْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوقت دیکہو تم
کسی شخص کو کہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد مین پس کہو نہ نفع دیوے اللہ سوداگری تیری مین اور جوقت دیکہو تم کسی شخص کو کہ ڈہونڈہتا ہے
ساتہہ بلند آواز کے مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنے سب مسلمان نہ پہیرے اللہ تجپر یعنے نپاوے تو چیز روایت کی یہہ ترمذی
اور دارمی نے وَعَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسْتَقَادَ
فِی الْمَسْجِدِ وَاَنْ یُّنْشَدَ فِیْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِیْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِهٖ
وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْهِ عَنْ حَكِیْمٍ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے
کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنے بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد مین
اور یہہ کہ پڑہے جاوین مسجد مین شعر اور یہہ کہ قایم کی جاوین اوسمین حدین یعنے مثل حد زنا اور حد شراب پینے کے
اور مانند اسکے روایت کی یہہ ابوداود نے بیچ سنن اپنی کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول مین حکیم سے
یعنے بلفظ ابن حزام کے اور مصابیح مین جابر سے اور یہہ اصول مین نہین پایا گیا وَعَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ
قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ

...ن وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰ... یعنے
فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اونہنے نقل کیا اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختوں سے یعنے پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کہاوے ان دونوں کو پس نزدیک
نہووے ہماری مسجد کے یعنے مسجد مسلمانونکی کے اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کہانیوالے اونکے پس مار ڈالو اونکو پکاکر یعنے بو
اونکی دور کرو بسبب پکانے کے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** جملہ من اکلہما بیان ہے پہلے جملہ کا اور پس نزدیک
نہووے یہہ مبالغہ ہے منع نہ آنے کے مسجد میں یعنے نزدیک بہی نہ آوے مسجد کے چہ جائے اندر آنا اور یا یہہ نزدیک ہونا کنایہ ہے
داخل ہونے سے ۞ شرح ۞ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنے نماز اوسمین بے کراہت جائز ہے
سوائے مقبرے کے اور حمام کے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ
وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَفِیْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نماز پڑہی جاوے
سات جگہہ میں بیچ جگہہ نجاست پڑنے کے اور جگہہ ذبح ہونے جانوروں کے اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے اور بیچ حمام کے
اور بیچ بیٹہنے اونٹوں کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** بعض
سلف کا یعنے اگلے علماء کا مذہب ہے کہ نماز مقبرہ میں مکروہ ہے واسطے ظاہر حدیث کے اور بعضے کہتے ہیں کہ جائز ہے لیکن
نماز پڑہنی جانب قبر کے حرام ہے بالاتفاق یہہ مسئلہ مفصل شرح میں اور فقہ میں مذکور ہے جو چاہے وہان دیکہے
اور مزبلہ اور مجزرہ میں نماز پڑہنی منع ہے بسبب نزدیک ہونے نجاست کے یعنے ان مکانون میں اگر صاف جگہ
میں نماز پڑہے کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلے بچہاکر پڑہے تو بہی مکروہ ہے کہ اسمین حقارۃ دین کی لازم آتی
نماز پاکیزہ اور اچہی جگہہ میں پڑہنی چاہیئے نہ کہ ایسی جگہ اور راہ میں اسلئے منع ہے کہ بسبب گذرنے لوگون کے
نمازی میں دہیان بٹتا ہے اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہے اور اگر لوگ نمازی کے آگے سے ضرورۃ گذرینگے وہ گنہگار
ہونگے اور اگر لوگون کو ضرورۃ ہوگی نمازی گنہگار ہوگا [illegible] گذرنے سے اور حمام میں نماز مکروہ ہے اسلئے کہ

جو لیتے اور رہتے شیطان تھی اور پشت کعبہ پر بھی نماز مکروہ ہی اسلئے کہ بے ادبی ہوتی ہی اور اختلاف ہی
علماء کیبس تو ان جگہوں مذکورہ میں جو نماز پڑہنی منع کی نہی اسمین تحریمی ہی یا تنزیہی ۞ س ح ۞ وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا
فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑہو نماز بیچ جگہہ بندہنے بکریوں کے اور نہ نماز پڑہو بیچ جگہہ بندہنے اونٹوں کے روایت کی یہہ ترمذی نے ف
اونٹوں کی جگہہ نماز اسلئے منع ہی کہ خوف ہوتا ہی اونکے کلجانے اور ضرر پہونچانے کا پس نماز خاطر جمعی سے نہیں ہوتی
اور بکریوں کی جائے یہہ ڈر نہیں ہوتا ۞ س ح ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عورتوں زیارت کرنیوالیوں قبروں کیکو اور لعنت کی اونکو کہ جو پکڑیں قبروں پر مسجدیں یعنے قبروں کی طرف
سجدہ کریں اور روشن کریں چراغ روایت کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی نے ف حضرت نے ابتداء اسلام
مین منع فرمایا تہا زیارت قبور سے بعد اوسکے اجازت فرما دی پس بعضے تو کہتے ہین کہ یہہ اجازت عام ہوئی
مردون کو بہی اور عورتوں کو بہی پس یہہ نہی پہلے تہی اب درست ہی عورتوں کو زیارت قبور کی اور بعضے کہتے ہین
کہ اجازت مردوں ہی کو ہوئی عورتوں کے حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر اور جزع فزع اونکے ظاہر حدیث کا
مویدِ اسی قول کا ہی اور مستثنیٰ ہی زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کے یعنے حضرت کی زیارت
سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطے اسراف اور ضایع کرنے مال کے اور
بعضے کہتے ہین کہ اگر قبر کے پاس سے راستہ چلتا ہو اور راہ گیروں کے لئے چراغ رکہے یا چراغ کی روشنی مین کچہہ کام کرنا
منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا پس صورتین چراغ جلانا قبر کیلئے نہ ہوا بلکہ اور کام کے لئے ہوا ۞ ح ع ۞ سے
اور تحقیق میرے استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفا کی یہہ ہی کہ عورتوں کو زیارت قبور کی ساتہہ قول صحیح تر
مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مستملی مین لکہا ہی کہ مستحب ہی زیارت قبور کی مردوں کو اور مکروہ ہی عورتوں کو انتہے اور کتاب مجالس
واعظیہ مین لکہا ہی کہ ایسی عورتین پس نہین حلال ہی اونکو یہہ کہ نکلین طرف مقابر کے اسلئے کہ روایت کی گئی ہی
ابو ہریرہ سے اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ انتہے اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی کہ پوچہے گئے قاضی

جواز نکلنے عورتونکے طرف مقابر کے اور خرابی و قباحت ہیج نکلنے کے پس کراہت بوجہ جواز او رفتنہ کے ہے بلکہ
بلکہ بوجہ مقدار اوس چیز کے ہے کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو لعنت ہے اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہے نکلنے کا ہوتی ہے
بیچ لعنت اللہ تعالے کے اور ملائکہ کے اور جب نکلتی ہے گہیرلیتے ہین اوسکو شیطین ہر طرف سے اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے
اوسپر روح میت کی اور جب پہرتی ہے ہوتی ہے اللہ کی لعنت مین اسیطرح یہان تک کہ پہرتی ہے آور حدیث مین آیا ہے
کہ جو عورۃ نکلتی ہے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے
پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالے کے اور جو عورۃ دعاء کرتی ہے میت کیلئے ساتہ خیر کے اپنے گہر مین دیتا ہے اللہ تعا لے
اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا آور روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے
مسجد سے پس کہڑے ہوئے اپنے گہر کے دروازے پر پس آئین بیٹی اونکی حضرت فاطمہ رض پس کہا حضرت نے اونکو
کہان سے آئی تو کہا اونہون نے نکلی تہی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مری تہی پس کہا حضرت نے کیا گئی تہی
تو اوسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہ نے معاذ اللہ یہہ کہ کرون مین ایک چیز بعد اوس چیز کے کہ سنی مینے تمسے وہ چیز کہ سنی مینے
پس فرمایا حضرت نے اگر جاتی تو اوسکی قبر پر نہ پاتی خوشبو جنت کی انتہی آور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالابد مین
لکہا ہے کہ زیارت قبور کی مردونکو جائز ہے نہ عورتونکو انتہی وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِنَ
الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ
حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرَئِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ
اِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ كَانَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ
مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا تحقیق ایک
عالم نے یہودیون میسے پوچہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی جگہہ بہتر ہے پس چپ رہے حضرت جواب دینے سے
اور کہا اپنے دلمین کہ چپکا رہونگا یہان تک کہ آوے جبرئیل پس چپکے رہے اور آئے جبرئیل علیہ السلام پس پوچہا حضرت نے
پس کہا جبرئیل نے نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا اوس سے دانا تر پوچہنے والے سے یعنے اس بات کو جیسا تم نہین جانتے
ویسیہی مین بہی نہین جانتا ولیکن پوچہونگا مین رب اپنے سے کہ بابرکت ہے اور بلند قدر ہے پہر کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق

نزدیک ہوا اللہ سے نزدیک جیسے کہ ہین نزدیک ہوا مین اللہ سے کبھی فرمایا حضرت نے کسطرح اور کیسے

سے جبرئیل کہا جبرئیل نے نہے درمیان میرے اور درمیان اوسکے ستر ہزار پردے نور کے [illegible] بدترین

مکانون کے بازار او سکے اور بہترین مکانون کے مسجدین اوسکی روایت کی ہے ابن حبان نے [illegible] ابن عمر سے

ف یہہ پردے بہ نسبت مخلوقات کے ہین نہ بہ نسبت خالق کے حق سبحانہ تعالی پردے مین نہین ہے بلکہ لوگ

پردے مین ہین یعنے پردہ لفظانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کے بہ نسبت اندہے کے کہ وہ پردے مین ہے

یعنے نہین دیکہہ سکتا آفتاب اور سائل نے پوچھا بہتر مکان اور جواب مین پہلے برے دونون بیان کیے

مقابلے کے لئے کہ بہر رحمن اور شیطان کے دونون کے معلوم ہوجاوین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی

ایک مسئلہ پوچھا جاوے اور وہ جانتا نہو تو لازم ہے اوسکو کہ جلدی نکرے جواب دینے مین اور غیرت نکرے

پوچھنے مین اپنے سے زیادہ علم والے سے پس یہہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہے اور

اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہے نام کتاب کا نہین لکہا ہے بعضے عالمون نے نام

کتاب کا لکہدیا ہے ٭ ح س ٭ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ یَاْتِهِ

اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُهٗ اَوْ یُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَآءَ لِغَیْرِ

ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ

فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

جو شخص کہ آوے اس مسجد میری مین نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے سیکہے اوسکو یا سکہلاوے اوسکو پس وہ بزرگی مین

مانند جہاد کرنیوالے کے ہے خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوے واسطے غیر کام نیک کے یعنے مانند لہو ولعب وغیرہ کے

پس وہ مانند اس شخص کے ہے کہ دیکہتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے روایت کی ہے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے

شعب الایمان مین ف اس مسجد میری مین یعنے مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہے اور اور مسجدین تابع اور

فرع اوسکی ہین اس حکم مین یعنے اور مسجدونکا بہی یہی حکم ہے اور نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکہے اوسکو

یا سکہلاوے اوسکو سیکہنے اور سکہانیکو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت اونکے و الا نماز اور اعتکاف

اور تلاوت اور [illegible] بہی یہی حکم رکہتے ہین اور دیکہتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے یعنے جیسے مثل اوس شخص کے ہے

کہ آپ ایک چیز نہین رکہتا اور غیر کی چیز دیکہہ کر حسرت لیجاتا ہی یعنے ایسی یہہ شخص ہی جب آخرت میں ثواب دیکہیگا
کہ مسجد مین بیٹہنے کی تہی حسرت کریگا اور رنج اوٹہاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سے محروم رہا یا یہہ معنے ہین کہ جیسے
غیر کی چیز دیکہنا یعنے ارادہ اوسکے لینے کا رکہنا منع ہی ویسی ہی مسجد مین غیر نیک کام کیلئے آنا منع ہی ۞ وَعَنِ
الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ
حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر زمانہ کہ ہونگی باتین اونکی مسجدون مین اونکی بیچ مقدمہ دنیا اونکیکے پس نہ بیٹہا تم
اونکے ساتہہ یعنے اگرچہ ہم کلام نہو اونسے تا شریک نہو اونکے پس نہین واسطے اللہ کے بیچ اونکے کچہہ حاجت روایت کی
بیہقے نے شعب الایمان مین ف یہہ کنایہ ہی اس سے کہ اللہ تعالی بیزار ہی اونسے اور وہ خارج ہین اللہ تعالے کے
عہد اور پناہ سے اور کنایہ ہی نہ قبول ہونے طاعت اونکے سے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مسجد مین
کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہی اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ منع ہونے کلام دنیا کے مسجد مین اور شاید کلام سے
وہ مراد ہی کہ عبث اور بیفائدہ اور بہت ہو اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچے داخل اسمین نہوگا ۞
وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا
اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا
تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ کہا تہا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجہکو ایک شخص نے پس دیکہا مینے
پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تہے پس کہا جا لے آ میرے پاس ان دونون شخصون کو کہ مسجد مین پکار کر باتین
کر رہے ہین پس لایا مین اون دونونکو اونکے پاس پس فرمایا حضرت عمر نے کن لوگون مین سے ہو تم یا فرمایا کہان کے
ہو کہا اون دونون نے ہم ہین اہل طائف کے فرمایا حضرت عمر نے اگر ہوتے تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا
مین تمکو یعنے مارتا اسلیئے کہ یہان کے رہنے والے نہین ہو ادب مسجد شریف کے سے واقف نہین معذور ہو یا اسواسطے کہ تم
مستحق عفو اور شفقت کے ہو بلند کرتے ہو آوازین اپنی مسجد رسول خدا کی مین [illegible]

روایت کی یہہ بخاری نے ف لفظ او کا اور من اپنی انما میں شک راوی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کرنی بیچ مسجد کے اگرچہ علم کے ہو طیبی وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنَى عُمَرُ رَحْبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغَطَ أَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ إِلَى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہی مالک سے کہا بنایا حضرت عمر نے ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کے نام ہوا اوسکا بطیحاء اور فرمایا جو شخص ارادہ کرے یہہ کہ غل مچاوے یا پڑہے شعر یا بلند آواز اپنی کرے تو چاہیے کہ نکلے طرف اس چبوترہ کے روایت کی یہہ موطا میں وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہا کہ دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹہ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا یہہ حضرت پر یہاں تک کہ دیکہا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک اونکے پس کہڑے ہوئے اور کہرچا اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہڑا ہوتا ہی بیچ نماز میں پس سوا اسکے نہیں کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اوسکا درمیان اوسکے اور درمیان قبلہ کے ہی پس نہ تہوکے کوئی تمہارا جانب قبلہ کے ولیکن بائیں طرف اپنے یا نیچے پاؤں اپنے کے پہر لیا حضرت نے کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اوسمیں پہر ملا بعض اوسکے کو اوپر بعض کے پہر فرمایا کہ یا کرے اسطرح سے روایت کی یہہ بخاری نے ف پروردگار اوسکا درمیان اوسکے اور درمیان قبلہ اوسکے کے معنے اسکے یہہ ہیں کہ وہ قصد کرتا ہی رب اپنے کا ساتہہ متوجہ ہونے کے طرف قبلہ کے پس تقدیر اس کلام کی یہہ ہی کہ مقصود اوسکا درمیان اوسکے اور درمیان قبلہ کے ہی پس حکم کیا یہہ کہ بچاوے اسطرف کو تہوکنے سے اور حکم تہوکنے کا بائیں طرف میں اور نیچے قدم کے اوس صورت میں ہی کہ نماز مسجد میں نہ پڑہتا ہو اور مسجد میں اگر پڑہتا ہو تو نہ تہوکے مگر کپڑے میں اپنے طیبی وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهِ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ

بعد ذالک ان یصلی لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله صلی الله علیه
وسلم فذکر ذالک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انک
اذیت الله ورسوله رواه ابوداود اور روایت ہی سائب بن خلاد سے

وہ ایک شخص ہی اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیے کہا اوسنے کہ تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تہوکا
اوسنے طرف قبلے کے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
واسطے قوم اوسکیکے جوقت فارغ ہوا وہ نماز سے کہ نہ نماز پڑہے واسطے تمہارے یہہ بعد اسکے پس ارادہ کیا اوسنے
پیچہے اسکے نماز پڑہنے کا واسطے انکے پس منع کیا قوم نے اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتہ فرمانے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پس ذکر کیا اوسنے یہہ یعنے منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا
حضرت نے کہ ہان اور کہتا ہی راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نے یعنے بیچ بیان کرنے
سبب منع کے امامت سے یہہ کہ تحقیق ایذا دی تونے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یعنے سبب کرنے اس فعل
ممنوع کے روایت کی یہہ ابوداود نے وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله
صلی الله علیه وسلم ذات غداة عن صلوة الصبح حتی کدنا نتراءی عین
الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوة فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وتجوز في صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافکم کما انتم
ثم انفتل الینا ثم قال اما اني ساحدثکم ما حبسني عنکم الغداة
اني قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لي فنعست في صلوتي
حتی استثقلت فاذا انا بربي تبارک وتعالی في احسن صورة فقال
یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادري
قالها ثلثا قال فرأیته وضع کفه بین کتفي حتی وجدت برد انامله
بین ثديي فتجلی لي کل شيء وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب
قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت في الکفارات قال وما هن قلت مشي
الاقدام الی الجماعات والجلوس في المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء

درجات قال فیم قلت فی الدرجات قال وما هن قال قلت اطعام الطعام
ولین الکلام والصلوة باللیل والناس نیام قال سل قال قلت اللهم انی اسألک فعل
الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت
فتنة فی قوم فتوفنی غیر مفتون واسألک حبک وحب من یحبک
وحب عمل یقربنی الی حبک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها حق فادرسوها
ثم تعلموها رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح وسألت محمد بن
اسمعیل عن هذا الحدیث فقال هذا حدیث صحیح اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ دیر کیا ہے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہانتک کہ نزدیک تہے ہم کہ دیکہین قرص آفتاب
کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتہہ نماز کے پس نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس
جب سلام پہیرا پکارا ساتہہ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹہے رہو اوپر صفوں اپنی کے جیسے کہ ہو تم بیٹہے پہر متوجہ ہوے
طرف ہمارے پہر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمکو اوس چیز سے کہ روکا مجکو تمسے آجکی صبح وہ یہہ ہے کہ تحقیق مین اوٹہا
رات کو یعنی تہجد کیلئے پس وضو کیا مینے اور نماز پڑہی مینے جو کچہہ مقدر تہی واسطے میرے پس اونگہا مین بیچ نماز اپنی کے
یہانتک کہ بہاری ہوا مین یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکہا مینے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو بیچ
اچہی صورت کے یعنی اچہی صفت کے پس کہا ای محمد کہا مینے حاضر ہون ای رب میرے فرمایا پروردگار نے کس چیز کے بیچ گفتگو
کرتے ہین فرشتے مقربین کہا مینے نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالی نے یہہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچہی اور مینے
یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکہا مینے اللہ کو کہ رکہا ہاتہہ اپنا درمیان مونڈہون میرے کے یہانتک کہ پائی مینے
سردی انگلیون اللہ تعالی کی درمیان چہاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچانلیا مینے سبکو
پس فرمایا ای محمد کہا مینے حاضر ہون مین ای رب میرے فرمایا کس چیز مین جہگڑتے ہین فرشتے مقربین کہا مینے کفارات مین فرمایا
اللہ تعالی نے کیا ہین وہ کہا مینے چلنا ساتہہ قدمونکے طرف جماعتون کے اور بیٹہنا مسجدون مین پیچہے نمازون کے
اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو پانی کا استعمال مثل سردی و بیماری کے فرمایا پہر کس چیز مین
گفتگو کرتے ہین کہا مینے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہین کہا حضرت نے کہا مینے کہلانا کہانا کہانیکا اور نرمی
کلام مین اور نماز پڑہنی راتمین اوس حالمین کہ لوگ سوتے ہون ... دعا کر اپنے لئے جو چاہے کہا حضرت

آپ یہہ دعا کرتے ہین اوسکا جواب دیا اشتد اکرنگ یعنی از راہ مہربانی اور شفقت کے اور یہہ دعا کرتا ہیان کہ مبادا ایسا ہی یا اسمین گرفتار ہون جیسے یہ گرفتار ہوکر غضب کئے گئے ۞ وعن

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ

اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑھنی باغون مین کہا بعض راویون نے اس حدیث کے کہ مراد حیطان سے باغ ہین روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کی سے تحقیق ضعیف کہا ہے اوسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے ۞ وعن

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکے برابر ایک نماز کے ہے اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نمازونکے اور نماز اوسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے اوسمین یعنے جامع مسجد مین برابر پانسو نمازون کے اور نماز اوسکی بیچ مسجد اقصے کے یعنے بیت المقدس کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اوسکی بیچ مسجد میری کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اوسکی بیچ مسجد حرام کے یعنے مکہ کے برابر لاکہ نمازونکے روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ۞ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ حَيْثُ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہا مینے اے رسول خدا کے کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین پہلے فرمایا مسجد حرام کعبہ مینے کہا پہر کونسی فرمایا مسجد اقصے یعنے بیت المقدس کہا مینے کتنی مدت تہی درمیان اون دونون کے فرمایا چالیس برس

۱۵ ۱۴ پیرفرمایا کہ ساری زمین واسطے تیرے مسجد ہی یعنے حکم مسجد کا رکہتی ہی کہ جائز ہی اوسمین نماز جہان پاوے تجھے نماز یہہ بخاری مسلم نے **ف** بیان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور بیت المقدس کے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان دونون مین فرق زیادہ ہزار برس

پس فرق چالیس برس کا کیون کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابن جوزی نے کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اول بنا کیطرف ان دونون مسجدونکے اور پہلے کعبہ حضرت ابراہیم نے نہین بنایا اور نہ پہلے حضرت سلیمان نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہی کہ اول جو بنائے کعبہ کی رکہی حضرت آدم علیہ السلام نے رکہی بعد اوسکے اونکی اولاد پہیلی زمین مین پس ہو سکتا ہی کہ کسیے اونکی اولاد مین سے بناء بیت المقدس کی رکہی ہو اور اوسمین چالیس برس کا فرق ہو بعد اوسکے دوبارہ حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مینے شاہد واسطے اس کلام کے اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان مین لکہا ہی کہ جب بنا کیا آدم نے کعبہ کو حکم کیا اونکو پروردگار تعالی نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کے اور بنانے اوسکے پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی اوسمین پس اسقدر مین فاصلہ چالیس برس کا بعید نہین کذا فی بعض الشروح اور توجیہ اسکی ہمارے اوستاد ولی اللہ رحمت کرے اوپر یہہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم عم نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی ہوگی اسیطرح بیت المقدس کی بہی حد مقرر کردی ہوگی پس ہو سکتا ہی کہ اس حد ٹہرا دینے مین فرق چالیس برس کا ہو

بَابُ السَّتْرِ

یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنے شرمگاہ کے **ف** اس باب مین مؤلف حدیثین ستر ڈہکنے کی کہ شرائط نماز سے ہی لایا ہی اور سواء اوسکے اور حدیثین بہی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اوسمین نماز پڑہی ہی لایا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتے تہے ایک کپڑے مین اشتمال کئے ہوئے اوسکو بیچ گہر ام سلمہ کے رکہے ہوئے دونو طرفین اوسکی اوپر مونڈہون اپنے کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اشتمال کہتے ہین اسکو کہ کپڑے کا کنارہ کہ پکڑا کہ ہی داہنے مونڈہے پر نیچے بائین ہاتہ اپنے کے لیوے اور لیوے اوس کنارہ کو کہ ڈالا

نیچے دائین ہاتھہ کیطرف پہر گرہ لگاوے سینہ پر اور اگر اضطباع کرے ویسے ہی سینہ پر اوس صورت مین

ہوں کوتاہ کپڑے کے دراز نہون اور خوف کہلنے ستر کا ہو اور اگر دراز ہون حاجت باندہنے کی نہ

کالباس فقیرون مین کیسے ظاہر ہوتا ہی اسیلئے بیچ عبارت بعض شارحین کے قید گرہ لگانے کی نہین ہے

اور توشح اور مخالف بین طرفیہ کے آئے ہین معنے اونکے ایک ہی ہین ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑہے کوئی تمہارا ایک کپڑے مین کہ نہ ہو اوپر مونڈہون اوسکے اوس کپڑے مین سے کچھہ روایت کی یہہ مسلم بخاری نے ف یعنے

جیسے اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور کہا ہی اکثر علما نے کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ جب ایک کپڑے کا تہمت کیا اور کندہون پر

اوسمین سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کہلجانیکا اور ہو رشتے بے ادبی کی ہی ہی اور کہا ہی امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی

اور جمہور علما نے کہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی پس اگر نماز پڑہیگا ایک کپڑے مین کہ کندہون پر نہو اور ستر ڈہکا ہو تو نماز ادا

ہوجاویگی لیکن ساتھہ کراہت کے اور امام احمد اور بعض اگلے علما نے کہا ہی کہ نہین صحیح ہونیکی نماز اوسکی اور انہون نے

عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ۞ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے

انہین سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ نماز پڑہے ایک کپڑے مین پس

چاہیئے کہ مخالفت کرے درمیان دونون طرفون اوسکے یعنے جیسے طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ

فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ

وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي اور روایت ہے

عائشہ سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ چادر کے کہ اوسمین کنارے اور رنگ کے تہے پس نظر کی

... طرف کام اوسکے دیکہنا پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف

ابی جہم کے اور لیجاؤ میرے پاس انبجانی ابی جہم کی یعنی کمبل اوسکا کہا مجکو اب نماز سے یعنی

روایت کی یہہ بخاری نے اور یہہ ایک روایت بخاری کی ہے کہا تہا مین دیکہتا طرف نشان اوسکے اور مین ہون بیچ نماز کے پس ڈرتا ہون کہ فتنہ مین ڈالے مجکو **ف** خمیصہ کہتے ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور اوسمین خط ہوتے ہین پس جملہ لہا اعلام تاکید بیان ہی اوسکا وہ ایک صحابی ابوجہم نامی حضرت کے لیے تحفہ لائے تہے اوسکو حضرت نے اوڑہ کر نماز پڑہی اوسکے خطوں پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب مین کچہہ فرق آیا جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کو فرمایا کہ اسکو ابوجہم کو پہیر دو اور اوسکے پہیرنے مین خیال ہوا کہ وہ دل شکستہ ہوگا اس لئے فرمایا کہ اسکے بدلے انبجانیہ اوس سے لے آو کہ انبجان نام شہر کا ہی اوسمین بکلی سادی بنی جاتی ہی اوسکو انبجانیہ کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کے بیچ پاک نفسون کے اور صاف دلون کے بہی تاثیر کرتے ہین اور یہہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کے ہوتا ہی جیسے سفید کپڑے مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑجاوے تو ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر بہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اسکی آگاہی بہی نہین ہوتی اور نزدیک میرے یہہ تعلیم اور تنبیہہ امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سے کہ نماز مین دہیان بانٹین

ح * وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا پردہ واسطے حضرت عایشہ کے ڈہانکا تہا ساتہہ اوسکے اپنے گہر کی ایک جانب کو پس کہا واسطے عایشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر ہمسے اپنے پردے کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اسکی ظاہر واسطے میرے بیچ نماز میرے کے روایت کی یہہ بخاری نے

ف ظاہر یہہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عایشہ نے بطور دیوارگیری کے دیوار مین لگایا ہوگا اور بعضے کہتے ہین مثل چہپرکہٹ کے تہا اور حضرت عایشہ کو جبتک حدیث نہی کی نہ پہنچی ہوگی جب منع فرمایا اوتار ڈالا

ح * وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا تحفہ بہیجی گئی واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قبا ریشمی پس پہنا اوسکو پہر نماز پڑہی اوسمین پہر پہرے پس اوتارا اوسکو اوتارنا سخت مانند مکروہ رکہنے والے کے اوسکو پہر فرمایا نہین لائق یہہ واسطے بچنے والون کے

لی بخاری مسلم نے ف فروج اوس قبا کو کہتے ہیں کہ اسمیں پیچھے چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدر بادشاہ دومہ نے
یا بادشاہ اسکندریہ نے حضرت کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور حضرت نے پہنی جبتک پہننا ریشم کا حرام نہوا تھا اور وہ جان
جو اتاری سبب یہ تہا کہ اوسمیں خوشبو پائی جاتی تہی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتے ہیں
افضل یہ ہے کہ نہ پہنیں پہر جب حریر پہننا حرام ہوا سبکو حرام ہوا متقی ہو یا غیر متقی اور ہوسکتا ہی کہ نہی اسکی حالت میں
ہوئی ہو تو اس صورتمین متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنے مسلمان کو پہننا اسکا نہ چاہیئے ۞ طیبی ح ۞ الفصل

الثانی فصل دوسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ
اَصِيْدُ اَفَاُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہا کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میں ایک شخص ہوں
کہ شکار کرتا ہوں کیا پس نماز پڑہوں بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہان گہنڈی لگا لے اوسمیں اگرچہ ساتہ کانٹے
کے ہو روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے ف یعنے میں شکار کیا کرتا ہوں اور
فقط کرتا ہی پہنتا ہوں لنگی اوسکے نیچے نہیں ہوتی اسلئے کہ شکار کے پیچھے دوڑنا آسان ہو پہر اوسی ایک کرتے میں
نماز پڑہ لیا کروں فرمایا ہاں لیکن گہنڈی لگا لیا کر یعنے گریبان اوسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اوسمیں سے وقت رکوع و سجود کے
معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹے ہی سے ہوتا ستر نہ معلوم ہو ۞ ح ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ
وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ
يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص نماز پڑہتا تہا لٹکائے ہوئے ازار اپنی فرمایا واسطے اوسکے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پہر آیا پس کہا ایک شخص نے ای رسول خدا
کیا ہی واسطے تمہارے کہ حکم کیا تمنے اوسکو پہر کہ وضو کرے فرمایا تحقیق وہ نماز پڑہتا تہا اور لٹکائے ہوئے تہا
ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہیں قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لٹکائے ہوئے ہو ازار اپنی روایت کی یہہ ابو داود نے
ف مسبل کہتے ہیں اصل میں اوسکو کہ کپڑا دراز پہنے کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کے
[illegible] ساتہ ازار ہی کے نہیں لیکن اکثر استعمال اسکا ازار ہی میں ہوتا ہی پس ٹخنون سے نیچا کر ازار کا

اور ازار کا مکروہ ہی اسی لیے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنے کمال نماز کا نہیں قبول کرتا اور ثواب نہیں دیتا اوسکو اگرچہ ادا ہو جاتی ہی اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تہا اور پہر اوسکو وضو کرنیکو فرمایا اسیلیے بہتر ہی کہ تامل کرے وہ شخص بیچ سبب امر کرنیکے پس معلوم کرے برائی اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ طہارۃ ظاہر کے پاک کر دیے باطن اوسکا تکبر و ناز سے اس لیے کہ طہارۃ ظاہر کی تاثیر رکہتی ہی بیچ طہارۃ باطن کے سرہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتہ اوڑہنی کے یعنے بغیر سر ڈہانکنے نماز نہیں ہوتی روایت کی ابوداود ترمذی نے **ف** مراد حائض سے یہاں عورۃ بالغہ ہی کہ پہنچے سن حیض کو خواہ حیض آوے یا نہ آوے اور دلیل ہی اسپر کہ سر اور بال عورۃ کے ستر ہیں پس اگر ننگے سر نماز پڑہے نہیں ہوتی نماز اوسکی اور اسیطرح اگر باریک کپڑا اوڑہے ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اوسمیں بہی نماز نہیں ہوتی اور یہہ حکم آزاد عورۃ کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہی اسلیے کہ اوسکا سر ستر نہیں ہی ستر اوسکا درمیان ناف اور زانو کے ہی فقط مانند مرد کے سعیدو عالمگیری وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ اونہوں نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز پڑہے عورۃ بیچ کرتے کے اور اوڑہنی کے کہ نہو اوسپر تہبند فرمایا جو قت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈہانکے پشت قدم اوسکو یعنے نماز بغیر لنگی کے ہو جاویگی روایت کی یہہ ابوداود نے اور ذکر کیا ابوداود نے ایک جماعت محدثین کا کہ موقوف کیا ہی اونہوں نے اسکو ام سلمہ پر یعنے کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہیں **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ پشت قدم عورۃ کی بہی ستر ہی واجب ہی ڈہانکنا اوسکا نماز میں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز میں اور منع کیا اس سے کہ ڈہانکے آدمی مونہہ اپنا روایت کی یہہ ابوداود ترمذی نے

وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا مینے اونکو کہ نماز پڑھتے تھے بوریے پر کہ سجدہ کرتے تھے اوسپر کہا راوی نے اور دیکھا مینے اونکو کہ نماز پڑہتے تھے ایک کپڑے مین بطور بدہی کے یعنے جیسکہ پہلی حدیث باب کیمین صورت اوسکی مذکور ہوئی روایت کی یہہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی نماز اوسچیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کے خواہ قسم نباتات یعنے زمین کی اوگی ہوئی چیزون سے ہو مثل بوریہ وغیرہ کے یا قسم نباتات سے نہو مثل کپڑا اور صوف وغیرہ کے اگرچہ اسمین ذکر بوریہ کا ہی لیکن علما دلیلین اور رکہتے ہین کہ سوائے بوریہ کے صوف وغیرہ پر بہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ نماز پڑہنی زمین پر بغیر بچھانے کسی چیز کے افضل ہی اس لئے کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر پڑہنے مین حاصل ہی مگر جبکہ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کے یا نجاست زمین کے تو بچھا لینا بہتر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جو چیز زمین کی اگی ہوئی نہو اوسپر نماز پڑہنی خوب نہین یعنے بوریا اور مانند اوسکے پر خوب ہی اور کپڑے اور مانند اوسکے پر خوب نہین ۞ س ح ۞

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہا دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تہے کبھی ننگے پانو اور کبھی پاپوش سے روایت کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى بِنَا جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَالِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا نماز پڑہی ساتھ ہمارے جابر نے بیچ ایک تہبند کے کہ تحقیق باندہا تہا اوسکو جانب گدی اپنی کے اور کپڑے اوسکے رکھے ہوئے تہے سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑہتے ہو بیچ ایک تہبند مین پس کہا اونہون نے کہ سوا اسکے نہین کہ کیا مینے یہہ تاکہ دیکھے مجکو احمق مانند تیرے اور کون ہم مین سے ہی کہ ہوون واسطے اوسکے دو کپڑے بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

روایت کی یہہ بخاری نے ف مشجب اوسکو کہتے ہین کہ اوسپر کپڑے رکہا کرتے ہین اور کبھی مشک پانی کی واسطے ٹھنڈا ہونیکے لٹکا دیتے ہین کہ اوسکو تپایہ کہتے ہین مانند تپایہ کہ گہر لگا ہوتا ہی پس جابر نے اوسپر کپڑے رکہدئے تہے نماز پڑہتے تہے ایک کپڑہ مین کہ اوسکا تہبند کیا تہا اور اوسیکو بلند کر کر گردن پر گرہ لگالی تہی پس ایک دیکھنے والے نے برا اور خلاف سنت کے جانکر جابر سے پوچھا کہ کپڑونکے ہوتے ہوئے ایک کپڑہ مین تم نماز پڑہتے ہو اونہون نے کہا کہ یہہ مینے اسلیے کیا ہی تا تجکو کوئی جاہل مانند تیرے دیکھے اور جانے کہ نماز ایک کپڑہ مین جائز ہی اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اسلیے ڈانٹا اوسکو اور احمق کہا کہ اسکو کیون تو برا جانتا ہی حضرت کے زمانے مین کونسا ہم مین کا تہا کہ اوسکے پاس دو کپڑے تہے اور اجماع ہی علماء کا کہ نماز دو کپڑہ مین پڑہنی افضل ہی وجہ یہ ہی کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ رض نے جو ایک کپڑہ مین نماز پڑہی ہی کبھی تو بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے پڑہی ہی اور کبھی بیان جواز کیلیے پس حاصل یہہ کہ اگر ایک کپڑے مین بسبب نہونے کپڑے کے یا واسطے غرض تعلیم جواز کے پڑہے تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی اور حقارت کے پڑہے تو اچہا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام رض پر طعن اور اعتراض نکرے ترک سنت پر اور گمان نیک رکہے اونکے ساتہہ یعنی یہہ جانے کہ یہہ امر بیان جواز کے لیے کیا ہوگا یا کچہہ اور عذر ہوگا ۱۲ منہ

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذَالِكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا نماز ایک کپڑہ مین سنت ہی تہے ہم کرتے یہہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ عیب کیا جاتا تہا ہمپر پس کہا ابن مسعود نے سوا اسکے نہین کہ تہی یہہ جسوقت کہ تہی بیچ کپڑونکے قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نے پس نماز دو کپڑو مین بہتر ہی روایت کی یہہ احمد نے

بَابُ السُّتْرَةِ باب بیچ بیان سترہ کے ف مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کے آگے کہڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہہ سجود کی بسبب اوسکے متمیز ہو اور گذرنیوالا آگے اوسکے گنہگار نہووے اور درازی اوسکی کم ایک ہاتہہ ہوا ور بڑکاری کم ایک انگشت کے ہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیونکا ہی یعنی اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیونکے آگے گذرنا جائز ہی [illegible]

ف یعنے سدل کہتے ہیں کہ اوڑہے کپڑا سر پر یا مونڈہے پر اور دونوں طرفین اوسکی لٹکتی رہیں یعنے بکل نہ مارے
پس یہہ منع ہی مطلق اس لیے کہ اوسمیں تکبر کی ہی اور نماز نہیں ہی برابر لائق نماز اس سے مکروہ ہوتی ہی اور عرب پگڑی بہی
کو نیچے ڈہاٹا باندہتے تہے کہ دہانہ چہپ جاتا تہا اوس سے بہی منع فرمایا اس لیے کہ قراءۃ اچہی طرح اس سے نہیں ادا ہوتی
اور سجدہ پورا نہیں ہوتا اور جو کوئی جمائی لے یا ڈکار لے اور اوسکے مونہہ سے بدبو آتی ہو اوسکو نماز میں ڈہانکنا
مونہہ کا ہاتہہ سے مستحب ہی شرح ❀ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو
یہودیوں کا یعنے ساتہہ ادا کرنے نماز کے جوتوں میں اور موزوں میں پس تحقیق وہ نماز نہیں پڑہتے اپنے جوتوں میں
اور نہ موزوں میں روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطے
ظاہر کرنے خلاف گمراہوں کے اچہا ہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن از بسکہ اوسکے کرنے میں خلاف اونکا لازم
آتا ہی حکم عزیمت یعنے اولویت کا پیدا کرتی ہی ❀ ح ❀ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ
فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَائِكُمْ
نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ
فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اوس وقت کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے اپنے
یاروں کو ناگاہ اوتاریں دونوں پاپوشیں اپنی پس رکہا اونکو بائیں طرف اپنے یعنے دور ہٹا کر بائیں طرف
رکہیں جبکہ دیکہا یہہ قوم نے نکال ڈالیں اونہوں نے پاپوشیں اپنی پس جبکہ پڑہ چکے حضرت رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکال ڈالنے تمہارے پاپوشوں کو کہا اونہوں نے
دیکہا ہمنے آپ کو کہ نکال ڈالیں آپنے پاپوشیں اپنی پس نکال ڈالیں ہمنے پاپوشیں اپنی پس فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبر دی مجکو یہہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کے
نجاست ہی جسوقت کہ آوے ایک تمہارا مسجد مین چاہیے کہ دیکھلے پس اگر دیکھے پاپوشونمین نجاست تو چاہیے
کہ پونچھ ڈالے اوسکو اور نماز پڑہے اونمین یعنے پاپوشین پہنے ہوئے روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نے **ف**
قذر ساتہہ زبر قاف اور دال معجمہ کے اصل مین کہتے ہین اوسکو کہ طبیعت مکروہ رکہے اوسکو پس ظاہر یہہ ہی کہ جوتے
مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اوس سے درست نہو بلکہ کچھہ گہناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹھ وغیرہ کے والا نماز
از سر نو پڑہتے کیونکہ بعض نماز اوس سے پڑہ چکے تہے اور جبرئیل نے جو خبر دی اور حضرت نے اوسکو اوتار ڈالا سبب
یہہ تہا کہ حضرت کے مزاج مین ستہرائی بہت ہی لگا رہنا اوسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تہا اور بعضے شافعیہ
کہتے ہین کہ اگر نجاست کپڑہ وغیرہ کو لگی رہے اور مصلی کو علم اوسکا نہو تو نماز ہوجاتی ہی یہہ قول قدیم شافعی کا
اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہی اسلیے کہ صحابہ نے مجرد اسکے کہ حضرت کو جوتا اوتار
ڈالتے دیکہا آپ ہی اوتار ڈالے ہو تو پوچھنے سبب پر نہ رکہا اور حضرت نے اوسکو جائز رکہا ۞ س ح ۞ **وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ
نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى
يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ نماز پڑہے ایک تمہارا پس نہ رکہے اپنی پاپوشونکو داہنے اپنے اور نہ بائین اپنے پس ہونگی داہنے غیر اوسکے کے
مگر یہہ کہ نہو بائین اسکے کوئی اور چاہیے کہ رکہے انکو درمیان دونو پانون کے یعنے اپنے آگے سامنے قدمون کے
پانونکے اور بیچ ایک روایت کے یہہ ہی کہ یا نماز پڑہے اونمین یعنے اگر پاک ہون تو اوتارے نہین روایت کیا
یہہ ابوداود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے معنی اسکے **ف** یعنے جس صورت مین کہ نمازی کے بائین طرف کوئی کہڑا ہوگا اور بائین
طرف جوتا رکہیگا تو اوسکے داہنے طرف پڑے گا پس جب اپنے داہنے طرف رکہنا خوش نرکہا تو اوسکے
داہنے کیونکر روا رکہتا ہے لازم ہی مومن کو کہ دوست رکہے اپنے یار کے لیے جو کچھہ کہ دوست رکہتا ہی
اپنے لیے اور مکروہ رکہے اوسکے لیے جو کہ مکروہ رکہتا ہی اپنے لیے ۞ س ۞ **الفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اونکے آگے کوئی چیز حائل ہو اور سترہ کے قریب گذرنا جائز نہیں مگر یہ کہ پاوے آمنے سامنے یعنی خالی جگہ صف پہلی میں تو جائز ہے اوسکو یہ کہ
گذر کر جا کھڑا ہو صف دوسری کیسے کیونکہ دوسری صف والوں کا قصور ہے کہ آگے نہ بڑھے اور اور احکام اوسکے آگے حدیثوں میں
مذکور ہیں ۞ ح س ۞ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْدُوْا اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز میں طرف عیدگاہ کے اور آگے
اور برچھی لگے اونکے اوٹھائی جاتی اور گاڑی جاتی عیدگاہ میں آگے اونکے پس نماز پڑھتے طرف اوسکے روایت کی
یہہ بخاری نے ف معمول تھا کہ خادم اکثر اوقات برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے واسطے سترہ کرنے اور توڑنے ڈھیلے
اور مانند اوسکے ۞ ح ۞ وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ
اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ
ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ
وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کے اور وہ تھے ابطح میں بیچ خیمہ سرخ کے کہ چمڑے کا تھا اور دیکھا مینے بلال کو کہ لیا
پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مینے لوگوں کو کہ جلدی سے لیتے تھے اوس پانی کو پس جسکو پہنچا
اوسمیں سے کچھ پانی مل لیا اوسکو موہنہ اور بدن اپنے پر اور جسکو نہ پہنچا اوس سے لی اوسنے تراوت ہاتھ یار اپنے کی سے
پھر دیکھا مینے بلال کو کہ لی برچھی پس گاڑ دیا اوسکو اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑے سرخ کے کہ تھا
خط دار دامن اوٹھائے ہوئے نماز پڑھی طرف برچھی کے ساتھ لوگوں کے دو رکعت اور دیکھا مینے لوگوں کو
اور چارپایوں کو کہ گذرتے تھے پرے برچھی کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف ابطح نام ایک نالہ کا ہے نزدیک
مکہ کے بیچ راہ منا کے اوسکو محصب و بطحا بھی کہتے ہیں اور سوار کو ابطح اسلیئے کہتے ہیں کہ اوسمیں سنگریزے ہیں اور حلہ
کہتے ہیں دو کپڑوں کو ایک لنگی اور ایک چادر اوسمیں سرخ خط تھے جیسکہ یہاں بھاگلپوری [illegible]

نہیں تو اسرغ مراد نہیں ہی کہ اوسکا پہننا مکروہ تحریمی ہی مردونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصویر سے گذرنا اور سوا اور جانورون کا درست ہی ٭ ح ٭ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّيْ اِلٰى آخِرَتِهٖ اور روایت نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سامنے بٹھاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑھتے طرف اوسکے روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا نافع نے کہ کہا مین نے ابن عمر سے کہ خبردو مجکو کہ جب چلنے اونٹ چرنے اور پانی پینے کو تو کیا کرتے تھے حضرت یعنی پھر کس چیز کو سترہ کرتے تھے کہا ابن عمر نے تھے لیتے کجاوہ پس درست کر کے آگے رکھ لیتے اوسکو پھر نماز پڑھتے طرف پچھلی لکڑی اوسکے یعنی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتے تھے وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھے ایک تمہارا آگے اپنے سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوہ کے پس نماز پڑھے اور نہ پروا کرے جو کوئی گذری پرے اوسکے روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی پروا نکرے نمازی گذرنیکا سو اسکی نماز کے خشوع کو قطع نہیں کرنیکا یا معنے یہہ ہین کہ پروا نکرے کہ گذرنیوالا گنہگار نہیں ہونیکا گذرنے سے ٭ ج ٭ وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو جہیم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنیوالا آگے مصلی کے کہ کیا گناہ ہی اوپر البتہ ہووے ٹہرا رہنا اور نہ گذرنا آگے مصلی کے چالیس تک بہتر اوسکیلئے گذرنے سے آگے مصلی کے کہا ابو نضر نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا ہی کہ نہیں جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس روایت کی بخاری و مسلم نے ف کہا امام طحاوی نے مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس ہین نہ چالیس مہینے اور نہ چالیس دن اور یہہ ثابت کی ہی اونہون نے حدیث ابی ہریرہ کیسے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانے وہ شخص کہ گذرتا ہی آگے بھائی اپنے کے عرض مین اوس حالین کہ وہ سر گوشی کرتا ہی رب اپنے سے یعنی گناہ اسکا جانے تو البتہ ہووے ٹہرے رہنا ہمراہی سو برس بہتر واسطے اوسکے قدم سے کہ رکھے اوسکو ٭ س ٭ وَعَنْ اَبِيْ

أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ
مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا
هُوَ شَيْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا طرف ایک چیز کے کہ ڈہانکے اوسکو لوگون سے یعنی سترہ کہڑا کرے کہ حائل ہو درمیان
اسکے اور درمیان لوگونکے پس ارادہ کرے کوئی یہہ کہ گذرے آگے اوسکے یعنی سترہ کے اور پیچھے پس چاہیئے کہ باز رکہے اوسکو
پہر اگر نہ مانے پس قتل کرے اوسکو پہر سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کے ہین اور واسطے مسلم کے معنے اسکے
ف قتل کرے اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ جائز ہی قتل اوسکا بلکہ مراد یہہ ہی کہ بہت برائی اوسکی آگیسے گذرنیکی ظاہر کر دے اوسکو
ہٹا دے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے اوسکو ساتہہ اوس چیز کے کہ جائز ہی دفع کرنا ساتہہ اوسکے اور مر جاوے
پس نہین قصاص اوسپر ساتہہ اتفاق علما کے اور دیت واجب ہونے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین واجب ہوتی ہی
بعضے کہتے ہین نہین پس وہ شیطان ہی یعنی شیطان نے یہہ کام اوس سے کروایا یا مراد یہہ ہی کہ وہ شیطان آدمیون کا ہی اس لئے
کہ شیطان کے معنے سرکش کے ہین خواہ جن مین سے ہو خواہ آدمیون مین سے اسیلئے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہین
طیبی ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ
الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتے ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچاتا ہی انکا
توڑنیکو رکہنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی پچہلی کجاوے کے ہو روایت کی یہہ مسلم نے ف جمہور علما صحابہ وغیرہم کا یہہ
مذہب ہی کہ کوئی چیز یا کوئی شخص کہ مصلی کے آگے سے گذرے نماز توڑتی نہین خواہ یہہ تینون چیزین ہون یا غیر انکے اور
حدیثین جو اس باب مین آئی ہین محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کے بیچ لازم کرنے سترہ کے یا مراد یہہ ہی کہ یہہ چیزین
خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کے ہین کہو دیتی ہین یا مراد یہہ ہی کہ قریب ہی کہ توٹ جاوے بسبب
مشغول ہونے دل مصلی کے ساتہہ انکے اور خاص ان تینون چیزون کو اسلئے ذکر کیا کہ انمین دل بہت مشغول ہو جاتا ہی عورت کا
خیال تو ظاہر ہی اور گدہے کے ساتہہ شیطین اکثر ہوتے ہین اسی لئے مستحب ہی اعوذ پڑہنی وقت دیکہنے اوسکے اور کتا
نجس نہایت ہوتا ہی ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ
وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

عائشہ سے کہ کہا تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے

یعنی سامنے مانند عرض مین ہوتے جنازہ کے آگے نمازیون کے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یہان سے یہی طرف اسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اوسکے حضرت نماز ادا کرتے پس معلوم ہوا کہ آگے آنا عورت کا نماز مین نماز کو نہین توڑتا ہے ❊

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا مین سوار گدہی پر اور مین تہا اوس دن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ساتہہ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے اور چہوڑ دیا گدہی کو چرتی تہی اور داخل ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجہہ پر کسی نے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** غرض ابن عباس کی یہہ ہی کہ گدہی کے آگے گذرنے سے نماز نہ ٹوٹی اور یہہ ہنوز بالغ نہوئے تہے اسلئے کسی نے انکے آگے گذرنے پر بہی انکار نکیا ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑہے ایک تم مین سے پس چاہیے کہ رکہے سامنے مونہہ اپنے کے ایک چیز یعنے ستون یا دیوار یا مانند انکے اور کچہہ پہر اگر نپاوے کچہہ پس چاہیے کہ کہڑا کرے عصا اپنا پہر اگر نہو ساتہہ اوسکے عصا پس چاہیے کہ کہینچے خط پہر نہ ضرر کریگا اوسکو وہ کہ گذریگا آگے اوسکے یعنے خشوع نماز مین خلل نہین ڈالیگا روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** اگر زمین نرم ہووے تو عصا گاڑ دے اور اگر زمین سخت ہو عصا لمبا سامنے رکہہ دے تا مشابہ گاڑ دینے کے ہو شرح منیہ مین لکہا ہے کہ اگر رکہدے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین کفایت کرتا اور لکہا ہے ممکن ہو کہ طول مین رکہے نہ عرض مین اور خط کہینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہی اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بہی ساتہہ اسکے قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے

ہمارے نزدیک اوسکے خط معتبر نہین اور شافعی نے بھی قول جدید مین انکار اسکا کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اس باب مین وارد
ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہی اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکھتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار
صاحب ہدایہ کا بھی یہی ہی اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہی کہ اولی ہی اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز بھی رکھتا ہی
اور موجب جمعیت خاطر کا بھی ہی اور بعد اسکے اختلاف کیا ہی وصف خط مین کہ کسطرح کا خط کھینچے بعضون نے کہا ہی کہ مثل ہلال کے
اور بعضون نے لمبا جانب قبلہ کے لکہا ہی اور بعضون نے عرض مین دائین طرف سے بائین طرف کو کھینچا اور مختار لمبائی ہی
کذا فی بعض الشروح ﴿ح﴾ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ
صَلَاتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اوس سے تا نہ توڑے شیطان اوسپر نماز اوسکی روایت
کی ہی ابو داود نے ف نزدیک سترے کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اوسکے کر سکے تا نہ توڑے شیطان نماز اوسکی
یعنے اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کہ گذریگا آگے سے پس شیطان وسوسہ اسکا دل مین ڈالیگا اور حضور قلب مین
فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اوسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور
نزدیک ہونے مین اس آفت سے بچتا ہی ﴿ح﴾ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ
الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے
کہ کہا نہین دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے
مگر کر رکھتے اوسکو اپنی ابرو داہنی پر یا بائین پر اور نہ قصد کرتے واسطے اوسکے قصد کرنا سیدھا روایت کی
یہ ابو داود نے ف یعنے سترے کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے نہ کرتے بلکہ دائین یا بائین بھون کے سامنے کرتے
تا مشابہت بت پرستی کیساتھ نہو ﴿ح﴾ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ
يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ لَنَا تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى بِذَلِكَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے پاس

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اونکے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل میں کہ نہ تھا آگے حضرت کے

ستره اور نماز کی گدہی اور کتیا کھیلتی تہیں آگے حضرت کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہہ ابوداؤد نے اور نسائی نے مانند اسکے

ف عرب میں رسم تھی کہ چند روز جنگلمیں جا کر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہان رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین

ہوتا تھا پس چند لوگ تھے کہ عباس جنگل میں گئے ہوئے تھے حضرت وہاں رونق افزا ہوئے اور اس حدیث سے یہہ معلوم

ہوا کہ ستره کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اگر لوگوں کی گذرگاہ میں نماز پڑھتا ہو ☼ وَعَنْ

اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ وَادْرَءُوْا

مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جب تک کہ سکو یعنی اوس چیز کو کہ آگے

گذرے نمازی کے یعنی تا خضوع و خشوع نماز کے بیچ خلل نہ آوے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ گذرنے والا شیطان ہے روایت کی

یہہ ابوداؤد نے ف اسمیں دلیل ہے کہ عورت اور کتا اور گدہا نماز کو نہیں توڑتے ☼ س ☼ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ

فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ

يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں سوتی آگے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پانو میرے طرف قبلہ اونکے یعنی جگہ سجدہ اونکے ہوتے

پس جب سجدہ کرتے ٹھوکتے مجکو پس سمیٹ لیتی میں پانو اپنے اور جس وقت کہ کھڑے ہوتے کہولدیتی میں پانو اپنے

کہا حضرت عائشہ نے اور گہر اون دنوں میں نہ تھے اونمیں چراغ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف گویا یہہ عذر

بیان کیا حضرت عائشہ نے حضرت کے سجدہ گاہ میں پانو پھیلانیکا کہ سبب نہونے چراغ کے سجدہ کی جگہہ حضرت

کی میں پانو پھیلے رکھتی تھی اور بعد ٹھوکنے کے دوبارہ جو پھیلا دیتی تہیں پس تھا یہہ واسطے تقریر حضرت کے

یعنی جائز رکھنے حضرت کے اونکو اور پرسی اوسکے ☼ س ☼ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ

كَانَ لَاَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے اوسکے بیچ گذرنے آگے

گذرنیکے آگے بہانی لینے کے عرض میں بیچ حالت نمازکے ہووے البتہ گرا النا سو برس بہتر واسطے اوسکے اوس قدم سے
کہ رکھے روایت کی یہہ ابن ماجہ نے وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا
عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَهْوَنُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے کعب احبار سے کہا اگر جانے گذرنیوالا آگے نماز پڑھنیوالیکے کہ کیا گناہ ہی اوپر البتہ ہووے دہسایا جانا اوسکو بہتر واسطے
اوسکے گذرنیے آگے اوسکے اور بیچ ایک روایت کے بہتر ہے کہ آسان ہی اوپر روایت کی یہہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ السُّتْرَةِ
فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ
إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا بدون سترہ کے پس تحقیق توڑتا ہی نماز اوسکیکو گدہا اور سور اور
یہودی اور مجوسی اور عورۃ اور کفایت کرتی ہیں ہیہ چیزیں اوس سے کہ گذرین آگے اوسکے اوپر قدر پہینکنے پتہر کے
روایت کی یہہ ابو داؤد نے ف یعنی جتنے دور پتہر جاکر پڑتا ہی اتنی دور پرسے نماز پڑہنے والیکے آگیسے یہہ چیزیں گذر
ہوئیں اگر گذرجاویں تو کفایت کرتی ہیں نہ توڑتے نماز کو یعنی قصور نماز میں نہیں آتا اور لکہا ہی علماء نے کہ مراد
پتہر پہینکنے سے رمی جمار ہی بیچ حج کے یعنی وہ کنکر کہ حج میں مناروں پر مارتے ہیں مقدار اوسکے تین ہاتھ کی لکہی ہی
اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل میں گذر چکی یہی مراد نماز کے ٹوٹنے کی ہی ح ٭ بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ
یہہ باب ہی بیچ بیان صفت نماز کے ف یعنی اسمیں اوصاف نماز کے لکہے ہیں کہ کیونکر پڑہے اور ارکان اور
اجزاء اوسکے کیا ہیں ح ٭ اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ
إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ

حتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَ
فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص داخل ہوا
مسجد میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے بیچ پس نماز پڑھی اوس شخص نے بیچ اوس کے رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور
جلسہ کی خوب نکی پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور بیچ جواب سلام پھر جا پس
نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پس پھر گیا وہ پس نماز پڑھی جیسے جس طرح کہ پہلے پڑھی تھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت نے
اور بیچ جواب سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اوس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اوس بار مین کہ بعد
ہے چوتھی بار مین سکھلا دیجئے اے رسول خدا کے پس فرمایا جس وقت کھڑا ہو تو طرف نماز کے یعنی ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو
پھر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہان تک کہ ٹھہرے تو رکوع مین
پھر اوٹھا یعنی سر رکوع سے یہان تک کہ سیدھا ہو تو کھڑا پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اوٹھا سر
یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اوٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر ایک
روایت کے بیچ ہے کہ پھر اوٹھا تو سر یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کے لئے اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر
نہین پھر کر یہہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور احمد
اور ابو یوسف رح نے اوپر ہونے طمانینہ کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین فرض اس لئے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اوسکے نہونے سے نفی کی نماز کی اور یہہ نشان فرضیت کا ہے کہ ایک فعل بسبب نہونے اوسکے منتفی اور باطل ہو جاوے اور
طمانینہ اسکو کہتے ہین کہ خاطر جمع سے رکوع وغیرہ مین ٹھہرے کہ جوڑ بدن کے اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینہ رکوع
اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہے اور توجیہ اس حدیث کی یون
کرتے ہین کہ مراد نہونے نماز سے نہونا کمال اوسکا ہے کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کے ساتھ روایت ابی داود
ترمذی اور نسائی کے آیا ہے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام کیا تو نے اسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو
کچھہ کہ ناقص کیا تو نے اس سے ناقص کیا نماز اپنی سے اور یہہ نشان وجوب اور سنیت کا ہے کہ فعل بغیر اوسکے ناقص اور
ناتمام ہو نہ نیست پس معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والے کو اوس شخص کو اسلئے فرمایا کہ نماز بے کراہت اور نقصان کے ہووے نہ اسلئے
کہ باطل اور معدوم تھی اور اگر فرض ہوتی تو اول سے منع کرتے اور اوس سے باز رکھتے اور چھوڑتے اوسکو بغیر فرمائے

فرائض کے نماز ادا کرے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ نرمی کرے جاہل پر مسائل سکہانے
مین اور دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنے کے اگرچہ مکرر ہو اور تہوڑی دیر کے بعد
ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوے بعضے واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی
اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گے کہ نہین نماز پڑہی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا
ہے یعنے پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کے بعد بیٹہ کر اوٹہتے ہین یہ سنت ہے امام شافعی کے
نزدیک اور امام اعظم کے نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگے ہوگی ح س وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ
الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ
جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى
وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ
يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم شروع کرتے نماز ساتہ تکبیر کے اور شروع کرتے قراۃ ساتہ الحمد للہ رب العالمین کے اور تہے جب
رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو ولیکن درمیان اسکے یعنے نہ بہت بلند نہ بہت
پست بلکہ گردن اور پیٹہ برابر رکہتے اور تہے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے
یہانتک کہ سیدہے کہڑے ہوتے اور تہے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا سجدہ سے نہ سجدہ کرتے یعنے
دوسرا یہانتک کہ سیدہے بیٹہتے اور تہے پڑہتے بعد ہر دو رکعتوں کے التحیات اور تہے بچہاتے بایان
پانو اپنا یعنے اور بیٹہتے اوسپر اور کہڑا رکہتے داہنا پانو اپنا اور تہے منع کرتے عقبہ شیطان سے اور منع
کرتے یہ کہ بچہاوے کوئی کلائیان دونو ہاتہ اپنے بچہانا درندہ کا سا اور تہے ختم کرتے نماز ساتہ سلام
روایت کی یہ مسلم نے ف شروع کرتے قراۃ ساتہ الحمد للہ رب العالمین کے یعنے ساری سورہ
فاتحہ پڑہتے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکے پڑہتے ہونگے جیسے کہ مذہب حنفی ہے اور تہے بچہاتے
بایان پانو اور کہڑا رکہتے داہنا پانو اپنا ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت دونو قعدون

مین یون ہین [illegible] یتے اور یہی ہے قول امام اعظم رح کا اور یہی ہے حدیث ابی حمید کے [illegible] ش یعنے پانو
بچہانا پہلے قعدہ مین اور تورک یعنے کولہے پر بیٹھنا دوسرے قعدہ مین بہی ایا ہے اور قول امام شافعی
کا بہی یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک دونو قعدونمین تورک ہی ہے اور امام احمد کے نزدیک جس
نماز مین کہ دو تشہد ہین بیچ تشہد اخیر اوسکے تورک ہے او[illegible] ہی تشہد ہے افتراش ہے
اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کی یہ ہے کہ بہت حدیثون مین مطلق [illegible] پانو کا واقع ہوا ہے اور ایا ہے
کہ سنت تشہد مین یہ ہے اور بیٹھنا حضرت کا تشہد مین اسطرح تہا بلا قید قعدہ پہلے اور دوسرے کے
اور جسطرح کا بیٹھنا کہ ہمنے اختیار کیا ہے دشوار ہے اور حدیث شریف مین ایا ہے کہ افضل اعمال کے
دشوار تر اونکے ہین اور بعضی حدیثون مین قعدہ اخیر مین کہ کولی پر بیٹھنا ایا ہے جیسکہ مذہب شافعی ہے
محمول اسپر ہے کہ حضرت حالت ضعف اور کبر سن مین اسطرح بیٹھتے تہے اسلئے کہ قعدہ اخیرہ مین
بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے اسانی کے لئے اسطرح بیٹھتے تہے اور عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونو کولے
زمین کو لگا دیے اور دونو پنڈلیان کہڑی کرے اور رکہے دونو ہاتہ زمین پر جیسکہ کتا بیٹھتا ہے
بس اسطرح التحیات مین بیٹھنا ساتہ اتفاق علمائے مکروہ ہے اور طیبی نے کہا ہے کہ عقبہ شیطان
یہ ہے کہ دونو کولے دونو پاشنو پر رکہے یہ معنے ساتہ لفظ عقبہ کے بہت مناسب ہین اور منع کیا
ہے کہ بچہاوے مرد دونو پہنچے ہاتو کے زمین پر یعنے وقت سجدہ کے مانند بچہانے درندو کے یعنے
کتے وغیرہ کے اور قید مرد کی اسمین اسلئے ہے کہ عورة کو پہنچے بچہانے ہین چاہیین کہ اسمین ستر خوب ہوتا ہے
اور ختم کرتے نماز کو ساتہ سلام کے یہ سلام امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور ہمارے نزدیک واجب ہے

ح و عَنْ اَبِي حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ
حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى
حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ
بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى
وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى

قَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ ایک [illegible] کے اصحاب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں خوب یاد رکھتا ہوں تم میں سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو
دیکھا میں اونکو جسوقت کہ تکبیر کہتے دونو ہاتھ اپنے مقابل دونو مونڈھوں اپنے کے اور جسوقت
کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دو [illegible] نو ہاتون سے کے پہر جھکاتے پیٹھ اپنی یعنی ہموار کردن کے
ہوے پس جسوقت کہ اوٹھ [illegible] ے ہوتے سیدہے یہاں تک کہ پہر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس
جسوقت کہ سجدہ کرتے رکہتے دونو ہاتھ اپنے زمین پر بیچ مقابل منہ کے نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اونکو طرف
پہلو کے اور سامنے رکہتے انگلیاں پانو اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتا
اوپر بائیں پانو اپنے کے اور کہڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بائیاں پانو
اور کہڑا کرتے دوسرا یعنی دہنا اور بیٹھتے کوسلے اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کہ ہاتھ
ہاتھ اپنے مقابل دونو مونڈھوں اپنے کے مذہب شافعی میں یوں ہی کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک
مقابل لو کانونکے رکہے کہ یہ بہی آیا ہے حدیثوں میں اور بعضی روایتوں میں اوپر کی جانب کانوں تک
بہی آیا ہے پس امام ابو حنیفہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات
کے کہا ہے کہ ہتیلیاں ہاتھ کی مقابل کاندہے کے رہیں اور انگوٹھے برابر لو کے اور سرا اور اونگلیاں
مقابل اوپر کی جانب کان کے رہے کہ اسطرح میں عمل سب روایتوں پر ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ
اوقات مختلفہ میں ہوں یعنے کبہی کسیطرح اوٹھاتے ہوں کبہی کسیطرح اور محکم پکڑتے دونو زانو ساتھ
دونو ہاتوں کے اور کشادہ رکہتے تھے اونگلیاں اور کہا ہے علمائے کہ اونگلیاں رکوع میں کشادہ
رکہے اور سجود میں بندہی ہوی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چہوڑے اور نہ سمیٹتے اونکو
یعنے اونگلیاں اور ہتیلیاں زمین پر رکہتے اور بیچ اور بازو اوٹھائے ہوئے الگ پہلو سے رکہتے
کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو نیچے سے نکل جاتا اور اس حدیث میں یہ نہ مذکور ہوا کہ قومہ سے کہ سجدہ میں
جاوے پہلے زانو زمین پر رکہے یا ہاتھ دونو طرح درست ہے مگر پہلے زانو رکہنے افضل اور مختار اکثر
ائمہ کے ہیں ۵ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھوں کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اسیطرح بھی اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اوسکے کہ حمد کی اوسکی یعنی قبول کی تعریف اوسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد اور تھے حضرت نہیں کرتے تھے یہ بیچ سجدوں کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف واسطے تیرے ہی حمد یعنے جو کوئی کسیکی تعریف کرتا ہے تیری ہی تعریف ہوتی ہے کیونکہ پیدا کرنیوالا سبکا تو ہی ہے پس تعریف مصنوع کی حقیقت میں صانع ہی کی ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھنیوالا سمع اللہ اور ربنا دونوں کہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ تنہا پڑھنیوالے کے حق میں ہے اور جماعت میں پڑھتا ہو تو امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں چیزیں کہے اور اسیکو اختیار کیا ہے امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی اسیطرح منقول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے انکے نزدیک بھی اور نہیں کرتے تھے سجدوں میں یعنے جب سجدہ میں جاتے اور سر اوٹھاتے سجدوں سے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہے مگر ان وقتوں میں ہاتھ نہ اوٹھاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہنچا ہے انہیں جگہوں میں وقت تکبیر تحریمہ کے اور رکوع کے جانیکے وقت اور وقت سر اوٹھانیکے رکوع سے سوائے ان تین جگہوں کے ثابت نہیں ہوا ہے کذا فی سفر السعادۃ ۵ ح وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر تھے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز میں تکبیر کہتے اور اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جب اوٹھتے دو رکعتوں سے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت اسیطرح کیا کرتے روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

روایت ہی مالک بن حویرث سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے اوٹہاتے دونو ہاتہہ اپنے یہان تک کہ برابر
کرتے اونکو اپنے کانونکے اور جسوقت اوٹہاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کرتے مانند اسکے یعنی دونو ہاتہہ
برابر کانونکے اوٹہاتے اور بیچ ایک روایت کے یون آیا ہی یہان تک کہ برابر کرتے دونو ہاتونکو اوپر کی جانب کانون
اپنے کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ـ جاننا چاہیے کہ اوٹہانا ہاتونکا سوائے تکبیر تحریمہ کے مختلف فیہ ہی درمیان
ہمارے اور شافعیہ کے اور حق اینہہ کہی کہ حدیثین اور آثار دونو جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہی کہ کبھی اوٹہاتے ہون
اور کبھی نہین یا یہ کہ اول اوٹہاتے ہوں آخر مین منسوخ ہوا ولیکن اب ہاتہہ نہ اوٹہانیکے ذکر کیے جاتے ہین تا حق ظاہر ہو جانا
چاہیے کہ ترمذی نے جامع ترمذی مین دو باب لکہے ہین اول باب رفع یدین کا نزدیک رکوع کے اوسمین حدیث ابن عمر کی
لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکہا ہی کہ نہین دیکہا گیا ہاتہہ اوٹہانا مگر نزدیک شروع نماز کے اس
باب مین حدیث علقمہ کی عبد اللہ بن مسعود رض سے لایا ہی کہ ابن مسعود نے اپنے یارونسے فرمایا کہ ادا کی مینے ساتہہ تمہارے
نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس ادا کی ابن مسعود نے نماز اور نہ اوٹہائے دونو ہاتہہ اپنے مگر اول بار اور اوسی
مین کہا کہ براء بن عازب سے بہی یون ہی آیا ہی اور کہا ترمذی نے کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتہہ اسکے قائل ہین
اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بہی یہی ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود
کی کو ابی داؤد اور نسائی سے اور حدیث براء بن عازب کو بہی ابی داؤد سے لایا ہی کہ کہا ابن مسعود نے کہ دیکہا مینے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتے اوٹہاتے دونو ہاتہہ اپنے دونو کندہون کے نزدیک تک پہر نہ عود کرتے
اور ایک روایت مین ہی کہ پہر نہ اوٹہاتے اون دونونکو یہان تک کہ فارغ ہوتے نماز سے اور ابو داؤد نے جو کہا ہی کہ یہ حدیث
صحیح نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتہہ اس طریق خاص کا ہووے پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کے اور
احتمال رکہتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے موافق اوسکے کہ ترمذی نے کہا ہے اور حدیث حسن بلا خلاف لایق دلیل کے ہے
جیسے کہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نے بیچ موطا اپنی کے بعد از روایت کرنے حدیث ابن عمر کے کہ بیچ رفع یدین کے نزدیک
رکوع کے اور نزدیک سر اوٹہانیکے رکوع سے آئی ہی کہا ہے کہ سنت یہ ہی کہ تکبیر کہے ہر جہکنے اور اوٹہنے مین نہین رفع یدین سوا
ابتداء نماز کے ایکبار سے زیادہ نہ اوٹہاتا اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور بیچ اسکے آثار بہت آئے ہین بعد اوسکے عاصم بن کلیب جرمی سے کہ
اوسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علی کے ہے ساتہہ تعدد مدایات کے لایا ہی کہ حضرت علی رض رفع یدین سوای تکبیر اولی کے
نہ کرتے تہے اور عبد العزیز بن حکیم سے لایا ہی کہ کہا دیکہا مینے ابن عمر رض کو کہ اوٹہاتے تہے ہاتہہ بیچ اول تکبیر افتتاح کے اور نہین اوٹہاتے

اوٹھاتے تھے سو[illegible] اوسکے اور مجاہد سے روایت کی ہی کہ کہا اونہوں نے پڑھی میں نے نماز پیچھے ابن عمر کے [illegible] تھے مگر تکبیر

مین اور اسود [illegible] روایت کی ہی کہ دیکھا میں نے عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اوٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر او

ابن مسعود اور ابن عمر رض کہ نہایت قرب حضرت سے رکھتے تھے جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس چونکہ کہ خلاف اسکے نقل کرین اولے

ساتھ قبول کیے ہونے اور شرح ابن ہمام مین لایا ہے حدیث دارقطنی سے اور ابن عدی [illegible] جابر سے اوسنے حماد بن ابی سلیمان

اوسنے ابراہیم سے اوسنے علقمہ سے اوسنے عبد الله سے کہ کہا ادا کی میں نے نماز ساتھ [illegible] و سلم کے اور ابی بکر اور عمر رض

پس نہ اوٹھائے اونہوں نے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع نماز کے اور منقول ہے کہ جمع ہوئے امام ابو حنیفہ ساتھ اوزاعی کے بیچ مکے کے

دار الحناطین کے پس کہا اوزاعی نے کیون نہین ہاتھ اوٹھاتے ہو تم نزدیک رکوع کے اور سر اوٹھانیکے رکوع سے امام ابو حنیفہ نے

کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پہنچا رسول خدا صلے الله علیہ وسلم سے اس باب مین کچھ پس کہا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجھکو زہری نے

سالم سے اوسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے الله علیہ وسلم اوٹھاتے تھے ہاتھ جسوقت کہ شروع کرتے تھے نماز اور نزدیک رکوع کے اور

سر اوٹھانیکے اوس سے پس کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی مجھکو حماد نے ابراہیم سے اوسنے علقمہ اور اسود سے کہ دونونے نقل کی عبد الله بن مسعود

سے کہ نبی صلے الله علیہ وسلم نہ اوٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے پہر نہ عود کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اسکے اوزاعی نے

کہا مین روایت کرتا ہوں زہری سے کہ اوسنے نقل کی سالم سے اوسنے ابن عمر سے اور تو اوسکے مقابلہ مین روایت کرتا ہے حماد سے

کہ اوسنے نقل کی ابراہیم سے اوسنے علقمہ سے یعنی یہہ اسناد تیری ساتھ اوس اسناد میری کے کہ عالی ہی کہان پہنچتی ہی پس ابو حنیفہ

نے کہا حماد فقیہ تر ہے زہری سے اور ابراہیم فقیہ تر ہے سالم سے اور علقمہ کم ابن عمر سے نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتھ فضیلت

صحبت حضرت کے مخصوص ہے اور اسود کو بہی بہت فضیلت ہے اور عبد الله تو خود عبد الله ہی ہین یعنی اوسکی کیا تعریف کیجاوے

کہ درجہ اوسکا بیچ فقہ کے اور قرب کے ساتھ حضرت رسالت پناہ صلے الله علیہ وسلم کے مشہور ہے پس اوزاعی نے ترجیح دی تہی

اسکو بسبب عالی ہونے اسناد کے اور ابو حنیفہ نے بسبب فقیہ ہونے راویوں کے اور مذہب و نکاہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتے

ہین نہ غیر فقیہو نپر جیسیکہ اصول فقہ مین لکہا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کے لکہا ہی کہ عبد الله بن زبیر سے روایت ہی کہ دیکہا اونہون نے

ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا مسجد حرام مین اور اوٹھاتا تہا دونو ہاتھ اپنے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اوٹھانیکے رکوع سے پس

کہا ابن زبیر نے کہ ایسا مت کر یہہ ایک چیز ہے کہ کیا اسکو رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے بعد اوسکے ترک کیا یعنی یہہ حکم اول مین تہا

پہر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رض نے کہ رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے ہاتھ اوٹھائے ہمنے بہی اوٹھائے اور جو حضرت نے ترک کیے ہمنے بہی

ترک کیے اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اوٹھاتے تھے ہاتھ مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے اور مجاہد نے

ذراعه اليسرى في الصلوٰة رواه البخاري اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا تہا لوگ حکم کیے جاتے تہے یہہ کہ رکہے آدمی
ہاتہہ داہنا اوپر بائین ہاتہہ اپنے کے نماز مین روایت کیا یہہ بخاری نے ف اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ لایق ہے
کہڑے ہونیوالیکو ایک جا رکہے کہ ادبکو ہاتہہ سے بہتر نکلا ہاتہہ کو ہاتہہ پر رکہے اور سر جہکا رکہے جیسے کہ بادشاہ کے سامنے
آگے کہڑے ہوتے ہین ۱۰ ع وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام
الى الصلوٰة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه من
الركعة ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوي ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين
يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلك في الصلوٰة كلها حتى يقضيها ويكبر حين يقوم
من الثنتين بعد الجلوس متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم جسوقت ارادہ کرتے کہڑے ہونیکا طرف نماز کے تکبیر کہتے یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کہڑے ہوتے پہر تکبیر کہتے جسوقت
رکوع کرتے پہر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اوٹہاتے پیٹہ اپنی رکوع سے پہر کہتے کہڑے ہوے اے رب تیرے واسطے ہے
ہی سب تعریف پہر تکبیر کہتے جسوقت جہکتے یعنی سجدہ کیلئے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا یعنی سجدہ سے پہر
تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا پہر کرتے یہہ سب بیچ تمام نماز اپنی کے
یہانتک کہ پورا کرتے اوسکو اور تکبیر کہتے اوسوقت کہ کہڑے ہوتے دو رکعت پڑہ کر پیچہے بیٹہنے کے روایت کی
یہہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث مین فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتہہ اوٹہانیکا ذکر نہین ۱۱ ع وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلوٰة طول القنوت رواه مسلم
روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازونمین وہ نماز ہی کہ اوسمین دراز ہو
قیام روایت کی یہہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہی اسلیے کہ اوسمین مشقت
اور محنت اور طاعت زیادہ ہی اور علمانے اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز مین افضل ہی یا سجود اور یہہ حدیث سند
اوس جماعت کی ہی کہ کہتے ہین قیام افضل ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ قیام مین قرآن پڑہا جاتا ہی اور قرآن
افضل ہی تسبیح سے مذہب حنفیہ بہی یہی ہی ۱۲ ع الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي حميد الساعدي
قال في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم قالوا فاعرض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة

يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر ثم يقرأ ثم يكبر ويرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم
يركع ويضع راحتيه على ركبتيه ثم يعتدل فلا يصبي رأسه ولا يقنع ثم يرفع رأسه فيقول سمع
الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه معتدلا ثم يقول الله أكبر ثم يهوي إلى
الأرض ساجدا فيجافي يديه عن جنبيه ويفتخ أصابع رجليه ثم يرفع رأسه ويثني رجله اليسرى
فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم إلى موضعه معتدلا ثم يسجد ثم يقول الله أكبر ويرفع
ويثني رجله اليسرى فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم إلى موضعه ثم ينهض
ثم يصنع في الركعة الثانية مثل ذلك ثم إذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي
بهما منكبيه كما كبر عند افتتاح الصلوة ثم يصنع ذلك في بقية صلوته حتى إذا كانت
السجدة التي فيها التسليم أخرج رجله اليسرى وقعد متوركا على شقه الأيسر ثم سلم
قالوا صدقت هكذا كان يصلي رواه أبو داود والدارمي وروى الترمذي وابن ماجة معناه
وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وفي رواية لأبي داود من حديث أبي حميد ثم ركع فوضع
يديه على ركبتيه كأنه قابض عليهما ووتر يديه فنحاهما عن جنبيه وقال ثم سجد فأمكن
أنفه وجبهته الأرض ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه وفرج بين فخذيه
غير حامل بطنه على شيء من فخذيه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى وأقبل بصدر
اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى وكفه اليسرى على ركبته اليسرى
وأشار بإصبعه يعني السبابة وفي أخرى له وإذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه
اليسرى ونصب اليمنى وإذا كان في الرابعة أفضى بوركه اليسرى إلى الأرض وأخرج
قدميه من ناحية واحدة اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہا بیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیچ کہ مین خوب جانتا ہون تم سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہون نے پس بیان کرو کہا حمید نے کہ
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے اونکو
مونڈہون اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قرآن پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر اوٹھاتے اون
دونوں کو مونڈہون اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتیلیان اپنی اپنے گھٹنون پر پھر سیدھی کرتے کمر پیٹھ

مجاہد نے ابن عمر سے ہے کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کے اوسے روایت کی گئی ہی عمل ... وسکے روایت
کیا کہ کہا سا تہا پیچہے ابن عمر رض کے نماز ادا کی مینے اور ہرگز نہ دیکہا مینے کہ رفع یدین کیا ہو مگر نزدیک شروع کرنا نماز کے
عمل ساتہ اس حدیث کے ساقط ہوگا اسلیئے کہ مقرر ہوا ہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کے عمل کرے
عمل ساتہ اوس روایت کے ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتہہ اوٹہانے اور نہ اوٹہانے کے دونو ثابت ہین
اور ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی خصوصا ابن مسعود اور تابعین اونکے بیچ جانب نہ ہاتہہ اوٹہانیکے ہین محمل اسکا سوا
اسکے نہ ہووے کہ کہین سے اوقات مختلفہ مین دونو فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے موجود ہین آپ نے اور جو علم فقہ
ابو حنیفہ کا اور اسناد اونکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اونکے ہی اور طریقہ اونکا عدم رفع کا ہی پس
ابو حنیفہ نے بہی یہی اختیار کیا ہے آپ اس عقیدہ پر ہین اور علماء مذہب ہمارے کے ساتہ اسقدر کے اکتفا نہین کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ حکم ہاتہہ اوٹہانیکا منسوخ ہی اور جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کے ہین دیکہا کہ بعد
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل ... کے کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہے باوجود کثرت روایات
اور احادیث کے اس باب مین واللہ اعلم انتہی یہ خلاصہ شرح سفر السعادۃ کا ہے جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے
تصنیف کی ہی جسکو بتفصیل اس مقام کو دیکہنا منظور ہو اوسمین دیکہے اور حاصل اونکی تحقیق کا یہ ہی کہ اونکے
نزدیک ہاتہہ اوٹہانے اور نہ اوٹہانے دونو سنت ہین لیکن نہ اوٹہانا ہاتہونکا اولی اور ارجح ہی اور علماء حنفیہ نے
کہا ہی کہ ہاتہہ اوٹہانے منسوخ ہوئے واللہ اعلم وَعَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا
كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
اونہین مالک سے کہ تحقیق اونہون نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتے تہے پس جسوقت ہوتے بیچ طاق رکعت
کے نماز اپنی سے نہ کہڑے ہوتے یہان تک کہ سیدہے بیٹہتے روایت کیہ بخاری نے ف یعنی پہلی رکعت مین اور
تیسری مین بعد سر اوٹہانیکے سجدہ سے دوسرے بیٹہتے سیدہے بعد اوسکے اوٹہتے تہے اسکو جلسہ استراحت کا کہتے ہین کہ
شافعیہ کے نزدیک سنت ہی اور کیفیت اوسکی مثل کیفیت بیٹہنے کے ہی پہلے قعدہ مین اور بعد بیٹہنے کے ساتہ دونو
ہاتہونکے تکیہ زمین پر کرکر اوٹہتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ساتہ روایت محتاج ہے یعنی عذر
کبرسن وغیرہ کے تئین جسکو حاجت اوسکی ہو اوسکے حق مین سنت نہین اور مسند امام شافعی کی یہی ... اور دلیل
ہمارے حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی نے بہی لایا ہے کہ کہلتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوٹہتے اوپر انگشتان کے

یعنے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اگرچہ بیچ طرق اس حدیث کے ضعیف ہیں ولیکن صحیح الاصل ہیں کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن
ابی شیبہ ابن مسعود سے لایا ہی کہ وہ اوٹھتے تھے نماز میں اوپر پشت قدموں اپنے کے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور حضرت علی اور
حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سے بھی اسیطرح لایا ہی اور نعمان ابن ابی ... اس سے لایا کہ پایا مینے بہت صحابہ کو
کہ جب سر اوٹھاتے تھے دوسرے سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کے سے اوٹھے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اوس
اوپر کبر سن اور ضرورت کے
اخبار اور آثار اس باب میں بہت ہیں اور بعضی محدثین کے خلاف ...
ہیں ۵ ح وَعَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ
فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ
يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ
سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل ابن حجر سے کہ تحقیق اوسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ اوٹھائے دونو ہاتھ اپنے اوسوقت کہ داخل ہوئے نماز میں تکبیر کہی پہر ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے سے اپنے میں پہر رکہا
داہنا ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر پہر جب ارادہ کیا یہہ کہ رکوع کریں نکالے دونو ہاتھ اپنے کپڑے سے پہر اوٹھایا
اونکو اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا پہر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھائے اپنے دونو ہاتھ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا
درمیان دونو ہاتوں اپنے کے روایت کی یہہ مسلم نے ف ڈھانک لینے ہاتھ کپڑے میں ظاہر یہہ ہی کہ چادر
میں ڈھانک لیے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ آستین میں ہاتھ چھپالئے لکہا ہی علمانے کہ یہہ شاید بسبب شدت
جاڑے کے تہا اور رکہنا داہنے ہاتھ کا بائیں پر متفق علیہ ہی درمیان اماموں کے مگر امام مالک کے نزدیک چہوڑ دینے
رکہنا ہاتھوں کا ہے اور جائز ہے باندہنا بہی لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ رکہے اور امام شافعی
کے نزدیک برابر سینہ کے یعنی ناف سے اوپر اور حدیثیں دونو جانب میں آئی ہیں اور لکہا ہی علمانے
کہ امر اس باب میں واسع ہے جو کچھہ کرے درست ہے اور ناف کے نیچے رکہنا تو لکہا یا سینہ پر خاص کر ثابت
نہیں ہوا ہے و رتعین نہیں یعنے خاص ایک ہی چیز ثابت نہیں بلکہ دونو طرح آیا ہے پس جبکہ ایسا تہا امام ابو
حنیفہ نے دیکہہ کہ معزز او سما دبیچ صورت ادب کے ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کے نیچے رکہنا ہی اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہاتونکو وقت تکبیر کہنے کے اور اوٹہانیکے کپڑے سے نکال لیوے ۵ ح وَعَنْ سَهْلِ
ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى

قران یعنی یاد ہو پس پڑھ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر
ف اس سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجائے قرآن کے پڑھے
جیسکہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنیکے وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی اسقدر کہ نماز میں پڑھنا فرض ہی
اور اس عرصہ میں اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے ہ ح وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ
وَتَمَسْكَنُ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ
يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت
ہی فضل ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی بیچ ہر دو رکعت کے
اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پھر اوٹھا تو دونو ہاتھ کیا فضل نے بیچ تفسیر لفظ تقنع یدیک کے
یہہ کہ کہتے تھے حضرت اور مراد رکھتے تھے اس قول سے یہہ کہ بلند کر تو انکو طرف پروردگار اپنے کے منہ کرنیوالا
ہتیلیاں دونو ہاتھونکی منہ اپنے کے یعنی جیسے کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو اے رب میرے اے رب میرے اور جس شخص نے کیا
یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یعنی دعا نکی پس وہ شخص یا نماز اوسکی ایسی ایسی ہی یعنی ناقص ہی اور ایک روایت میں یون ہی
پس وہ ناقص ہی روایت کی یہہ ترمذی نے ف نماز دو دو رکعت ہی یعنی نماز نفل میں افضل یہ ہی کہ دو دو رکعت
پڑھے خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نے اسپر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک چار چار رکعت افضل
ہیں رات میں بھی اور دن میں بھی اور صاحبین کے نزدیک راتمیں دو دو اور دنمیں چار چار رکعت افضل ہیں دلیل امام
شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نے قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ صحت کو پہنچا
ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشا کے چار رکعت پڑھتے تھے اور نماز چاشت میں بھی چار رکعت پڑہتے
تھے اور یہہ بھی ہی کہ چار رکعت میں مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنے تحریمہ کے اور جس عبادت
میں مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہی مراد اس سے یہ ہی کہ نماز
نفل طاق نہیں بلکہ ادنی درجہ دو دو رکعتیں ہیں اور خشوع ہی یعنی عاجزی کرنی ہی باطن میں اور تضرع
عاجزی کرنی ظاہر میں ہ ح الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ

بِالسُّجُوْدِ وَحِیْنَ سَجَدَ وَحِیْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ وَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ‌ روایت ہی سعید بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر اوسوقت کہ اوٹہایا سر اپنا سجدہ سے اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اوسوقت کہ اوٹہے دو رکعت پڑہ کر اور کہا اسیطرح دیکہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نے **ف** مقصود یہ ہی کہ امام سب تکبیرین پکار کر کہے اور خاص یہی چند تکبیرین اتفاقاً بیان کین شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اسکے لئے بہی بیان کین اور بیچ روایت اسمعیل کے ذکر باقی تکبیرات کا بہی آیا ہی کہ کہا بیمار ہوئے یا غایب ہوئے ابو ہریرہ پس ادا کی نماز ابو سعید نے پس پکار کر کہی تکبیرات وقت شروع نماز کے اور رکوع کے بیان کی ساری حدیث ق ح و عن عکرمۃ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ شَیْخٍ بِمَکَّةَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچہے ایک بوڑہے کے یعنی ابی ہریرہ کے بیچ مکہ کے پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مینے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجکو مان تیری کہ یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ بائیس تکبیرین چار رکعتوں مین ہوتی ہین مع تکبیر تحریمہ کے اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیرین پکار کر کہنی چہوڑ دین تہین اسلئے عکرمہ نے ابو ہریرہ کے پکار کر تکبیرین کہنے پر تعجب کیا ص ح وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ مُرْسَلًا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوةِ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ یَزَلْ تِلْکَ صَلٰوتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ رَوَاهُ مَالِکٌ اور روایت ہی علی بن حسین سے بطریق ارسال کے کہ کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز مین جب جہکتے یعنی رکوع سجدہ مین اور اوٹہتے یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کے پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالے سے یعنی وفات پائی روایت کی یہ مالک نے وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَکْبِیْرِ الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ لَیْسَ هُوَ بِصَحِیْحٍ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی اور روایت ہی علقمہ سے کہ کہا واسطے ہمارے ابن مسعود نے کیا نہ پڑہاؤن مین تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

میرا اب دکھا دیا مجکو پروردگار میرے نے کہ وہ ایسی ایسی جا ہی اور بہار اوسکی ایک درخت کی شاخین اوگی تہا
ہی تہی اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ مین بشر ہون نہین جانتا ہون یعنے بغیر معلوم کروانے حق کے کہ اس دیوار کے پیچہے کیا
ہی پس حالت نماز افضل اور اعلی حالتون حضرت کی تہی ظاہر ہونا حقایق اشیاء کا اور مطلع ہونا اور نیز اس حالت
مین۔ . . . . . اور شہود حضرت کا موجب غیبت کا نہ تہا یعنے حالت حضور مین اور چیزین حضرت سے پوشیدہ
ہوتی تہین حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا تہا اور مشایخ نے کہا ہی کہ نماز مقام کشف اور حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق
کا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت کے دونو مونڈہون کے درمیان دو سوراخ تہے اونہی سے دیکہتے تہے یہہ بات غریب ہی اور

صحیح سے ثابت نہین ۵ خ ## بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ باب ہی بیچ بیان اوس چیز کے جو بعد تکبیر

تحریمہ کے **ف** صحیح حدیثون مین دعائین اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنے نماز کے وارد ہوئے ہین مثل وجہت
اخر تک کے اور سبحانک اللہم اور سوا اونکے مستحب ہی پڑہنا اونکا نزدیک شافعیہ کے بیچ فرائض اور نوافل کے سب پڑہنا اور بعض
اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے فقط سبحانک اللہم اخر تک پڑہے اور جو کچھ کہ سوا اسکے روایت کیا گیا ہی محمول
اوپر نوافل کے ہی یعنے نفلون مین حضرت پڑہتے تہے کذا فی الہدایۃ اور نزدیک ابو یوسف کے سبحانک اللہم اور انی وجہت دونو
پڑہے اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی اور بخاری اختیار رکہتا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کے پڑہے یا پہلے اوسکے اور
مشہور یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کے پڑہے ۵ ح

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چپ رہتے یعنے آہستہ پڑہتے درمیان تکبیر کے اور درمیان قراءۃ کے
چپ رہنا پس کہا مینے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور مان میری یا رسول خدا کے پوچہتا ہون مین تمسے چپ رہنے تمہارے کو درمیان
تکبیر اور درمیان قراءۃ کے کیا کہتے ہو تم اوسمین فرمایا کہتا ہون مین یا الہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون
میرے جیسے کہ دوری رکہی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے یعنے بخش گناہ میرے یا الہی پاک کر مجکو گناہون سے جیسے کہ
پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے ۔ ۔ ۔ اکیلا کر گناہون سے یا الہی دہو ڈال گناہ میرے ساتہہ پانی اور برف اور اولون کے روایت کیا

یہ بخاری مسلم ف اخیر تک جدا ہے مراد یہ ہی کہ پاک کر مجھکو گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی بخشش کے پس بیان ملاو
منظور ہی بخشش میں ان چیزوں سے وسو ناحقیقتہً نہیں مراد ہی ہ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلعم
وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ
رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ
عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ
وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَاِذَا رَفَعَ
رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا
بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ مسلم
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا
وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت
کہڑے ہوتے طرف نماز کے اور ایک روایت میں ہی کہ تہے جبوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پہر کہتے
متوجہ کیا مینے منہ اپنا واسطے اوسکے کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونیوالا ہوں طرف حق
کے پہیرنیوالا سب دین باطل سے اور نہیں ہوں شریک کرنیوالوں سے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا
میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ ہی کے ہی کہ پروردگار ہی عالموں کا نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اسی کے
حکم کیا گیا ہوں میں اور میں ہوں مسلمانوں سے یا الٰہی تو بادشاہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار

کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہنے پیچھے کہتے کہ تحقیق نماز میری اور عبادۃ میری اور زندہ رہنا
میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اسیکے حکم کیا گیا ہوں میں اور
میں ہوں اول مسلمانوں کا یا الٰہی راہ بتا مجکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقوں کے نہیں راہ دکھاتا واسطے
بہترین اعمال واخلاق کے مگر تو بچا مجکو برے عملوں سے اور برے خلقوں سے نہیں بچاتا برے عملوں اور برے خلقوں سے مگر تو روایت
کی یہ نسائی نے **ف** میں ہوں اول مسلمانوں کا لکہا ہی علماء نے کہ یہ بات خاص حضرت ہی کے لئے ہی کہ اول سب سے
اسلام اونہیں کا ہی اسلئے کہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام میں اپنی امت پر اور قرآن میں حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یوں
کہیں اور سوائے حضرت کے اور پر یہ بات درست نہیں آتی جھوٹ لازم آتا ہی پس بعضوں نے کہا ہی کہ نماز اس سے
فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرآنی کا کرے نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور
کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر مراد رکہیں اور مقصود اوس سے تجدید ایمان واسلام سے اور ظاہر کرنا اطاعت
کا ہو ایک وجہ رکہتا ہی جیسے کہ تابعدار دست بستہ ہو کے وقت اوترنے حکم کے کہتے ہیں جو حکم ہو اور پہلے جو فرمانبرداری
کرونگا میں ہونگا مقصود ظاہر کرنا اوس نے رغبت اور اطاعت کا ہی واللہ اعلم ٥ ح ٥ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ
الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سے کہا تحقیق رسول
صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہڑے ہوتے پڑہنے نفل کیتے اللہ بہت بڑا ہی متوجہ کیا میں نے منہ اپنا واسطے اوسکے کہ پیدا
کیے آسمان اور زمین درحالیکہ میں توحید کرنیوالا ہوں اور نہیں ہیں مشرکوں سے اور ذکر کی حدیث مانند حدیث
جابر کے مگر یہ کہا کہ محمد نے وانا من المسلمین یعنی اور جابر نے وانا اول المسلمین کہا پہر کہا یا الٰہی تو ہی بادشاہ ہی نہیں کوئی معبود
مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پہر پڑہتے قراءۃ یعنی بعد اعوذ وبسملہ روایت کی یہ نسائی نے بَابُ
الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ باب قراءۃ کا بیچ نماز کے **ف** قراءۃ نماز میں نزدیک سب علماء کے فرض ہی نزدیک
بعض کے سب ہی نماز میں اور نزدیک مالک کے تین رکعت میں باعتبار للاکثر حکم الکل کے اور ہمارے نزدیک دو رکعت
میں درقہ قبیلہ امام احمد کا بہت قول مشہور کے موافق شافعی کے ہی اور ایک روایت میں موافق ہمارے اور نزدیک

حسن بصری اور زہری کہ ہر رکعت میں فرض ہی **الفصل الاول** ح ۱ عن عبادة بن الصامت قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب متفق عليه وفي
رواية لمسلم لمن لم يقرأ بام القرآن فصاعدا روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں ہوتی نماز پوری اوس شخص کی کہ نہ پڑہے الحمد روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت میں یوں ہی
کہ نہیں نماز اوسکی کہ نہ پڑہے الحمد اور زیادہ اوسکے **ف** یعنی الحمد اور ساتہ اوسکے کچہ اور بہی پڑہنا ضروری
ہی ساتہ اس حدیث کے امام شافعی اور احمد نے بسبب اس روایت کے اوپر فرضیت پڑہنے فاتحہ کے نماز میں اسلیے
کہ نفی کی نماز کی اوس سے کہ فاتحہ نہ پڑہے اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہی یعنی بغیر اسکے نماز پوری نہیں ہوتی دلیل ہماری
قول اللہ تعالی کا ہی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنی پڑہو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرت نے بہی ایک اعرابی کو فرمایا
واقرأ ما تیسر معک من القرآن یعنی پڑہ جو کہ آسان ہو ساتہ تیرے قرآن سے پس فرض کہ نماز بغیر اوسکے روا نہو پڑہنا
ایک آیۃ یا تین آیۃ کا ہی قرآن سے خواہ فاتحہ ہو یا سوا اوسکے اور کچہ اور پڑہنا فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر اوسکے
ناقص ہوتی ہی ح ۲ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى
صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج ثلثا غير تمام فقيل لابي هريرة انا نكون وراء
الامام قال اقرأ بها في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله
تعالى قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فاذا قال العبد الحمد
لله رب العلمين قال الله تعالى حمدني عبدي واذا قال الرحمن الرحيم قال الله تعالى
اثنى علي عبدي واذا قال ملك يوم الدين قال مجدني عبدي واذا قال اياك نعبد واياك
نستعين قال هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم
صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال هذا لعبدي ولعبدي
ما سأل رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز
پڑہے اور نہ پڑہے اوسمیں الحمد پس وہ نماز ناقص ہی کہا اسکو تین بار نہیں پوری ہوتی پس کہا گیا واسطے
ابو ہریرہ کے تحقیق ہوتے ہیں ہم پیچہے امام کے یعنی جب پیچہے پڑہیں کہا اونہوں نے پڑہ تو اوسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سنے
اسلیے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تہے فرمایا اللہ تعالی نے تقسیم کی میں نے نماز درمیان اپنے

بیچ اور درمیان بندے اپنے کے آدہی ہون آدہ یعنی حمد و ثنا میرے لئے ہی اور دعا بندے کے لئے اور واسطے بندے میرے کے ہی
جو مانگے پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہ
کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالی ثنا کی مجہپر بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین
فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی کی میری بندہ میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی
یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہی یعنی عبادۃ اللہ کے لئے ہی اور مدد مانگنی بندہ کے لئے ہی اور واسطے
بندے میرے کے ہی جو مانگا یعنی مدد اوسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہ واسطے بندے میرے کے اور واسطے بندے میرے کے ہی جو مانگے روایت کی مسلم نے

ف تقسیم کی مینے نماز مراد نماز سے بیان سورہ فاتحہ ہی اور یہی وجہ ہی دلیل پکڑنے ابی ہریرہ کی ساتہ
اس حدیث کے واسطے پڑہنے فاتحہ کے مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی تو ضرور ہوا پڑہنا اوسکا نماز میں اور
حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سورہ فاتحہ کی سات ایتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم الدین تک
اور ایک ایت یعنی ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندے اور خدا کے آدہی ایت میں یعنی ایاک نعبد مین
اقرار اوسکی عبادت کا ہی اور آدہی آیہ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندہ کی اور تین جو اوسکے بعد ہین اوسمین
خاص دعا بندہ کیلئے ہی اللہ تعالی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسملہ داخل فاتحہ کے اور جز اسکا نہین جیسکہ
مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اسکے گنین تو آٹہ ایتین ہوتی ہن پس یہ تقسیم صحیح نہین ہوتی کہ ایک طرف ساڑہے
چار ہو نگی اور ایکطرف ساڑہے تین پس اوہون اوہ کہان رہا اور اسپر بہی دلالت کرتی ہی کہ ایک سات ایتون میں سے صراط
الذین انعمت علیہم ہی ۵ ح ۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ
وَعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے
یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر تہے شروع کرتے نماز ساتہ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کی
یہ مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت الحمد کے پہلے بسم اللہ نہ پڑہتے تہے ولیکن
پڑہنا اوسکا متفق علیہ ہی کہ کسیکو خلاف اوسمین نہین اور اور حدیثون سے پڑہنا اوسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسملہ
فاتحہ کا رکن ہین جیسا کہ شافعی کہتے ہن یا جز نہ ہین جیسکہ حنفیہ کہتے ہن پس شافعیہ تاویل کرتے ہین اسکی
ساتہ اسکے کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سے سورہ فاتحہ ہی جیسکہ کہتے ہن کہ الم پڑہی اور سورہ بقر مراد ہوتی ہی

پس یہ اس سے نکلا کہ بسملہ نہ پڑھتے تھے اور یہ سمجھے ہیں کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ پکار کر نہ پڑھتے تھے نفی مطلق پڑھنے کی
نہیں کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خلفاء راشدین سے اور اور صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
سے کہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نے بعض حفاظ سے جنکو بہت سی
حدیثیں یاد ہوتی ہیں نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنے کے مگر کہ اوسکے اسناد میں
میں کلام ہی انتہی اور کتنے ہی صحابہ اور تابعین و تبع تابعین وغیرہم سے ان کنت منقول ہی کہ جہر نہیں کرتے تھے اور
اچانا اگر بعضوں سے جہر روایت کیا گیا ہی تو واسطے تعلیم کے تہا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیوں نے سنا اور ترمذی نے دو باب
لکھے ہیں ایک میں حدیثیں جہر کی بسملہ کی لکھی ہیں اور دوسرے میں ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثوں ترک جہر کو اور کہا ہی کہ بیچ اس جانب کے ہیں اکثر اہل علم
کے اصحاب سے مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے اور تابعین وغیرہم سے ٥ ح ٥ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ
تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ
لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ
الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو تم یعنے
جب امام بعد قراۃ فاتحہ کے آمین کہتا ہی اوسوقت فرشتے بہی آمین کہتے ہیں پس تم بہی اوسوقت آمین کہو اسلیے کہ تحقیق
جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین اوسکی اور آمین فرشتوں کی بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکے جو آگے گذرے گناہ اوسکے روایت
کی یہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے جوقت کہ کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین
پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا اوسکا کہنے فرشتوں کے بخشے جاوینگے واسطے اوسکے جو آگے گذرے گناہ یہ لفظ بخاری کے
ہیں اور مسلم میں مانند اسکے اور بیچ اور روایت کے بخاری میں کہا جوقت آمین کہے پڑہنے والا قرآن کا یعنے امام یا مطلق
پڑہنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اوسکی آمین فرشتوں کے
بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے وہ کہ اگلے ہیں گناہ اوسکے ف معنے آمین کے یہ ہیں کہ یا اللہ قبول کر دعا میری
اور مراد فرشتوں سے حفظہ یعنے فرشتے عمل لکہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اور فرشتے ہیں سوا انکے ٥ ح ٥

میں بندہ تیرا ہون ظلم کیا مینے نفس اپنے پر اور اقرار کیا مینے ساتھ گناہ اپنے کے یعنے اور تونے فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہوا آوے میری درگاہ مین بخشونمین اوسکو بخش واسطے میرے گناہ میرے سارے اسلیے کہ نہین بخشتا گناہونکو مگر تو اور راہ دکہا مجکو واسطے بہترین اخلاق کے راہ نہین دکہاتا واسطے بہترین خلقون کے کوئی مگر تو اور پہیر مجہسے اخلاق بد نہین پہیرتا مجہسے اخلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیری مین اور حکم بجالانے تیرے مین اور خیر تمام بیچ ہاتہ تیرے کے ہی اور برائی نہین نسبت کی جاتی طرف تیرے مین قایم ہون ساتہ توفیق تیرے اور رجوع تیری طرف رکہتا ہون بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنے عقل کسیکی کنہ ذات اور صفات تک نہین پہونچتی بخشش مانگتا ہون تجہسے اور توبہ کرتا ہون طرف تیری اور جسوقت رکوع کرے حضرت کہتے یا الہی واسطے تیرے رکوع کیا مینے اور ساتہ تیرے ایمان لایا ہون اور واسطے تیرے اسلام لایا ہون عاجزی کی واسطے تیرے شنوائی میری نے اور بینائی میری اور گودے میرے نے اور ہڈی میری اور پٹہے میرے نے یعنے تمام اعضا کیا وہ سر اپنا اور جب سر اوٹہاتے کہتے یا الہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد ہی آسمانون بہر اور زمین بہر اور بعد ربہر اوس چیز کے کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور بہر اوس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اسکے یعنے بعد آسمان اور زمین وغیرہ کے اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہے اور جسوقت کہ سجدہ کرتے کہتے یا الہی تیرے ہی لیے سجدہ کیا مینے اور ساتہ تیرے ایمان لایا ہون اور تیرے ہی لیے اسلام لایا ہون سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اوسکے کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور کہولے کان اوسکے اور آنکہین اوسکی بہت بابرکت ہی اللہ بہترین پیدا کرنیوالا پہر ہوتی اخیر سب چیزونکی کہتے درمیان التحیات اور سلام کے یہ دعا یا الہی بخش میرے وہ گناہ کہ آگے کیے مینے اور جو پیچہے کیے مینے اور جو پوشیدہ کیے مینے اور جو ظاہر کیے مینے اور جو کہ زیادتی کی مینے یعنے اعمال مین اور خرچ کرنے مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسے تو ہی آگے کرنیوالا جسکو چاہے بندون مین سے قدر و رتبہ مین اور تو ہی پیچہے ڈالنیوالا جسکو چاہے نہین کوئی معبود مگر تو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی یدیک کے یون آیا ہی اور شر نہین طرف تیرے اور ہدایت کیا گیا وہی کہ جسکو ہدایت کی تونے مین قایم ہون ساتہ توفیق تیرے کے اور رجوع طرف تیرے رکہتا ہون نہین نجات تجہسے اور نہین پناہ مگر طرف تیرے بابرکت ہی تو **ف** اور برائی نہین نسبت کی جاتی طرف تیرے

بسبب از راہ ادب اور تعظیم اگرچہ سب تیری ہی پیدا کی ہوئی ہی اور حقیقت میں بیچ پیدا کرنے کے برائی نہین ہی کہ حق جانتا ہی پیدا کرنے مین حکمتین برائی تو مخلوقات مین ہی جیسکہ فرمایا من شر ما خلق یعنے پناہ مانگتا ہون برائی

مخلوق کیسے اور بعضے کہتے ہیں کہ یعنے الشر لیس الیک کے یہ ہیں کہ شر نہیں نزدیک کرنیوالی طرف تیری یہ اوسکے تیری درگاہ میں نزدیکی حاصل کیجاوے یا شر نہیں چڑہتی طرف تیری یعنے مقبول نہیں ہوتی جیسکہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنے اوسکی طرف چڑہتی ہیں باتیں پاکیزہ

۱۵ ح وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اکبر الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوته قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بها فانه لم یقل باسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رایت اثنی عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها رواه مسلم اور روایت ہی انس سے یہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف میں اور تحقیق چڑہتا تہا اوسکا دم پس کہا الله بہت بڑا ہی سب تعریف واسطے الله کے تعریف بہت پاکیزہ برکت کی گئی اوسمیں پس جب ادا کر چکے رسول خدا صلی الله علیه وسلم نماز اپنی کہا کون تم میں سے کہنیوالا تہا ان کلموں کو پس چپ رہی قوم یعنے جو کہ حاضر تہے بلحاظ اسکے کہ شاید ہمسے خطا ہوئی کہ اوسکے سبب سے خطاب و عتاب کیے گئے پہر فرمایا حضرت نے کون تہا تم میں سے کہنیوالا ان کلموں کو پس چپ رہی قوم پہر فرمایا حضرت نے کون تہا تم میں سے کہنیوالا ان کلموں کو پس تحقیق اوسنے نہیں کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تہا میں اور تحقیق چڑہ گیا تہا میرا دم پس کہے میں نے یہ کلمات پس فرمایا حضرت نے تحقیق دیکہے میں نے بارہ فرشتے جلدی کرتے تہے ان کلموں کو کہ کون اونمیں سے اوٹہا کر لیجاوے اونکو یعنے جناب الہی میں روایت کی یہ مسلم نے ف اوس شخص نے جو ذکر دم چڑہنے کا کیا بیان واقع تہا اسیلئے کہ ان کلمات کے اور عذر کرنیکے اوسمیں دخل نہیں رکہتا ہ

ح ۵ الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک رواه الترمذی وابوداود ورواه ابن ماجة عن ابی سعید وقال الترمذی هذا حدیث لا نعرفه الا من حارثة وقد تکلم فیه من قبل حفظه روایت ہی عائشہ سے کہا تہے رسول خدا صلی الله علیه وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز کہتے پاکی ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے اور با برکت ہی نام تیرا اور بلندی بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے روایت کی ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت

ابوداود س ح ۵ وعن سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم سكتتين سكتة اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا
الضالين فصدقه ابي بن كعب رواه ابوداود وروى الترمذي وابن ماجة والدارمي
نحوه اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق اوسنے یاد رکہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے ایک
چپ رہنا ایک چپ رہنا جوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتے اور دوسرا چپ رہنا جوقت کہ فارغ ہوتے پڑہنے غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین کے پس سچا کیا اوسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی ترمذی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے مانند اسکے ف پہلے سکتے سے مراد بکار کہ پڑہنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان
علماء کے واسطے پڑہنے دعاء استفتاح کے اور سکتہ دوسرا حسن ہی نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورہ فاتحہ پڑہیں
اور سنا رہے امام کے جیسا کہ لازم ہوا اور کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنفیہ میں [illegible] یہ سکتہ مکروہ ہی ۵ صح
س وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض من الركعة
الثانية استفتح القراءة بالحمد لله رب العلمين ولم يسكت هكذا في صحيح مسلم وذكره
الحميدي في افراده وكذا صاحب الجامع عن مسلم وحده اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوقت کہ کہڑے ہوتے دوسری رکعت پڑہ کر شروع کرتے پڑہنا الحمد للہ رب العلمین
کا اور نہ چپ رہتے اسیطرح ہی صحیح مسلم میں ہی اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے بیچ کتاب افراد اپنی کے اور اسیطرح ذکر
کیا جامع الاصول والے نے فقط مسلم سے ف یعنے جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جلد تو ہم [illegible]
استفتاح نہی اسیلئے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتے تو سکتہ واسطے پڑہنے دعاء استفتاح کے کرتے بلکہ
الحمد للہ ہی شروع کردیتے اور یہ بہی احتمال ہی کہ معنے یہ ہوں کہ جب کہڑے ہوتے واسطے رکعت دوسری کے شروع
کرتے پڑہنا الحمد کا ۵ ح س ۵ الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلوة كبر ثم قال ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي
لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم اهدني
لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت وقني سيء
الاعمال وسيء الاخلاق لا يقي سيئها الا انت رواه النسائي روایت ہی جابر سے کہا

یا مقتدی اگرچہ امام آمین [illegible] در پکار کر کہنا اسکا سنت ہی امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
لازم سکی وہ کہتے ہین کہ حدیثین پکار کر کہنے کی محمول ہین اسپر کہ یہہ ابتدا اہین تہا واسطے تعلیم کے بہ جگہ صحابہ سیکہلینے
چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی امام احمد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ سے کہ اونے
نقل کی علقمہ بن وائل سے اونے اپنے باپ سے کہ اونسے نماز پڑہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہنچے غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین پر کہی آمین اور چپکے کہی اور پیروی کی ہی اونہون نے ابن مسعود کی کہ وہ چپکے کہتے تہے اور حضرت عمر سے
منقول ہی کہ کہا اونہون نے چار چیزین ہین کہ امام اونسین اخفا کرے اعوذ اور بسملہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل
سب چیزین چپکے پڑہنا ہی واسطے قول اللہ تعالیٰ کے ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ یعنے دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہین
[illegible] عا ہی پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اوسکا اور آمین قرآن سے نہین ہی اجماعاً پس نہین لائق
ہی یہہ کہ ہو ساتہہ قرآن کے جیسیکہ نہین جائز ہی لکہنا اوسکا مصحف مین واللہ اعلم ۵ صح ۵ وعن ابی زہیر
النمیری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح
فی المسألۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای
شیء یختم قال بآمین رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات پس آئے ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تہا سوال کرنے مین پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے ساتہہ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتہہ آمین کے
روایت کی ابو داود نے **ف** واجب کیا یعنی جنت کو اپنے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کیا یا تمام کیا دعا کو اور سعید اول سے منقول
ہے کہ آمین بحسب اسکے تحقیق ہے کہ آمین خاتم رب العالمین یعنی آمین مہر ہی رب العالمین کی کہ آفات وبلیات دفع ہوتی ہین بسبب
اوسکے جو اسسے محفوظ رہتا ہی خط اور ہر چیز کہ اوسپر مہر کرتے ہین پس فرمایا ساتہہ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ
مہر [illegible] ہوکر تمام وکامل ہوتی ہی ساتہہ اوسکے ۵ ع ح ۵ وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صلی المغرب بسورۃ الاعراف فرقہا فی الرکعتین رواہ النسائی
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مغرب کی ساتہہ سورہ اعراف کے متفرق کیا
اس سورۃ کو دونون رکعتون مین روایت کی یہہ نسائی نے **ف** حضرت سے مغرب مین قراۃ مختصر پڑہنے سے
[illegible] قراۃ [illegible] پڑہی کہ [illegible] اور [illegible] آمین کہ وقت مغرب کا [illegible]

رکہنا ہی خصوصاً جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو ❊ ع ح ❊ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ
صَلَّى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو
دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا تہا مین کہینچتا تہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی اونکی سفر
مین پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نسکہلاؤنمین تجکو بہتر سورتین کہ پڑہی گئین پس سکہلائین مجکو قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہین دیکہا حضرت نے مجکو کہ خوش کیا گیا ہین ساتہہ اون دونوکے بہت پس جب اوترے
واسطے نماز صبح کے نماز پڑہی ساتہہ اون دونوکے نماز صبح کی واسطے لوگون کے پس جب فارغ ہوئے پہرے طرف میرے پس فرمایا
عقبہ کیا دیکہا تونے روایت کی یہہ احمد و ابو داود و نسائی نے ف بہتر سورتین کہ پڑہی گئین یعنے مقدمہ تعوذ
یعنے پناہ مانگنے مین بہتر ہین حضرت نے عقبہ سے سوال کرکر جب یہہ سورتین سکہائین تو دیکہا انکو کہ کچہہ بہت خوش ہوئے
اسلیے کہ اسمین بیان اللہ تعالی کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتوں کے نہین پس حضرت نے صبح کی نماز مین اونکو
پڑہکر فرمایا کہ اے عقبہ کیسی دیکہی تونے فضیلت انکی کہ صبح کی نماز مین کہ افضل نمازونکی ہی اور قراءة دراز اوسمین مستحب ہی
انکو پڑہا ❊ ص ح ❊ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ
الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے
کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز مغرب مین جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی
یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اوسنے نہین ذکر کیا شب جمعہ کا ف
نماز مغرب سے مراد فرض اوسکا ہی اور احتمال ہی کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ باقی حدیث
یون نقل کی ہی وفی العشاء سورة الجمعة والمنافقون یعنے شب جمعہ کی عشاء مین یہہ دونون سورتین پڑہتے تہے
اور کہا ہی ابن ملک نے کہ یہہ اور مثل اسکے محمول دوام پر نہین ہی بلکہ کبہی کچہہ پڑہتے کبہی کچہہ تا لوگ جواز اوسکا معلوم
کرلین ❊ ع ❊ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا

يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہین گن سکتا ہون کہ کسقدر سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتون سنت کے کہ پیچھے مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کے ہین روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر اونے نہین ذکر کیا پیچھے مغرب کے ف نہین گن سکتا ہون یعنی اکثر بار حضرت کو یہہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہین سکتا ہون ح ہ

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اونے نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے نہین نماز پڑھی مینے پیچھے کسیکے کہ بہت مشابہ ہو نماز پڑھنے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فلانے شخص سے کہا سلیمان نے نماز پڑھی مینے پیچھے اوسکے یعنی فلانے کے پس تھے دراز کرتے پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتے تھے دو پچھلی اور ہلکی کرتے تھے نماز عصر کو اور پڑھتے تھے مغرب مین سورتین چھوٹی مفصل کی اور پڑھتے تھے عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑھتے تھے صبح مین لمبی سورتین مفصل کی روایت کی یہہ نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ ویخفف العصر تک ف مراد فلانے شخص سے بعضون نے کہا ہی حضرت علی رضہ ہین اور بعضون نے کہا ہی کوئی اور شخص حاکم مدینہ کا تھا ... ن کیطرف سے وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑھنی نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتے تھے اور عصر مین بھی تخفیف ذکر کی اور یہہ نہ کہا کہ قصار پڑھتے تھے یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسیپر ہی کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چھوٹی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتین اخیر قران کی ہین سورہ حجرات سے اخر تک مفصل اونکو اسلئے کہتے ہین کہ فصل کئے ہین جدا جدا پس یہان سے سورتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ ایک دوسری سے جدا ہین بسبب درمیان ہونے بسم اللہ کے اور سورتین اوسکی تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کے درجہ کی اور چھوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سورتین ہین یا ونکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی بیچ کے درجہ کی اور باقیکو قصار مفصل ح د ہ

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ ...

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَا لِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَؤُا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا تہے ہم پیچہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نے قرآن پس بہاری ہوا اونپر پڑہنا پس جب پڑہ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتے ہو پیچہے امام اپنے کے کہا ہم نے البتہ اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنے نہ پڑہا کرو مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اوس شخص کی کہ نہ پڑہے سورة روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے ہے معنے اسکے اور بیچ روایت ابی داود کے کہا اور مین کہتا تہا یعنے اپنے دل مین جبکہ قراۃ مجہپر بہاری ہوی کیا ہی واسطے میرے یعنی کیوں شوراً روا ہے جہگڑنا اوسکا مجہپر پس جانا جاتا ہے کہ یہہ تمہارے پڑہنے کے سبب سے تہا پس نہ پڑہو کچہہ قرآن سے جس وقت کہ مین پکار کر پڑہوں مگر سورہ فاتحہ **ف** بہاری ہوا پڑہنا سبب اسکے ہوئیگا یہہ تہا کہ لوگوں نے حضرت کے پیچہے قراۃ پڑہی اور جیسے ہو کر حضرت کی قراۃ نہ سنی اس سے اون کی نماز مین نقصان آیا اسیسے تاثیر کی حضرت کی قراۃ مین کہ کامل ہی کبہی تاثیر ناقص کی ہوجاتی ہی جیسیکہ کتاب الطہارت مین گذرا کہ ایکروز آنحضرت نے صبح کی نماز مین قراۃ شروع کی اور رر پڑہا سبب پڑنے کا کہا کہ ایک قوم میری پیچہے کہڑی ہوتی ہی کہ وضو خوب نہین کرتی یعنے اونسے مجہہ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین اور علماء نے اسمین اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلے نمازیکو پڑہنا اسکا واجب ہی اور امام کے پیچہے نہ پڑہے نماز سری ہو یا جہری دلیل اونکی آیۃ کلام اللہ کی ہی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا یعنے جب قرآن پڑہا جاوے پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو محمول کرتے ہین ابتداء پر یعنے ابتداء اسلام مین تہا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگے مذکور ہی **صح** ع ٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ

روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس نماز سے کہ

س ٥ وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُولُوا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پڑہو نماز پس سیدہی کرو اپنی صفونکو پہر امام ہو ایک تمہارا پس جو وقت کہ اللہ اکبر کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جو وقت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے پس آمین کہو قبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جو وقت کہ اللہ اکبر کہے امام اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلے تمہارے اور اوٹہاتا ہی پہلے تمہارے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس یہہ بدلے اوسکے فرمایا حضرت نے اور جو وقت کہ کہے امام سنا اللہ نے واسطے اوسکے کہ حمد کرتا ہی اوسکو پس کہو یا الہی اے رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمہاری روایت کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کیمین ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہہ لفظ زیادہ ہی اور جو وقت پڑہے پس چپ رہو ف پس یہہ بدلے اوسکے یعنے جانیے کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نے ساتہہ اوسکے تمہیں پہلے رکوع کرنیکے پورا ہو جاتا ہی ساتہہ اوس لحظہ کے کہ تاخیر کی تمنے بعد سر اوٹہانے اوسکے رکوع سے یعنے جیسے امام سے رکوع میں سبقت کی تہی ویسے ہی اوٹہنے میں بعد اوسکے پس مقدار رکوع امام کی اور مقتدی کی برابر ہوی اور پس کہو اللہم ربنا لک الحمد اور ایک روایت میں ربنا ولک الحمد ساتہہ واو کے بہی آیا ہی اور ایک روایت میں اللہم ربنا ولک الحمد بہی اور اس حدیث میں دلیل ہی ابو حنیفہ کے لیے کہ وہ کہتے ہیں امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کے نزدیک دونوں کلمے کہے امام بہی اور مقتدی بہی اور منفرد بہی اور نزدیک صاحبین کے امام بہی دونوں کہے مثل منفرد کے اور امام ابو حنیفہ سے بہی ایک روایت اسیطرح ہی لیکن ربنا چپکے کہے اور اکیلا نمازی دونوں کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بہی جائز ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اکتفا ربنا پر کرے اور صحیح اللہ اوٹہتے ہوئے کہے اور ربنا سیدہے کہڑے ہوکر البتہ قیام میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام ابو حنیفہ کے لیے کہ مقتدی امام کے پیچہے کچہہ نہ پڑہے خواہ نماز جہری ہو یا سری ٥ ح ٥ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا تہے نبی صلے الله علیہ وسلم پڑہتے ظہر میں پہلی دو رکعتوں کے سورہ فاتحہ اور دو سورتین یعنی ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑہتے اور دو رکعتوں پچہلی مین سورہ فاتحہ فقط اور سناتے ہمکو آیۃ کبہی اور دراز کرتے قرأۃ پہلی رکعت مین اوسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت مین اور اسیطرح عصر مین کرتے اور اسیطرح صبح مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

ف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ سنانا آیۃ کا قصداً تہا تا لوگ جانین کہ بعد فاتحہ کے سورۃ پڑہتے ہین یا فلانی سورۃ پڑہتے ہین اور حکم بعض ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت دراز پڑہنی تینون اماموں کے مذہب مین ہی سب نماز و نمیں اور نزدیک امام محمد کے بہی ہوا ہی ظہر اور عصر اور صبح مین حدیث سے ثابت کیا ہی اور مغرب اور عشا کو قیاس اوپر کیا ہی اور عبدالرزاق نے آخر اس حدیث کے لایا ہی کہ ہم گمان کرتے ہین کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑہنے سے یہہ تہا کہ لوگ پہلی رکعت پا وین اور ابو داود اور ابن خزیمہ نے بہی ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے یہہ مخصوص ساتھ نماز فجر کے ہی کہ وقت نیند اور غفلت کا ہی والا دونو رکعتین استحقاق قرأۃ کے برابر ہین پس مقدار مین بہی برابر ہونی چاہئے ایک حدیث مین بیان اسکا آیا ہی کہ حضرت ہر رکعت مین بقدر تیس آیتوں کے پڑہتے اور دراز پڑہنا جو اس حدیث مین آیا ہی محمول ہی اسپر کہ دعاء استفتاح اور اعوذ اور بسم الله پڑہنے سے اور تین آیتوں سے کم زیادتی ہوتی تہی اور خلاصہ مین کہا ہی کہ قول امام محمد کا احب یعنے اچہا ہی کذا فی شرح ابن الہمام ۵ح ۰ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تہے ہم اندازہ کرتے کہڑے ہونے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کا ظہر مین اور عصر مین پس اندازہ کرتے ہم کہڑے ہونے حضرت کا بیچ دو رکعتوں پہلی کے ظہر سے مقدار پڑہنے الم تنزیل السجدہ کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ پڑہتے تہے ہر رکعت مین بقدر تیس آیتوں کے اور اندازہ کیا ہمنے کہڑے رہنے آنحضرت کا پچہلی دو رکعتون مین مقدار آدہے اس سے اور اندازہ کیا ہمنے کہڑے رہنے آنحضرت کا بیچ پہلی دو رکعتوں نماز عصر سے اوپر مقدار کہڑے ہونے

ہے ثابت نہین ہوا ہی بلکہ کبہی کبہی پڑہتے ہونگے پس کبہی کبہی پڑہنا اسکا افضل ہی اور صبح کی نماز مین سورہ سجدہ پڑہے
تو سجدہ تلاوت کا بہی کرے اگرچہ بعضے شافعیہ نے بعض ایام مین اُسکے ترک اوسکا اولی لکہا ہی لیکن حضرت سے ثابت ہوا ہی

ح س ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ
وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ
اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبید اللہ بن ابی رافع سے کہ کہا خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کے
پس نماز پڑہائی ہمکو ابو ہریرہ نے جمعہ کی پس پڑہی سورہ جمعہ پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین سورہ اذا جاءک
المنافقون پس کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے یہ دونون سورتین دن جمعہ کے یعنی نماز جمعہ مین روایت
کی یہ مسلم نے ۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ
وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ
وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَاَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا
تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے دونو عیدونمین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے
اور جب جمع ہوتے جمعہ اور عید ایک دن مین پڑہتے یہ دونو سورتین دونون نمازون مین یعنی عید مین اور جمعہ مین
روایت کی یہ مسلم نے ف ۔ اس سے معلوم ہوا کہ پڑہنا ان دونو سورتونکا ان نمازونمین مستحب مؤکد ہی اور یہ
بہی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ مین ہمیشہ نہ پڑہتے تہے ۔ ح ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى
وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے پوچہا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑہتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربانی اور عید
فطر مین پس کہا تہے پڑہتے ان دونومین سورہ ق والقران المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نے ف ۔
مقصود حضرت عمر رضی کو اس پوچہنے سے یہ تہا کہ حاضرین اسکو سنیں اور اونکے ذہن مین قرار پکڑے والا باوجود اسقدر قرب
کہ حضرت سے رکہتے تہے اور حضرت کے احوال و اقوال سے واقف تہے نہ جاننا اونکا بعید تہا ۔ ح ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ

أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا دو رکعتوں سنت فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ دونو رکعتوں سنت فجر کے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقرہ میں ہے اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نے ف پہلی آیت ساری یوں ہے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی یوں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر ہے کہ کبھی کبھی یہ دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورہ کا خصوصا سورہ کے درمیان سے مکروہ نہیں ۵ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی ف شروع کرتے نماز ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنی بسم اللہ پہلے سے پڑھ لیتے پھر قراۃ شروع کرتے تھے لیکن یہ حدیث مخالف اور کی حدیثوں سے ہے جنکے مضمون یہ ہے کہ شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اسمیں نظر ہے بلکہ یہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہے ۵ ع ٥ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ آمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ اس کے آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی ابو داود دارمی ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتھ اسکے آواز دراز کی آواز سے مراد ہے پکار کر کہنا یا مد کرنا الف آمین کا کہ آمین کہنی بعد پڑھنے سورہ فاتحہ کے سنت ہے بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی

کہ پکار کر پڑہی اوسمین قرأت … یا کیا پڑہا ہی ساتہہ میرے کسی نے تم مین سے پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہان یا رسول خدا کے

پس فرمایا تحقیق مین کہتا تہا کیا ہی واسطے میرے کہ جہگڑا کیا جاتا ہون قرآن سے کہا ابوہریرہ نے پس باز رہے لوگ پڑہنے سے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے بیچ جس نماز کے کہ پکار کر پڑہتے تہے اوسمین قراءۃ نماز مین سے اوسوقت کہ سنا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کی یہ مالک اور احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کے پیچہے مطلق نہ پڑہتے تہے نہ الحمد نہ اور کچہہ شاید کہ یہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ

ابوہریرہ متاخر الاسلام ہین ع وعن ابن عمر والبیاضی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان المصلی یناجی ربہ فلینظر ما یناجیہ بہ ولا یجہر بعضکم علی بعض بالقرآن رواہ احمد

روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑہنے والا سرگوشی

کرتا ہی پروردگار اپنے سے پس چاہیے کہ فکر کرے اوس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سے ساتہہ اوسکے یعنی ذکر اور قرآن حضور

قلب اور تامل اور خضوع اور خشوع سے پڑہے اور نہ بلند کرے آواز بعض تمہارا بعض پر ساتہہ پڑہنے قرآن کے یعنی خواہ نماز مین ہو

خواہ خارج نماز سے روایت کی یہ احمد نے ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا رواہ ابوداود والنسائی وابن

ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ ٹہرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کی

جاوے ساتہہ اوسکے پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے پس تم بہی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑہے قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہ ابوداود

اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہے تکبیر کہو کہا ابن حجر نے کہ تکبیر امام کے بعد کہے نہ ساتہہ اوسکے اور نہ پہلے اوسکے

یہ بات تکبیر احرام مین واجب ہی اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑہے ظاہر یہ ہی کہ پڑہنا مطلق مراد ہی یعنی پکار کر پڑہنا

ہو یا چپکے چپ رہو یعنی چپکے رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نے اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ یعنی جب

قرآن پڑہا جاوے پس سنو یعنی حالت جہر مین وانصتوا اور چپ رہو یعنی حالت سر مین جاننا چاہیے کہ مذہب شافعی مین واجب ہی

قراءۃ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑہنا سوا فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی

کا بہی بیچ ایک قول کے وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کے ہی فقط اور بیچ جہریہ کے سننا قراءۃ امام کا کافی ہی اور مذہب

امام ابوحنیفہ کا یہ ہی کہ نہ پڑہے جہریہ مین اور نہ سریہ مین اور صاحبین کے نزدیک بہی پڑہنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نے

کہ فاسد ہو … ایک بات … صحابہ سے پس احتیاط … ہی ساتہہ قوی تر دلیل کے اور دلیل

نماز ہی یہی حدیث ہی اور یہہ حدیث من کان له امام فقراءة الامام قراءة له اور یہہ حدیث صحیح ہی سوا بخاری کے اور مسلم کے بہی
اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ میں کہا ہی علیہ اجماع الصحابة ۵ ع ح ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْئًا
فَعَلِّمْنِیْ مَا یُجْزِئُنِیْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَاذَا لِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
فَقَالَ هٰکَذَا بِیَدَیْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ یَدَیْهِ مِنَ الْخَیْرِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَایَةُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی
سے کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں نہیں طاقت رکہتا یہہ کہ سیکہوں قرآن سے کچہہ پس
اسیوقت تک سکہلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کرے مجکو فرمایا کہہ پاک ہی اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی اور نہیں کوئی
معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہیں پہرنا گناہوں سے اور نہیں قوۃ عبادۃ پر مگر ساتہہ اللہ کے کہا اے رسول خدا یہہ تو
واسطے اللہ کے ہی پس کیا ہی میرے لئے فرمایا کہہ یا الہی رحم کر مجپر اور عافیت سے رکہہ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دے
مجکو پس اشارہ کیا اوسنے اسطرح سے ساتہہ دونوں ہاتہوں اپنے کے اور بند کیا اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لیکن اس شخص نے پس بہر لئے ہاتہہ اپنے نیکی سے روایت کی یہہ ابو داود نے اور تمام ہوئی روایت نسائی کی قول اوسکے الا باللہ
تک ف مصنف یہہ حدیث جو باب القراءة میں لایا اس قرینہ سے یہہ معلوم ہوا کہ مراد یہہ ہی کہ وہ شخص قرآن میں سے
اسقدر نہ یاد کرسکتا تہا کہ جس سے نماز درست ہوتی لیکن یہہ تعجب ہی کہ ایک شخص عربی زبان ہوکر اسقدر نہ یاد کرسکے
اگر بقدر ان کلمات کے آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تہی جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ وہ شخص ابہی مسلمان ہوا تہا اور وقت
نماز کا آگیا تہا اور قرآن وہ یاد نہیں کرسکتا تہا اسواسطے یہہ سکہا دیا جلد کہیں جاوے کی یہہ حدیث ابتداء اسلام پر کہ اون
تو نہیں بنا امر کی آسانی پر ہی اور یہی توجیہ ہی اور بند کیا ہاتہوں کو یعنی اشارہ کیا اوسنے کہ یاد رکہتا ہوں اور نگاہ رکہا
جو کہ آپنے فرمایا جیسکہ کسیکو کوئی چیز نفیس ملتی ہی تو اوسکو مٹہی میں بند کرلیتا ہی ۵ ع ح ۵
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی
قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہتے سبح اسم ربک الاعلی فرماتے سبحان ربی الاعلی روایت کی یہہ احمد و ابو داود نے ف

اگر کوئی سبب نہ ہو تو علماء مکروہ کہتے ہیں ... سنت کرنیکو سورہ معینہ پڑھنے کی اسمیں ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہی لیکن
منافی اس حدیث کے معلوم ہوتا ہی جواز ... سکا یہہ ہی کہ علماء جو مکروہ کہتے ہیں مراد انکی مداومت کرنی تمام نمازوں میں ہی اور
جو ثابت ہوا ہی یہہ نہیں ہی بلکہ کثرۃ خاص صبح ہی کی نمازوں میں تھی اور بعضے علماء نے لکھا ہی کہ مداومت کرنی سورہ یوسف کے
پڑھنے پر باعث ہی حاصل ہونیکی سعادۃ شہادۃ کا ہ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً قِيلَ لَهُ إِذًا لَقَدْ
كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑھی
ہمنے پیچھے عمر بن الخطاب کے صبح کی پس پڑھی انہوں نے سورہ یوسف اور سورہ حج پڑھنا ٹھیر ٹھیر کر کہا گیا واسطے عامر کے اس وقت
البتہ کھڑے ہوتے ہونگے حضرت عمر وقت طلوع فجر کے یعنے اول وقت کھڑے ہوتے ہونگے کہ اسقدر پڑھا کہا کہ ہان روایت کیا
اسکو مالک نے ف اول وقت صبح کی نماز پڑھنا جایز ہی اسمیں کچھ خلاف نہیں لیکن حدیث محمول ہی جواز پر نہ بیان اولویت
پر اسلیے کہ حدیث میں نہیں ہی دلالت اور ہمیشگی اسکیے ہ ع ہ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے انہوں
نے نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا عبد اللہ سے کہ کہا انہوں نے نہیں مفصل سے کوئی سورہ چھوٹی اور نہ بڑی مگر کہ
سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تھے ساتھ اس کے لوگوں کی نماز فرض میں روایت کی یہہ مالک نے
ف یہہ بیان جواز کے لیے تھا تاکہ لوگ معلوم کریں کہ ہر سورہ پڑھنی نماز میں جایز ہی ہ ع ہ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحم الدُّخَانِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں حم دخان
روایت کی یہہ نسائی نے بطریق ارسال کے ف حم دونون رکعت میں پڑھی ساری حم یا بعض ہ ع ہ

بَابُ الرُّكُوعِ باب ہی بیچ بیان رکوع کے

ف معنے رکوع کے لغت میں ہیں
جھکنا اور یہہ رکن ہی نماز کا ساتھ کتاب و سنت کے اور خاص ہماری ہی نماز میں ہی اور امتوں کی نماز میں نہیں ہ ع ہ

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیدھے کرو رکوع اور سجود کو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں تم کو پیچھے اپنے روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** مراد سیدھے کرنے سے ٹہر ٹہر کر کرنا ہے یعنے سجدہ اور رکوع کے ادا کرنے میں جلدی نہ کرے اور دیکھنا ہوں پیچھے اپنے سے یہ دیکھنا از راہ معجزہ کے تہا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوٰۃ کی تیسری فصل میں گذر چکی

ہے ۵ع۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تہا رکوع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور بیٹھنا اونکا درمیان دو سجدوں کے اور جسوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سوا کہڑے رہنے اور بیٹھنے کے یہ چاروں چیزیں ہوتی تہیں قریب برابر کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنے قیام کہ اوسمیں قراءۃ پڑہتے تہے البتہ دراز ہوتا تہا اور قعود کہ جسمیں التحیات پڑہتے تہے وہ بہی دراز ہوتا تہا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ بین السجدتین قریب برابر کے ہوتے تہے مقدار میں ۵ح۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کہڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونوں سجدوں کے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بعد رکوع کے دیر تک کہڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہے ترک کردی اور از سر نو شروع کیا اسیطرح بعد سجدہ کے اتنی دیر ٹہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کردیا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ درازی نوافل میں ہوتی ہوگی یا فرضوں میں ہوتی ہو کبہی کبہی واسطے بیان جواز کے ۵ح۵ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے میں اور سجدہ اپنے میں پاک ہی تو یا الہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ساتہ تعریف تیری کے یا الہی بخش مجہکو عمل کرتے تہے موافق قرآن کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے

ف یعنے قرآن میں جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنے پس پاکی بیان کر ساتہ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اوس سے اس امر کو بجا لاتے تہے کہ رکوع وسجود میں تسبیح اور تعریف کرتے اور بخشش مانگتے اسکے لئے گذرکر

ف یعنے سورہ کے تشریح یہ ہے کہ اسکی بیان کر گزر دکار آپ کی جو کہ بلند مرتبہ ہی لیس حکم بجا لانے کے لیے فرمایا ہے کہ اسکی
بیان کرتا ہوں آپ رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہی ۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَهٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِیْنَ
فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَانْتَهٰی
اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی فَلْیَقُلْ بَلٰی وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ
فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورہ والتین والزیتون پس پہنچے تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنے کیا نہیں
ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکموں کا پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے ہاں اور میں اسپر شاہد و گواہوں میں سے
ہوں اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہنچے اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنے کیا نہیں ہے
خدا قادر اسپر کہ زندہ کرے مردوں کو پس چاہیے کہ کہے بلی یعنے ہاں قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہنچے آخر
تک فبای حدیث بعدہ یومنون یعنے پس ساتھ کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاوینگے پس چاہیے کہ کہے امنا باللہ یعنے ایمان لایا میں
ساتھ اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے والتین
کی آیت کے جواب تک ف یہ جواب دینے ان آیتوں کے اور مانند انکے اختلاف ہی علماء کا نزدیک امام شافعی کے نماز
میں بھی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز بھی اور نزدیک امام مالک کے باہر نماز کے کہے اور نماز نفل میں بھی اور فرض میں نہ
کہے اور امام اعظم کے نزدیک باہر نماز کے کہے اور نماز میں نہ نفل میں نہ فرض میں تو ہم سمجھو کہ یہ الفاظ قرأۃ میں
اور توربشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہ نماز میں تھا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہیں گے ہم کہ یہ نماز نفل میں ہوگا
نہ فرض میں جیسے کہ صحیح ہے حدیث حذیفہ سے آیا ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کی ادا کرتے تھے تو پہنچتے آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھیرتے تھے
اور طلب رحمت کی کرتے تھے اور نہ پہنچتے آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹھیرتے تھے اور پناہ مانگتے تھے عذاب سے اور کسی نے اون نمازوں میں
کہ جہر کرتے تھے فرائض سے روایت نہیں کیا ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰی اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا
فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَی الْجِنِّ لَیْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا

أَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی جابر سے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر پس پڑھی اونپر سورہ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہ چپکے رہے پس فرمایا حضرت نے تحقیق پڑھی تھی مینے یہ سورہ جنون پر اوس رات کہ جمع ہوئے تھے جن یعنی ایمان لانے کے لیے اور قرآن سننے کے لیے پس وے تھے زیادہ اچھے جواب دینے میں تم سے تہا مین جبکہ پہنچتا تہا اوپر اس آیۃ کے فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پس کونسی نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم اے جن والانس کہتے تہے جواب مین لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہین کوئی چیز نعمتون تیری سے اے رب ہمارے جھٹلاتے ہین ہم پس واسطے تیرے ہی سب تعریف ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی معاذ بن عبد اللہ جہنی سے کہا تحقیق ایک شخص تہا جہینہ مین کا کہ خبر دی اوسنے معاذ کو یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی نماز صبح مین سورہ اذا زلزلت دونو رکعتوں مین پس نہین جانتا ہون کہ بہول گئے یا پڑھی یہ قصدا روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنی ساری سورۃ پہلی رکعت مین پڑھی پہر ساری دوسری مین ظاہر یہ ہی کہ اس طرح قصدا حضرت نے پڑھا بیان جواز کے لیے کہ اصل سنت اسمین ادا ہو جاتی ہی اور افضل عدم تکرار ہی یعنی ایک سورۃ دو رکعتوں مین مکرر نہ پڑہے خصوصا فرایض مین ۱۲ ع

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عروہ سے کہا تحقیق ابوبکر صدیق نے نماز پڑھی صبح کی پس پڑھی دونوں رکعتوں مین سورہ بقرہ روایت کی یہ مالک نے ف یعنی متفرق ایک سورۃ دونوں مین پڑھی کہ کچھ ایک مین پڑھی کچھ ایک مین یہ بیان جواز کے لیے کیا مداومت اسپر حضرت سے ثابت نہین ہوی کم تر ایسا ہوتا کہ سورۃ پڑھتے اور یہ تفریق پڑھنا نادر تہا ۱۲ ع

وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہا نہین سیکھی مینے سورہ یوسف مگر پڑہنے عثمان بن عفان کے سے اسکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑہنے اون کے اسکو روایت کی یہ مالک نے ف اگر

رکوع وسجود افضل احوال خضوع وخشوع کے ہین اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ سوای رکوع وسجود کے بھی اسکو پڑہتے تھے
اذا جاء کے اکثر ذکر آنحضرت کا آخر عمر مین بعد اوترنے سورہ اذا جاء کے یہی تہا ۵ ح ۵ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے رکوع اپنے مین اور سجدہ اپنے مین بہت پاکی ہی نہایت
پاک ہی پروردگار فرشتونکا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا
الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا
ہون یہہ کہ پڑہون مین قرآن رکوع کی حالت مین یا سجدہ کی حالت مین لیس لیکن رکوع جو ہی لیس بڑائی بیان کرو اوسمین رب کی اور
سجدہ جو ہی لیس کوشش کرو دعا مانگنے مین لیس لایق ہی یہہ کہ قبول کیجاوے تمہارے لیے روایت کی یہہ مسلم نے ف
نہی قرآن پڑہنے کی رکوع وسجود مین تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے بھی ہی اللہ تعالے نے ہر ہیئت کو نماز
کی ہیئتون سے مقرر کیا ہی واسطے ایک نوع انواع ذکر کے لیس قیام کو اول ہیئت اور اعظم اوسکی ہی مقرر کیا واسطے قران کے افضل
ذکر ونکا ہی اور بعد مقرر کرنے اللہ تعالے کے کیجایش اسکی نہین رکہتا کہ خلاف اوسکا کرین اور اگر کرینگے تو حرام ہوگا یا
مکروہ اور یہہ امر تعبدی ہی کہ عقل ہماری کنہ اوسکی نہین معلوم کرسکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنے کی رکوع مین یعنی سبحان
ربی العظیم پڑہو اور سجدہ مین جو دعا کرنیکو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ اللہ تعالے سے مطلب اپنا مانگے اور دوسرے
یہہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اوسکی کرے کریمون کی تعریف وغیرہ کرنی بہی حقیقت مین دعا ہی ہوتی ہی لیس سجدہ مین جو بہت دعا
کرنیکو فرمایا ہی وہ تو قسمونکو شامل ہی لیس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نے کہ اقتصار ذکر پر ہی کیا اور صریح دعا منع کرتے ہین وہ بھی بجا
ہی اور دعا سے خالی نہین کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکہا میرے ذکر
نے سوال کرنے میرے سے دیتا ہون اوسکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والونکو لیکن چاہیے یون کہ اسوقت مین ذکر خلوص دلی سے
کرے اور محققین حنفیہ نے تطبیق اسمین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین دعاء صریح کرسکتے اور فرایض مین اقتصار تسبیحات پر
ع ح ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ

غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ کہتا ہی امام سمع اللہ لمن حمدہ سن لیا اللہ نے واسطے اوسکے کہ تعریف کی اوسکی پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف
ہی پس تحقیق جس شخص کا موافق ہوگیا اوسکا کہنا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے گناہ اوسکے جو آگے ہو چکے ہیں روایت
کی یہ بخاری مسلم نے ف کلام متعلق اس مقام کا باب القراءۃ کی پہلی فصل میں گذر چکا اور گناہ صغیرہ موافق ہونے
کے بخشے جاتے ہیں اور کبائر بھی از راہ فضل بخشے جاویں تو بخشے جاتے ہیں ح ع ہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ
بَعْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتے پیٹھ
اپنی رکوع سے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ سن لیا اللہ نے واسطے اوسکے کہ تعریف کی اوسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانوں
اور زمینوں بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ چاہے تو بعد اوسکے یعنی سوا آسمان و زمین کے اور چیزیں کہ معلوم نہیں ہیں ہم کو
کہ روایت کی یہ مسلم نے ف کلمات جو بعد ربنا لک الحمد ہیں نماز نفل میں پڑھنے بہتر ہیں حنفیہ کے نزدیک ع ہ وَعَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ
مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ
بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَ
لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانوں
بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمان و زمین کے اے لائق تعریف اور بزرگی کے لائق تر اوس
چیز سے کہ کہا بندے یعنی حضرت نے یا سب بندوں نے اور سب ہم تیرے بندے ہیں یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا اوس چیز کو کہ
دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب سے تیرے دولتمندی روایت
کی یہ مسلم نے وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَاءَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ

قال رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها أيهم يكتبها أول رواه البخاري اور روایت

ہی رفاعہ بن رافع سے کہا ہم نماز پڑھتے تھے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھایا سر اپنا رکوع سے کہا سمع اللہ لمن حمدہ

اور سنے کہ تعریف کی اوسکی پس کہا ایک شخص نے پیچھے حضرت کے اے رب ہمارے تیرے ہی لیے تعریف ہی تعریف بہت

سی یعنی بہت پاکیزہ کہ دیا برکت کی گئی اوسمیں یعنی بسبب کثرت اور اخلاص اور حضور کے پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون

ہی بولنیوالا ابھی ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تہا فرمایا کہ دیکھا میں نے تیس سے اوپر فرشتے ہیں کہ جلدی کرتے ہیں

کون اونمیں سے لکھے ثواب ان کلموں کا پہلے روایت کی یہ بخاری نے الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي مسعود

الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة الرجل حتى يقيم

ظهره في الركوع والسجود رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة و

الدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی اور قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی

رکوع میں اور سجدے میں روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے

یہ حدیث حسن صحیح ہی ف شرح منیۃ المصلی میں لکہا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع سجود میں اتنا ٹہرنا کہ

سب اعضا اپنے ٹہکانے پر آجاویں فرض ہی نزدیک ابو یوسف کے اور تینوں اماموں کے بموجب صحیح حدیث کے اور ادنی مقدار

اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہی اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رح کے یہہ لکہا شرح منیہ میں کہ اسیطرح قومہ رکوع

اور جلسہ دونو سجدوں میں اور طمانینہ سب میں یہ فرض ہیں نزدیک ابی یوسف کے اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کے

سنت ہیں اور ابن ہمام نے کہا ہی لائق ہی کہ ہووے قومہ اور جلسہ واجب ہ ع ہ وعن عقبة بن عامر قال

لما نزلت فسبح باسم ربك العظيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها

في ركوعكم فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال اجعلوها في سجودكم رواه ابو

داود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا کہ جب اوتری یہ آیۃ پس پاکی بیان

کر نام پروردگار اپنے بزرگ کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیۃ کا رکوع اپنے میں یعنی کہو

سبحان ربی العظیم پہر جب اوتری یہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اوسکا

سجدے میں یعنی پڑھو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ دارمی نے وعن عون ابن عبد الله

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ

اور روایت ہی عون بن عبد اللہ اوسنے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ایک تمہارا پس رکوع کرے کہے بیچ رکوع اپنے سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اوسکا اور یہہ ہی ادنا درجہ اوسکا اور جسوقت کہ سجدہ کرے پس کہے بیچ سجدے اپنے پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اوسکا اور یہہ ادنا درجہ اوسکا روایت کی یہہ ترمذی ابو داود وابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہین سند اوسکی متصل اس واسطے کہ تحقیق عون نے نہین ملاقات کی ابن مسعود سے **ف** یعنے ادنی درجہ کمال سنت کا تین باری والا اصل سنت ایکبار مین بہی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہی اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچہ حد نہین اور بعضون نے دس تک کہا ہی اور بعضون نے قریب مقدار قیام کے لیکن امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہی اور ساتہہ حدیث منقطع کے دلیل پکڑنا درست نہین رکہتا اس لئے کہ اوسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی جا نا چاہئے

ح ۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ الْأَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی حذیفہ سے یہہ کہ اونہون نے نماز پڑہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت کہتے بیچ رکوع اپنے سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنے مین سبحان ربی الاعلی اور نہین آتے کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیر جاتے اور مانگتے دعاء اور نہین آتے کسی آیۃ عذاب کی پر مگر کہ ٹہیر جاتے اور پناہ مانگتے عذاب سے روایت کی یہہ ترمذی ابو داود و دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول اونکے الاعلی تک اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** حمل کیا ہی اس حدیث کو علماء ہمارے نے اور مالکیہ نے اسپر کہ یہہ نماز حضرت کی نفل تہی اس لئے کہ وہ جائز نہین رکہتے بیچ نماز فرض کے مانگنے اور پناہ مانگنی درمیان قراۃ کے نماز فرض مین اور ممکن ہی حمل اسکا جواز پر کہ کبہی حضرت نے بیان جواز کے لئے یون بہی کیا ہو فرضون مین

اور کہا ہی شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم میں بھی روایت کی ہی پس اسکو حسان میں لانا بلکہ صحاح میں لانا مولف ہو ح الفصل
الثالث فصل تیسری عن عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما
ركع مكث قدر سورة البقرة ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت و
الكبرياء والعظمة رواه النسائي روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہی میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پس جبکہ رکوع کیا ٹہیرے بقدر سورہ بقرہ کے اور کہتے تھے رکوع میں پاک ہی صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی
اور بزرگی کا روایت کی یہ نسائی نے **ف** یہ نماز تہجد کی تہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ نماز کسوف کی تہی ہ ح م
وعن ابن جبير قال سمعت انس بن مالك يقول ما صليت وراء احد بعد رسول
الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلوة بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من
هذا الفتى يعني عمر بن عبد العزيز قال فحزرنا ركوعه عشر تسبيحات و
سجوده عشر تسبيحات رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ابن جبیر سے کہا سنا میں نے انس
بن مالک سے کہ کہتے تہے نہیں پڑہی میں نے نماز پیچھے کسیکے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مشابہ ہو نماز میں ساتھ نماز
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوجوان سے یعنی عمر بن عبد العزیز سے کہا ابن جبیر نے کہ کہا انس نے پس اندازہ لیا ہمنے حضرت
عمر کے رکوع کا دس تسبیحیں اور سجود اونکے کا دس تسبیحیں روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف**
یعنی جتنی دیر میں کہ وہ رکوع کرتے یا سجدہ کرتے وتنی دیر میں ہم دس تسبیحیں پڑہتے تہے پس وہی دس تسبیحیں پڑہ
ہونگے یا کم یا زیادہ ہو ح ہ وعن شقيق قال ان حذيفة راى رجلا لا يتم ركوعه
ولا سجوده فلما قضى صلوته دعاه فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال
ولو مت مت على غير الفطرة التي فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخاري
اور روایت ہی شقیق سے کہا تحقیق حذیفہ نے دیکہا ایک شخص کو کہ نہیں پورا کرتا رکوع اپنا اور سجدہ اپنا جب پڑہ
چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے نہیں نماز پڑہی تو نے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہوں حذیفہ
کو کہ اوس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے گا یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرۃ کے یعنی غیر طریقہ اسلام کے
وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا روایت کی یہ بخاری نے **ف** وہ شخص
رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تہا اور یہ مبالغۃ اور تشدید ہی اور جب نماز پوری نہوئی تو گویا نماز ہی نہوئی پس جو کوئی

ترک کرتا ہی نماز قصدا وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثروں کے جیسا کہ گذرا ہی کہ حلال جانکر ترک
کرے غرضکہ بہر نوع ایسے وعید ہین تامل کر اور رکوع وسجود اچھی طرح کیا کر تا کہ ترک کو نہ پہنچے ۵ ع ح ۵ وَعَنْ
اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ
مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں میں باعتبار چورانے کے وہ شخص ہی
کہ چوری کرے نماز اپنی میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سے فرمایا نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا
روایت کی یہہ احمد نے **ف** چور نماز کا مال کے چور سے برا اس لیے ہی کہ مال کا چرانے والا دنیا میں اوس سے فائدہ اٹھاتا ہی
اور بخشوا لیتا ہی اوسکے مالک سے یا کاٹا جاتا ہی ہاتھ اوسکا پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت میں بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہی
حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدل کرتا ہی اوس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہیں سوا ضرر کے ۵ ع ۵ وَعَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ
وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ
عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی نعمان
بن مرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گمان کرتے ہو بیچ حق شراب پینے والے کے اور زنا کرنے والے کے اور
چوری کرنے والے کے یعنی گناہ انکا کس قدر ہی اور یہہ پوچھنا نازل ہونے حدون سے پہلے تہا کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہی کہا کہ یہہ ہین گناہ کبیرہ اور انمین ہی سزا اور بہت بری چوری چوری اوسکی ہی کہ چراوے نماز اپنی سے
کہا صحابہ نے اور کس طرح چراوے نماز اپنی مین سے اے رسول خدا فرمایا نہ پورا کرے رکوع اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت
کی یہہ مالک نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے **ف** لفظ ترون کا تے کی زبر سے ہی معنے اوسکے یہہ ہین کہ کیا اعتقاد
کرتے ہو اور ایک نسخہ مین تے کی پیش سے ہی معنے اوسکے یہہ ہین کہ کیا گمان کرتے ہو اور یہہ نازل ہونے حدون سے پہلے تہا یہہ راوی
نے بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت نے یہہ سوال پہلے اوترنے حدون کے کیا تہا کہ جبتک برائی ان افعال کی اچھی طرح سے معلوم
ہووے اور بعد اوترنے حدون کے برائی انکی ظاہر ہی ۵ ح ۵ بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ باب بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنے
کے اور بزرگی اوسکی **ف** معنے سجدہ کے لغت مین ہین سر زمین پر رکہنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین

یہ معنے اسکے یہ ہین کہ سر زمین پر رکہا اسی وجہ مخصوص کیے ۵ ح الفصل الاول مصنف علی عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة و
الیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر متفق علیہ روایت ہی ابن
عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور
دونون ہاتہون پر اور گہٹنون پر اور پنجون پر دونون قدمون کے اور نہ اکٹہا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری
مسلم نے ف سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنے سجدے کے وقت یہ سب زمین پر رکہون اور اکثر اماموں کا مذہب
یہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونون سے کرے بغیر اسکے سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے
نزدیک اگر پیشانی سے فقط سجدہ کرے جایز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کے اور اگر ناک سے فقط سجدہ کرے تو صاحبین اور شافعی کے نزدیک
جایز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سے جایز ہی اور امام ابو حنیفہ سے دو روایتین ہین ایک روایت مین جایز نہین اور
ایک روایت مین جایز ہی لیکن مکروہ اور رکہنا قدمون کا سجدے مین ضروری ہی اگر دونون پانو سجدے مین اوٹہالے تو نماز
فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اوٹہالے تو مکروہ ہی اور سجدے مین فرض ہی رکہنا ایک انگلی قدم کا طرف قبلے کے اگرچہ ایک ہو
اور اگر نہ رکہے تو نہین جایز اور لوگ اس سے ہین غافل کذا فی در المختار اور دوسری جگہ در مختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ
کرنا ساتہ پیشانی کے اور دونون قدمون کے اور رکہنا ایک انگلی کا دونون قدمون سے شرط ہی اور رکہنا ہاتہون کا اور
زانون کا سنت ہی نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے اور نہ اکٹہا کرین کپڑون کو یعنے سجدے مین جاتے وقت کپڑے سمیٹین تا
خاک آلودہ نہون اس سے بہی منع فرمایا یا بغیر اس غرض کے یون ہی سمیٹین یا دامن باندہ لین یہ بہی منع ہی اور
اکٹہا کرنا بالون کا یہ ہی کہ جمع کرکر دستار وغیرہ مین رکہے یہ بہی مکروہ ہی چاہیے یون کہ چہوڑ رکہے تا وہ بہی سجدہ کرین
ع ح ۵ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط
احدکم ذراعیہ انبساط الکلب متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ٹہیرو تم سجدے مین اور نہ بچہاوے ایک تمہارا دونون ہاتہ اپنے مانند بچہانے کتے کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف
ظاہر یہ ہی کہ مراد اعتدال سے طمانیت ہی یعنے خاطر جمعی سے سجدے مین ٹہیرنا اور طیبی نے کہا کہ مراد اعتدال سے سجدے مین یہ ہی کہ
ہموار رکہے پیٹہ اور زمین پر رکہے دونون ہاتہ اور اوٹہا رکہے زمین سے دونون کہنیان اپنی اور الگ رکہے پیٹ کو رانون سے ۵ ح ۵ و
عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک

وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت سجدہ کرے
تو رکھ دونوں ہتھیلیاں اپنی زمین پر اور بلند کر دونوں کہنیاں اپنی روایت کی یہ مسلم نے ف سجدہ میں ہتھیلیاں زمین
پر کانوں کے سامنے رکھے اور انگلیاں ملی رہیں اور ہاتھ کھلے کہ کہنیاں کھڑی کرے بلکہ ... ہیں اور بلند کر کہنیاں یعنی زمین سے
یا دونوں پہلوؤں سے یہ حکم خاص مردوں کے لیے ہے عورتوں کو چاہیے کہ کہنیاں زمین پر رکھیں اور پہلوؤں سے ملی رکھیں کہ
ستر اسمیں خوب ہوتا ہے ع ح ۵ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ
جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ كَمَا
صَرَّحَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهِ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ
لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ اور روایت ہے میمونہ سے کہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت سجدہ کرتے
فرق کر دیتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا نیچے ہاتھوں اونکے کے تو گذر جاتا یہ لفظ ابوداود کے ہیں
جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنۃ میں ساتھ اسناد اپنی کے اور مسلم میں ہے ساتھ معنے اسکے یعنی لفظ اوسکے اور ہیں کہ وہ یہ ہیں
کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا کہ گذرتا بیچ ہاتھوں اونکے کے البتہ گذر جاتا ف فرق
کر دیتے دونوں ہاتھ اپنے یعنی دونوں بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اوسکو سخلہ کہتے
ہیں اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اوسکو بہمہ کہتے ہیں اور یہ لفظ ابوداود کے ہیں مقصود مولف کا
اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابوداود کو پہلی فصل میں لانا مناسب نہ تھا کیونکہ اوسمیں شیخین ہی کی
روایتیں ہوتی ہیں ح ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے
کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ سجدہ کرتے کھولتے ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں مبارک کی
روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف بحینہ نام عبداللہ کی ماں کا ہے اور مالک باپ عبداللہ کا ہے اسی لیے مالک کو ساتھ
تنوین کے پڑھتے ہیں یعنی ابن بحینہ کے اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکھتے ہیں تاکہ نہ سمجھیں لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہے بلکہ عبداللہ ہی کی دونوں
صفتیں ہیں ابن مالک بھی اور ابن بحینہ بھی اور ظاہر یہ ہے کہ سجدہ نماز میں کہ عبداللہ نے حضرت کو دیکھا اوسمیں بدن مبارک پر
کپڑا نہ تھا یا تھا اور یہی وجہ ہے کہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلوں کی اسلئے کہی کہ بغلیں حضرت کی سفید تھیں جیسا کہ تمام
بدن تھا بگندرا اور سیاہ نہ تھیں جیسے کہ اور لوگوں کی ہوتی ہیں ح ۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ

وَسِرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے مین یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ

میرے سب چہوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچہلے اور ظاہر اور چہپے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی نبی یہ دعا پڑہتے تہے بہ احتمال ہی

کہ تسبیح کے ساتہ پڑہتے ہون یا دون اوسکے اور چہپے گناہ سے وہ مراد ہین کہ لوگون سے چہپے ہوئے ہین والا اللہ تعالی کے آگے دونو برابر

ہین یعلم السر واخفی یعنی جانتا ہی وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ ع ۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُہٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَ

ھُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَ

اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے

کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچہونے پر پس ڈہونڈا مین نے اونکو پس پہنچے ہاتہ میرے حضرت کے قدمون پر اور حالیکہ

وہ سجدے مین تہے اور دونون قدم کہڑے تہے اور وہ کہتے تہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ رضامندی تیری کے غضب تیرے سے یعنی

اون افعال سے کہ لازم کرے غصے کو تجہ یا میری امت پر اور ساتہ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے تجہ سے

یعنی ساتہ رحمت تیری کے قہر تیرے سے نہین کر سکتا مین تعریف تجہ پر تو ویسا ہی ہی کہ جیسی تعریف کی تو نے اوپر ذات اپنی کے

روایت کی یہ مسلم نے ف اعوذ بک منک کا حاصل یہ نکلتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چہونے سے وضو

مرد کا نہین ٹوٹتا جیسا کہ مذہب ہمارا ہی اور نہین کر سکتا مین تعریف تجہ پر یعنی نہین طاقت نہین رکہتا کہ تیری تعریف

کر سکون جیسا کہ تو مستحق ہی اوسکا تو ویسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی تو نے اپنی ذات پر یعنی اصل یہ ہین فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ

السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَہُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یعنی اللہ ہی کے لیے سب تعریف

ہی کہ پروردگار آسمانونکا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمونکا اور اوسی کے لیے بزرگی ہی آسمانون مین اور

زمین مین اور وہ غالب دانا ہی ۵ ع ۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہوتا بندہ اپنے رب سے تحقیق کا ہی اوس حالت مین کہ وہ سجدے مین ہوتا ہی بہت کرو دعا روایت

کی یہ مسلم نے ف اللہ تعالی ہر حال بندے سے نزدیک ہی اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی

بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیے حکم دعا کا فرمایا ۵ ع ۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَتِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدہ کی پس سجدہ کرتا ہی پھرتے والا ایکطرف ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی افسوس ہی حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدہ کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتھ سجدہ کے پس انکار کیا پس میرے لیے آگ ہی روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ربیعہ ابن کعب سے کہا تہا مین کہ رات گذارتا تہا مین ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین پاس انکے پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک اور مصلے وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہے دنیا اور آخرۃ کی پس کہا مین مانگتا ہون آپ سے رفاقت بہشت مین کہا یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچہ اور چاہ کہا مینے مطلب میرا یہی ہی کہ عرض کیا مینے فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتہ بہت کرنے سجدہ کے روایت کی یہ مسلم نے ف پس فرمایا مانگ یہ سبب خوش ہونے کے فرمایا یا سبحے مقام مکافاۃ کے یعنی بدلے مین خدمت کے اور پس مدد کر میری یعنی اگر ضروری ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتہ بہت کرنے سجدونکے یعنی بسبب بانہ میرا اور دعا کرنیکے سجدہ مین قابل اس مرتبہ کا ہو گا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے شفا تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچہ فرماؤن تو بہی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی فتح قفل ارچہ کلید ست بدست عزیزان حشش از دست تو میجو اسند عزیزا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگونکی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہی خصوصا رضائے سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب ہوئے نعمتون آخرۃ کے کہ باقی اور دایم ہی نہ اور طرف لذتون دنیا فانی کے التفات نکرے لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو نہین کرنی کہ بیکار بیٹہا اور آرزو رکہنی لوہا سرد کو ٹہا ہی سے کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد کار

ح ع ٥ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ

کو اور بچھانے سے درندے کی طرح بچھانے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کر رکھے آدمی مسجد میں جیسا کہ مقرر کر رکھتا ہے اونٹ روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی

اور دارمی نے **ف** یعنی سجدے سے سر جلدی نہ اوٹھا لیا کرے جیسے کوا دانا اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانا اوٹھا

لیتا ہی اور سجدے کے وقت بیٹھنے کے زمین پر نہ بچھاوے جیسے درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہیں مثل شیر بھیڑیے وغیرہ کے اور مسجد میں نماز کے لئے

ایک جا مقرر کرے کہ اسکے سوا کسیکو وہاں نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جا مقرر کر لیتا ہی کہ اور اونٹ وہاں نہیں بیٹھتا مسجد جگہ

سب مسلمانوں کی ہی اپنے لئے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اوروں کو اوس سے منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہی اور حلوائی رح سے منقول ہی کہ

ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ پکڑ لے مسجد میں مکان معین کہ اوسمیں نماز پڑھے اسلئے کہ عبادۃ عادۃ ہو جاتی ہی اور عبادت میں

اور بیداری ہوتی ہی اوسکے تئیں اور عبادۃ جب عادۃ ہو تو ترک کرنا اوسکو جیسا اسیلئے مکروہ کیا روزہ ہمیشہ کا انتہی سب کیا

حال ہی اوسکا کہ مسجد میں جگہ مقرر کرے واسطے غرض فاسدہ کے ح ع ہ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّيْ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْ

اور روایت ہی علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تیرے لئے وہ چیز کہ دوست رکھتا

ہوں واسطے نفس اپنے کے اور مکروہ رکھتا ہوں تیرے لئے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہوں واسطے نفس اپنے کے نہ اقعا کر درمیان دو سجدے کے

روایت کی یہ ترمذی نے **ف** معنے اقعا کے یہ ہیں کہ لگاوے آدمی سرین اپنے زمین سے اور کھڑا کرے ران اور پنڈلیوں کو اور

رکھے ہاتھ اپنے زمین پر یا سینہ کے کتے کی قول صحیح معنے اقعا میں یہی ہی اور بعضوں نے معنے کئے ہیں اپنے کمر ٹیک کر ایڑیوں پر

درمیان سجدے کے اور یہی معنے اقعا کے علما نے لکھے ہیں غرضکہ یہ مکروہ ہی سب علما کے نزدیک ح ع ہ وَعَنْ

طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلٰوةِ عَبْدٍ

لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهُ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی طلق بن علی حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندے کی کہ نہیں سیدھی کرتا پیٹھ اپنی وقت رکوع کے

اور سجدے کے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنے نماز قبول نہیں کرتا ہی اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدہ میں پیٹھ اپنی سیدھی

اور درست نہیں رکھتا ح ہ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ

كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا

يَسْجُدُ الْوَجْهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سے کہ ابن عمر کہتے تھے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر سجدہ

میں چاہئے کہ رکھے دونو ہاتھ اپنے اوس جگہ پر کہ رکھی ہی اوسپر پیشانی اپنی پھر جس وقت اوٹھاوے سر اپنا تو اوٹھاوے دونو ہاتھوں کو

ہین اور یہ صحیح حدیث کے حکم عبد اللہ بن زبیر سے کہ آگے مذکور ہی آویگا اور یہ حدیث احمد ابو داؤد کی ہی وائل بن حجر سے اور نزدیک
مالک کے بند کرے سب اونگلیان داہنے ہاتہ کی اور کلمے کی اونگلی ہلاتے اونکی شہادت کی اور صحیح بعضی حدیثوں کے اشارہ بغیر حلقہ کے بہی آیا
ہی اور مختار بعضے حنفیہ کا بہی یہی ہی غالبا عمل آنحضرت کا بہی مختلف تہا کبہی اس طرح اور کبہی اوس طرح اور وجہ تطبیق کی
صحیح اکثر جگہوں کے کہ روایات مختلف آئی ہین یہی ہی اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کے نے اس عمل عقد
اور اشارت کو ترک کیا ہی اور منع کرتے ہین اور اکثر متاخرین نے خلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماء کے مقرر ہین اور
مشہور ان عرب کے کرنا اوسکا ہی اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ نے کہا ہی کہ صحیح اول تشہد کے شہادتین تک انگلیاں کہلی رکہے
اور صحیح وقت تہلیل کے اونگلیان بند کرے اور اشارہ کرے اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کا خلاف روایات اور درایت کے ہی
اور محیط مین لکہا ہی کہ اوٹہانا داہنی سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے سنت ہی اور ایسا ہی ابو یوسف سے روایت کیا
گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب ہمارے کی کہ یہ سنت ہی پس حسب مذہب ائمہ کا مجتہدین اور
فقہاء کے اور بہت صحابہ اور تابعین اور علماء کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا سوا اور بہت حدیثین اور اقوال صحابہ کے اسمین
وارد ہوئے ہوں تو عمل کرنا اوسپر اولی اور ارجح ہی اور صورت اشارہ کی یہ ہی کہ اوٹہاوے اونگلی وقت کہنے لا الہ کے نزدیک
بعض کے اور ہمارے نزدیک اوٹہاوے وقت کہنے لا کے اور رکہدے نزدیک کہنے الا اللہ کے اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب کرے
تا وہم نرہے جہت کا اور دعا سے یعنی اشارہ ساتہ وحدانیت حق کے کرتے نزدیک کہنے لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا
اور ذکر کو دعا بہی کہتے ہین اسلیے کہ ذاکر بہی لائق انعام اور اکرام ہوتا ہی ه ح ع ه وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى
فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ
عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر
سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتے یعنی نماز مین تشہد پڑہنے کو رکہتے داہنا ہاتہ اپنا اوپر داہنی ران اپنی
کے اور بایان ہاتہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتہ اونگلی شہادت اپنی کے اور رکہتے انگوٹہا اپنا
اوپر بیچ کی اونگلی اپنی کے اور پکڑتے بائین ہاتہ سے گہٹنا اپنا یعنی گہیرا ہوا ہی کرتے روایت کی یہ مسلم نے
ف ہمارے مذہب مین اشارہ کے وقت اسطرح حلقہ کرتے ہین اور شاید یہ کہ جب التحیات کے پڑہنے کو
بیٹہے اوسوقت سے حلقہ کرے اور ہمارے نزدیک اشارہ کے وقت حلقہ کرے ه ع ح ه وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بن مسعودؓ قال كنا اذا صلينا مع النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام على الله قبل عباده السلام
على جبرئيل السلام على ميكائيل السلام على فلان فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم
اقبل علينا بوجهه قال لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام فاذا جلس احدكم
في الصلوة فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي و
رحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانه اذا قال
ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان
محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه فيدعو متفق عليه

ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انھون نے جس وقت کہ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہم یعنی بیچ تشہد کے
پہلے مشروع ہونے اوسکے کے سلام ہی اللہ پر پہلے سلام بھیجنے بندون اوسکے کے سلام جبرئیل پر سلام ہی میکائیل
پر سلام ہی اوپر فلانے کے یعنی اور فرشتون پر یا نبی پر انبیا میں سے پس بعد کلمات عوض التحیات کے ذکر کرتے
پس جبکہ پہرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فارغ ہوے نماز سے متوجہ ہوے ہمیر ساتھ منہ اپنے کے یعنی ساتھ چہرہ کے فرمایا
نکہو سلام اللہ پر اسلیے کہ اللہ خود سلام ہی یعنی سالم ہی سب نقصانون اور آفتون سے اور دیتا ہی سلامتی بندونکو ظاہر
اور باطن کی پس سلامتی اوسکے لیے ثابت ہی اور اوسی سے ہی اور دعا کرنی ساتھ سلامتی اوسکے لیے جائے اسکو احتیاج
ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے ایک تمہارا نماز میں پس چاہیے کہ کہے بندگی زبانی کی یعنی جو کلمہ کہ عظمت ہے من اور
اچھی بات منہ سے نکالتے ہین واسطے اللہ کے ہی اور بندگی بدنی یعنی نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنی زکوۃ وغیرہ بھی اللہ ہی
کے ہی سلامتی ہی تمپر سب آفتون سے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہمپر یعنی جو کہ حاضر ہین قوانسان اور
ملائکہ اور تیا سے اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہی یہہ دعا تمام پہنچتی ہی برکت اسکی ہر بندہ
نیک کو کہ آسمان میں ہی اور زمین میں پیچ بعد اوسکے ضم تشہد میں پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہی فرمایا
گواہی دیتا ہون میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود قابل بندگی سوا اسکے ایک اور گواہی دیتا ہون میں یہہ کہ محمد بندے اوسکے ہین
اور رسول اوسکے ہین پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا میں سے جو کہ خوش آوے اوسکو پس دعا کرے اللہ سے روایت کی یہہ بخاری
مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو ثنا کی
اللہ تعالی کی ساتھ ان کلمات کے التحيات لله والصلوات والطيبات پس فرمایا اللہ تعالی نے السلام عليك ايها النبي ورحمة الله

کہ وہ رحمت تھی واسطے دنیا اور آخرت کیلئے اور اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہی بندوں کو ساتھ صلوۃ و سلام بھیجنے کے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علماء نے اس پر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہی اور بعضوں نے
کہا ہی کہ واجب ہی درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنے اور بعضوں نے کہا ہی ایک بار فرض ہی ساری عمر میں جیسے گواہی
دینی ساتھ نبوۃ اونکی کے اور زیادہ اس پر مستحب اور مسنون سنتوں اور شعار اسلام سے ہی اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا
اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ صلوۃ و سلام بھیجیں اوسکے پیغمبر پر اور نہیں کیا اوسکے لیے وقت معین پس واجب ہی کہ بہت کیا
جاوے درود اور غفلت نکی جاوے اوس میں اور بعضے علماء نے قول اول کو صحیح کہا ہی اور شافعی نے فرض کہا ہی اوسکو تشہد
میں اور کہا ہی علماء نے کہ یہ قول شافعی کا سنا دی موافقت نہیں کی ہی اونکی بیچ اسکے کسی نے اور معتمد نزدیک ابوحنیفہ کے
یہ ہی کہ کبھی بار ایک مجلس میں نام مبارک حضرت کا سنے تو ایکبار واجب ہوتا ہی درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات میں
درود پڑھنا سنت ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ آیا صلوۃ و سلام جایز ہی غیر انبیاء پر بالاستقلال یا نہیں مختار نزدیک جمہور کے
یہ ہی کہ مخصوص ہی ساتھ انبیاء کے اور شریک نہیں ساتھ اون کے سوائے انکے اوس میں بلکہ اوروں کے نام پر غفر اللہ اور رحمہ اللہ اور
رضی اللہ عنہ کہے اور نقل کیا ہی طیبی نے کہ سوا انبیاء کے اوروں پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ
کراہت تحریمی یا تنزیہی کر اشتقی اور صحیح یہ ہی کہ غیر انبیاء اور ملائکہ پر صلوۃ و سلام بھیجنا ابتداء مکروہ تنزیہی ہی اس لیے کہ شعار
اہل بدعت کا ہی اور انکے ساتھ اون پر بھیجنا جایز ہی جیسے کہیں صلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم واللہ اعلم وصح

ع ۵ **الفصل الاول** فصل پہلی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ
فقال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاھدھا
لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم
اھل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم
وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر علی ابراھیم فی الموضعین روایت ہی عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ تحفہ دوں واسطے تیرے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا میں نے
اوسکو نبی صلے اللہ ... پس کہا میں نے ہاں پس بھیجو اوس تحفہ کو میرے لیے پس کہا کعب نے
پوچھا ہم نے یعنی اصحاب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا

ہے رسول خدا کے کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر اہل بیت پر جو کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا
کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ
یا الٰہی برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ بخاری
نے مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونوں جگہ **ف** کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر حاصل اسکا یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے جو ہمکو فرمایا ہے آپ پر درود و سلام بھیجو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی کہ آپ نے التحیات میں سکھائی ہے السلام
علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجیں اور یہ جو کہا کہ اللہ نے سکھائی ہے کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہے کہ حضرت کی زبانی
تعلیم کرائی ہے اسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہا کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کیونکہ وہ احکام نہیں بیان
کرتے تھے مگر ساتھ وحی کے اور آل محمد پر آل یعنے اہل و عیال ہیں اور انکے معنے تابعدار کے بھی آئے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ
ہر مومن آل ہے اور بعضوں نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں مراد آل سے تابعدار ہیں اور بعضوں نے
آل کو تفسیر کیا ہے ساتھ اہل بیت کے یعنے وہ کہ جنپر صدقہ حرام ہے یعنے بنی ہاشم اور امام محمد رازی نے کہا کہ اہل بیت ہیں آل
ازواج اور اولاد حضرت کی ہیں اور حضرت علی بھی داخل انہیں میں ہیں بسبب اختلاط اور ساتھ حضرت فاطمہ رض کے اور اسمیں ذکر
حضرت ابراہیم ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرت کے ہیں اور حکم کیا گیا ہے ساتھ متابعت انکی کے
اصول دین میں اور برکت بھیج یعنے ہمیشہ رکھ اور ثابت رکھ انکے لیے جو بزرگی کہ دی ہے تو نے انکو اور مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا
علی ابراہیم کو دونوں جگہ یعنے پہلے درود میں اور دوسرے میں الفاظ اسکے یوں ہیں کما صلیت علی آل ابراہیم اور کما بارکت علی آل ابراہیم

ح ۵ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا اصحاب نے اے رسول اللہ کس
طرح درود بھیجیں ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور انکی بیبیوں پر
اور انکی اولاد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور انکی بیبیوں پر اور انکی اولاد پر جیسے برکت
بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** الفاظ صلوٰۃ
مختلف آئے ہیں اور پڑھنا ان درودوں کا کہ اول حد [illegible] میں مذکور ہوئے کافی ہے کہ اسمعنا من الشیخ اور بعضی

روایتوں میں جو وارد ہوا رحمت و ترحم واقع ہوا ہی صحت کو نہیں پہنچا کہ قالوا اور بعضے محدثین نے کہا ہی کہ روایۃ زیادتی و ترحم علی

محمد و آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم کی حدیث حسن ہی واللہ تعالیٰ اعلم ۵ ح ۵ ع ۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے گا مجھ پر ایکبار رحمت بھیجے گا اللہ

اوسپر دس بار روایت کی یہ مسلم نے **ف** دس رحمتیں بحکم اس آیہ کے ہوتی ہیں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ

اَمْثَالِهَا یعنے جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس واسطے اوسکے دس برابر اوسکے ہیں ۵ ع ۵

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً

وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ

دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھ پر درود

ایکبار رحمت بھیجے گا اللہ اوسپر دس رحمتیں اور بخشے جاوینگے اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اوسکے لیے دس

درجے بہشت میں قرب حق روایت کی یہ نسائی نے ۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک لوگوں کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر اونکا ہی مجھپر درود بھیجنے والے

روایت کی یہ ترمذی نے **ف** کہا ابن حبان نے بیچ اس حدیث کے کہ تفسیر میں بیان صحیح کی اسپر کہ قریب تر

لوگوں کا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قیامت میں ہونگے اصحاب حدیث اسلیے کہ نہیں ہی اس امت میں کوئی قوم

محدثین سے زیادہ درود بھیجنے والی حضرت پر ۵ ع ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ

وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کئی فرشتے ہیں سیر

کرنے والے زمین میں پہنچاتے ہیں مجھکو میری امت کی طرف سے سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف** امت کی طرف سے

سلام جبکہ سلام بھیجے ہیں مجھپر قلیل ہویا کثیر اور یہ مخصوص ہی اوسکے لیے کہ دوری مزار شریف سے بھیجے یعنے جو وہاں جاکر بھیجتا ہی تو

بلا واسطہ حضرت سنتے ہیں آپ اور فرشتے بھی پہنچاتے ہیں اور اسمیں اشارہ ہی طرف حیات دائمی حضرت کے اور خوش ہونے

کے سبب بھیجنے سلام امت کے اور اشارہ ہی طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتے ہیں اوسکو فرشتے اور پہنچاتے ہیں طرف حضرت صلے اللہ

سنتے تھے قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری و مسلم میں ہی اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سے اور تشہد امام مالک کا تشہد عمر کا ہی التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہی علما نے کہ جائز ہی جس طرح کہ برتے کلام اوسی اور افضل ہی اور بیچ تشہد ابن عباس کی مصابیح والے سلام علیک و سلام علینا بغیر الف و لام کے ذکر کیے ہیں اور سید مولف مشکوۃ نے اعتراض کیا ہے اس قول کے ولم اجد آخر تک حاصل اوسکا کہ لانا صاحب مصابیح کا اوسکو بیچ فصل صحیح نہوا واللہ اعلم بالصواب ہ ح ہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی وائل بن حجر سے اونے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بعد اسکے حضرت بیٹھے یعنی تشہد اوسکے سجدے سے پس بچھایا پانون اپنا اور رکھا بانیان ہاتھ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور الگ رکھی کہنی اپنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کے یعنے کہنی پہلو سے ملائی نہین بوقت رکھنے اوسکے کے ران پر اور بند کین دو انگلیان یعنے چھنگلیا اور اوسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے جیسے کہ حنفیہ کرتے ہین پھر اوٹھائی انگلی اپنی شہادت کی پس دیکھا مینے اوسکو کہ ہلاتے تھے اوسکو دعا مانگتے یعنے اشارہ توحید کرتے تھے ساتھ اوسکے ف لفظ ثم جلس سے مراد حدیث کا یہ کہ باقی بیان نہین مذکور ہوئی اوسمین حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہی بیان فقط کیفیت جلسہ کی ذکر کی ہی اور امام مالک کے ہان وقت اشارہ کے انگلی ہلاتے ہین اور امام اعظم کے ہان نہین ہلاتے کیونکہ حدیث مابعد کی مخالف اسکے ہی کہ اوسمین ہی لا یحرکہا اور ممکن ہی کہ مراد حرکت سے اس حدیث مین اوٹھانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اوٹھانے مین ہلنا لازم ہی پس اس توجیہ سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس حدیث مین اور حدیث آگے کی مین ہ ح ع ہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے جسوقت کہ دعا کرتے یعنے کلمہ شہادہ پڑھتے تشہد مین اور نہ ہلاتے اوسکو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داود نے اور نہین تجاوز کرتی تھی بینائی اونکی اشارہ اونکی سے ف

سے ملی جس انگلی سے کہ اشارہ کرتے نظر اوس سے تجاوز نکرتی یعنی وقت اوٹھانے اونکلی کے نظر اونگلی ہی پر رہتی اور طرف نہ دیکھتے تا مضمون
توحید کا دل میں حاضر رہے اور خضوع وخشوع حاصل رہے ٥ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ یَدْعُوْا
بِاُصْبُعَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا اشارہ کرتا ساتہ دو انگلیوں
کے یعنی دونوں شہادت کی انگلیوں سے وقت پڑہنے تشہد کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتہ ایک انگلی
کے اشارہ کر ساتہ ایک انگلی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** مراد شخص سے
سعد بن ابی وقاص صحابی ہیں جیسا کہ ابو داود اور نسائی کی روایت میں آیا ہے ع ٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى یَدِهٖ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ نَهٰى اَنْ یَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى یَدَیْهِ اِذَا فِی الصَّلٰوةِ اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹہے آدمی نماز میں اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اوپر ہاتہ اپنے کے یعنی منع فرمایا
اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتہ ٹیک کر بیٹہے یا اوٹہتے وقت ہاتہ زمین پر ٹیک کر اوٹہے روایت کی یہ احمد و ابو داود نے اور ایک روایت
ابو داود کی میں ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ آدمی اپنے ہاتہوں پر جس وقت کہ اوٹہے نماز میں **ف** یعنی سجدہ وغیرہ سے جو اوٹہے
تو ہاتہ ٹیک کر نہ اوٹہے یوں ہی اونکو کہا ہے امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعی کے ہاں ہاتہ ٹیک کر اوٹہتے ہیں
سند اونکی یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنی ہاتہ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ حدیث محمول ہے پیرانہ سالی کی
حالت پر کہ حضرت نے کبر سن کے اسطرح اوٹہتے تہے کہ بلا عذر ٥ ع ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى یَقُوْمَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ
رکعتوں پہلی کے یعنی پہلے قعدے میں کہ تشہد کے لئے بیٹہتے گویا کہ اوپر پتہر گرم کے بیٹہنے والے تہے یہاں تک کہ کہڑے ہوتے روایت کی
ترمذی و ابو داود و نسائی نے **ف** مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے میں کم بیٹہتے تہے درود و دعا نہ پڑہتے التحیات پڑہ کر اوٹہ کہڑے
ہوتے تہے جیسے کوئی گرم پتہر پر دیر تک نہیں بیٹہ سکتا جلد اوٹہ کہڑا ہوتا ہے ٥ ع ٥

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا
یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ اَلصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی جابر سے کہ کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکہلاتے تھے ہمکو تشہد جیسے سکہلاتے تھے ہمکو سورہ قرآن سے یعنی اسکے بہی الفاظ مختلف ہین جیسے الفاظ قرآن کے مختلف ہین باعتبار قراءت کے چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا ہون ساتہ نام اللہ کے اور ساتہ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی واسطے اللہ کے ہی سلام ہی تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ محمد بندے اوسکے اور بہیجے ہوے اوسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہہ نسائی نے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تہا عبد اللہ بن عمر جسوقت بیٹہتے نماز مین رکہتے دونون ہاتہ اپنے اوپر دونون گہٹنون اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتہ اونگلی اپنی کے اور پیچہے لگے رہتے اونگلی کو پہر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہے سے یعنی مار نیزہ وغیرہ کے مراد رکہتے تہے حضرت ساتہ ضمیر لہی کے اونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادت کی اونگلی سے سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ مارنے سے روایت کی یہہ احمد نے ف کیونکہ سبب اشارہ کرنے کے توحید کی طمع شیطانی منقطع ہوجاتی ہی واقع ہونے سے شک و کفر مین ۞ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا سنت سے ہی آہستہ پڑہنا تشہد کا روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یون ہی تو وہ بہی حکم اس قول کا رکہتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث مرفوع کے حکم مین ہی یہی مذہب ہی جمہور محدثان اور فقہا کا ۞

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

یہہ باب ہی بیچ بیان درود کے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فضیلت اوسکی ف صلوٰۃ کے معنے ہین رحمت اور استغفار اور درود حضرت پر بندون کی طرف سے طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالیٰ سے اونکے لیے کرنا

دفن ہونا حضرت کا گہرمین خصایص مین سے ہی اور کوئی چاہے اور ممکن ہی کہ یہ معنے ہون کہ قبرونکو جگہ سکونت کی نہ ٹہراؤ یعنے

جیسے کہ ساکت ہین خاد مون اونکے گیا ہی تاکہ تری دلکی اور رحمت نہ جاتی رہے بلکہ زیارت کر کر اونکے گہروں مین پہریا کرو اور مت

ٹہراؤ قبر میری کو عید یعنے میری قبر کو مثل عید گاہ کے نہ کرو کہ جمع ہو اوسپر ساتھ زینت اور سرور اور لہو ولعب کے کہ موجب غفلت کا ہی

جیسے کہ یہود اور نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبرونپر کرتے ہین لیکن جیسے یہان قبرونپر عرسونمین جاکر خرافات کرتے ہین بہت بُرا ہی کرنا

اونکا اور بعضون نے کہا ہی مراد یہ ہی کہ میری زیارت کو مثل عید کے نہ کرو کہ برس مین ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس

اس صورت مین رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی اور حاضر ہونے کے اوس درگاہ بہشت پناہ مین رزقنا اللہ اور فرمایا کہ

درود بہیجو مجہپر اور اندیشہ بعد مسافت کا نکرو واسطے اسکے کہ درود تمہارا پہنچتا ہی مجکو جہان کہ ہو تم اسمین تسلی ہی اون یعنے

مشتاقونکو اسلئے کہ یہ سبب عذر کے دور ہون لیکن چاہئے کہ توجہ اور حضور قلبی حاصل ہون سے قریب جانی بود و بعید مکانی

ح ع ٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ

فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ

اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک

اوسکے پس نہ بہیجا درود مجہپر اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ آیا اوسپر رمضان پہر گذر گیا پہلے اسسے کہ بخشش

کیا جاوے واسطے اوسکے یعنے عبادت اور حق اوسکے نہ ادا کر سکے کہ سبب بخشش اوسکی کے ہوتے اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ

پایا نزدیک اوسکے ماباپ اوسکے نے بوڑہاپے کو یا ایک نے اونمین سے پس نہ داخل کیا اونہون نے اوسکو بہشت مین روایت کی یہ ترمذی

نے ف خاک آلودہ ہو یعنے خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاوے مین یعنے لیا جاوے نام میرا اوسکے سامنے

اور درود نہ بہیجے مجہپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرت کا لیا جاوے درود بہیجنا واجب ہوتا ہی اسلئے کہ اوپر

ترک پر وعید آیا ہی مگر یہ کہیں کہ دلیل وجوب کی وعید آخرت کا ہوتا ہی اور یہ وعید اوس قبیلہ کا نہیں ہی نہایت سے یہی

کہ دلالت کرتا ہی استحباب پر اور افضلیت پر اور آخر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ نیکی ماباپ کے ساتھ کی اور اونکے حق ادا

اور رضامندی اونکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہو نے بہشت کے ہوتے ح د وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ   يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ

اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ   يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ

عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ابی طلحہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی
بیچ چہرہ مبارک آپ کے پس فرمایا بیچ بیان سوال ان کے یا بعد سوال کے کہ تحقیق آیا میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق
پروردگار تیرا فرماتا ہے کیا نہیں راضی کرتا تجھ کو اے محمد یہ کہ نہ بھیجے درود تجھ پر کوئی امت تیری سے مگر کہ رحمت بھیجوں میں
اوسپر دس بار اور نہیں سلام بھیجتا تجھ پر کوئی امت تیری سے مگر سلام بھیجتا ہوں اوسپر دس دس بار روایت کی یہ نسائی
اور دارمی نے **ف** خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت سے واسطے حاصل ہونے ثواب کے امت کے لیے
تھا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت کی طلب خیر کی تھی واسطے امت کے ٥ ح ٥

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں بہت بھیجتا ہوں درود آپ پر پس کتنا مقرر
کروں واسطے درود آپ کے اوس وقت میں سے کہ اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہے پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا میں نے چوتھائی فرمایا جسقدر
چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا میں نے آدھا مقرر کروں فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ
کرے تو پس وہ بہتر ہے واسطے تیرے کہا میں نے پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے تیرے لیے
کہا میں نے مقرر کیا میں نے واسطے درود آپ کے سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا
مقاصد دنیا اور آخرة اور بخشا جاویگا سبب اس کے گناہ تیرے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** بہت
بھیجتا ہوں میں درود آپ پر یعنی چاہتا ہوں کہ بہت بھیجوں درود آپ پر پس کتنا مقرر کروں واسطے آپ کے صلوة آپ پر
مراد صلوة سے بیان دعا کی یعنی ایک وقت معین کر رکھا ہوں کہ اوس میں اپنے نفس کے لیے دعا کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ درود
بھیجوں آپ پر اور بہت بھیجوں لیکن کسقدر اوس وقت میں درود بھیجنے میں صرف کروں پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
اختیار پر چھوڑا فرمایا جسقدر چاہے وقت دعا اپنی میں سے درود میں صرف کرے اگر تو چاہے پس مقاصد دنیا اور آخرة
سبب اسکا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو واسطے اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزوں کے کرتا ہے اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم

مدد پہونچاتی ہے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکے سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ مکفا
مہمات ہو جاتا ہی اوسکو جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت
کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہی اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اور برگزیدہ کائنات صلے اللہ
علیہ وسلم کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنی کو اسمیں صرف کرنا اور غیر میں مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکے لیے کچھ عدد معین
ہو فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان ہو اور اوسکے رنگ میں رنگین ہو اور
مستغرق ہو اوسمیں کذا ذکرہ الشیخ رح اور بعض حدیثوں کے مصنف نے مفتاح میں لکھا ہی کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر بیشمار ہیں اور برکات اوسکے ان گنت ہیں دنیا اور آخرت میں خصوصاً تنگیوں اور مہمات اور فکروں اور قضا
حاجتوں اور رنج ... میں تجربہ کیا ہی اسکا بسکہ اکثر خوف اور بلا کو تنگی جگہ میں پڑا ہوں تجات بعدی ... درود بھیجنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ
عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ادْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہی فضالہ بن عبید سے کہا اوسوقت کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی
پھر کہا بعد نماز کے یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے یعنی
اسنے جلدی کی تو نے دعا میں کیونکہ ترک کیا تو نے ترتیب دعا کی جسوقت پڑھے تو نماز پس بیٹھے یعنی بعد فراغ نماز دعا کے لیے پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اوس
چیز کے کہ وہ لایق اوسکی ہی اور درود بھیج مجپر پھر مانگ اللہ سے جو چاہے یعنی حضرت نے یہ ادب دعا کا سکھایا اور اور حدیثوں سے معلوم
ہوا ہی کہ دعا کے پہلے بھی حمد و صلوٰۃ پڑھ لینا اولی ہی ... اور شخص نے بعد اوسکے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پر پس فرمایا اوسکے لیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کیجاویگی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی
ابو داود اور نسائی نے مانند اوسکے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ

بخیل ہی آدمی جو حضرت حسین بن علی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** یعنے مالکی خواہش ہی کہ عجلت مکتبی کے اوہی بخل کرتا ہی کہ کسیکو مال نہین دیتا پس اوسکا بخل تو ہی ہی پر بخیل وہ ہی کہ ساتھ حکم کل اور فضلہ کے ایک کلمہ بنام آنسرور کے نفس اپنے سے نہین نکال سکتا اور ادا حق اور شکر نعمت کا نہین کرتا احسان و انعام اونکے دیے ہین کہ اگر جانین اونکے نام پر فدا کرین بجا ہی جہ جای ایک کلمہ مرحبا ای پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست تا کنم جان از سر رغبت فدای نام دوست ۵ صح ۵

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر نزدیک قبر میرے کے سنتا ہون مین اوسکو اور جو درود بھیجے مجھپر دور سے پہنچایا جاتا ہون مین اوسکو روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے پاس والیکا درود خود سنتا ہون بلا واسطہ اور دور والیکا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہین اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہون اس سے معلوم کیا چاہئے کہ حضرت پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہی اور حضرت پر سلام بھیجنے والیکو خصوصا بعد بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہی اگر تمام عمر سلام کے ایک جواب اونکے سعادت ہی چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے ہر سلام کمن بجان لب را تا کہ صد سلام مرا بس یکے جواب تو تا صح ۵

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَمَلٰئِکَتُهٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا جسنے درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکے ستر رحمتین روایت کی یہ احمد نے **ف** شاید کہ یہ ثواب مخصوص ساتھ دن جمعہ کے ہو اس لئے کہ وارد ہوا ہی کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین ستر حصہ ہوتا ہی اسی لئے حج اکبر ستر حج برابر ہوتا ہی اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہی یعنے قول ابن عمرو لیکن حکم مرفوع مین ہی اس لئے کہ ثواب اعمال کا بغیر سنے حضرت کے نہین کہہ سکتے

وَعَنْ رُوَیْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی رویفع سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجے اوپر محمد کے اور کہے یعنے بعد درود بھیجنے کے یا اللہ اوسکو بھیج جگہ کہ مقرب ہی نزدیک تیرے دن قیامت کے واجب ہوتی

سبب کرم سے قبول کرنا ہی دونو درود دونکو اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چھوڑدے اوس دعا کو کہ درمیان اون دونو کے ہی بیچ ویسے کرم سے بعید ہی کہ اون کے درمیان کی دعا نہ قبول کرے اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہی یہ کلام حضرت عمر کا ہو تو حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محققین علماء حدیث نے کہ مثل ایسے کے راوی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا ہی پس یہ مرفوع ہی حکماً اور یہ مرفوع بھی روایت کیا گیا ہی صح ع

باب الدعاء فی التشہد

باب ہی بیچ دعا کے بیچ تشہد کے یعنی بعد التحیات اور درود کے کہ سنت ہی اوس وقت دعا کرنا اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہی کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگوں کے نہو مثلاً یوں نکہے کہ یا اللہ مجکو روٹی دے وغیر ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی بیچ کہیں گذرا کہ پھر اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اوسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائیں خاص بھی وارد ہوئی ہیں تشہد میں پڑھنے کیلیے پس مراد دعاؤں خوش آیندہ سے یہی دعائیں کہ حضرت سے منقول ہوئیں ہونگی حاصل یہ کہ جیکل مارنا ساتھ ان دعاؤں کے اولی اور افضل ہی کیونکہ جامع ہیں مقاصد دنیا اور آخرۃ کو صح ہ

الفصل الاول

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز میں یعنی بعد تشہد کے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ سے دجال کانے کے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے اور فتنہ موت سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا ایک کہنے والے نے بہت پناہ مانگتا ہی تو قرض سے پس فرمایا تحقیق جس وقت آدمی قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی پس جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلاف کرتا ہی روایت کی یہ بخاری مسلم نے

ف دجال آخر زمانہ میں پیدا ہوگا اور دعویٰ خدائی کا کریگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا آخر کتاب میں ذکر اوسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اوسکی ملی ہوئی ہوگی یعنی کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام بھلائیوں سے اور

حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب مسیح اسلئے ہی کہ اصل اوسکی مسیحا ہی یعنے مبارک کے زبان عبرانی میں اور مسیح کہتے ہیں

مسیح دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہی لیکن جب نرا مسیح بولتے ہیں تو حضرت عیسی علیہ السلام مراد ہوتے ہیں اور جب وہ ملعون مراد

کرتے ہیں ساتھ دجال کے یعنے مسیح دجال کہتے ہیں اور فتنہ زندگانی کا یہ ہی کہ گرفتار ہو بلا میں ساتھ ہونے صبر

کرنیکے راہ راست سے ہون اور فتنہ موت کا یہ ہی کہ شیطان وسوسے ڈالے حالت نزع میں اور سوال

اور عذاب شقی کے اور لفظ مأثم یا تو مصدر ہی یعنے گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور ادمی جب قرضدار

تقصیر جو ادا کرنے سکے ادا میں ہوتی ہی زمانہ گذشتہ میں اور عذر کی تمہید میں جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی اوسکے ادا کا زمانہ

آئندہ میں پس خلاف کرتا ہی ٥ ع ح ٥ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الاخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب

جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال رواہ

مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچھلی سے پس

چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے چار چیزوں سے عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ زندگانی اور مرنے سے اور برائی

مسیح دجال کی سے روایت کی یہ مسلم نے ف پناہ پکڑے یعنے یون پڑھے اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم ھذا الدعاء

کما یعلمہم السورۃ من القرآن یقول قولوا اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم و

اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من

فتنۃ المحیا والممات رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے

تھے اون کو یہ دعا جیسے سکھاتے سورۃ قران کی فرماتے کہو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ سے

اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ

فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے روایت کی یہ مسلم نے وعن ابی بکر الصدیق قال قلت یا رسول

اللہ علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر

الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم

متفق علیہ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو دعا کہ دعا مانگوں ساتھ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰی مِنَ الرِّجَالِ مَاشَاءَ اللّٰہُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تحقیق عورتیں بیچ
زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھیں جس وقت کہ سلام پھیرتیں نماز فرض سے کھڑی ہوتیں اٹھ کر جاتیں اور بیٹھے
رہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتا مردوں میں سے جس قدر کہ چاہتا اللہ تعالیٰ پس جب کہ کھڑے ہوتے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مرد روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی حضرت بیٹھے رہتے اور عورتیں اوٹھ جاتیں تا مرد
وعورت ملتے نہیں پس کبھی استغفار پڑھتے اور اللہم انت السلام آخر تک پڑھا اور کبھی اتنا بیٹھتے کہ دعا کرتے اور قرآن
پڑھتے اور احکام الٰہی بیان کرتے اور کبھی بیٹھے رہتے مصلے میں آفتاب نکلنے تک پس یہ مختلف تھا بحسب اختلاف اوقات کے
اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے امام کو بیٹھے رہنا اس غرض کے لئے اور مستحب ہے مقتدیوں کو کہ نہ اوٹھیں پہلے امام کے

صح وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ فِیْ بَابِ الضِّحْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر
کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے ان شاء اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح والے نے بیان کی تھی کہ اوس میں
ذکر ہی کہ بیٹھتے آنحضرت بعد نماز کے آفتاب نکلنے تک اور ہم اسکو باب الضحک میں ذکر کرینگے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِیَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ یَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ
فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّ اَبَادَاوُدَ لَمْ یَذْکُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّکَ روایت ہی معاذ
بن جبل سے کہ کہا پکڑا ہاتھ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تجکو اے معاذ پس کہا
میں نے اور میں دوست رکھتا ہوں آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی تو مجھکو تو نہ چھوڑ اسکو کہ
کہے تو ہر نماز کے پیچھے اے رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادۃ
اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے مگر یہ کہ ابوداود نے نہیں ذکر کئے یہ الفاظ کہ کہا معاذ نے
وانا احبک **ف** اچھی عبادت یہ ہی کہ عبادت کمال حضور قلب سے کرے گویا کہ دیکھتا ہی تو اللہ کو جیسا کہ اول
کتاب میں ایک حدیث میں ہی [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو دوست رکھے تو مستحب ہی
کہ اوس سے [illegible] [illegible] اس فعل و قول کے اخذ بیدی و یقول انا احبک مجھکو [illegible]

اسلئے کہ یہ مسئلہ گو کہ عوام واسطے انکے سمجھے کی نہوں ٥ ح ٥ ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْمَنِ وَعَنْ یَسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْسَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

وَلَمْ یَذْکُرِ التِّرْمِذِیُّ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہٖ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے السلام

علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام پھیرا اور منہ پھیرا طرف اللہ کی یہاں تلک کہ دکہلائی دیتی سفیدی داہنے رخسارہ اونکے کی

اور سلام پھیرتے بائیں اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تلک کہ دکہلائی دیتی سفیدی بائیں رخسارہ کی

روایت کی یہ ابوداود و ترمذی اور نسائی اور نہیں ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی

یہ ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے **ف** یعنی ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ نہیں نقل کیا ہی اور نووی نے

... کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور طبرانی کی

ابن ماجہ نے یہی ساری حدیث روایت کی ہی بعض اسکی مانند ترمذی کے ٥ ع ٥ وَعَنْ عَبْدِ

اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ

اِلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ اِلٰی حُجْرَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے

کہ کہا اکثر پہرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائیں کی طرف حجرے اپنے کی روایت کی یہ شرح السنۃ

میں **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا طرف مسجد کے بائیں طرف محراب کے لیس وہ بائیں جانب اپنی اور داخل

ہوتے حجرہ میں ٥ ع ٥ وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ حَتّٰی

یَتَحَوَّلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِیُّ لَمْ یُدْرِکِ الْمُغِیْرَۃَ اور روایت

عطا خراسانی سے اون نے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اوس جگہ کہ نماز

پڑھی تھی اوسمیں یہاں تلک کہ سرک جاوے روایت کی یہ ابوداود نے اور کہا ابوداود نے کہ عطاء خراسانی نہیں ملا

کی مغیرہ سے یعنی پس یہ حدیث منقطع ہی **ف** یعنی جہاں فرض پڑھیں وہاں سنت نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر ادا کرے

پہلے سلام میں نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کے ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو بہی سلام سے پہلے نیت کرنی چاہئے کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین اسمین یعنے نمازیون سے اور تمام مومنون سے محبت کرین اور خوشی خلقی سے پیش آوین آگے اسکے فرمایا کہ سلام پہیرنے مین بیچ نماز کے اسمین ایک دوسرے کی بہی نیت کرین یعنے داہنی طرف والے داہنی طرف والونکی اور بائین طرف والے بائین طرف والونکی نیت کرین اور ہر نمازیکو دونو سلامونمین نیت ملائکہ کی بہی کرنی چاہئے کہ یہہ بہی حدیثونمین آیا ہی کہا ہی بعض علماء ہمارے نے کہ یہ سنت ہی اور لوگون نے اسکو ترک کردیا ہی

ح ۵۹ بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ باب ہی بیچ بیان ذکر کے پیچہے نماز کے

ف مراد ذکر سے عام ہی دعا ہو یا تسبیح اور اختلاف ہی اسمین کہ مصلی بعد ان نمازون کے کہ سنتین ہین کسقدر بیٹھے درمختار مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی تاخیر کرنی سنتونکی یعنے بعد فرضون کے مگر بقدر اللھم انت السلام آخر تک کے اور کہا حلوانی نے نہین مضایقہ ساتھ فصل کے ساتھ اوراد کے اور اختیار کیا اوسکو کمال نے کہا حلبی نے اگر اوراد کی جاوے ساتھ کراہت کے کراہت تنزیہی تو اوٹھ جاتی خلاف کیا ہو مین اور بیچ بیرکے ہی حمل کرنا پڑھنے کا قلیل پر اور مستحب ہی یہ کہ استغفار کرے تین بار اور پڑہے آیۃ الکرسی اور معوذات اور پڑہے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑہے تہلیل پورا سو کرنیکو اور دعا مانگے اور ختم کرے ساتھ سبحان ربک رب العزت آخر تک یہ ترجمہ ہی بعینہ عبارۃ درمختار کا اور مستحب ہی کہ قوم توڑ ڈالین صفونکو اور امام آگے یا پیچھے ہٹ کر ٹہرارہے تا مشتبہ نہو آنیوالونپر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنیوالا اسی نوسمجہ کر اگر اقتدا کرے تو فاسد ہو اقتدا اوسکا اور اختلاف ہی اسمین بہی کہ افضل پہرنا داہنی طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہ ہی کہ اختیار رکہتا ہی جس طرف چاہے پہرے اور اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پہرنا تا بائیان اوسکا داہان ہووے اور بیچ مسجد نبوی کے بائین طرف کہ حجرہ شریف ہی پہرنا افضل ہی بالاتفاق اور پہلے پڑھ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہی اوس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کے حدیثونمین واقع ہوئی ہی اور تعجیل قیام کی واسطے سنتون موکدہ کے منافی نہین ہی پڑھنے آیۃ الکرسی اور مانند اوسکے جیسیکہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ پڑہے بعد از فجر اور مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اور بعضے آدمی جو جلدی کرتے ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتونمین پڑہتے ہین ٹہیک نہین اور مخالف سنت کے ہی کہ پڑہنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کے وارد ہوا ہی

ح ۵ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

استغفر ثلثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام
رواه مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پھرتے نماز سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے
یا الٰہی تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے ف
استغفار کرتے تین بار یعنی کہتے استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ کہتے تین بار استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا
ھو الحی القیوم واتوب الیہ ۵ ح ۵ وعن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه
وسلم كان يقول في دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت
ولا ينفع ذا الجد منك الجد متفق عليه اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے
بیچ پیچھے ہر نماز فرض کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے ہے بادشاہت اور
اوسی کے لیے ہے تعریف اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے یا الٰہی نہیں کوئی مانع واسطے اوس چیز کے کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے
والا اوس چیز کو کہ منع کی تو نے اور نہیں فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب سے تیرے دولتمندی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف
جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اوراد و اذکار کہ حدیثوں میں [illegible] اور [illegible]
اوقات متفرقہ سلام پھیرنے کے اور [illegible] بغیر [illegible] کہ کچھ [illegible] اوقات [illegible] بعضی میں [illegible]
اور بعضوں نے تسبیح ترتیب پڑھنے کی کیا ہی کہ اول استغفار کرے بعد اوس کے اللهم انت السلام بعد اوس کے لا اله الا الله وحده
آخر تک پڑھے اور اوراد و اذکار بعد دعائیں بہت ہیں کہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں روایت میں آیا ہے کہ اون کو
بعد نماز کے پڑھتے تھے اور بعد سے یہی مراد نہیں ہے کہ متصل فرضوں کے پڑھے بلکہ اگر بعد سنتوں کے پڑھے تو بھی بعد ہی
پڑھا کہلاویگا ۵ ح ۵ وعن عبد الله بن الزبير قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا سلم من صلوته يقول بصوته الاعلى لا اله الا الله وحده لا
شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا حول ولا قوة الا بالله لا اله
الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا
الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تھا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سلام پھیرتے نماز اپنی سے کہتے ساتھ آواز بلند کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک

بار اور الله اکبر کہا ایک بار پس یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس ہوجاوے یعنی ساتھ کا سبحان الله اور یہ افضل ہے اور بعضی روایت میں چونتیس ہار

پس یا یہ کہ تینوں ملا کر تینتیس بار پڑھے کہ اس میں ہی تینتیس تینتیس ہوجاوے گا اور یعنی فضل الله اس میں فضیلت دینا فقرا پر فضل الٰہی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور صبر کرو اور قناعت پر

رہو کہ اوس نے بندگی دی ہے بعضے بندوں کو اور ظفر اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن ہو

ہی بھی طرح کہ خوف ہے گناہ سے اور فقیر امن میں ہے اس سے کہا ہے امام غزالی نے احیاء العلوم میں کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے

مسئلہ میں اسکے کہا ہے جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کے اور کہا ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق ادا

کرتا ہو افضل ہے فقیر صابر سے وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے

الفاظ ہیں نماز کے پیچھے کہنے کے نا امید نہیں ہوتا ثواب سے کہنے والا انکا یا فرمایا کرنے والا انکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس

سبحان الله کہنا اور تینتیس الحمد لله کہنا اور چونتیس الله اکبر کہنا روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جو شخص سبحان الله کہے پیچھے ہر نماز کے

تینتیس بار اور الحمد لله تینتیس بار اور الله اکبر تینتیس بار پس یہ ننانوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سو کے یہ کلمہ

نہیں کوئی معبود مگر معبود اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے ہے بادشاہت اور اوسی کے لیے ہے تعریف

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ مسلم نے

ف بعضی روایتوں میں لہ الحمد کے بعد یحیی و یمیت اور بعضی میں بیدہ الخیر بھی زیادہ آیا ہے اور یہ کلمات

کہنا نماز کے پیچھے جاتے ہیں عدد انکے مختلف ہیں کبھی حضرت کسی طرح پڑھتے کبھی کسی طرح انہیں میں سے جس طرح

پڑھے کا سنت ادا ہوجاوے گی اور کہا ہے حافظ زین عراقی نے کہ یہ عدد اچھے ہیں اور جو زیادہ ہیں لیس وہ ہیں

[illegible] الله الٰہی کے اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم گنتے تھے تسبیح کو ساتھ انگلیوں اپنے کے اور ایک

أفضل رجعة قوما شهدوا صلاة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فأولئك أسرع رجعة وأفضل غنيمة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وحماد بن أبي حميد الراوي هو ضعيف في الحديث

اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ بہیجی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت پائی بہت اور جلدی کی اونہون نے باہر پھرنے مین طرف مدینے کے پس کہا ایک شخص نے ہم مین سے کہ نہ نکلا ہم نے نہین دیکہی ایسی کوئی فوج کہ جلدی پہرنے والی ہو اور زیادہ ہو غنیمت مین اس فوج سے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو جلدی پھرنے مین مراد وہ لوگ ہین وہ قوم کہ حاضر ہوے نماز صبح مین پہر بیٹھے یاد کرتے رہے اللہ کو یہان تلک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ ہین بہت جلدی پہرنے والے مین اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنے مین **ف** یعنے اون لوگونکو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہی اور انکو ملا تہوڑیسی دیر مین بہت سا ثواب عقبے کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنے جو کچہ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو اللہ کے پاس ہی باقی ہی پس یہ افضل اون غنیمت سے ہی اور ترجمہ

باب

ما لا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح منه

باب بیچ بیان اوس چیز کے کہ نہین جایز کرنا اوسکا نماز مین اور اوس چیز کے کہ جایز ہی نماز مین **ف** یعنے اس باب مین ذکر ہوتا ہی مفسدات اور مباحات نماز کا

الفصل الأول

عن معاوية بن الحكم قال بينا أنا أصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بأبصارهم فقلت واثكل أمياه ما شأنكم تنظرون إلي فجعلوا يضربون بأيديهم على أفخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبأبي هو وأمي ما رأيت معلما قبله ولا بعده أحسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني قال إن هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما هو التسبيح والتكبير وقراءة القرآن أو كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله إني حديث عهد بجاهلية وقد جاءنا الله بالإسلام وإن منا رجالا يأتون الكهان قال فلا تأتهم قلت

انه صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلوة يمينا وشمالا ولا يلوي عنقه خلف ظهره. رواه الترمذي والنسائي. اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کن انکھیوں سے دیکھتے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اس طرح دیکھنا اس لیے تھا کہ تا لوگ معلوم کریں کہ یہ نماز کو باطل نہیں کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیوں کے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ پھیرنا گردن کا ہے نہ کنکھیوں سے دیکھنا اگرچہ ترک اولی ہے صح

وعن عدي ابن ثابت عن ابيه عن جده رفعه قال العطاس والنعاس والتثاؤب في الصلوة والحيض والقيء والرعاف من الشيطان. رواه الترمذي. اور روایت ہے عدی بن ثابت سے اور انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اور انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہ پہنچائی حدیث کہ فرمایا حضرت نے کہ چھینک اور اونگھنا اور جمائی لینی نماز میں اور حیض اور قے اور نکسیر ہونی شیطان سے ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہ سب چیزیں کہ نماز میں واقع ہوں شیطان سے ہیں یعنی خوش ہوتا ہے ان چیزوں سے اور مراد چھینکنے سے چھینکنا بکثرت ہے لہذا یہ نہیں منافی ہے اس حدیث کے کہ اللہ دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اس لیے کہ مراد اس سے چھینکنا معتدل ہے اور چھینکنا معتدل وہ ہے کہ تین سے کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونوں حدیثوں کی یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی چھینکنے کو خارج نماز کے اور چھینکنا کہ مکروہ ہے اندر نماز کے ہے اور ان چیزوں سے شیطان خوش اس لیے ہوتا ہے کہ چھینکنا مانع قراءۃ اور حضور کا ہے اور اونگھ اور جمائی باعث کسل کے ہیں عبادت میں اور حیض اور قے اور نکسیر مفسد نماز کے ہیں اور پہلی تین چیزوں کے بعد لفظ فی الصلوۃ کا ذکر کر کے جدا کر دیا ان کو تین چیزوں اخیر سے اس لیے کہ تین چیزیں اخیر کی مفسد نماز کی ہیں بخلاف تین چیزوں پہلی کے کہ وہ مفسد نہیں صح

وعن مطرف ابن عبد الله ابن الشخير عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي ولجوفه ازيز كازيز المرجل يعني يبكي وفي رواية قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وفي صدره ازيز كازيز الرحى من البكاء. رواه احمد وروى النسائي الرواية الاولى وابو داود الثانية. اور روایت ہے مطرف ابن عبد اللہ ابن شخیر سے اور انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نماز پڑھتے تھے

اور اوسکے اندر سے آواز آتی تھی مانند آواز جوش کرنے دیگ کے یعنی آتی تھی اور ایک روایت میں ہی کہ دیکھا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے اور سینہ اونکے میں آواز تھی مانند آواز چکی کے رونے سے روایت
کی یہ احمد نے اور روایت کی نسائی نے روایت پہلی اور ابو داود نے دوسری **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر روے یا آہ کھینچے یا آواز سے روے اگر یاد کر کے بہشت یا
دوزخ سے ہی نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہی ٹوٹ جاتی ہے صح ہ **وعن ابی ذر**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلوۃ فلا یمسح
الحصی فان الرحمۃ تواجھہ رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی
وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہڑا ہووے
ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ دور کرے ہاتھ اپنے سے کنکریوں پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہے اوسکے روایت کی یہ
احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** رحمت سامنے ہوتی ہے پس نہیں لایق
ہے کہ اس مقام میں بے ادبی کرے اور کھیلے ساتھ کنکریوں یا مٹی کے اور فضل و رحمت سے محروم ہووے
ح ہ **وعن** ام سلمۃ قالت رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال
لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجھک رواہ الترمذی اور روایت
ہی ام سلمہ سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تہا کہا جاتا تہا اوسکو افلح جسوقت کہ
سجدہ کرتا ہووے پہونک مارتا یعنی زمین پر تا منہ کو وہیں صحرا سے پس فرمایا حضرت نے اے افلح خاک آلودہ کر منہ
اپنے کو روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی پہونک مار تا منہ خاک آلودہ ہووے کہ یہ قریب تر ہے
طرف عاجزی کے اور ثواب بہت حاصل ہوتا ہے اس میں ع ہ **وعن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاختصار فی الصلوۃ راحۃ اھل النار رواہ
فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکہنا
نماز میں یہ صورت ہی راحت دوزخیوں کی روایت کی یہ شرح السنۃ میں **ف** یعنی دوزخی
رنج اوٹہا دینگے بہت کھڑے رہنے کے محشر میں پس آرام طلب کرینگے ساتھ ہاتھ رکہنے کے پہلو پر
پس حق لینا نماز میں اس طرح کرنا ہے انکو منع فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے آرام دوزخیوں کے نوع

کہ مکروہ ہی یہہ کہ جواب سلام کا مصلی ساتھ اشارت کے دیوے بعض کہتے ہیں کہ ہاتھ سے کرے کہ یہ اشارت ہاتھ کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ

کلام کی سے نماز میں تھا جب کلام کرنا نماز میں منع ہوا جواب دینا زبان سے اور اشارت سے بھی منع ہوا اس سبب سے کہ اشارہ بھی حکم

کلام کی ہی ہے ع ہ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ

رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ

فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ

رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلٰثُونَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ

وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہ کہا نماز پڑھی مینے پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس چھینک آئی

مجھکو پس کہا مینے تو تعریف ہی واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص اور برکت کی ہوئی اوسمین برکت کیا گیا اوس پر جیسے دوست رکھتا ہی رب

ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی تعریف پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھیرا منہ پس فرمایا کون ہی کلام کرنے والا نماز میں پس

نہ بولا کوئی یعنی اس ڈر سے کہ غصہ کریں پھر فرمایا یہہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمایا تیسری بار پس کہا رفاعہ نے

مین ہون یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اوسکے ہی البتہ تحقیق

جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کی طرف اور تیس فرشتے کہ کون اونمین سے لیجاوے اوسکو روایت کی اسکو

ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی حمد

کرنی نماز میں واسطے چھینکنے والے کے لیکن اولی یہہ ہی کہ حمد دل مین کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسے

شرح منیہ مین ہی ع ہ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا

اسْتَطَاعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي اُخْرٰى لَهُ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ اور

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمائی لینی نماز میں شیطان سے ہی پس جب جمائی لیوے

ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے اوسکو جہانتک کہ ہوسکے روایت کی یہہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابن

ماجہ کی ہی پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر ف شیطان کی اوس سے خوشی ہوتی ہی کہ باعث کسل اور سستی کا

سنی گئی ہی اور شیطان ان پر ہوئی خوش ہوتا ہی ۵ ح ۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے ایک تم مین سے پس اچہا کرے وضو اپنا پہر نکلے قصد کرکر طرف مسجد کے پس تشبیک نکرے درمیان انگلیون اپنی کے اس لیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے ف اچہا وضو کرے یعنی ساتہ آداب اور شرائط اور حضور کے اور کہا ہی علما نے کہ توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا ویسی قدر نماز مین بہی ہوگا اور تشبیک یعنی ملانا انگلیان ایک ہاتہ کی دوسرے ہاتہ کی انگلیون مین اس لیے کہ جب نماز کے لیے جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز مین منع ہی اس لیے کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بہی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ نماز مین بحالت ممنوع ہی راہ مین بہی مکروہ جانی اور اسمین تنبیہ ہی اس پر کہ بندے کو چاہیے کہ نماز کی راہ مین ساتہ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کے جاوے اور بخاری نے صحیح بخاری مین ایک باب منعقد کیا ہی واسطے تشبیک کے مسجد مین اور اوسمین دو حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسکے جواز پر پس علما نے کہا ہی کہ نہی اوس صورت مین ہی کہ بطریق کہیلنے کے ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کے یا ممکن ہی کہ حمل کرین اوسکو بیان جواز پر اور نہی نہی تنزیہی ہی ۵ ح ۵ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوسی حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جبتک کہ ادہر ادہر نہین دیکہتا یعنی گردن پہیر کر پس جبکہ ادہر ادہر دیکہتا ہی تو اللہ ہی اوس سے منہ پہیر لیتا ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ف کہا ابن ملک نے کہ مراد منہ پہیرنے سے کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث انس سے لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کہڑا ہوتا ہی بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہی اوس پر پروردگار اوسکا ساتہ ذات بزرگ اپنی کے اور جب ادہر ادہر دیکہتا ہی اور غیر کی طرف دیکہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ اے ابن آدم کس کی طرف دیکہتا ہی بہتر ہی مجہ سے

کوئی ہی بہشت مجہہ کو اوسکی طرف دیکہتا ہی منہ اپنا میری طرف سے اور جب دوبارہ اودہر اودہر دیکہتا ہی [illegible]
جل وعلی اسیطرح فرماتا ہی اور جب تیسری بار دیکہتا ہی تو پہیر لیتا ہی حق تعالی اپنا روی مبارک اوس سے

ح ع ہ **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ سُنَنِ الْکَبِیْرِ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُہٗ** اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ کہ سجدہ کرتا ہی تو روایت کی یہ بیہقی نے سنن کبیر میں طریق حسن سے انس سے کہ مرفوع کیا ہی اسکو

ف ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہی نظر رکہنی سجدہ کی جگہ ساری نماز میں اور یہی مذہب شافعیہ کا
ولیکن طیبی نے کہا ہی کہ مستحب ہی کہ قیام میں نظر سجدہ کی جگہہ پر رکہے اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدہ میں ناک کی
طرف اور التحیات میں گود کیطرف اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا ساتھ زیادتی اسکے کہ سلام میں کندہوں پر نظر رکہے
اور بعضے علماء نے کہا ہی کہ حرم شریف میں نظر کعبہ پر رکہے اور اسکی حجت یہ ہی معلوم ہوا کر [illegible] نماز میں کرہ
ہی اور اصل مشکوۃ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چہوٹی ہوئی ہی کسی شارح نے یہ عبارت زیادہ کی البیہقی اخرجہ

ح ع ہ **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ ہَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے بچ تو ادہر اودہر دیکہنے سے نماز میں اسلیے کہ ادہر اودہر دیکہنا نماز میں یعنی گردن پہیر کر
سبب ہی ہلاکی کا پس اگر ہو ضرور تو نفلوں میں نہ فرضوں میں روایت کی یہ ترمذی نے

ف سبب ہلاکی کا ہی [illegible] آخر تین اسلیے کہ اطاعت شیطان کی ہی پس اگر ہو ضرور یعنی اگر اتفاق ہوتا ہی ساتھ نقصان نماز کے اور
نوبت ہونے کمال کے پس نماز نفل کر کہ کا اوسکا بہ نسبت فرض کے سہل ہی نہ نماز فرض میں کہ اہتمام کامل کرنے اوسکا
ضروری ہی اور حقیقت میں نقصان نفلوں کا باعث نقصان فرضوں کا ہی اسلیے کہ نوافل مکملات فرایض کے ہیں پس [illegible]
یہ نہیں ہی کہ نفلوں میں ادہر اودہر دیکہنا مکروہ نہیں ہی بلکہ رخصت دلالت اسپر کہ فرضوں میں یہ فعل کرنے
خوب احتیاط کرے اوسمیں اور ظاہر یہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کراہت اس فعل کی نفلوں میں
کم ہی بہ نسبت فرضوں کے تم

ح ع ہ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ**

وَالْاِنْسُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ
والنجم میں اور سجدہ کیا ساتھ اون کے مسلمانوں اور مشرکوں نے اور جنوں نے اور آدمیوں نے روایت کی
بخاری نے **ف** سورہ والنجم میں جب حضرت آیت سجدہ کو پہنچے سجدہ کیا واسطے فرمان برداری امر
الہی کے اور مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا واسطے متابعت حضرت کے اور مشرکوں نے اس لئے سجدہ کیا کہ اپنے
بتوں کے یعنی لات و عزی اور مناۃ نام سنے یا سبب اوس کا یہ تھا کہ جب حضرت ان آیتوں پر پہنچے
افرایتم اللات والعزی اخرین آیتوں تک تو شیطان نے اپنی آواز حضرت کی آواز سے مشابہ کر کر پڑھا تلک الغرانیق
العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنی یہ بت مرغابیاں بلند ہیں اور تحقیق شفاعت کی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکوں نے گمان کیا
کہ حضرت نے ہمارے بتوں کی تعریف کی پس خوش ہو گئے اور حضرت نے جب سجدہ کیا اونہوں نے بھی کیا اور یہ جو بعض
مفسروں نے نقل کیا ہی کہ حضرت نے معاذ اللہ بولے یہ الفاظ پڑھا یہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانوں اور
مشرکوں اور جن و انس سے وہ ہیں کہ حضرت پاس حاضر تھے اور یہ قصہ مکہ کا ہی مسجد الحرام میں۔

بعد تخصیص ہی ۵ ح ع ۵ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النبی صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے کہ سجدہ کیا ہم نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک
میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں رد ہی امام مالک کا کہ وہ کہتے ہیں مفصل میں سجدہ نہیں ۵

ع ۵ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا
لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سجدہ یعنی آیہ سجدہ کی اور ہم ہوتے نزدیک اون کے پس سجدہ کرتے حضرت
اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ اون کے پس ازدحام کرتے یہاں تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطے
پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اوسپر روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنی اس لئے
لوگ کثرت سے سجدے کے لئے جمع ہوتے کہ سبب تنگی جگہ کے بعض کو اون کے ساتھ سجدہ کرنا میسر
نہیں ہوتا پس تاخیر کرتا سجدہ کو اون سے یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر

بعد سلام کے دو سجدے کیے ف یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا یہ ترمذی نے روایت کی یہ
کئے جیسا کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث میں جگہ سہو کی نہ بیان کی
اور ذکر تشہد کا کیا اور اور حدیثوں میں ذکر تشہد کا نہیں ہے اور یہ حدیث موافق مذہب ہمارے کے ہے اور مذہب امام احمد کا بھی
یہی ہے اور نزدیک مالک اور شافعیہ کے یہی اسی پر ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ درود اور دعا کہ التحیات میں ہیں آیا دونوں
تشہد میں پڑھے کہ پہلے سجدے سہو سے ہے یا دوسرے میں پڑھے کہ بعد سجدے کے ہے کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہے کہ دوسرے تشہد
میں پڑھے اور ہدایہ میں کہا ہے صحیح یہی ہے اور بعض شروح ہدایہ کے میں لکھا ہے کہ صواب یہ ہے کہ اول میں پڑھے اور طحاوی نے
کہا کہ دونوں میں پڑھے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول طحاوی کے میں خوب احتیاط ہے کذا فی فتاویٰ قاضی خان ٥

ع ح ٥ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ
کھڑا ہو امام دو رکعت پڑھ کر یعنی اور قعدہ پہلا بھول جاوے پس اگر یاد آوے پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے
اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھے اور سجدے کرے دو سجدے سہو کے روایت کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے

ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ کھڑا ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہ
ہے کہ اگر قریب بیٹھنے کے ہو بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور اگر قریب قیام کے ہو نہ بیٹھے اور قریب بیٹھنے کے اوسکو
کہتے ہیں کہ نیچے کا بدن سیدھا نہ ہو جاوے اور اگر سیدھا ہو جاوے تو قریب قیام کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار اقربیت
میں ایک روایت ابی یوسف سے ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مشائخ بخارا نے اور ظاہر مذہب یہ ہے کہ جب پورا
کھڑا ہو جاوے نہ بیٹھ جاوے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث ہے پس اگر پہلے کھڑے
ہونے کے بیٹھ جاوے گا تو سجدہ نہیں آوے گا اور کھڑا ہو جاوے گا تو آوے گا اور بعد کھڑے ہونے کے بیٹھے نہیں اگر
بیٹھ جاوے گا تو نماز ٹوٹ جاوے گی ٥ ح ع ٥

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ ... ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ

وَكَانَ فِي يَدِهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتوں میں پھر داخل ہوئے اپنے گھر میں پس کھڑا ہوا طرف آپکے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا واسطے اوسکے خرباق اور تھی اوسکے ہاتھوں میں درازی پس کہا اوسنے اے رسول خدا پس ذکر کیا واسطے اوسکے کام اونکا یعنی سلام پھیرنا تین رکعت میں پس نکلے حضرت غصے میں کھینچتے ہوئے چادر اپنی یہاں تک کہ پہنچے طرف لوگوں کے پھر فرمایا کیا سچ کہتا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں پس پڑھی حضرت نے ایک رکعت پھر سلام پھیرا پھر سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم نے

ف پھر داخل ہونے گھر میں اسمیں سبب ہے پھرا اور چلنا بہت واقع ہوا یہ افعال از راہ سہو کے تھے ہمارے نزدیک نماز توڑ دیتے ہیں پس محمول ہے ہمارے نزدیک اسپر کہ یہ منسوخ ہے مانند کلام کے نماز میں یعنی یہ افعال اور کلام کرنا نماز میں پہلے جائز تھا پھر منسوخ ہوا اور خرباق نام اوسی ذوالیدین کا ہے جو پہلے مذکور ہوا اور یہ حدیث اوپر کی حدیث سے ایک باتوں میں مخالف ہے اسی سبب سے علماء نے لکھا ہے کہ واقعے متعدد ہیں اور دونو واقعوں میں کلام کرنیوالا ذوالیدین ہے اور پہلے سجدے کے دو سجدے پیچھے سلام پھیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہیں واسطے زیادتی اور نقصان کے بعد سلام کے پھر تشہد پڑھتے ہیں اور سلام پھیرتے ہیں ۵

عـ ہ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص پڑھے نماز کہ شک کرتا ہو کمی میں پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہاں تک کہ شک کرے زیادتی میں روایت کی یہ احمد نے

ف یعنی جسکے جانب کمی جازم ہو اور شک کمی میں جیسے چار رکعت کی نماز میں شک ہووے کہ تین پڑھی ہیں یا چار پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہاں تک کہ شک کرے زیادتی میں یعنی بنا کم پر کرے کہ صورت مذکورہ میں تین ٹھیرا دے اور ایک رکعت اور پڑھے تا شک ہوجائے کہ چار ہوئیں یا پانچ اور جاننا چاہیے کہ سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند جگہ نماز میں واقع ہوا ایک تو قعدہ اول سے

آنحضرت سے مطلق سجدہ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہی اور یہ دعا بھی روایت کی گئی ہی رب انی
ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ سبحان ربی الاعلے پڑھنا سجدہ تلاوت مین کفایت کرتا
ہی لیکن اسمین شبہ نہین کہ جو دعائین حدیث سے ثابت ہوئی ہین پڑھنا اونکا اولے ہی ہ ح ع ہ و

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّي اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِي فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا
رسول اللہ دیکھا مینے اپنے تئین آج کی رات اوس حال مین کہ مین سوتا تھا گویا کہ مین نماز پڑھتا ہون پیچھے ایک
درخت کے پس سجدہ کیا مینے یعنی سجدہ تلاوت کا پس سجدہ کیا درخت نے واسطے سجدے میرے کے
پس سنا مینے اوس درخت کو کہ کہتا تھا یا اللہ لکھ میرے لئے اس سجدے کے نزدیک اپنے ثواب اور دور کر
مجھ سے سبب اسکے گناہ اور کر اسکو واسطے میرے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجھ سے جیسا قبول کیا
تونے اوسکو اپنے بندے سے یعنی داود سے کہا ابن عباس نے پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ
کی یعنی اوسی مجلس مین بقصد پڑھا اس آیت کے اور وقت پڑھنے اوسکے سجدہ کیا پس سنا مینے انکو کہ وہ کہتے تھے
مانند اوس چیز کے کہ خبر دی تھی انکو اوس شخص نے کہنے درخت سے روایت کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کئے یہ الفاظ وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف ظاہر یہ ہی کہ اوسنے آیت سجدے کی جو سورہ ص مین
ہی پڑھی ہوگی اور حضرت نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورہ سجدہ پڑھی ہ ع ہ

الفصل

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سورہ نجم پس سجدہ کیا اوسمین اور سجدہ کیا اون لوگون نے کہ تھے ساتھ اون کے مگر ایک بوڑھا تھا قریش مین سے لی اوسنے مٹھی کنکریون سے یا مٹی سے پس اوٹھایا اوسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہے مجکو یہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکھا مینے اوسکو بعد اسکے کہ مارا گیا کافر روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت مین کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا

ف اوسنے از راہ تکبر کے یہ حرکت کی اور یہ قصہ فتح مکے کے پہلے کا ہے ٥

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ص مین اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داود نے یعنے بیچ قضیے کے کہ سورہ ص مین اون سے مذکور ہے واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم سجدہ واسطے شکرگذاری قبول توبہ اونکی کے روایت کی یہ نسائی نے

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

یہ باب ہے بیچ بیان اون وقتون کے کہ منع کی گئی ہے نماز اون مین

ف یہ شامل ہے تینون وقتونکو کہ حرام ہے نماز اونمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا یعنے ٹھیک دوپہر کا ہے اور شامل ہے اون وقتونکو کہ نماز نفل اونمین مکروہ ہے کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہے اور ہمارے مذہب مین نہی شامل ہے فرض اور نفل کو پہلے تین وقتونمین جائز نہین ادا نہ قضا مگر عصر اوسی دن کی اور نہین جائز ہے نماز جنازہ کی اور سجدہ تلاوت کا اور جائز ہے نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہووے انہین وقتونمین اور جائز ہے سجدہ تلاوت کا جو پڑھی جاوے آیہ سجدہ کی انہین وقتونمین لیکن اولے یا خیر ہے اکلی ان وقتون سے اور جائز ہین یہ دونون

اور ذکر اقتفا تا پڑو دبے جا بڑی اور سرم کہتے ہیں کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہی نماز سے ان وقتوں میں مشغول اور درمیان سینگوں شیطان کے یعنے دونوں جانب سرا و سکے کہ کھڑا رہتا ہی سامنی آفتاب کے تاکہ نکلے درمیان دونوں جانبوں سر اوسکے کے پس ہو وے سجدہ آفتاب پرستونکا اسوقت مین نماز کو منع فرمایا تا مشابہت اونکے ساتھ نہو وے

٥٦

٥ع٥ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا تین وقت ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہمکو کہ نماز پڑہیں ہم اونمین یا دفن کریں ہم اونمین مردون اپنے کو یعنے نماز جنازہ کی پڑہیں وا دفن ہر وقت جا بڑی وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہان تک کہ بلند ہو وے اور وا سوقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنے ٹھیک دوپہر کو یہان تک کہ ڈہلے آفتاب اور اوسوقت کہ میل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے یہان تک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز بیچ نماز صبح کے یہان تک کہ بلند ہو آفتاب یعنے بقدر نیزہ کے اور نہین نماز بیچ نماز عصر کے یہان تک کہ غایب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** مراد نفی کامل نماز کی ہی اس سے کہ ان دو وقتون مین نماز مکروہ ہی نہ حرام ٥ح٥ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا

تغرب بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار قال فقلت يا نبي الله فالوضوء
حدثني عنه قال ما منكم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فيستنثر الا
خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله الا
خرت خطايا وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين الا
خرت خطايا يديه من انامله مع الماء ثم يمسح راسه الا خرت خطايا راسه
من اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا رجليه
من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله واثنى عليه ومجده بالذي هو
له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته امه رواه
مسلم اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پس آیا میں بہی مدینہ میں
پس داخل ہوا حضرت کے پاس پس کہا مینے خبر دو مجکو وقت نمازون کی پس فرمایا پڑہ نماز صبح کی پہر بندہ رہ نماز سے
جسوقت کہ نکلے آفتاب یہان تک کہ بلند ہو اسلیئے کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی درمیان دونو سینگون شیطان کے
اور اوسوقت سجدہ کرتے ہین اوسکو کافر یعنے آفتاب پرست پہر نماز پڑہ یعنے اشراق اسلیئے کہ نماز اوسوقت کی مشہود ہی یعنے گواہی دیتے
ہین فرشتے مصلی کے لیے اور حاضر ہوتے ہین اوسمین فرشتے یہان تک کہ چڑہ جاوے سایہ نیزہ برابر اور نہ پڑے زمین پر یعنے ٹہیک دوپہر ہو
جاوے پہر بندہ رہ نماز سے اسلیئے کہ تحقیق اوسوقت جھونکی جاتی ہی دوزخ پس جسوقت کہ پہرے سایہ پس نماز پڑہ یعنے ظہر اور جو چاہے تم
نوافل سے اسلیئے کہ نماز حاضر کیگئی ہی حاضر ہوتے ہین فرشتے یہان تک کہ پڑہے تو نماز عصر کی پہر بندہ رہ نماز سے یہان تک کہ غروب ہو
آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونو سینگون شیطان کے اور اوسوقت سجدہ کرتے ہین طرف اوسکے کفار
کہا عمرو بن عبسہ نے کہ کہا مینے اے نبی اللہ پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اوسکی فرمایا نہین ہے تم مین سے کوئی شخص کہ
نزدیک کرے پانی وضو اپنے کا پس کلی کرے یعنے بعد دہونے ہاتہون کے اور بسم اللہ اور نیت کرنے کے اور ناک مین پانی دے
پہر جہاڑے ناک کو مگر کہ گرتے ہین گناہ یعنے صغیرہ چہرہ اوسکے یعنے چہرہ کے اندر اور منہ اوسکے اور نتہنون اوسکے
کے پہر جبتک دہوتا ہی چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے مگر کہ گرتے ہین گناہ چہرہ اوسکے کنارون ڈاڑہی
اوسکی سے ساتہ پانی کے پہر دہوتا ہی دونو ہاتہ اپنے کہنیون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونو ہاتہون اوسکے کے
پورون اوسکی سے ساتہ پانی کے پہر مسح کرتا ہی سر اپنے کو مگر کہ گرتے ہین گناہ سر اوسکے طرفون بالون

مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوُهُ

روایت ہے محمد بن ابراہیم سے اونے نقل کی قیس بن عمرو سے کہا دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتیں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعتیں پس کہا اوس شخص نے تحقیق میں نے نہیں پڑھیں دو رکعتیں سنت کی جو پہلے دو رکعتوں صبح کے ہیں پس پڑھتا ہوں میں انکو اب پس چپ رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا اسناد اس حدیث کی نہیں متصل اس واسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہیں سنا قیس بن عمرو سے اور بیچ شرح السنۃ کے اور نسخوں بیچ مصابیح کے قیس بن قہد سے مانند اسکے **ف** تقدیر جملہ صلوۃ الصبح رکعتین یہ ہے اصلوا صلوۃ الصبح رکعتین اور تکرار رکعتین جو مکرر ہے واسطے تاکید نفی زیادتی کے ہے یعنے فرض صبح کے دو ہی رکعت پڑھو بعد اوسکے اور نماز نہ پڑھو اور چپ رہنے حضرت کو تقریر کہتے ہیں محدثین کی اصطلاح میں کہ ایک کام حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوے پس معلوم ہوا کہ اگر سنتیں فجر کی پہلے فرض کے نہ پڑھی جاویں بعد اوسکے قضا کیجائیں یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے قضا نہیں ہے سنتوں فجر کی نہ پہلے طلوع کے اور نہ بعد اوسکے لیکن اگر فرضوں کے ساتھ فوت ہوں تو قضا کیجے وے ساتھ فرض کے پہلے زوال کے اور امام محمد نے کہا کہ قضا کیجاوے یہ سنتیں بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہ ہے کہ اصل سنتوں میں عدم قضا ہے اور قضا مخصوص ساتھ واجب کے ہے اور حدیث وارد نہیں ہوئی ہے مگر بیچ قضا اونکے ساتھ تبعیت فرض کے پس باقی رہے سوا اوسکے اصل پر کہ عدم قضا ہے اور یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہے قابل سند پکڑنے کے نہیں اور اسیطرح اور سنتیں بھی قضا نکی جاویں بعد وقت کے تنہا اور بیچ قضا اونکی کے ساتھ تبعیت فرض کے اختلاف ہے کذا فی الہدایہ ع ح

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسیکو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس ساعت کہ چاہے رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **ف** عبد مناف کے بیٹوں کو خانہ کعبہ کی [illegible] کی خدمت تھی اونکو حضرت نے یہ حکم دیا اور طواف کرنے میں ہر ساعت جواز وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب کا اور [illegible]

البتہ منع کرنے لگے جیسکہ منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ منع کیا عورتونکو نکلنے سے مگر بوڑھیوں کو
کپڑوں کا روپا کے بغیر پہنے یعنی پرانے کپڑوں نہیں حاصل ہے کہ عورتیں برقعے بغیر بناؤ سنگار اور خوشبو کے مسجد میں جاویں تو جائز
ہی اور جوانونکو نہیں جائز اور اس وقت میں عورتیں واسطے تعلیم احکام دین کے مسجد میں جاتی تہیں اب بسبب احتیاج
نہیں کیونکہ احکام دین کے مشہور معلوم ہیں ۵ ع ح ۵ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر
ہو ایک تم میں سے مسجد میں پس نہ لگاوے خوشبو روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور یعنی خوشبو پس نہ حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت
عشا کے روایت کی یہ مسلم نے ف بخور کہتے ہیں خوشبو دار چیز کے دہواں کو جیسے اگر وغیرہ اور خاص وقت عشا ہی کا ذکر کیا
اسلیے کہ وقت اندہیرے کا ہوتا ہی خوف فتنہ کا اسمیں زیادہ ہی اور اوپر گذر چکا ہی کہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد میں
آنے سے منع فرمایا ۵ ع ۵ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو تم اپنی عورتونکو مسجدوں سے اور گہر اونکے بہتر ہیں واسطے
اونکے یعنی نماز کے لیے روایت کی یہ ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مُخْدَعِهَا اَفْضَلُ
مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز عورت کی اپنے گہر میں یعنی دالان میں بہتر ہی نماز اوسکی سے بیچ صحن گہر کے اور نماز اوسکی کوٹہری میں بہتر ہی اوسکی بیچ مکان کے
سے روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنی عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑہے بہتر اور افضل ہے کہ
اوسکی پردہ پوشی اولی کہا گیا ہی [illegible] ۵ ع ح ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَأَةٍ
تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

سے جیسے اور اوسکے کیے گذرنی ۵ح ۵ وعن عبد اللہ بن ارقم قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدا بالخلاء
رواہ الترمذی وروی مالک وابوداود والنسائی نحوہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ارقم سے
کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے جب قائم کیجاوے نماز اور پاوے ایک تمہارا حاجت پاخانہ کی پس چاہیے کہ
ابتدا کرے ساتھ پاخانہ کے اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابوداود اور نسائی نے
مانند اسکے وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یحل لاحد
ان یفعلہن لا یؤم رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونہم فان فعل ذلک فقد خانہم
ولا ینظر فی قعر بیت قبل ان یستاذن فان فعل ذلک فقد خانہم ولا یصل وہو حقن
حتی یتخفف رواہ ابوداود وللترمذی نحوہ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہین کہ نہین حلال واسطے کسیکے یہ کہ کرے اونکو نہ امام ہووے کسی قوم کا پس خاص کرے ذات
اپنی کو ساتھ دعا کے بدون اونکے یعنی بدون شریک کرنے اونکے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اوسنے اونکی اور نہ نظر کرے اندر
گہر کسیکے پہلے اسسے کہ اذن مانگے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اونکی اور نہ نماز پڑہے اوسحالت مین کہ بند کئے ہووے پاخانہ کو
یہان تک کہ ہلکا ہووے یعنی استنجے سے فارغ ہو روایت کی یہ ابوداود نے اور ترمذی نے مانند اسکے وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤخروا الصلوۃ لطعام ولا لغیرہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو یعنی اوسکے وقت سے واسطے کہانیکے اور نہ واسطے
غیر اوسکے روایت کی یہ شرح السنہ مین ف اوپر جو گذرا ہی کہ کہانا پہلے کہا لیا کرو اور نماز بعد پڑہے اور یہان فرمایا
کہ نماز کو تاخیر نکرو واسطے طعام وغیرہ کے تو یہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنے مین وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم ہی کہ تاخیر
نکرے اور وہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وقت فراخ ہو اور کہانا حاضر ہو اور خواہش ہو اوسکی تو جب چاہئے کہ پہلے کہاوے
پس تعارض نہ باقی رہا دونو حدیثون مین ۵ح ۵

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللہ بن مسعود قال لقد رایتنا وما یتخلف عن الصلوۃ الا منافق قد علم نفاقہ
او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلوۃ وقال ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا سنن الہدی وان من سنن الہدی الصلوۃ

باری تعالیٰ کا سو افعال حضرت کے دو طرح کے ہیں ایک وہ کہ حضرت بطریق عبادت کے کرتے تھے اور ایک وہ کہ بطریق عادت کے کرتے تھے سو بطریق عادت کے
کرتے اونکو سنن زوائد کہتے ہیں اور جو بطریق عبادت کرتے اونکو سنن ہدی کہتے ہیں پھر سنن ہدی کی دو قسمیں ہیں سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ
سنن موکدہ وہ ہیں کہ حضرت نے بطریق مواظبت کے کیں یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ بغیر مواظبت اور تاکید کے کیں اور یہاں سنن ہدی سے
سنن موکدہ مراد ہیں اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہیں اونکے بھی یہ منافی نہیں اس لیے کہ واجب بھی سنن ہدی میں داخل ہی انتہی
اور روایت ہی انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کے کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہی کہ سنا اللہ کے پکارنے والے کو کہ پکارتا ہی
طرف نماز کے پس نہ جواب دیا اوسکو روایت کی یہ احمد اور طبرانی نے پس معلوم ہوا کہ یہ وعید انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اوپر ترک کرنے
جماعت کے مسجد میں اور یہ جو کہا کہ جب کہ نماز پڑھتا ہی پیچھے رہنے والا مراد یہ ایک شخص ہی کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا تھا
ع ح ہ و سولاہ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ
مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتیں گھروں میں عورتیں اور اولاد حکم کرتا
برپا کرنے نماز عشا کا اور حکم کرتا میں جوانوں اپنے کو کہ جلاتے اوس چیز کو کہ گھروں میں ہی ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمد نے ف
یعنے عورتیں اور بچے گھر میں ہوتے ہیں اور اونپر جماعت واجب نہیں اگر یہ گھروں میں نہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کے برپا کرنیکا اور صحابہ کو
کہتا کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اونکو اور اونکے اسباب کو جلا دیں اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہی کہ
جسکی سزا یہ ہوئی کہ حضرت نے ارادہ اونکے جلانیکا کیا ع ح ہ وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاهُ
اَحْمَدُ اور روایت ہی اونہیں سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت ہو تم مسجد میں پس اذان دیجاوے
نماز کی پس نہ نکلے ایک تمہارا یہاں تلک کہ نماز پڑھے روایت کی یہ احمد نے ف یہی ہمارا مذہب ہیں اور نکلے نہیں الا یہ کہ وہ شخص
منتظم ہو کسی کی جماعت کا اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں اور اگر نماز پڑھ چکا ہی تو نکلنا مکروہ نہیں
مگر جس صورت میں کہ ہو رہی ہی تکبیر بیچ ظہر و عشا کے نہیں جاوے کہ شریک ہو جاوے تا متہم ہو ساتھ ترک جماعت کے اور امام ابو یوسف کے
نزدیک ہر نماز میں شریک ہو جاوے ع ح ہ وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ
فِیْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی الشعثا سے کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی اوس میں پس کہا ابوہریرہ نے اس شخص نے

تحقیق نا فرمانی کی ابو القاسم کی درود اللہ کا اوپر انکے اور سلام روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَ

هُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔ اور روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اسکو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطے کسی حاجت کے اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھر

آنیکا پس وہ منافق ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی کام کرتا ہے بسبب ترک کرنا جماعت کے مانند منافق کے ہوا ۔ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا

صَلٰوةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ

وسلم سے کہ فرمایا جسنے سنی اذان پس نہ جواب دیا اوسکو پس نہیں ہے نماز یعنی کامل یا مقبول واسطے اوسکے مگر عذر سے یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور

ہوئے اگر اوسکے سبب سے مسجد میں نہ آیا خیر کچھ مضایقہ نہیں روایت کی یہ دار قطنی نے ف نہ جواب دیا یعنی زبان سے جواب دیا اور

مسجد میں نہ آیا اور اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں آوے ۔ ع ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِي

مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا

وَلَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ

تحقیق مدینے میں بہت موذی جانور ہیں اور درندے ہیں اور میں ہوں اندھا پس آیا پاتا ہے تو واسطے میرے رخصت کچھ جماعت میں نہ آنے ان

فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوہ حی علی الفلاح کہا کہ ہاں فرمایا پس حاضر ہو اور نہ رخصت دی یعنی چھوڑ جانے کی رخصت

کی روایت کی یہ ابو داود و نسائی نے ف سنتا ہے تو آخر تک یعنی اذان تو سنتا ہے ان کلموں کو خاص

اسواسطے ذکر کیا کہ انہیں سے معنے طلب کے ہیں ۔ ع ۔ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا

أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا آئے مجھ پر ابو درداء یعنی خاوند اور وہ غصے میں تھے پس کہا مینے کس چیز نے

غصہ میں ڈالا تجھکو کہا قسم اللہ کی نہیں جانتا میں امر امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کچھ مگر وہ نماز پڑھتے ہیں جماعت

سے یعنی اور باتیں اسکو ترک کر دیں روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي

أبي حثمة قال إن عمر بن الخطاب فقد سليمن بن أبي حثمة في صلوة الصبح وإن عمر غدا إلى السوق ومسكن سليمان بين المسجد والسوق فمر على الشفاء أم سليمان فقال لها لم أر سليمان في الصبح فقالت إنه بات يصلي فغلبته عيناه فقال عمر لأن أشهد صلوة الصبح في جماعة أحب إلي من أن أقوم ليلة رواه مالك

اور روایت ہے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح میں اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئے طرف بازار کے اور مکان سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفا کے کہ ام سلیمان کی ماں انکی تھی پس کہا عمر نے واسطے اوسکے نہیں دیکھا میں نے سلیمان کو نماز صبح میں پس کہا ام سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات کو اٹھی تھی نماز پڑھتے پس غلبہ کیا آنکھوں اوسکی نے یعنی نیند آ گئی پس کہا حضرت عمر نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت میں بہتر ہے طرف میری قیام کرنے سے رات کو روایت کی یہ مالک نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑھنی افضل ہے نماز رات اور تہجد کی سے

وعن أبي موسى الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثنان فما فوقهما جماعة رواه ابن ماجة

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ اون سے جماعت ہے روایت کی ابن ماجہ نے ف یعنی اگر دو آدمی ہوویں اور ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے

وعن بلال بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد إذا استأذنكم فقال بلال والله لنمنعهن فقال له عبد الله أقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول أنت لنمنعهن وفي رواية سالم عن أبيه قال فأقبل عليه عبد الله فسبه سبا ما سمعته سبه مثله قط وقال أخبرك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول والله لنمنعهن رواه مسلم

اور روایت ہے بلال بن عبد اللہ بن عمر سے اون نے نقل کیا باپ اپنے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کرو عورتوں کو حصوں اونکے سے مسجدوں میں جگہ ہو وے انکی مانگیں تم سے مسجد کے جانے کی یعنی جب حاضر ہونے کی مسجد میں جو ثواب ملتا ہے اوس کو حاصل کرنے کو اور جو نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں جاویں پس کہا بلال نے قسم اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم ان کو پس کہا واسطے اوسکے عبد اللہ نے کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے البتہ منع کرینگے ہم اونکو اور بیچ روایت سالم کے روایت کیا اون نے باپ اپنے سے کہا پس متوجہ ہوئے بلال پر عبد اللہ پس برا کہا اوسکو برا کہنا نہیں سنا میں نے اوسکو برا کہا ہو اوسکو مانند اوسکے کبھی اور کہا کہ خبر دیتا ہوں تجھ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم اونکو روایت کی یہ مسلم نے

مبالغہ ہی کہ صفونکو ایسے سیدہا اور برابر کرتے تھے کہ تیرونکو اونکے سیدہا کرسکیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ عبارت محمول
ہے فلسفہ پر یعنی پس سمجھے یہ ہوئے کہ گویا برابر کرتے تھے اونکو ساتھ تیرونکے اور حاصل الحدیث کا معنی یہ بیان کیا ہی کہ ادب
ظاہر کا علامت ہی ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگے الله اور رسولکے حکم کی ظاہر میں تو یہ پہنچاوے گا طرف
اختلاف دلونکے پس باعث ہوگا کدورتکا پہر سرایت کریگی یہ طرف ظاہر تمہاری کے پس واقع ہوگی درمیان تمہارے
عداوۃ اور سرکشی کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ۵ ح د ع ۵ وعن انس قال اقیمت
الصلوۃ فاقبل علینا رسول الله صلی الله علیہ وسلم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا
فانی اراکم من وراء ظہری رواہ البخاری وفی المتفق علیہ قال اتموا الصفوف فانی
اراکم من وراء ظہری اور روایت ہی انس سے کہ کہا قایم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئے ہمپر رسول خدا صلے الله علیہ وسلم
ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا سیدہی کرو اپنی صفونکو اور الصق یعنی نزدیک کرو ہو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو پیچھے پیٹہ اپنی
کے یعنی نماز کی حالت میں مانند مشاہدہ کے مصلیونکا حال معلوم کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری مسلم کی ہی کہ
کہا پورا کرو صفونکو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو پیچھے پیٹہ اپنی کے ف پورا کرو صفونکو یعنی جب تلک پہلی
صف پر نہو دوسری صف نہ قایم کرو ۵ ع ۵ وعنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ
وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ متفق علیہ الا ان
عند مسلم من تمام الصلوۃ اور روایت ہی اونہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے برابر کرو صفو
اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفونکا تمام کرنے نماز میں سے ہی روایت کی یہ بخاری مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ من
تمام الصلوۃ کا ہی ف یعنی تمام الدین جو آیا ہی اقیموا الصلوۃ میں یعنی پڑہو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن
اور آداب کے پس ہے برابر کرنا صفونکا بہی اوسمیں ہی ۵ ع د ۵ وعن ابی مسعود الانصاری
قال کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوۃ ویقول استووا
ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم
الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواہ مسلم اور روایت
ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تہے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم ہاتھ پہیرتے ہمارے مونڈہون پر نماز میں یعنی درست اور
برابر کرتے اور فرماتے برابر رہو اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہوجاوینگے دل تمہارے چاہیے کہ متصل ہوں میرے [illegible]

صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہیں ان سے یعنی رتبہ میں پھر وہ لوگ کہ قریب ہیں ان کے کہا ابو مسعود نے پس تم آج کے
دن بہت اختلاف کرتے ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکھو ورنہ دلوں میں
اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کے تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہے کہ سرایت کرتی ہی
مخالفت ہر ایک کی طرف دوسرے کے کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ ہندسہ ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن میں اور اسیطرح باطن کی
ظاہر میں اب آگے ترتیب جماعت کی بیان کی کہ متصل ہوں میرے یعنی پہلی صف میں لوگ ہوں صاحبان بلوغ کے اور عقل کے تا یاد
کریں کیفیت نماز کی اور احکام اوسکے اور سکھاویں امت کو پھر دوسری صف میں وہ کہ قریب اون سے ہیں یعنی لڑکے اور
جو کہ قریب بلوغ کے ہیں کہ اونکو مراہق کہتے ہیں پھر تیسری صف میں وہ کہ قریب اوس کے ہیں یعنی خنثے کہ علامت مرد
کی دونوں کی رکہتے ہیں اور بعد اوسکے صف عورتوں کی کہڑی رہے وہ نہیں بکہڑی کہ اس لئے کہ متعین ہی کہ بعد اوسکے وہی
ہیں اور پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو یعنی سبب اس اختلاف اور فتنوں کا یہ ہی کہ صفیں اپنی برابر
نہیں کرتے ہو ٥ ح ٥ ع ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ
الْاَسْوَاقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے
کہ نزدیک ہوں میرے تم میں سے صاحب بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہیں اون سے تین بار فرمایا اور بچو شور
کرنے بازاروں کے سے یعنی مسجد میں شور مانند شور بازار کے مت کرو روایت کی یہ مسلم نے **ف** تین بار یعنی
الحدیث میں ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفوں کے چار ہو پہلی حدیث میں جماعت عورتوں کی
نہیں مذکور ہوئی اور یہاں مذکور ہوئی ٥ ح ٥ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ
لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا
دیکھی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یاروں اپنے میں تاخیر پس فرمایا واسطے اون کے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور
چاہیے کہ اقتدا کریں ساتھ تمہارے وہ کہ ہوں بعد تمہارے ہمیشہ رہیگی ایک قوم تاخیر کرتی یہاں تک کہ پیچھے ڈالیگا
اونکو اللہ یعنی رحمت اپنی سے بعض فضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یاروں میں تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے جاتے
ہیں اونکو فرمایا کہ آگے بڑہو اور پہلی صف میں کہڑے ہو اور اقتدا کرو میرا یعنی پیچھے میرے متصل کہڑے ہو تا افعال میرے

شیطان کو کر داخل ہوتا ہے بیچ شگافوں صفوں کے گویا وہ بچہ ہے بکری کا روایت کیا ہے ابوداؤد نے **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ
مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
الله علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اوسکو کہ نزدیک ہے اوسکے پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو پچھلی صف میں روایت کی
یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْاُولٰى وَمَا مِنْ خَطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ
مِنْ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی الله علیہ وسلم فرماتے تحقیق الله اور فرشتے اوسکے رحمت بھیجتے ہیں اون لوگوں پر کہ قریب ہوتے ہیں پہلی صفوں کے اور نہیں کوئی قدم محبوب
تر طرف الله کے اوس قدم سے کہ چلے اور ملاوے ساتھ اوسکے صف کو یعنی اگر صف میں جگہ خالی رہ گئی سو وہاں جا کھڑا ہوے روایت کی یہ
ابوداؤد نے **ف** قریب ہوتے ہیں پہلی صفوں کے جب حضرت نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی فضیلت کی طرف
دوسری صف کے بھی کہ بعد صف اول کے اوسکو بھی فضیلت ہے اور صفوں پر کہ بعد اوسکے ہیں ٥ ح ٥ **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ
الصُّفُوفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ تحقیق الله
اور فرشتے اوسکے رحمت بھیجتے ہیں اوپر داہنی طرف والے صفوں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ کھڑا رہنا
داہنی طرف امام کے اگرچہ دور ہو امام سے افضل ہے کھڑا ہونے سے بائیں طرف گو وہ نزدیک ہو اور اگر بائیں طرف خالی ہو تو ما ہو
افضل ہے بائیں طرف کھڑا رہنا واسطے رعایت دونوں طرفوں کے ہو ٥ ح ٥ **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ** قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا
كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم برابر کرتے یعنی
با زبان ہماری صفوں کو جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے پس جب برابر ہوتے تکبیر تحریمہ کہتے روایت کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ اعْتَدِلُوا سَوُّوا
صُفُوفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول
خدا صلی الله علیہ وسلم فرماتے داہنی طرف اپنی مسجد کے کھڑے ہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتے

فرمایا سیدھے کرو اور برابر رکھو صفین اپنی روایت کی یہ ابوداود نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمہارے وہ ہین کہ بہت نرم ہون مونڈھے انکے نماز مین روایت کی یہ ابوداود نے **ف** اسکے معنی علماء نے کتنی طرح پر لکھے ہین ایک یہ کہ اگر صف مین کھڑا ہوا ور حکم کرے اوسکو کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر برابر کرنے کے لیے تو نہ تکبر کرے اور کہنا مانے او دوسرے یہ کہ اگر کوئی چاہے صفین درانے تو منع نکرے اوسکو خصوصا اگر جگہ خالی ہو اور صف میں کمی ہو اور تیسرے یہ کہ نرم کرنا مونڈھوں کا کنایہ ہے سکون اور خشوع و وقار سے یعنی نماز ساتھ خاطر جمعی اور حضور دل اور وقار کے پڑھے ۵ع۵ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** روایت ہے انس سے کہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتا برابر ہو برابر ہو برابر ہو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے تحقیق البتہ مین دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے جیسے دیکھتا ہون تمکو آگے اپنے یعنی ساتھ کشف اور مکاشفہ کے روایت کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسری پر بھی فرماوے کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتے ہین فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر یعنی اس بار بھی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور دوسری پر بھی فرماوے فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسری پر بھی فرماوے فرمایا اور دوسری پر بھی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون اپنی کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں اپنے کے یعنی برابر جگہ مین کھڑے ہو ایک دوسرے سے اونچا ہوکر کھڑا نہو اور نرم ہو ہاتھون مین بھائیون اپنے کے یعنی اگر کوئی مونڈھا پر ہاتھ رکھکر صف مین برابر کرے کہنا مانو اور بند کرو صف کے شگافون کو اسلیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے درمیان تمہارے مانند حذف کے یعنی چھوٹے بچے بھیڑ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** لفظ وعلی الثانی مین جو عطف کیا اسکو عطف تلقین کہتے ہین

۵۹٠

أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ روایت ہی ابی مسعود رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو اونمین اچھا پڑہتا ہو کتاب اللہ کو یعنے خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام وارکان نماز کے اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ جانتا ہو پس اگر ہوں پڑہنے میں برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا اونکا سنت کو یعنے احکام نماز او مسائل اوسکیکو بعد اسکے کہ خوب پڑہ سکے قراءۃ مسنونہ پس اگر ہوں سنت کے جاننے میں اور قراءۃ میں برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہوا اونکا ہجرت میں یعنے جو کہ پہلے ہجرۃ کرکر مدینہ میں آیا پس اگر ہوں علم اور قراءۃ اور ہجرت میں برابر پس امامت کرے بڑا اونکا عمر میں اور نہ امامت کرے کوئی کسیکی بیچ جگہ حکومت اوسکیکے اور نہ بیٹھے گہر اوسکے بیچ جگہ مسند تکیہ اوسکے مگر ساتھ حکم اوسکے روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہی اور نہ امامت کرے کوئی کسیکے بیچ گہر اوسکے یعنے اگرچہ یہ افضل ہو اوس سے مگر ساتھ اذن اوسکیکے **ف** کہا طیبی نے کہ مراد سنت سے حدیثیں ہیں پس جو خوب حدیثیں جانتا زیادہ بڑا فقیہ ہوتا تہا عہد صحابہ میں اور عمل امام احمد اور ابو یوسف کا اسیپر ہی کہ اونکے نزدیک امامت میں قاری مقدم ہی عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہ ہی کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہی بہ نسبت قاری کے اس لئے کہ احتیاج قراءۃ کی ایک رکن میں ہی اور علم کی سب ارکانمیں اور حدیثیں کہ دلالت کرتی ہیں تقدیم اقرا پر اونکا جواب دیتے ہیں کہ اوس زمانہ میں اقرا اعلم تہے اس لئے کہ وہ سیکہتے تہے قرآن ساتھ احکام اوسکے اسی سبب سے مقدم کیا ہی حکم حدیث میں اور ہمارے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا پس مقدم کیا جاتا ہی اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں حضرت ابو بکر سے نماز پڑہوائی کہ وہ اعلم تہے باوجودیکہ قاری اور بہی تہے کہا ابن ملک نے کہ ہجرۃ منقطع ہی آج کے دن پس معتبر رکہی جاتی ہی ہجرۃ معنوی یعنے ہجرۃ معاصی سے اسی سبب سے بعد علما اور قراء کے پرہیزگار کو مقدم رکہا ہی اور اس حدیث میں انہی مراتب مذکور ہوئے لیکن علما نے لکہا ہی کہ اگر ان میں بہی برابر ہوں پس امامت کرے خوش خلق اونکا پس اگر اسمین بہی برابر ہوں پس خوبرو والا اونمین سے امامت کرے پس اگر اسمین بہی برابر ہوں شریف نسب کا امامت کرے پھر اگر سب باتوں میں برابر ہوں قرعہ ڈالیں یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکر الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرے کوئی کسیکی بیچ جگہ حکومت اوسکیکے او

جگہ مین گروہ مالک ہو اوسکا جیسیکہ دوسری روایت مین آیا ہی فی اہلہ یعنی پہل کرنا امامت مین حاکم پر یا نائب پر کہ ولایت
رکہتا ہو مثل امام اور خلفاء اور حاکمون اونکے کے خصوصا عیدون اور جمعون مین اور پہل کرنا امام حی پر اور صاحب خانہ پر
مگر ساتہہ اذن اونکے اسلیئے کہ یہ باعث ہوتا ہی پست کرنیکا امر سلطنت کا اور آپکے بغض اور ترک ملاقات اور ظہور
خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہی واسطے دفع ان چیزون کے منقول ہی کہ حضرت ابن عمر باوجود اوس شرف
و فضل کے حجاج کے پیچہے نماز پڑہا کرتے تہے کہ بے شبہ ظالم و فاسق تہا ۵ع ۵ح ۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ
اَقْرَؤُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی
پس امام ہو اونکا ایک اونمین کا اور بہت حقدار ہی اونکا ساتہہ امامت کے اچہا پڑہا ہوا اونکا روایت کی یہ مسلم نے ف
قید تین آدمیونکی اسمین اتفاقی ہی اس سے کم و زیادہ کا بہی یہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نے کہ اکثر
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو مسلمان ہوئے بڑی عمر مین پس سیکہتے تہے علم دین پہلے پڑہنے قرآن کے اور جو کہ بعد اونکے ہوئے
سیکہتے اپنے قرآن چہوٹی عمر مین پہلے سیکہنے علم دین کے پس نہین تہا صحابہ مین قاری مگر کہ وہ فقیہ ہوتا تہا لیکن پس اعتبار کر
فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہو ساتہہ امر صلوۃ کے پس بڑا علم رکہنے والا معاملات کا نہین ہی اولے ساتہہ امامت کے اچہے قاری سے
۵ع ۵ وَذَکَرَ حَدِیْثُ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ اور ذکر کیا گیا
حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچہے باب فضیلت اذان کی ہی یعنی مصابیح مین یہان مذکور تہی اور ہمنے وہان ذکر کی
اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّاءُکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ اذان دین تمہارے لیئے اچہے تمہارے اور امامت کرین تم مین سے جو خوب پڑہے ہوئے ہون
تم مین روایت کی یہ ابو داود نے ف محافظت اوقات نماز و روزے کی موذن کے ہاتہہ ہوتی ہی اور
اذان بلند جگہہ پر کہتا ہی لوگونکے گہرونپر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز و روزے کی
بہی کریگا اور نظر نامحرم سے بہی بچاویگا ۵ح ۵ وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّۃَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ
الْحُوَیْرِثِ یَأْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّۃَ
فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّہْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ

غلام کے حکم مین داخل ہی لونڈی بہی یعنے اگر وہ بہاگ گئی تو اوسکا بہی یہی حال ہوگا اور عورت کے حق مین جو فرمایا یہہ جب ہوگا کہ
خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اوسکے یا بے ادبی اوسکے یا کم اطاعت کرنے اوسکے اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو
عورت پر نہین ہی گناہ بلکہ خاوند ہی گنہگار ہوگا اور امام کے حق مین ابن ملک نے کہا ہی کہ یہہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ اوس سے
ناراض ہون بسبب اوسکے فسق اوسکے یا جہل اوسکے اور اگر ایسے مین کراہت اور عداوۃ ہو بسبب امر دنیوی کے
پس نہین ہی اوسکے لئے یہہ حکم بلکہ اوس سے ناحق ناراض ہونگے تو وہی گنہگار ہونگے اور مراد امام سے عام ہی یعنی خواہ حاکم ہو
یا امام نماز کا ۱۲ع ہ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا
تُقْبَلُ مِنْہُمْ صَلٰوتُہُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَہُمْ لَہٗ کَارِہُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوۃَ دِبَارًا
وَالدِّبَارُ اَنْ یَّاْتِیَہَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَہٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز اونکی
یعنے ثواب نہین پاتے نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوے نماز کو پیچھے
اور پیچھے کہتے ہین کہ آوے نماز کو بعد جاتے رہنے وقت اوسکے یعنے وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام بنالے آزاد کو
روایت کی یہہ ابوداود وابن ماجہ نے ف یعنے غلام کو آزاد کر کر بجبر خدمت لینے لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنیکو
اوس سے چھپایا یا دعوی کیا آزاد پر کہ یہہ میرا غلام ہی اور تصرف مالکوں کا سا اوسپر کرنے لگا یا بردہ مول لیا اور شرعا
بیع اوسکی نہوئی جیسے اسوقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتے ہین اور بہ اوسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی
یہہ ہی کہ فقہا نے لکہا ہی کہ اگر جماعت مسلمانونکی دار الاسلام سے دار الحرب مین جاکر بقہر وغلبہ کفار حربیونکو خواہ مرد ہون
خواہ عورۃ خواہ چہوٹے خواہ بڑے بندی کر کر دار الاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کے
اسیطرح غلبہ کر کے لاوین [illegible] سو نہین بندی کر لیوین خواہ [illegible] خواہ کافر مالک [illegible] کے ہاتھ مین بیچڈالین
صحبت کرنی بغیر نکاح کے اور سب تصرف مالکانہ ساتہ اونکے جائز ہین اور اونکی اولاد [illegible] بہی اونکا
سا حکم رکہتی ہی بشرطیکہ مالک سے یا ذی رحم مالک سے پیدا ہوئی ہون [illegible] اور [illegible] اقسام اور قسمین
بردہ کی لکہکر بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہی اور بعضی کو لکہا ہی کہ شرعی بردہ ہین [illegible] لیکن [illegible] دونو
مذکورین سے شرعی بردہ نہین ملتا [illegible] اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیے اگر شرعی لونڈی [illegible] خدمت مین لاوے
کہ جسپر نام لونڈی کا کر دیا اور اگرچہ شرعی لونڈی ہو [illegible] اوس سے صحبت کرنے لگے کہ حرامکاری [illegible]

استطرح اور تصرف مالکانہ بھی کرنا ساتھ اسکے صح ہو ۱۰ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ
لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلامہ بیٹی حر
کیسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں قیامت کیسے ہے یہ کہ دفع کرینگے اہل مسجد کے امامت کو نہین پاوینگے
امام کو کہ نماز پڑہاوے اونکو روایت کی یہ احمد و ابوداود و ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے ظہور جہل و فسق سے
آخر زمانہ مین کہ ایسے جاہل اور نااہل پیدا ہونگے کہ کوئی لائق امامت کے نہین ہونیکا ہر کوئی اپنے نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی ہر
ایک دوسرے کو کہیگا کہ تو پڑہا مین لائق امامت کے نہین وہ کہیگا تو پڑہا مین لائق اسکے نہین یس کر اپنے سے افضل کو
امام کر اور اپنے سے امامت دفع کر اس لیے وہ اسمین داخل نہین کیونکہ دوسرے کو افضل جانکر دفع کرتا ہے ۵ ع ھ
وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ
مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ
الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب
ہے تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ
روایت کی یہ ابوداود نے **ف** جہاد واجب ہے یعنے فرض عین ہے بعضی صورتین اور فرض کفایہ ہے بعضی صورتون
مین اور امامت فاسق کی جائز ہے اگر فسق اوسکا حد کفر کو نہ پہنچے لیکن مکروہ ہے اور نیک سے کے ہوتے ہوئے فاسق کو
امامت نکرنی چاہیے اور نماز جنازہ پر واجب ہے یعنے فرض کفایہ ہے ۵ ع ھ ح ۵

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْاَلُهُمْ مَا
لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَوْحٰى اِلَيْهِ كَذَا
فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ
الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ
وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِي قَوْمِي بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا
فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ

حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمرو بن سلمہ سے کہا تھے ہم رہتے ایک پانی پر کہ تہا وہ گذرگاہ لوگوں کا گذرتے ہمپر قافلے پوچھتے ہم کیا ہی واسطے لوگوں کے کیا ہی واسطے لوگوں کے یعنے دین اسلام کیا نکالا ہی کیا صفت ہی اس شخص کی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہتے لوگ دعویٰ کرتا ہی وہ یہ کہ اللہ نے بہیجا ہی اوسکو وحی کی ہی طرف اوسکے وحی کی ہی طرف اوسکے یعنے قرآن عظیم کو پڑھتے سبھی اوسکو قافلہ والے پس تہا میں یاد رکہتا تہا اس کلام کو یعنے قرآن کو جو پڑھتے تھے اور حضرت کے اوصاف کو کہ بیان کرتے پس گویا کہ چپٹ جاتا وہ کلام میرے سینہ میں یعنے خوب یاد رہتا اور تھے عرب یعنے سوا حضرت کی قوم کے اکثر عرب انتظار کرتے بیچ اسلام لانے کے فتح ہونے کا مکے کہتے تہے کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہو جاوینگے پس کہتے چھوڑ دو اوسکو ساتھ قوم اوسکے کہ قریش ہیں پس تحقیق وہ اگر غالب ہوں اپنی قوم پر اور فتح کریں مکہ کو پس وہ نبی سچے ہیں یعنے اس لیے کہ باوجود اس ضعف کے غلبہ اونپر بغیر معجزہ کے متصور نہیں پس جبکہ ہوئی فتح جلد کی ہر قوم نے ساتھ اسلام لانے کے اور جلدی کی اسلام لانے میں باپ میرے نے قوم میری پر پس جبکہ سفر سے پہر کر آیا باپ میرا کہا یعنے قوم سے آیا ہوں میں تمہارے پاس قسم ہی اللہ کی نزدیک نبی برحق کے سے صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نے پڑہو نماز ایسی فلانے وقت میں اور نماز ایسی فلانے وقت میں یعنے کیفیت نماز کی اور اوقات اوسکے بیان فرمائے پس جبکہ آوے وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمہارا اور امام ہو تم میں سے زیادہ جاننے والا تمہارا قرآن کو پس دیکہا قوم نے یعنے تامل کیا بیچ مقرر کرنے امام کے پس نہ تہا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کو مجہسے اس لیے کہ تہا میں سیکہتا قرآن قافلہ والوں سے پس امام کیا اونہوں نے مجھکو آگے اونکے اور میں تہا چہہ برس کا یا ساتہ برس کا اور تہی مجہپر ایک چادر تہا میں جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے بدن سے یعنے اور کہل جاتی چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم میں سے کیوں نہیں ڈہانکتے تم ہم سے چوتڑ ساہ امام اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا میرے لیے کرتا پس خوش ہوا میں کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتہ اوس کرتے کے روایت کی یہ بخاری نے **ف.** سلمہ ساتہ زبر لام کے ہیں مگر یہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتہ زیر لام کے ہی اور اختلاف کیا علما نے کہ عمرو بن سلمہ بہی آئے باپ کے ساتہ حضرت پاس حاضر ہوا تہا یا نہیں اور اسی سبب سے اختلاف ہے بیچ صحبت اوسکے کہ صحابی ہی یا نہیں ظاہر یہ معلوم ہوا ہی کہ نہیں گیا اپنے باپ کے ساتہ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت

لڑکے کی اور اون سب امامت کرنے کے جمعہ میں دو قول ہیں ایک جواز اور عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ

نہیں جائز ہی اور اختلاف کیا ہی علماء حنفیہ نے نفل میں لیس جائز رکہی مشایخ بلخ نے اور اسپر عمل ہی مکہ والوں اور مصر والوں اور شام

میں بہی عمل اسپر ہی اور منع کیا ہی اوسکو بعض اونہوں نے اور اسپر عمل ہی علماء ماوراء النہر کا اور کہا بیہقی نے شرح کنز میں کہ دلیل

پکڑی ہی شافعی نے اسپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہی ساتھہ قول عمرو بن سلمہ کے فقد سوی امر تک اور ہمارے نزدیک نہیں جائز

ہی بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہیں واجب ہوئیں اوسپر حدود اور اسیطرح قول ابن عباس کا ہی

کہ نہ امامت کرے لڑکا یہان تک کہ محتلم ہوا اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ لڑکا نفل پڑہتا ہی لہٰذا نہیں جائز ہی اقتدا اوسکا

کرکے فرض پڑہنے والا اور امامت عمرو کی نہیں تہی ساتہہ فرمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بلکہ لوگون نے اجتہاد سے اوسکو امام

کیا تہا اس لئے کہ اوسے قرآن سیکہا تہا اور قلیل ہے اور عجب بات فقیہ سے یہہ کہ نہیں پکڑتے ہیں دلیل ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور اور

بڑے بڑے صحابہ کے قول کو اور دلیل پکڑتے ہیں لڑکے کے فعل کو ۵ ع ح ۵ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**

لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْاَوَّلُونَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَ

فِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جب آئے

مہاجرین پہلے مدینہ میں امام اونکے سالم مولے ابی حذیفہ کے تہے اور اونمیں تہے حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت

کی یہہ بخاری نے **ف** سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کے قاری تہے نہایت بزرگ وہ صحابی قاری ہونیمین گنے جاتے تہے چنانچہ

حضرت نے حکم فرمایا تہا کہ لو قرآن کو چار سے اونمین ایک انکو بہی کہا اور وجہ اونکے امام ہونیکی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ

کبار کے یہہ تہی کہ یہہ قاری خوب تہے یا کچہہ اور مصلحت ہوگی ح ۵ ع ۵ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ**

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ

اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں

کہ نہیں بلند ہوتی واسطے اونکے نماز اونکی اوپر سر اونکے ایک بالشت بہر یعنے قبول نہیں ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو

قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون یعنے امور دین میں اور دوسری وہ عورت کہ رات کاٹی ہو اور

خاوند اوسکا اوسپر خفا ہو یعنے بسبب ادا کرنے حق اوسکے اور تیسرے دو بہائی ہون آپسمین ناخوش

روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ہون آپسمین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کا یعنے سلام کلام وغیرہ

وہ سجود ترک کرو

باب ما علی الامام

باب ہی اوس چیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنے روایت کی جاتی ہی بیچ اوسکے

الفصل الاول

فصل پہلی

عن انس قال ما صلیت وراء امام قط اخف صلوۃ ولا اتم صلوۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان کان لیسمع بکاء الصبی فیخفف مخافۃ ان تفتن امہ متفق علیہ

روایت ہی انس سے کہا نہین نماز پڑہی مینے پیچھے کسی امام کے کبہی بہت ہلکی نماز اور بہت پوری نماز حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے اور تحقیق سے حضرت البتہ سنتے رونا لڑکیکا پس ہلکی کرتے نماز بسبب اسکے کہ تشویش مین پڑے ماں اوسکی روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے

ف معنے اول جملہ حدیث کے یہ ہین کہ آنحضرت کی سبک ہوتی تہی نماز باوجود تمام و کمال کے اور مراد سبک سے یہ ہی کہ قراءۃ اور تسبیحات حد سے زیادہ نہ پڑہتے تہے اور قراءۃ مین مد و تشدید بے محل نکرتے بلکہ قراءۃ اونکی بے تکلف ترتیل کے ساتہ ہوتی تہی اور خاصیت تہی حضرت کی قراءۃ مین کہ اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگونکو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قراءۃ سبک ہوتی اور رکوع و سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان نہ آتا اور ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ نہین لایق ہی امام کو یہ کہ طویل کرے تسبیح وغیرہ اس طرح کہ ملول ہون لوگ اس لئے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرت دلانے کا ہی لوگونکو اور یہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہون لوگ ساتہ زیادتی کے تو مضایقہ نہین کہ زیادہ کرے اور یہ بہی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کرے قدر اقل سنت سے قراءۃ مین اور تسبیح مین واسطے ملال آدمیونکے اور معنے اخیر جملہ کے یہ ہین کہ تشویش مین پڑے ماں اوسکی اور جاتا رہے ذوق اور حضور نماز کا سبب رونے بچے کے کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب احساس پاوے کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکہتا ہو نماز مین شریک ہونیکا اور وہ رکوع مین ہو تو جایز ہی اوسکو یہ کہ انتظار کرے اوسکا رکوع مین تا کہ وہ پالیوے رکعت اور بعضون نے مکروہ کہا ہی اسکو اور کہا کہ خوف رکہتا ہون مین کہ ہووے یہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ اگر طویل کرے رکوع کو واسطے نزدیک ہونے آنیوالے کے نہ واسطے نزدیکی ڈھونڈنے اللہ تعالے کے ساتہ رکوع اسکے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اس سے بڑے گناہ کا و لیکن کافر نہین ہوتا بسبب اسکے اس لئے کہ نہین نیت کی ہی اوسنے ساتہ اسکے عبادۃ غیر خدا کی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر نہین پہچانتا ہی امام آنیوالیکو تو نہین مضایقہ ہے کہ طول کرے رکوع کو اور صحیح یہ ہی کہ ترک کرے اسکو اور ہی اگرچہ طویل کرے رکوع کو واسطے قرب اللہ تعالے کے اور نہ خلجان ہووے دلمین کسی چیز کا سوائے قرب اللہ تعالے کے پس نہین مضایقہ ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ احتیاط کا ہونا اولی ہی اور اس مسئلہ کا لقب کیا گیا ہی مسئلہ الریا پس احتیاط اسمین اولی ہی کذا فی شرح المنیۃ

٥ح ٥ع ٥ وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لادخل في الصلوة
وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من
بكائه رواه البخاري اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ داخل
ہوتا ہوں بیچ نماز کے اور ارادہ کرتا ہوں دراز کرنے نماز کا پس سنتا ہوں رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے
سبب اوس چیز کے کہ جانتا ہوں میں شدت فکر ماں اوسکی کی سبب رونے لڑکے کے روایت کی یہ بخاری نے وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف
فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء متفق
عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہاوے ایک تمہارا لوگوں کو
پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اس لیے کہ اونمیں بیمار بھی ہوتا ہے اور ضعیف یعنی اصل خلقت میں اور بوڑہا اور جسوقت کہ نماز پڑہے
ایک تمہارا واسطے اپنے یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جسقدر چاہے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف اور اکیلا طول
کرے جسقدر چاہے اور اسیطرح جب لوگ حضور قلب کے رکھنے والے ہوں کہ درازگی سے گھبراتے نہوں اور سوا اونکے کوئی ذکر
ملے کہ پیچھے نہیں تو بھی جسقدر چاہے دراز کرے ٥ع ٥ وعن قيس بن ابي حازم قال اخبرني ابو
مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله اني لاتأخر عن صلوة الغداة من اجل
فلان مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا
منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف
الكبير وذا الحاجة متفق عليه اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا خبر دی مجھکو ابو مسعود نے یہ کہ ایک
شخص نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق میں پیچھے رہ جاتا ہوں نماز صبح کی سے بسبب فلانے شخص کے کہ لنبی پڑہاتا ہے نماز ہمکو پس
نہیں دیکہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کے کہ سخت غصہ میں ہوں اوس دن سے پہر فرمایا تحقیق
تم میں سے بعضے نفرت دلانے والے ہیں یعنی لوگوں کو جماعت سے بسبب طول کرنے نماز کے پس جو کوئی تم میں سے نماز پڑہاوے لوگوں کو پس چاہیے کہ
ہلکی پڑہے اس واسطے کہ اونمیں ضعیف اور بوڑہا اور حاجتمند ہوتے ہیں روایت کی یہ بخاری مسلم نے وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلون لكم فان اصابوا فلكم وان اخطأوا فلكم
وعليهم رواه البخاري وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

اور مصروفیت کے کہ اگر امام موافق حال بر خلاف ادا کے ہی کہ لوگوں کو نماز پڑہانے میں نہایت درازی کرتے ہیں اور جب اکیلے پڑہتے ہیں تو کفایت اوس پر کرتے ہیں کہ جسمیں نماز درست ہو جاوے ح د ع ہ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہماری ساتھ صافات کے یعنی سورۂ صافات کی بیچ نماز کے **ف** ان دونوں باتوں میں ظاہر میں منافات ہی جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ حضرت کی قرأت میں خصوصیت تہی کہ بہت سی آیتیں تہوڑے زمانہ میں پڑہ لیتے تہے اور کو یہ بات نہیں حاصل ہو سکتی پس کچہہ منافات نرہی

٥ع ٥ بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

باب بیچ بیان اوس چیز کے کہ لازم ہی مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنے جو ابتداء نماز شریک امام کے ساتھ نہیں ہوا پیچھے آکر ملا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے ہم نماز پڑہتے تہے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ نہ جہکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹہ یہاں تک کہ رکہتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ ہم رکوع سے اوٹہ کر حضرت کے ساتہہ ہی سجدہ میں نہیں چلے جاتے تہے بلکہ کہڑے رہتے جب حضرت سر رکہہ لیتے زمین پر تب ہم بہی سجدہ میں جاتے کہا مظہر نے کہ اسمیں دلالت ہی اسپر کہ سنت ہی مقتدی کو کہ افعال صلوٰۃ کے بعد افعال امام ادا کرے اور اگر اتنی دیر نکرسکے تو بہی جائز ہی مگر بیچ تکبیر احرام کے ضروری ہی کہ صبر کرے یہاں تک کہ فارغ ہو امام تکبیر سے انتہی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ متابعت کرنی بطریق مواصلت کے واجب ہی یعنے جو فعل امام کرے مقتدی بہی ساتہہ ہی کرتا جاوے یہاں تلک کہ اگر اوٹہاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑہنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہہ ہی کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اوٹہاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام کے تو لازم ہی یہہ کہ عود کرے اور یہہ دو رکوع اور دو سجدے نہیں ہونگے ٥ح ٥ع ٥ **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ**

چنانچہ حدیثوں صحیح سے بہی یہ بات معلوم ہوتی ہی اور موید اسکی ہی حکایت ایک محدث کی کہ اونہوں نے سفر کیا طرف
دمشق کے واسطے طلب حدیث کے ایک شیخ سے کہ مشہور تہا اور سمین پس پڑہا اوس سے بہت کچھ لیکن وہ شیخ ڈالے رکہتا
تہا درمیان اپنے اور درمیان اوسکے پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تہا منہ اوسکا پس جب وہ بہت مدت تک
رہا اوسکی اور دیکہی اوسنے حرص اوسکی حدیث پر کہولدیا واسطے اوسکے پردہ پس دیکہا منہ اوسکا کہ گدہے کا سا ہو گیا اور کہا اوس شیخ
نے کہ بچ اے بیٹے میری اس سے کہ سبقت کرے امام سے جبکہ پہنچی مجھکو یہ حدیث یعنی جانا وقوع اوسکا پس سبقت کی
مینے امام پر پس ہو گیا منہ میرا جیسا کہ دیکہتا ہی تو اور کہا ہو بہین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ظاہر یہ ہی
کہ یہ تہدید شدید اور وعید موکد ہی یا یہ ہوگا برزخ مین یا دوزخ مین ۵ ع ۵ الفصل الثانی فصل
دوسری عن علی ومعاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی
احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی حضرت علی رض اور معاذ بن جبل رض سے کہ کہا دونون نے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیے کہ کرے
جیسا کہ کرتا ہی امام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یعنے اقتدا کرے امام کا
اوسکے افعال مین اور تقدیم اور تاخیر اوس پر نکرے اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہی کہ موافقت کرے امام کی بیچ
اوس چیز کے کہ وہ اوسمین ہی قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر انکے مین یعنے پس انتظار نکرے رجوع کرنا امام کا طرف قیام جیسے
کرتے ہین عوام اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی اسپر اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد اسکی
ضعیف ہی پس تہا ترمذی کا ارادہ کرتا تہا تقویت حدیث کا ساتہ عمل اہل علم کے جیسے کہ کہا شیخ محی الدین
ابن عربی نے یہ کہ پہنچا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی
ہی واسطے اوسکے اور جسکے لیے پڑہا جاوے یہ اوسکی بہی مغفرت کیجاتی ہی پس تہا مین پڑہتا اس کلمہ کو بقدر عدد
مذکور کے بغیر اسکے کہ نیت کرون مین واسطے کسی کے بالخصوص پس حاضر ہوا مین ایک کہانے پر ساتہ یارو
اپنے کے اونمین ایک جوان تہا مشہور ساتہ کشف کے پس اکہاتے مین وہ لگا رونے پس پوچہا مینے اوس سے سبب اوسکا پس کہا دیکہتا ہون مین
ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مینے اپنے دل مین ثواب کلمہ مذکور کا اوسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکہتا ہون مین اوسکو جنت مین
کہا شیخ نے پس پہچانی مینے صحت اس حدیث کی ساتہ صحت کشف اوسکے اور صحت کشف اوسکی ساتہ صحت حدیث

ع ہ ح ہ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جئتم الى الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شيئا ومن ادرك ركعة فقد ادرك الصلوة رواه ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت آؤ تم طرف نماز کے اور ہین ہم سجدہ مین سوتم بھی سجدہ کرو اور نہ حساب مین رکھو اوسکو کچھ اور جسنے پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اوسنے رکعت نماز کی روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنے سجدہ مین امام کے ساتھ ملو اور اوس رکعت کو کہ جسمین شریک ہوئے ہو نہ گنو یعنے جب رکوع مین شریک ہوئے وہ رکعت ہاتھ لگ گئی اور جو سجدہ مین شریک ہوئے رکعت نہین ہاتھ لگی اور اوسکے مابعد کی عبارة کے علمانے دو معنے کہے ہین ایک تو یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہی اور صلوة سے رکعت یعنے جسنے امام کو رکوع مین پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسرے یہ کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اوسنے نماز کو ساتھ امام کے اور حاصل ہوا اوسکو ثواب نماز با جماعت کا اور فضیلت اوسکی ص ح ہ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوما في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لیے چالیس دن جماعت مین اس طرح سے کہ پایا تکبیر اولے لکھی جاتی ہین واسطے اوسکے دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کیا یہ ترمذی نے ف پاوے تکبیر اولے یعنے وقت تکبیر تحریمہ کے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کہے اور علمانے لکھا ہی کہ امام کے ثنا دعاء استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بھی اسی حکم مین ہی اور دوسری خلاصی نفاق سے یعنے امن مین رکھتا ہی اللہ دنیا مین اس سے کہ عمل کرے منافقون کے سے یعنے ریا اور کسل نماز مین اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کے عملونکی اور آخرت مین امن دیگا اوس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اوسکے منافق اور گواہی دیجاویگی اوسکے لیے کہ یہ منافق نہین ہی یعنے اس سبب سے کہ منافق جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین سست ہوتے ہین کسلمند اور حال اسکا برخلاف اونکے ہوا کہ نماز مین پہلے سے آموجود ہوا اور تکبیر اولی مین شریک ہوا ع ہ

ح ہ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاه الله تعالى مثل اجر من صلاها

قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی یزید بن عامر سے
کہ آیا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نماز میں تہے پس بیٹہا میں اور نہ داخل ہوا میں ساتہ اونکے نماز میں جب
پہرے نماز پڑہ کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دیکہا مجکو بیٹہے ہوئے پس فرمایا کیا نہیں تو مسلمان اے یزید کہ نماز نہ پڑہی تونے
کہا مینے ہان یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہہ کہ داخل ہو تو ساتہ لوگون کے
نماز اونکی کہا تہا مین تحقیق نماز پڑہ چکا گہر اپنے مین اور گمان کیا مینے یہہ کہ تحقیق نماز پڑہ چکے ہو تم پس فرمایا جب
تو آوے تو پاوے لوگون کو نماز پڑہتے پس نماز پڑہ ساتہ اونکے اگرچہ تحقیق پڑہ چکا ہو تو یہہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطے تیرے
نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہہ ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ
اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ
قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ ایک شخص نے پوچہا ان سے
پس کہا تحقیق میں نماز پڑہتا ہون بیچ گہر اپنے کے پہر پاتا ہون میں نماز کو مسجد میں ساتہ امام کے کیا پس نماز پڑہون میں ساتہ
اوسکے کہا ہان کہا اوس شخص نے کونسی ٹہراؤن میں نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹہراؤن اونکی یا آخر کی کہا ابن
عمر نے اور یہہ طرف تیری ہے یعنی یہہ مقرر کرنا تیرے اختیار میں نہیں ہی سوا اسکے نہیں کہ یہہ طرف اللہ بزرگ
والے ہی ٹہراوے ان دونو میں جسکو چاہے نماز تیری روایت کی مالک نے ف اسمین تائید ہی اوسکی جو بعضے
شافعیہ نے اختیار کیا ہی اور جو اختیار کیا ہی غزالی نے کہ فرض ایک ہی اون دونو میں سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سے
صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسری نفل اور یہہ موافق قیاس کے بہی ہی اسلیے کہ بری الذمہ
ہوتا ہی ساتہ ادا اول کے پس فرض وہی ہوئی واللہ اعلم ۵ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ
اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سلیمان سے مولے میمونہ کے یہہ کہ کہا آئے ہم ابن عمر کے پاس بلاط میں اور لوگ نماز پڑہتے تہے پس کہا
مینے ابن عمر سے کیا نہیں نماز پڑہتے تم ساتہ اونکے کہا ابن عمر نے کہ تحقیق نماز پڑہ چکا ہون میں اور تحقیق سنا مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہ پڑہو تم نماز ایکہی یعنی ایک وقت میں دو بار روایت کی یہہ احمد

ف بلاط نام ایک جگه کا ہی مدینه منوره مین که امیر المؤمنین حضرت عمر نے مسجد کے باہر بنائی تھی جو لوگ
که کرباتین واہین کرنی منظور ہون وہان بیٹھ کر کرین یعنی مسجد مین کلام دنیا نه کیا جاوے اور نماز پڑھ چکا ہو یعنی شاید
ابن عمر نماز جماعت سے پڑھ چکے ہونگے یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا که انہین نماز دوبارہ نہین پڑھی جاتی اسلئے یه فرمایا
اور یه حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثون کے جو دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑھنی پر تطبیق ان حدیثون مین یه ہی که یه
حدیث اوس شخص کے حق مین ہی که پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو اور پہلی حدیثین اوسکے حق مین جو تنہا پڑھ چکا ہو یا
که مذہب حنفیہ کا یه ہی یا اس سے یه مراد ہی که بطریق فرضیت کے دوبارہ نہ پڑھو یعنی اگر دوسری نفل جان کر پڑھو مضائقہ نہین
تنبیه اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہی که اگر نماز پڑھ لیا ہو اور جماعت دیکھے تو
شریک ہو جاوے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہی اور حدیثون پر که جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہی بنظر او
انہون نے بعضی نمازونکو خاص کر لیا ہی که اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اسکو نہ پڑھے چنانچہ حدیث آئندہ مین بھی تخصیص ہی

ع ح ٥ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سے که
کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر کہتے تھے که جسنے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اون دونوکو ساتھ امام کے پس نہ پڑھے اون دونو کو
روایت کی یه مالک نے ف یه موید ہی مذہب امام مالک رح کی که اونکے نزدیک ان دو نمازونکا اعادہ نہین اور تنہا
نزدیک حنفیہ کا بھی یہی حکم ہی اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازونکا جائز ہی اور اسمین اشارہ ہی اسطرف که پہلی نماز جماعت
سے نہ پڑھی ہو یعنے اوسکا یه حکم ہی اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہو تو بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہئے ع ح ٥

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

باب بیچ بیان سنتون کے اور فضیلتون یعنی بزرگیون اونکے کے ف یعنے
وہ نمازین که فرضون کے ساتھ پڑھی جاتی ہین دو طرح کی ہین اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنے جنپر حضرت نے مداومت کی
اور دوسری غیر رواتب یعنے جنپر مداومت کی نہ ہو مثل سنتون عصر کے اور جانا چاہئے که سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب
اور مستحب اور مرغب فیه اور حسن یه سب الفاظ مترادف ہین یعنے معنی اونکے ایک ہی ہین یه ہی که ترجیح دی شارع نے اونکے کرنیکو
نکرنیپر اگرچہ بعض سنتون موکد ہین بعض سے ع ح ٥

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ

وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلوة الفجر رواه الترمذي وفي رواية لمسلم انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلي لله كل يوم ثنتي عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا في الجنة او الا بني له بيت في الجنة

روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو پڑھے دن اور رات میں بارہ رکعتیں بنایا جاتا ہے واسطے اوسکے گھر بہشت میں چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پیچھے اوسکے اور دو رکعت پیچھے مغرب کے اور دو رکعت پیچھے عشاء کے اور دو رکعت پہلے فجر کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ ام حبیبہ نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے واسطے اللہ کے ہر دن میں بارہ رکعت نفل سوا فرض کے مگر کہ بناتا ہے اللہ واسطے اوسکے گھر بہشت میں یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہے واسطے اوسکے گھر بہشت میں **ف** یہ سب سنتیں موکدہ ہیں اور سنتیں فجر کی سب سے زیادہ موکدہ ہیں یہانتک کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے اونکو واجب کہا ہے اور حسن نے مغرب کی بھی دو رکعتوں کو واجب کہا ہے لیکن احادیث نے رد کیا ہے اوسکے قول کو کہ واجب نہیں بلکہ سنت ہیں ٥ ع ٥

وعن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب في بيته وركعتين بعد العشاء في بيته قال وحدثتني حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين حين يطلع الفجر متفق عليه

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتیں پہلے ظہر کے اور دو رکعتیں پیچھے اوسکے اور دو رکعتیں پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرت کے یعنی حجرہ حضرت حفصہ کے کہ بہن ہیں ابن عمر کی اور دو رکعتیں پیچھے عشاء کے بیچ گھر اوسکے کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجھکو حفصہ نے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے دو رکعتیں ہلکی جسوقت کہ نکلتی فجر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تثنیہ نہیں منافی ہے جمع کے ساتھ اس توجیہ کے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق احادیث میں اور اوس حدیث میں کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے چار رکعتیں ظہر کے پہلے یہ لکھا ہے ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ یہ حدیث شافعی کی ہے کہ اونکے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتیں ہیں اور ہمارے نزدیک چار رکعتیں ہیں اور اوسمیں بھی حدیثیں آئی ہیں حضرت علی اور عائشہ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن المبارک اور اسحق کا اور شافعی اور احمد ...

يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون النبي صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء الآخرة فارسل النبي صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر بان يصلي بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تصلي بالناس فقال ابو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس فقال له عمر انت احق بذلك فصلى ابو بكر تلك الايام ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم وجد في نفسه خفة وخرج بين رجلين احدهما العباس لصلوة الظهر وابو بكر يصلي بالناس فلما راه ابو بكر ذهب ليتاخر فاومأ اليه النبي صلى الله عليه وسلم بان لا يتاخر قال اجلساني الى جنبه فاجلساه الى جنب ابي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد وقال عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس فقلت له الا اعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هات فعرضت عليه حديثها فما انكر منه شيئا غير انه قال اسمت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي متفق عليه

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہا گیا میں حضرت عائشہ کے پاس پس کہا میں نے کیا نہیں حدیث کرتیں تم مجھکو حال بیماری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا حضرت عائشہ نے کہ ہاں بہت بیمار ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے پس کہا ہمنے کہ نہیں یا رسول اللہ اور نمازی انتظار کرتے ہیں تمہارا فرمایا کہ رکھو میرے لئے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہ نے پس رکھا ہمنے پھر نہائے حضرت پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوگئے حضرت پھر ہوشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھی لوگوں نے کہا ہمنے نہیں نمازی منتظر ہیں آپکے اے رسول خدا فرمایا رکھو میرے لئے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہ نے پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوگئے حضرت پھر ہوشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہیں وہ منتظر ہیں آپکے یا رسول اللہ فرمایا رکھو میرے لئے پانی لگن میں پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوئے حضرت پھر ہوشیار ہوئے فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہیں وہ منتظر ہیں آپکے یا رسول اللہ اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے مسجد میں منتظر

اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف ابوبکر صدیق کے ساتھ اس مضمون کے
کہ نماز پڑھاوین لوگونکو پس آیا اونکے پاس بھیجا ہوا اونکا پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تمکو
یہ کہ نماز پڑھاؤ لوگونکو پس کہا ابوبکر نے اور یہ مرد نرم دل تھے اے عمر نماز پڑھاؤ تم لوگونکو کہ مین تحمل حضرت کی
جگہ کہڑے رہنے کا نہین ہون تم پڑھاؤ پس کہا واسطے اونکے عمر نے تمہین لایق تر ہو ساتھ اسکے پس نماز پڑہائی ابوبکر
نے انہین دنونمین یعنی ایام مرض مین کہ شمرہ نمازین پڑہائین ہین پس تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنے مین تخفیف
اور نکلے حضرت نماز ظہر کے لیے ٹیکہ لگائے ہوئے درمیان دو شخصونکے کہ ایک اون دونونمین سے عباس تھے اور ابوبکر نماز
پڑہاتے تھے لوگونکو جب دیکھا حضرتکو ابوبکر نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹین پس اشارہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف اونکی
کہ پیچھے نہ ہٹین فرمایا اون دونون شخصونکو بٹھا دو مجکو طرف پہلو انکے کے پس بٹھا دیا اونکو طرف پہلو ابوبکر کے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور کہا عبید اللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس گیا مین عبد اللہ ابن عباس کے
پاس پس کہا مینے واسطے اونکے کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمہارے وہ حدیث کہ بیان کی مجھسے عائشہ نے بیماری رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابن عباس نے کہ ہان بیان کر پس بیان کی مینے روبرو اونکے حدیث عائشہ کی پس نہ انکار
کیا ابن عباس نے اوسمین کچھ سوائے اسکے کہ اونہون نے کہا کیا نام بیان کیا ہے عائشہ نے واسطے تیرے اوس شخص کا
کہ تھے ساتھ عباس کے کہا مینے نہین کہا ابن عباس نے کہ وہ علی تھے روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف حضرت
عائشہ نے دوسری طرف کے آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب تہا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تہا مثل عباس کے ایک طرف مین بلکہ
نوبت بہ نوبت بدلتے جاتے تھے کبھی حضرت علی کبھی اسامہ یا فضل بن عباس اسی لیے اور روایت مین آیا ہے کہ
کہا عائشہ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تہا اہل بیت سے تا شامل ہو سبہونکو بطریق احتمال کے واللہ اعلم ٥

٥ح٥ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَیْرٌ كَثِیْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی
رہ گئی پڑہنی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اوس سے ثواب بہت روایت کی یہ مالک نے ف یعنی جسنے سورہ
فاتحہ نماز مین نہ پڑہی اور اور سورہ پڑہی تو بہت ثواب اوس سے رہ گیا پس ثواب اوسکی نماز کا ناقص ہوا اور اس
حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین ہے ٥ع٥ح٥ وَعَنْ

أَنَّهُ قَالَ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ
مَالِكٌ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا جو شخص کہ اوٹہاوے سر اپنے کو اور جھکاوے اوسکو یعنی رکوع و سجود میں
امام کے پہلے سوائے اسکے نہیں کہ پیشانی اوسکی بیچ ہاتھ شیطان کے ہی روایت کی یہ مالک نے بَابُ مَنْ صَلَّى
صَلٰوةً مَرَّتَيْنِ باب بیچ بیان حال اوس شخص کے کہ نماز پڑہے دو بار حقیقۃ یا صورۃ الْفَصْلُ
الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سے کہ کہا تہا معاذ بن
جبل نماز پڑہتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر آتے اپنی قوم پاس پس نماز پڑہاتے اونکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی سنت کی یا نفل حضرت کے ساتھ پڑہ لیتے تا فضیلت حاصل کرین اوسکے ساتھ کی نماز کی اور اونکی مسجد میں پڑہنے
کی اور سیکہیں ادب اونسے پہر اپنی قوم مین اونکو فرض پڑہاتے ۵ ع ۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ
يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ
الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ رَوَاهُ اور روایت ہی اوسی سے
کہ کہا تہے معاذ نماز پڑہتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پہر پہرتے طرف قوم اپنی کے پہر نماز پڑہتے
اونکو عشا کی اور وہ واسطے اونکے نفل ہوتی روایت کی یہ [illegible] ف نماز پڑہتے تہے
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی یعنی وہ عشا کہ پڑہتے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہی کہ نیت
کرتے تہے معاذ اوسمین سنت کی یا نفل کی پہر پہرتے اپنی قوم کیطرف پس پڑہاتے ساتھ اونکے فرض نماز اور وہ
نماز دو بار پڑہنی ساتھ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اونکے لیے نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب
کی ہوتی اور شافعیہ کہتے ہیں کہ وہ یعنی عشاء دوسری بار کی اونکے لیے نافلہ ہوتی تہی اور اوسکی قوم کے لیے فرض
عشاء کے پڑہتے تہے اونکو سند لائی جاتی معاذ سے کہ اونہوں نے یہ بات کہی سنی ہی اس لیے کہ نہین معلوم ہو سکتا یہ بغیر اونکے کہنے
کے کیونکہ نیت دل سے ہوتی تہی چنانچہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان سے بدعت ہی نہین وارد ہوئی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ سے اور باوجود اسکے یہ زیادتی یعنی وہی لہ نافلۃ نہین ہی روایت صحیح مین
چنانچہ بعضوں نے لکہا ہی کہ یہ زیادتی کلام شافعی سے ہی بنا بر اجتہاد اونکے اور کتاب مشکوۃ مین بیان سفیدی
چہوڑی ہی پس معلوم ہوا کہ مؤلف نے بیچ کسی طریق کے سنن کے یہ لفظ نہین پایا اور توربشتی نے کہا کہ علماء

ہے کہا ہی کہ قول وہی لا نافلۃ غیر محفوظ ہی حدیث جابر مین ٥ ع ٥ ح ٥ یہ خلاصہ انکی شرح کا یہانتک

ہی جو کہا جاوے اوتان دیا اور نکلے نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنا درست ہیں یا نہیں اسمین جو اختلاف کیا ہی

۱۱۱ اماموں نے باب القراءۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل لیکن بیچ حدیث جابر کے مفصل ذکر ہو چکا ہی ٥ اَلْفَصْلُ

الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّیْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ

وَانْحَرَفَ اِذَا هُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اُخْرَی الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَهُ قَالَ عَلَیَّ بِهِمَا فَجِیْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا

فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ

فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّیَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَکُمَا

نَافِلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی یزید بن اسود سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج اونکے یعنے حجۃ الوداع مین پس نماز پڑھی بیچ ساتھ اونکے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس

جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت نے دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہ پڑھی تھی

اونہون نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونوں کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونون کہ کانپتا تھا گوشت مونڈھوں

اونکا یعنے حضرت کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ تحقیق

تھے ہم نماز پڑھ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جسوقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانون میں پھر آؤ تم مسجد

کہ اوسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیوں کے پس تحقیق یہ نماز تمہارے نفل ہی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد

نسائی نے ف یعنے یہ جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہوگی خواہ پہلی نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بغیر جماعت کے

٥ ح ٥ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ

کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ

بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ

آئے ہیں ولیکن ساتھ دو سلام اور شاید کہ حضرت گھر میں چار رکعتیں پڑھتے ہونگے ازواج مطہرات نے دیکھکر وہ روایت کیہ
جب مسجد میں آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے اوسکو ابن عمر نے سنت ظہر کی گمان کی اور ارشاد ابن عمر صحیح کو
اوس وقت کی سنتیں پڑھنی حضرت حفصہ سے سنکر روایت کیں ۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے اونہیں سے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتے پیچھے جمعہ کے یہانتک کہ پھرتے یعنی طرف گھر
اپنے کے پس پڑھتے دو رکعتیں گھر میں روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف کہا ابن ملک
جمعہ کی بعد شافعیہ کا اسمیں ہے بحسب ایک قول کے کہ سنت جمعہ کی مانند ظہر کے ہے اور گھر میں پڑھتے تھے اس لیے کہ نوافل گھر میں
پڑھنے افضل ہیں اور اور حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرت پڑھتے تھے پہلے جمعہ کے چار رکعت اور بعد اوسکے چار اور ایک روایت
میں بعد جمعہ کے چھ بھی آئی ہیں جاہجا ابو یوسف کے نزدیک یہی ہے ۵ ع ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ
شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ
ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ
فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ
رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ اِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ
الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نفلوں
اونکی کا پس کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت نماز پڑھتے میرے گھر میں پہلے ظہر کے چار رکعتیں پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگوں
کے پہلے فرض ظہر پھر داخل ہوتے یعنی گھر میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے نماز مغرب کی پھر داخل ہوتے یعنی
اپنے گھر میں پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے عشا کی اور داخل ہوتے گھر میرے میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں
تھے نماز پڑھتے رات کو یعنی تہجد کی نو رکعت اونمیں وتر بھی ہوتے تھے اور نماز پڑھتے رات کو دیر تک کھڑا اور رات کو دیر تک بیٹھے
پڑھتے ہوئے کھڑے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اسی حالت میں کھڑے ہوئے اور جس وقت کہ پڑھتے بیٹھکر رکوع کرتے او

پھر کروٹ لیٹے اور جب وقت نمودار ہوتی فجر پڑھتے دو رکعت روایت کی یہ مسلم اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پھر نکلتے لیکن بات کیا
لوگوں سے نماز فجر کی **ف** اسمیں دلیل ہے اسپر کہ سنتیں گھر میں پڑھنی مستحب ہیں اور اونمیں وتر بھی ہے ایک رکعت
رکعت اور حضرت کی نماز شب میں روایتیں مختلف آئی ہیں چھ ہیں اور آٹھ ہیں اور نو ہیں اور دس ہیں اور گیارہ ہیں اور تیرہ بھی
سو کبھی کتنی پڑھتے کبھی کتنی اور رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اوسی حالت سے کہ کھڑے ہوتے تھے یعنی انتقال کرتے تھے رکوع و سجود
حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع و سجود بیٹھ کر کر لیتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے رکوع و سجود بھی اوسی حالت میں کرتے اور اس صورت میں
رکعت ... ایسا بھی کرتے یعنی قراءۃ پڑھتے بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے اور تھوڑی سی قراءۃ پڑھتے پھر رکوع و سجود کرتے پس
اس طرح پر تھی نماز حضرت کی یا تمام کھڑے یا تمام بیٹھے یا قراءۃ بیٹھ کر پڑھتے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور رکوع و سجود کرتے اور اسطرح
نہ تھی کہ قراءۃ کھڑے ہو کر پڑھیں اور پھر بیٹھ کر رکوع و سجود کریں ه ح ه ع ه **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ نہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلوں سے
محافظت اور مداومت کرتے جیسے محافظت کرتے دو رکعتوں سنت فجر پر روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف**
یعنے سنتیں فجر کی سب سے زیادہ موکد تھیں کہ سفر او حضر میں اونکو حضرت نہ چھوڑتے اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
کہ بغیر عذر کے اونکو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ه ح ه **وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے اونہیں سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں سنت فجر کی بہتر ہیں دنیا اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف**
یعنے دنیا اور دنیا کی چیزیں اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اوس سے یہ افضل ہیں اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمیں بخل کرے اور
راہ دین میں خرچ نکرے اوسمیں اچھا پن کیا ہے کہ اوسپر اونکو بہتر کہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ سب سے زیادہ موکد سنتیں
فجر کی ہیں اور بعد اونکے سنتیں مغرب کی اور بعد اونکے سنتیں ظہر کے بعد کی اور بعد اونکے سنتیں عشا کی اور بعد انکے
سنتیں ظہر کے پہلے کی ه ح ه **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ
سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو پہلے فرض
مغرب کے یعنے دو رکعتیں فرمایا تیسری بار میں جو شخص کہ چاہے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ کریں اوسکو لوگ

کہ سنت ہے اونکی بیچ مخاطب کے تم ف یعنی تین بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے دو رکعتیں اور تیسری بار
بار یعنی تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے پڑھے یہ اسلئے فرمایا کہ لوگ اسکو سنت موکدہ نہ سمجھیں نہایت یہ کہ مستحب ہیں اور بعضے
منع کرتے ہیں انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ فصل اول کے گذر چکی ہے اور فصل تیسری اس باب کی بیچ بھی مذکور ہوگی ان شاء اللہ
تعالی

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعة فلیصل اربعا رواه مسلم وفی اخری له قال اذا صلی احدکم الجمعة فلیصل بعدها اربعا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم میں سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کے ہے کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اوسکے چار رکعت

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ام حبیبة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله علی النار رواه احمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجة

روایت ہے ام حبیبہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنی مداومت کرے اوپر چار رکعتوں کے پہلے ظہر کے اور چار پیچھے ظہر کے حرام کرتا ہے اوسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ نہیں آگ میں رہنے کا روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف اور بعضی روایت میں ایسا ہی کہ اور اگر چار رکعت ظہر کے بعد کیا ساتھ دو سلام کے اور کلام اسمیں ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت ہیں یا سوائے اونکے ظاہر یہ ہے کہ یہ چار سوائے اون دو کے ہیں کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ دو رکعت اونمیں سے موکدہ ہیں اور دو مستحب ہیں اور یہ ہے کہ پڑھی جاویں ساتھ دو سلام کے

وعن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع قبل الظهر لیس فیهن تسلیم تفتح لهن ابواب السماء رواه ابو داود وابن ماجة

اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پہلے ظہر کے کہ نہیں بیچ اونکے سلام پھیرنا یعنی افضل یہ ہے کہ آخر ہی کو سلام پھیرے درمیان میں نہ پھیرے کھولے جاتے ہیں واسطے اونکے دروازے آسمان کے روایت کی یہ ابو داود وابن ماجہ نے ف یعنی قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتی ہیں سبب اونکے انوار رحمت کے اور اسمیں یہ خلاف ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتیں راتبہ ظہر کی ہیں یا سوائے اونکے پہلے اونکے پڑھی جاتی ہیں جنکو نماز

بن اسمعيل يقول هو منكر الحديث وضعفه جدًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے چہ رکعتیں کہ نہ بولے درمیان اونکے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہیں واسطے اوسکے عبادت بارہ برس کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عمر ابن ابی خثعم کے سے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری کو کہ کہتے تھے کہ عمر بن خثعم منکر الحدیث ہی اور ضعیف کہا بخاری نے اسکو بہت ف اسکو لوگ صلوۃ الاوابین کہتے ہیں یہ سلف سے اور ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث سے یہ سمجہا جاتا ہی کہ دو رکعتیں سنت معمولی کی بہی داخل چہ میں ہیں اور اسیطرح بیس رکعتیں حدیث اشدہ میں منقول ہیں اونمیں بہی دو داخل ہیں کہا یہ طیبی نے بس پڑہے دو تو سنتیں علیحدہ اور باقی میں اختیار ہی چاہے چار کبہی پڑہے چاہے چہ دوا اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نے ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال میں عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نے بہی اپنی صحیح میں روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نے بہی اور کہا میرک نے کہ منقول ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ بعد مغرب کے چہ رکعتیں پڑہتے تہے اور کہا اونہوں نے کہ دیکہا میں نے اپنے پیارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑہتے تہے بعد مغرب کے چہ رکعتیں اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے بعد مغرب کے چہ رکعتیں بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند جہاگ دریا کے روایت کی یہ طبرانی نے ۱۲ ع ہ اور حضرت مولانا اسحق زاد اللہ شرفہ نے فرمایا کہ تحقیق ہماری یہی ہی کہ چہ اور بیس سوا سنتوں مؤکدہ کے ہیں واللہ اعلم

وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة رواه الترمذي

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے بیس رکعتیں بناتا ہی اللہ اوسکے لئے گہر بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے ف محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نے کہ اسمیں ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتے کہ یہ نماز اوابین کی ہی بس جسنے پڑہی یہ مغفرت کی گئی اوسکی اور سلف صالح پڑہتے اوسکو کہا ایک جماعت علما نے کہ روایت کی گئیں ہیں اس نماز کی چار رکعتیں بہی اور دو بہی لیکن اقل اسکی دو رکعتیں اور اکثر بیس روایت کی گئی ہیں اسمیں حدیثیں بہت ۱۲ ح ع ہ

وعنها قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء قط فدخل علي الا صلى اربع ركعات او ست ركعات رواه ابو داود

اور روایت ہی اونہیں عائشہ سے کہ کہا نہیں نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا کی کبہی پہر آئے ہوں نزدیک میرے مگر نماز پڑہی چار رکعتیں یا چہ رکعتیں روایت کی یہ ابو داود نے ف چار رکعتیں یعنی دو رکعتیں مؤکدہ اور دو مستحب لیکن ... ست رکعات میں لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کے لئے ہی یا تنویع کے لئے اور مشہور روایتوں میں بعد عشا کے دو رکعتیں

اور بعض روایتوں میں چار ہی آئی ہیں اور جو رکعتیں زیادہ ہیں حدیث میں نہیں آئی ہیں واللہ اعلم اور فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے عشا کے پیچھے چار رکعتیں ہوتی ہیں گویا کہ تہجد پڑھی اوسی رات اور جو کوئی پڑھے چار
رکعت بعد عشا کے ہوتی ہیں گویا کہ پڑھیں چار رکعتیں لیلۃ القدر میں روایت کیا ہے سعید بن منصور نے سنن میں ع صحہ
و برہان شرح مواہب الرحمن ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ
النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد ساتھ تسبیح ادبار النجوم کے دو رکعتیں فجر کے
پہلے کی ہیں یعنی سنتیں فجر کی اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کے دو رکعتیں مغرب کے بعد کی ہیں روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی
سورہ طور کے آخر میں جو آیا ہے وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف
رب اپنے کے جس وقت کہ کھڑا ہووے تو اور کچھ رات کو بس تعریف کر اوسکی اور وقت پیٹھ پھیرنے ستاروں کے بس فرمایا کہ مراد ادبار السجود
سے تسبیح کرنی ہے وقت پیٹھ پھیرنے ستاروں کے مراد سنتیں فجر کی ہیں اور یہ جو آیا ہے وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل
الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور
کچھ رات کو بس پاکی بیان کر اوسکی اور پیچھے سجدوں کے بس صحیح یہ ہے مراد اس آیت میں فرض مغرب ہیں اور مراد ادبار السجود سے تسبیح
کرنی ہے پیچھے سجدوں کے سنتیں مغرب کی ہیں ع ح ہ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** ۞ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ
بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهُ
عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتیں پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر ڈھلنے کے
یعنی نماز فی الزوال یا سنتیں ظہر کی حساب کی جاتی ہیں اور برابر رکھی جاتی ہیں یعنی فضیلت اور ثواب میں ساتھ چار رکعت
کے کہ نماز تہجد میں پڑھی جاویں یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہے انکا اور نہیں کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ کو
اس وقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے سجدہ کرتے ہوے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل
ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف حضرت نے واسطے رغبت دلانے کے اس نماز پر
بطور دلیل کے تو یہ آیت مذکورہ پڑھی اور مراد سجدہ سے تابعداری ہے خواہ بالطبع ہو خواہ [illegible]

کہ فرض مغرب کے لوگ پڑھتے تھے اور اوسکی سنتیں پڑھتے ہیں اور کہا طیبی نے کہ حدیث میں دلیل ظاہری اوپر ثبات دونو
رکعتوں کے انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نے کہ نہیں شک کہ یہ تھا اور پاس لیکن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے بیچ نماز
مغرب کے اجماعا اور لازم آتی ہی اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اوسکا وقت اپنے سے نزدیک بعضے علماء کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض
ایک وقت میں یا تھی یہ نماز پیچھے چھوڑ دیا اوسکو جیسا کہ کہا بعضوں نے **وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ**
عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ
اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ تابعی سے کہا آیا میں عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا میں نے کیا تعجب میں ڈالوں میں
تمکو فعل ابی تمیم تابعی کے سے کہ پڑھتا ہی دو رکعتیں پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق ہم تھے یعنی گروہ صحابہ کے یعنی بعض اونمیں سے پڑھتے تھے
بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کبھی کبھی کہا میں نے پس کس چیز نے منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے **ف**
اسمیں اشارہ ہی طرف مباح ہونے اس کے ورنہ شغل نہ مانع ہوتا تابعی کو سنت سے **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ
رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي
الْبُيُوْتِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبد الاشہل میں کہ ایک قبیلہ تھا
انصار میں سے پس پڑھی اوسمیں نماز مغرب یعنی فرض و سنت پس جب پڑھ چکے یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا اونکو حضرت نے
کہ پڑھتے ہیں نفل یعنی سنتیں مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گھر میں پڑھنے کی ہی
کی یہ ابوداود نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کے یوں ہی کہ کھڑے ہوئے لوگ نفل پڑھنے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ لازم ہی تمکو پڑھنا اس نماز کا گھروں میں **ف** یہ نوافل نماز گھر کی ہی یعنی افضل ہی پڑھنا انکا گھروں میں
اسلیے کہ دور تر ہی ریا سے اور قریب تر ہی طرف اخلاص کے اور گھروں میں برکت ہوتی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ حکم اوس
نفل کی ہی کہ ارادہ کرتا ہی پیچھے اسکے طرف گھر اپنے کے بخلاف معتکف کے اور کہ رہنے والے مسجد میں کہ وہ پڑھے مسجد ہی میں اور
مکروہ ہی بالاتفاق جانا چاہیے کہ افضل یہی ہی کہ نماز نفل سوا فرضوں کے گھر میں ادا کرے اور اسیطرح تھا عمل آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا اگر کسی سبب یا عذر سے ہو تو خصوصا سنت مغرب کی کہ گھر ہی میں پڑھے ... بعضے علماء نے کہا ہی کہ اگر

مَعَ الْمَكْتُوبَةِ رَوَاهُمَا رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی
حذیفہ تابعی سے اور زیادہ کیا یعنی حضرت فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتیں بعد مغرب کے یعنی سنتیں اوسکی اسی لئے کہ تحقیق وہ دونو
اوٹہائی جاتی ہیں ساتھ فرضونکے روایت کیا ان دونوکو رزین نے اور روایت کی بیہقی نے زیادتی حذیفہ تابعی سے شعب الایمان میں ف
اسی لئے کہ یہ دونو رکعتیں اوٹہائی جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ کے فرضوں سے تاکہ عمل بیجا ہوا ساتھ فرض ہوں اور ظاہر
یہی کہ بعد اسکے پڑھا دعا کا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہے پڑھنا اوسکا بعد فرضونکے منافی تعجیل نہیں ہیں یوں کہا جائے کہ پڑھنا اوسکا بعد دونو رکعتونکے
منافی بعدیت کے نہیں لیکن یہاں ایک اور شبہ آتا ہے کہ فضیلت ان دونو رکعتونکے پڑھنے کی گھرمیں ثابت ہوئی ہے پس اگر گھر دور ہو
تو جلدی نہیں ہو سکتی پس اس صورت میں کیا کرے جواب یہ کہ ظاہر یہی ہی کہ اختیار کرے کہ تاکید اوسکی بہت ہی واللہ اعلم ح

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ
مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي
فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ
حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلٰوةٌ
حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عطاء تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بہیجا اوسکو
یعنی عمر کو طرف سائب صحابی کے کہ پوچھے اون سے اوس چیز کو کہ دیکہا اوسکو ان سے معاویہ نے بیچ نماز کے پس کہا سائب نے کہ ہاں نماز پڑھی میں نے ساتھ
معاویہ کے جمعہ کی مقصورہ میں پس جب سلام پہیرا امام نے کہڑا ہوا میں بیچ مقام اپنے کے یعنی جہاں جمعہ پڑہا تہا پس نماز پڑھی میں نے یعنی سنتیں
جمعہ کی بغیر اسکے کہ فرق کریں فرض و سنت میں پس جبکہ داخل ہوئے معاویہ گہر میں بہیجا ایک شخص کو طرف میرے پس کہا پہر نہ کرنا
یہ کام کہ کیا تو نے یعنی نماز نفل فرضوں کی جگہ بغیر فرق کے پڑھنا جس وقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی پس مت ملا اوسکو ساتھ اور نماز کے یعنی نماز نفل
ہو یا قضا یہاں تک کہ بولے تو یا نکلے تو مسجد سے اس لئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا
بیان اوسکا یہ ہی کہ نہ ملاویں ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کے یہاں تک کہ بولیں ہم یا نکلیں ہم روایت کی یہ مسلم نے ف جس وقت
کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کے فرمایا اس لئے کہ سوا جمعہ کے اور نماز کا بہی یہی حکم ہی کہ فرض کے ساتھ نفلونکو ملا کر نہ پڑھے
چنانچہ موید ہی اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہی ایک جگہ کا کہ مسجد میں بناتے ہیں واسطے نماز پڑھنے بادشاہ کے
اور یہاں تک کہ بولے تو یعنی کسی سے کلام کرے تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہی فرق اور ذکر اللہ کرنے سے فرق نہیں حاصل ہوتا
یا نکلے تو یعنی حقیقۃً نکلے یا حکماً نکلے کہ سرک جاوے فرضوں کی جگہ سے ۱۲ ع وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ

إذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين ثم يتقدم فيصلي أربعا وإذا كان بالمدينة
صلى الجمعة ثم رجع إلى بيته فصلى ركعتين ولم يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يفعله رواه أبو داود وفي رواية الترمذي قال رأيت ابن عمر
صلى بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد ذلك أربعا اور روایت ہی عطاء سے کہ کہا تھے ابن عمر جسوقت کہ
پڑھتے نماز جمعہ مکہ مین آگے بڑھ کر پڑھتے دو رکعتین پھر آگے بڑھتے پھر پڑھتے چار رکعتین اور جسوقت کہ ہوتے مدینہ مین پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے
طرف گہر اپنے کے پھر پڑھتے دو رکعتین اور نہ پڑھتے مسجد مین پس کہا گیا واسطے انکے کہ کیون گہر مین پڑھتے ہو مسجد مین پس کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ کہا عطا نے دیکھا مینے ابن عمر کو
پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتین پھر پڑھتے پیچھے اوسکے چار رکعتین **ف** آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تہا جسکا قول معاویہ مین
مذکور ہوا اور کہا ہی علما نے کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کے اس لئے تہا کہ حضرت عمر کا مدینہ مین نزدیک مسجد کے تہا اور ان
کی سنت گہر مین پڑھتے اور مکہ مین مسافر تھے اور مکان حرم سے دور تہا پس اسکے اٹھتے تو قایم مقام گہر کے کیا اور زیادتی نماز کی
مکہ مین یعنی چہ رکعت اس لئے تھی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہی اور سنت نزدیک ابو حنیفہ کے بعد جمعہ کے چار ہین جیسا کہ
ملا علی قاری نے بیچ اس حدیث کے کہ پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتین پھر پڑھتے پیچھے اوسکے چار رکعتین لکہا ہی کہ پہلے دو پڑھا
کرتے تھے بعد اوسکے چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کرلین اور نہین دو رکعتونمین اس لئے کہ ثابت ہوئی اسمین نزدیک اوسکے
سنت اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کے چہ رکعتین ہین اول چار پہر دو ٥ ح ٥

باب صلوة الليل

باب بیچ بیان نماز رات کے **ف** یعنے تہجد وغیرہ نماز رات کیمین حضرت سے روایتین مختلف آئی ہین جو کچہ تم اونمین سے
اختیار کرو بزرگی اتباع کی پاؤگے اور اگر کبھی کسیطرح پر کبھی کسیطرح بہت مناسب ہی او موافق تری ساتہ سنت کے اور رکعتین
اوسکی تیرہ ہی اور گیارہ اور سات بہی آئی ہین اور بعضے علما نے پانچ بہی کہی ہین اور تیرہ سے زیادہ ثابت نہین
بعضون نے فجر کی سنتیں کہی ہین اور بعضون نے بغیر اوسکے بہت صحیح قول یہی ہی اور کبھی وتر سات ایک رکعت کے کی اور کبھی ساتھ
تین رکعتوں کے اور بعضی روایتونمین عدد وتر کو داخل اوسکے کیا ہی اور بعضی مین خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہی وتر کو اکثر رکعت
پر اور بعضی مین تین پر تا پانچ اور سات تک اور بعضی مین تمام نماز رات کو وتر کہا ہی ٥ ح ٥

الفصل الأول

فصل پہلی عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما
بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر إحدى عشرة ركعة يسلم من كل ركعتين

کرنا درمیان سنتوں فجر کے اور فرضوں کے جائز ہے اور دلیل ہے اسپر کہ باتیں کرنا بیچ سنتوں کے صحیح ہے جو کہتا ہے
کہ کلام کرنا درمیان سنتوں اور فرضوں کے باطل کر دیتا ہے نماز کو یا ثواب کو یہی قول اوسکا باطل ہے لیکن اسمیں
شبہ نہیں کہ کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرت کا ہوتا تھا اور کلام دنیا کا یا واسطے مصلحت اوسکی ہی کے ہے خصوصا واسطے
نماز کے نہیں اس لئے کہ حکمت بیچ مقرر ہونے سنتوں کے یہی ہے کہ مستعد ہووے سبب اون کے واسطے کمال حالت کے اور دور ہووے غفلت
پیدا ہوا ہو وقت وضو میں ساتھ کمال حضور کے اور لذت کے کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مکروہ رکھا ہے بعضے علما
اصحاب وغیرہ میں سے کلام کرنے بعد طلوع فجر کے تا ادا کرنے نماز فجر کے مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہیں اور
یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیل کا تھا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا فان کانت لی حاجۃ کلمنی
خبر دیتا ہے اسکی ۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے
دو رکعتیں سنتیں فجر کی لیٹتے داہنی کروٹ اپنی پر یعنی رو بقبلہ روایت کی یہ بخاری مسلم نے ۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو تیرہ رکعتیں ونہیں
وتر بھی ہوتے اور دو رکعتیں سنتیں فجر کی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی بعد رکعتیں اونہیں تیرہ کے ہوتی
تہیں یہ اسلئے کہا کہ افضل سب ہو کے نزدیک یہی ہے اور ترمذی نے بھی شمائل میں اک روایت حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ پڑھتے تھے
مثنی یعنی پہرتے تھے دو رکعتیں اور مسلم میں ہے اوتر بثلاث آیا ہے یعنی پہر وتر پڑھتے تھے تین رکعتیں اور تیرہ رکعتیں جو اوپر گنی
کی گئی ہیں اور دو رکعتیں سنت فجر کی بھی اونہیں میں گنی گئیں تو واسطے قریب ہونے تہجد کے ... اور اصل آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتیں ہیں ... جیسا کہ اور روایتوں میں آیا ہے ع ح ۵ وَعَنْ
مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ
سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
مسروق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کہ کبھی سات رکعتیں پڑھتے تھے اور
کبھی نو اور کبھی گیارہ سوائے سنت فجر کے روایت کی یہ بخاری نے ف سوا دو رکعت فجر کے ظاہر یہ ہے کہ متعلق
ہے احد عشر کے ہی اور ... ہے اسپر کہ تیرہ رکعتیں مع دو رکعتوں سنت فجر کے ہوتی ہیں کذا ذکرہ الشیخ رح

الله علیه وسلم نزدیک اوسکے تھی اوسکی نوبت بیچ پس جاگے رسول خدا صلی الله علیه وسلم ساتھ اہل اپنے کے یعنی بیوی کے بعد

تھوڑی دیر کے پس سو رہے پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچھ اوس میں سے کم تہائی سے اوٹھ بیٹھے پس دیکھا طرف آسمان کے پس پڑھی

یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اور اختلاف رات و دن کے یعنی کبھی اندھیرا کبھی اوجالا کبھی گرمی کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی

کوتاہی البتہ نشانیاں ہین واسطے عقلمندوں کے یہان تک کہ تمام کی سورۃ پہر کھڑے ہوئے طرف مشک کے پس کھولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی

پیالہ میں پہر کیا وضو اچھا درمیان دو وضوؤں کے یعنی نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہنچے اور نہ کم ڈالا کہ اعضاء نہ ہو وین بلکہ بیچ

درجہ کا اچھا وضو کیا جیسے کہ راوی کہتا ہے نہ بہایت کی پانی کی اور تحقیق پہنچایا پانی جہاں فرض تھا پہنچانا یعنی کہ

پس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا مین پس یا طرف مشک کے اور وضو کیا میں مانند وضو حضرت کے پہر کھڑا ہوا مین بائیں طرف

حضرت کے پس پکڑا کان میرا پس پہیرا مجھکو بائین طرف سے داہنی طرف اپنی پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پہر لیٹ رہے اور

سو گئے یہان تک کہ خراٹے لینے لگے اور تھے حضرت جسوقت کہ سوتے خراٹے لیتے پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نے ساتھ نماز کے یعنی ساتھ پہنچنے وقت

نماز کے اور طیار ہو جماعت کے پس نماز پڑھی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تھے بیچ دعا اونکے کہ درمیان سنت اور فرض کے پڑھتے یہ الفاظ

یا الٰہی کر دان میرے دل میں نور یعنی نور ایمان اور یقین اور میری آنکھوں میں نور اور میرے کانوں میں نور اور داہنے میرے نور اور بائین

میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور کر دان اور پیدا کر واسطے میرے نور اور زیادہ کیا

یعنی راویوں نے اور پیدا کر میری زبان میں نور اور ذکر کیا بعضے نے اور کر دان پٹھے میں میرے نور اور گوشت میں میرے نور اور خون میں میرے

نور اور بالوں میں میرے نور اور جلد میں میرے نور روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کے اور کر دان میری

جان میں نور اور بڑا کر واسطے میرے نور اور بیچ اور روایت مسلم کے یا الٰہی دے مجھکو نور **ف** حضرت میمونہ بیوی تہین حضرت

پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کلام کرنا بعد عشاء کے مکروہ نہین جسوقت کہ ہو کلام آخرت کا یا قبیل نصیحت

کے ... اختلاط کرنا ساتھ بیوی کے پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہ تیرہ و ترسمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی

گنی گئی ہین اس لیے یہ مخالف ہے ساتھ حدیث عائشہ کے کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ میں ہین پس نماز حضرت کی مختلف

ہوتی تھی کبھی اسطرح کبھی اسطرح اور خراٹے لینے علامت ہین کثرت کی دم اونکی جگہ کی اور صفائی قوا جسمانی کی اور دعا اوس کو

[illegible] اور اسکو دعاء طویل بیچ امام سہروردی نے عوارف مین لکہا ہے کہ نہ دیکہا ... ہم نے کسیکو کہ

کی ... اور یہ دعاء درازی اور آخرین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئے ہین

رسول اللهِ صلّى اللّٰه عليهِ وسلّم فاستيقظ و تسوّك و توضّأ

ہیں اور تیرہ بھی ہیں صحیح مسلم میں جابر سے اور کتب صحیحہ میں ہی ابن عباس سے اور موطا اور سنن ابی داود اور جامع الاصول میں بھی

[illegible] جو [illegible] بیان کیا یہ وہی صاحب مصابیح نے اسکو [illegible] ذکر کیا کہ سب گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں وتر

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھاری ہوا بدن مبارک بسبب بڑھاپے کے تھی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹھے ہوئے روایت کی یہ بخاری نے مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تحقیق جانتا ہوں میں ان سورتوں کو کہ آپس میں ایک دوسرے کے ہیں کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان انکے پھر ذکر کیں بیس سورتیں اول مفصل میں سے موافق جمع کرنے ابن مسعود کے کرتے حضرت اس طرح کہ پڑھتے دو سورتیں ایک رکعت میں آخر ان بیس سورتوں کے یعنی دو اخیر کی بیس میں سے حم الدخان اور عم یتساءلون ہیں روایت کی یہ بخاری نے مسلم نے

ف بعض مانند دوسرے کے ہیں یعنی درازی اور کوتاہی میں بعض برابر ہیں اور [illegible] القرآن میں معلوم ہوتا ہے کہ بموجب قول ابن مسعود کے ابتدا اوسکی سورہ حجرات ہے تا آخر اور یہ سورتیں کہ ایک مانند دوسرے کے ہیں بموجب تالیف ابن مسعود کے کہ کلام اللہ جمع کیا تھا انہوں نے اور تفصیل ان بیس سورتوں کی بیچ کتاب ابی داود کے مذکور ہے اس طرح سے کہ پڑھتے تھے حضرت ایک رکعت میں سورہ الرحمن اور نجم ایک رکعت میں اور اقتربت الساعة اور الحاقة ایک رکعت میں اور طور اور ذاریات ایک رکعت میں اور اذا وقعت الواقعہ اور سورہ نون ایک رکعت میں اور سأل سائل اور والنازعات ایک رکعت میں اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت میں اور مدثر مزمل ایک رکعت میں اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمة ایک رکعت میں اور عم یتساءلون اور مرسلات ایک رکعت میں اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں کہا ابو داود نے یہ ہی موافق جمع کرنے ابن مسعود کے ہے انتہی اور آخر حدیث کا ساتھ ظاہر حدیث متفق علیہ کے مخالف ہے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ تقدیر یوں ہے کہ آخر بیس سورت کے حم الدخان اور حم مثل اوسکی جو والمرسلات ہے (جو اذا الشمس کورت ہے اور عم یتساءلون اور حم مثل اوسکی) واللہ اعلم اور اجماع ہے علما کا [illegible] کلام اللہ مگر جس طرح کہ مرتب ہے اب اور چھوٹوں کو درست ہے کہ پڑھیں اخیر کی طرف سے واسطے ضرورت تعلیم کے اور اگر نماز میں پڑھے بغیر ترتیب تو [illegible] اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے یہی مذہب امام احمد کا ہے اور اگر پہلی رکعت میں سورہ ناس پڑھے تو دوسری میں [illegible] اور کہا شافعی نے [illegible] اول بقرہ سے [illegible] امام ابو حنیفہ سے بھی منقول ہے اور ظاہر [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ

حضرت جب کہ تہجد پڑھتے ہوئے راتکو نماز پڑھتے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ

فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَ

النَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ

تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اٹھتے راتکو کہ تہجد پڑھیں کہتے یا الہی تیرے لیے تعریف ہی تو ہی

قایم رکھنیوالا آسمانوں اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکے ہیں یعنی تو ہی نگاہ رکھنے والا اور تدبیر کرنیوالا امور انکیکا ہی ہمیشہ کہ اگر ایکدم

یہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہوجاوے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی روشن کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ہی اور اونکا

کہ بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی

تو ہی حق یعنی ثابت و موجود کہ کبھی معدوم نہیں ہوویگا اور سوا تیرے سب معدوم ہیں اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے

بہشت کے دینا ہیں اور ثواب دینا آخرت میں کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام تیرا

حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہی یا الہی واسطے تیرے اسلام لایا

ہوا ہوں اور سب احکام قبول کیے ہیں اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہوں اور تجھ پر بھروسا کیا ہی سب امور میں اور تیری ہی طرف رجوع کیا ہی

سب احوال میں اور سوا تیرے سب امور میں تجھکو اور ساتھ مدد تیری جھگڑتا ہوں دشمنان دین سے اور طرف تیری فریاد لایا ہوں یعنی

امرا طرف تیرے تا فیصلہ کرے درمیان میرے اور مخالفون میرے کے پس بخش مجھ کو جو گناہ کہ آگے کیے ہیں اور وہ گناہ کہ پیچھے کرونگا میں اور وہ

گناہ کہ پوشیدہ کیے ہیں اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجھ سے تو ہی آگے کرنیوالا اور پیچھے ڈالنیوالا

ہی نہیں کوئی معبود مگر تو اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے روایت کی ہی بخاری مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ یہ دعا صبح

یعنی تکبیر تحریمہ کے یا بعد رکوع کے قومہ میں پڑھتے تھے جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہی ٥ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ**

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

رحمت یعنی توفیق اور ہدایت ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بخشنے والا ہے روایت کی ہے ابو داؤد نے **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ**

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا

اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے

نہیں کوئی مسلمان کہ سووے رات کو اوپر ذکر اللہ کے اوس حالمین کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو پھر جاگے رات کو اور مانگے اللہ سے بھلائی مگر دیتا

ہے اوسکو اللہ بھلائی دنیا میں یا آخرت میں روایت کی ہے احمد و ابو داؤد نے **وَعَنْ شَرِيْقِ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى**

عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِيْ

عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ

اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور

روایت ہے شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ کے پاس پس پوچھا میں نے اونسے کہ ساتھ کسچیز کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے

تھے جبکہ اوٹھتے رات کو پس کہا حضرت عائشہ نے پوچھی تو نے مجھسے ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجھسے وہ چیز کسی نے پہلے تجھسے تھے رسول خدا جب اٹھتے

رات کو کہتے اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتے سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار

کرتے دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار پھر کہتے دس بار یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے تنگی سے یعنی سختیوں دنیا کی

اور تنگی دن قیامت کی سے پھر شروع کرتے نماز پھر روایت کی ہے ابو داؤد نے **ف** محدثین کے نزدیک اسکو صحت ہے کہ میں مقابل

سبحان کے یعنی جیسے صوفیہ رحمہم اللہ ان کو دس چیزیں سات سات بار کہتے ہیں اہل حدیث میں سات چیزیں دس دس

بار فرمائیں ۵ ح بعبارہ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ**

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ

الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ

وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثًا وَفِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو اللہ اکبر کہتے پھر کہتے پاک ہے تو یا الٰہی

اور ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہے

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان راندے ہوئے سے وسوسے سے اوسکے اور تکبر سے اوسکے

سبحان الملك القدوس رواه ابو داود والنسائي وفي رواية للنسائي عن عبد الرحمن
بن ابزى عن ابيه قال كان يقول اذا سلم سبحان الملك القدوس ثلاثا ويرفع صوته بالثالثة اور روایت ہے
ابی بن کعب سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر میں کہتے پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہ ابو داود و نسائی نے اور زیادہ
کیا نسائی نے کہتے تھے حضرت یہ تین بار بلند کرتے آواز تیسری بار میں اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سے اون نے نقل کیا اپنے باپ سے کہ کہا
کہتے تھے حضرت جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز بیچ تیسری بار میں **ف** دار قطنی کی روایت میں رب
الملائکۃ والروح بھی آیا ہے یعنی یوں ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ٥ع٥ وعن علي قال ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ
بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن
ماجة اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے بیچ آخر وتر اپنے کے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ
رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات تیری کے آثار صفات تیری سے جیسے غضب وغیرہ
سے نہیں گن سکتا میں تعریف تیری یعنی مجھ میں طاقت نہیں کہ تیری تعریف کر سکوں تو ویسا ہی ہے جیسے تعریف تو نے کی ذات اپنی کی روایت
کی یہ ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے **ف** یہ دعا حضرت پڑہتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں بعد رکوع قومہ میں امام مالک سے کہ قائل ہیں
اور بعضوں نے کہا بعد سلام کے پڑہتے تھے اور بعضوں نے کہا پہلے سلام کے اگلے حصہ میں پڑہتے تھے اور بعضوں نے کہا سجدہ میں اور نسائی کی ایک روایت میں آیا
ہے کہ پڑہتے تھے حضرت اسکو جب فارغ ہوتے نماز سے اور جگہ پکڑتے بستر اپنے پر اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے ایک جماعت علما سے کہ توقیت نکریں دعا
قنوت میں یعنی ایک ہی دعا پڑہنی مقرر نکریں اس لیئے کہ مقرر کرنے میں دعا زبان پر جاری ہوتی ہے بغیر صدق و رغبت کے پس نہیں حاصل ہوتا اوس سے
مقصود اور اور علمانے کہا ہے کہ یہ حکم بیچ غیر اللہم انا نستعینک کے ہے یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہیں اسکے سوا اور دعاؤنکو مقرر نکرے کبھی کوئی پڑہے
کبھی کوئی اس لئے کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہے اللہم انا نستعینک کے پڑہنے پر اور اگر سوا اسکے اور قنوت پڑہے تو بھی جایز ہے اور اسیطرح محیط میں
اللہم اہدنا کو بھی مستحب کہا ہے یعنی توقیت اسکی بھی منع نہیں اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکہتا ہو پڑہے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو لیث نے کہ تین بار پڑہے اللہم اغفر لی ٥ع٥ح٥

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قيل له هل لك في امير المؤمنين معاوية ما اوتر الا بواحدة قال اصاب انه فقيه
وفي رواية قال ابن ابي مليكة اوتر معاوية بعد العشاء بركعة وعنده مولى لابن عباس فاتى ابن عباس
فاخبره فقال دعه فانه قد صحب النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطے اون کے
کیا ہے بیچ امیر المومنین معاویہ کے یعنی کیا تو دیکھتا ہے ان کو جو وتر پڑہے مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا اونہوں نے تحقیق

نفلتنا قیام هذه اللیلة فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب له قیام لیلة فلما
کانت الرابعة لم یقم بنا حتی بقی ثلث اللیل فلما کانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام
بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیة الشهر رواه
ابو داود والترمذی والنسائی وروی ابن ماجه نحوه الا ان الترمذی لم یذکر ثم لم یقم
بنا بقیة الشهر روایت ہی ابی ذر سے کہا روزے رکہے ہمنے ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ رمضان پس نہین قیام
کیا ساتہ ہمارے کچہہ مہینے سے یعنی رات کو ہمارے ساتہ نماز تراویح سوا فرض کے یہانتک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتہ ہمارے
یعنی تیسوین رات یہانتک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتہ ہمارے
پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتہ ہمارے یہانتک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینے یا رسول اللہ کاش کہ
زیادہ کرتے آپ ہمارے لیے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام ہمارے زیادہ کرتے تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق جسوقت کہ آدمی پڑہتا ہی نماز یعنی فرض ساتہ
امام کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہی امام گنا جاتا ہی اوسکے لیے قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکے لیے ثواب قیام رات کا سبب فرض
اور فجر کے جماعت سے پس پڑہنا نوافل کا جبہی تک خوب ہی کہ جب تک دل چاہے پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چہبیسوین رات ہوئی
نہ قیام کیا ساتہ ہمارے یہانتک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرت نے اہل
بیت اپنے کو اور عورتون اپنی کو اور لوگونکو پس قیام کیا ساتہ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم یہ کہ فوت ہوجاوے ہمسے فلاح کہا راوی نے کہ کیا
ہے فلاح کہا ابو ذر نے کہا سحر کا پہر نہ قیام کیا ساتہ ہمارے باقی مہینے مین یعنی اٹہائیسوین اور انتیسوین شب روایت کی یہ
ابوداود وترمذی نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اوسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہین ذکر کیا پہر نہ قیام کیا ساتہ ہمارے باقی
مہینے مین ف یہانتک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نے کہ اسمین حساب ہی انتیس کا یقین کیے ہوئے ہی
انتیس دن کا مہینا یقینی ہی اوسپر حساب لگایا ہی جیسا کہ اثنا ترجمہ مین لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیے کہا
کہ اوس سے قوة ہوتی ہی روزہ رکہنے کی اور سبب فلاح کا ہی اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنی
بعض راتونکی فضیلت کم ہی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ ہی اونمین قیام موافق اوسکے زیادہ کیا جیسے کہ ستائیسوین شب
تمام رات قیام کیا کہ اکثر کے نزدیک لیلة القدر وہی ہی اسی لیے لوگونکو بہی جمع کیا ع صحہ وعن عائشة
قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاذا هو بالبقيع فقال اكنت تخافين
ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله اني ظننت انك اتيت بعض نسائك
فقال ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من

بن كعب وتميمًا الداري أن يقوما للناس في رمضان بإحدى عشرة ركعة وكان القارئ يقرأ بالمئين حتى كنا نعتمد على العصا من طول القيام فما كنا ننصرف إلا في فروع الفجر رواه مالك اور روایت ہی

سائب بن یزید سے کہ کہا حکم کیا حضرت عمر نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہاوین لوگونکو رمضان مین یعنی پڑہا اونکو گیارہ رکعتین اور

تہا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتونسے ہین یہانتک کہ تہے ہم سہارا لیتے عصا پر بسبب دراز ہونے قیام کے پس نہین پہرتے ہم

مگر قریب فجر کے روایت کی یہ مالک نے **ف** ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو پس احتمال ہے کہ

باری باری سے پڑہنیکا حکم کیا ہو رکعات مین یا راتونمین اور سائب گیارہ رکعت کے لکہا ہی علما نے کہ صحت کو پہنچی ہی کہ قیام پڑہتے تہے

حضرت عمر کے عہد مین سائب بیس رکعتون کے پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہا ہو نگے اور کبہی گیارہ یا بعضی راتونمین قصد تشبہ کا سنت حضرت

کیا ہو کہ حضرت کے گیارہ پڑہنی ثابت ہوئی ہین اونہون نے بہی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکے بیس قرار پائی ہین جیسے کہ حضرت سے

بہی ایک روایت مین تئیس آئی ہین کہ تین رکعت اونمین وتر کی ہین اور سہارا لینا عصا پر نفلونمین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصًا وقت

ضعف کے مع ہ ح ہ وعن الأعرج قال ما أدركنا الناس إلا وهم يلعنون الكفرة في رمضان قال و

كان القارئ يقرأ سورة البقرة في ثماني ركعات فإذا قام بها في اثنتي عشرة ركعة رأى الناس

أنه قد خفف رواه مالك اور روایت ہی اعرج سے کہ کہا نہین پایا ہمنے لوگونکو مگر وہ لعنت کرتے تہے کافرون کو رمضان

مین اور کہا اور تہا پڑہنے والا پڑہتا سورہ بقرہ آٹہ رکعتونمین پس جسوقت پڑہتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتونمین جانتے

لوگ کہ ہلکی پڑہی روایت کی یہ مالک نے **ف** شاید کہ یہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان مین تہا اس تقریر سے حاصل

ہو جاتی ہی تطبیق حدیثونمین پس نہین منافی ہوتی اوس حدیث کے کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر سے کہ سنت ہی جب آوے رمضان کہ نہ

یہ کہ لعنت کرے کافرونکو دونون نصف مین شاید سبب لعنت کا یہ تہا کہ جب کافرون نے تعظیم کی اوس مہینہ کی کہ بزرگی بیان کی اوسکی اللہ تعالی نے

اس آیت کی اور ہدایت بنائی کلام الہی سے کہ اسمین اوترا ہی مستحق ہوئے اسکے کہ بددعا کیجاوے اونپر اور نصف اخیر بددعا کرنیکی ہین

ابتدا رہی اوسکے زوال پر اور انتقال کرنیکی اوسکے پر اچہے حال سے طرف بدتر حال کے اور جانا چاہئے کہ نہین ثابت ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

تراویح مین عدد معین بلکہ گیارہ بہی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ بہی اور بیس بہی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین

ہین ہ ع ہ وعن عبد الله بن أبي بكر قال سمعت أبي يقول كنا ننصرف في رمضان من القيام

فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفي أخرى مخافة الفجر رواه مالك اور روایت

ہی عبد اللہ بن ابی بکر سے کہ کہا سنا ہمنے ابی کو کہ کہتے تہے پہرتے تہے ہم رمضان مین قیام سے یعنی نماز تراویح کے پس جلدی کرتے ہم خادمون

کو کہانیکی واسطے خوف جاتے رہنے وقت سحری کے اور بیچ اور روایت کے واسطے خوف ہو جانے فجر کے روایت کی یہ مالک نے

وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هل تدرين ما في هذه الليلة يعني ليلة النصف من شعبان قالت ما فيها يا رسول الله فقال فيها ان يكتب كل مولود من بني آدم في هذه السنة وفيها ان يكتب كل هالك من بني آدم في هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم فقالت يا رسول الله ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى فقال ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى ثلثا قلت ولا انت يا رسول الله فوضع يده على هامته فقال ولا انا الا ان يتغمدني الله منه برحمته يقولها ثلث مرات رواه البيهقي في الدعوات الكبير

اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتی ہے تو کہ کیا واقع ہوتا ہے اس رات میں یعنی رات پندرھویں شعبان کی میں یعنی شب برات میں کہا عائشہ نے کیا واقع ہوتا ہے اس میں یا رسول اللہ فرمایا اس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے ہر پیدا ہونے والا بنی آدم میں سے اس برس میں اور اس رات میں لکھا جاتا ہے ہر مرنے والا بنی آدم سے اس برس میں اور اس رات میں اوٹھائے جاتے ہیں عمل آدمیوں کے اور اس رات میں اوترتے ہیں رزق اونکے پس کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت اللہ تعالی کے پس فرمایا کہ نہیں کوئی کہ داخل بہشت میں مگر ساتھ رحمت اللہ تعالی کے فرمایا یہ تین بار کہا عائشہ نے اور نہ آپ یا رسول اللہ پس رکھا آپ نے ہاتھ اپنا سر پر پھر فرمایا اور نہیں میں یعنی میں بھی جنت میں نہیں داخل ہونگا مگر یہ کہ ڈھانپ لے مجھکو اللہ ساتھ رحمت اپنی کے کہا اس کلمہ کو تین بار روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں ف لکھا جاتا ہے یعنی دفتر میں لکھے جاتے ہیں اور اوٹھائے جاتے ہیں عمل لکھے جاتے ہیں اعمال صالحہ کہ واقع ہونگے اس سال میں یعنی اس سال میں مرنے والے اور رزق نازل ہونے سے لکھنا رزق کا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ لکھی جاتی ہیں اوس میں اجلیں اور رزق اور لکھے جاتے ہیں حاجی کہ اس سال میں حج کرینگے اور جب حضرت عائشہ نے سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بھر میں ہونگے لکھے جاتے ہیں تو سمجھیں کہ داخل ہونا جنت میں ساتھ تقدیر الٰہی اور فضل اوسکے ہوتا ہے نہ سبب عمل کے پس کہا یا رسول اللہ تک سوال کیا حضرت نے جواب دیا کہ سب اللہ ہی کی رحمت سے داخل ہونگے جنت میں اور نہیں معارض ہے اسکے قول اللہ تعالی کا وتلک الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون یعنی یہ جنت وہ ہے کہ وارث کئے گئے تم اوسکے سبب اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اس لئے کہ عمل سبب ظاہری دخول جنت کا ہے اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہے اور علاوہ اسکے یہ کہ عمل ہی جلد رحمت سے ہی بندہ پر پس ہر تقدیر نہیں داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ داخل جنت کا سبب رحمت کے ہے اور تفاوت درجات کا سبب تفاوت اعمال کا ہے

ع ح ٥ وعن ابي موسى الاشعري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى ليطلع في ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه ابن ماجة ورواه احمد

يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ
صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ
ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتے ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک شخص کے صدقہ پس ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ
اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہی اور منع کرنا
برائی سے صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو وقت چاشت کے روایت کی یہ مسلم نے ف
یعنی صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہی آفات سے اور لایق ہوتی ہی کام دینے کے تو اوسپر ادا شکرانہ کا صدقہ دینا عوض ہر ایک کے
لازم ہوتا ہی پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین
صبح کی یعنی انکے شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہین رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہی تمام اعضا کا پس قائم ہوتی ہی
عضو سے شکرانہ ہر ایک کا پس لایق ہی کہ مداومت کرے اوسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہی دونو نماز کو یعنی چاشت
لیکن ظاہر مراد اس سے اشراق ہی ع ہ ومولانا ہ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ
الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلٰوةَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق دیکھا اونہون
نے ایک قوم کو کہ نماز پڑھتے ہین وقت چاشت کے پس کہا تحقیق جانتے ہین یہ لوگ یعنی احادیث و آثار سے کہ تحقیق نماز بیچ اسوقت کے
بہتر ہی یعنی ثواب اسکا بہت ہوتا ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بہت رجوع کرنے والونکی طرف اللہ کے اوسوقت
گرم ہونے سے اونٹونکے یعنی پانون اونکے روایت کی یہ مسلم نے ف جانتے ہین لوگ یعنی جیسے الخ
نماز چاشت پڑھتے تھے اور نہ صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑھتے ہین باوجود علم انکے ساتھ اسکے کہ نماز بیچ
...ین افضل ہی اور گرم ہونے اونٹونکے یعنی جسوقت کہ گرمی زمین گرم ہو جاوے کہ اونٹونکے بچونکے پانون جلنے لگین اور
نماز چاشت کی بڑی بہتری اور ایسی گرمی قریب دوپہر دن آنے کے ہوتی ہی اور اسوقت مین افضل اسکے لیے ہی کہ
دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت مین نماز نہین پڑھتے مگر جو کہ رجوع رکھتے ہین درگاہ حق مین اور نام اسی نماز کا
صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اسی سے صحیح معلوم ہوا وقت چاشت کا ع ہ ومولانا ہ الفصل
الثانی فصل دوسری عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ

وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها رواه الترمذي اور روايت كي ابو سعيد نے كہ تهے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑهتے نماز چاشت كي يہاں تك كہ كہتے ہم كہ نہ چهوڑينگے اسكو كبهي اور چهوڑتے اسكو يہاں تك كہ كہتے ہم كہ نہ پڑهينگے اسكو روايت كي يہ ترمذي نے ف يعني جبكہ عادت شريف يہ تهي اور اكثر نوافل ميں كہ ہميشہ پڑهنے سے امت پر التزام ہو جاوے اور حكم اسكي فرضيت كا نازل ہو اور يہ حكم فعل آنحضرت كا تها كہ ايك فعل حضرت كے التزام سے فرض ہو جاتا تها اور اگر امت التزام كرے مستحب ہے ۵ وعن مورق العجلي قال قلت لابن عمر تصلي الضحى قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابو بكر قال لا قلت فالنبي صلى الله عليه وسلم قال لا اخاله رواه البخاري اور روايت ہے مورق عجلي سے كہ كہا ميں نے واسطے ابن عمر كے كہ نماز پڑهتے ہو تم چاشت كي كہا كہ نہيں كہا ميں نے پس عمر يعني وه بهي پڑهتے تهے كہا نہيں كہا ميں نے پس ابو بكر يعني وه بهي پڑهتے تهے كہا نہيں كہا ميں نے پس نبي صلی اللہ علیہ وسلم كہا نہيں گمان كرتا ميں حضرت كو بهي روايت كي يہ بخاري نے ف ابن عمر نے جو اس نماز كي نفي كي تو تاويل اسكي يہ ہے كہ مراد اونكي يہ تهي كہ مسجد ميں پڑهتے تهے يا ہميشہ پڑهتے تهے كو فعل آنحضرت كا مراد تها يا يہ سمجها ہو كا ہميشہ پڑهنے كا انكار كيا كہ حضرت نے ہميشگي نہيں كي اسپر واسطے خوف فرض ہو جانے كے اور اصل نماز يہ ثابت ہي حضرت سے بہت روايتوں سے كہا ملا على قاري نے كہ شك نہيں اسميں كہ اونكو كيا ہے حضرت نے خوف فرض ہو جانے كا ليكن صواب يہ ہي كہ كيا جاوے كہ مواظبت كرني اسپر مستحب ہے اور يہي مذہب ہے اكثر علماء اور مشايخ كا

باب التطوع

باب بيچ بيان نماز نفل كے ف اطلاق تطوع كا اكثر غير رواتب يعني غير سنت موكده پر آتا ہي شرح اسكي وجہ تسميہ كي حضرت شيخ نے ترجمہ ميں لكهي ہي جو چاہے ديكهے

الفصل الاول

فصل پہلي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلوة الفجر يا بلال حدثني بارجى عمل عملته في الاسلام فاني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا ارجى عندي اني لم اتطهر طهورا في ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك الطهور ما كتب لي ان اصلي متفق عليه روايت ہي ابي ہريره سے كہ كہا فرمايا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال كو وقت نماز فجر كے اے بلال بيان كر مجهكو بہت اميد ركها كيا عمل كہ كيا تو نے اسلام ميں يعني كون عمل ہي تيرے پاس كہ اميد اوسكے ثواب كي بہت ركهتا ہي اسلئے كہ تحقيق سني ميں نے آواز پاپوشون تيري كي آگے اپنے بہشت ميں عرض كيا بلال نے كہ نہيں كيا ميں نے كوئي عمل كہ بہت اميد ركها گيا ہو نزديك ميرے اس عمل سے كہ تحقيق ميں نے نہيں طہارت كي كوئي طہارت كسي وقت ميں رات كو يا دن كو مگر نماز پڑهي ميں نے ساتھ اوس طہارت كے مقدار كہ مقدر كي گئي ميرے لئے يہ كہ نماز پڑهوں نہيں روايت كي بخاري مسلم نے ف سننا پيچهے آواز [illegible] ايك امر تها كہ كشف كيا گيا حضرت [illegible] سامنے ہي پائے جاتے ميں [illegible] بلال كا [illegible]

وعن يعلى بن امية قال قلت لعمر بن الخطاب انما قال الله تعالى ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته رواه مسلم

اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہا کہا مینے واسطے عمر بن الخطاب کے سوا اسکے نہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ کم کرو نماز اگر ڈرو تم یہ کہ فتنے مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے پس تحقیق امن مین ہین اب لوگ ... فرمایا عمر نے تعجب کیا مینے اوس چیز سے کہ تعجب کیا تونے اوس سے پس پوچھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ صدقہ ہی کہ احسان کیا اللہ تعالے نے ساتھ اوسکے تمپر پس قبول کرو صدقہ اوسکا روایت کی یہ مسلم نے ف الفاظ آیہ کے جو نقل ہوئے وہ آیہ یون ہی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة اخر تک اور پس قبول کرو صدقہ اوسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ مین قید خوف کی باعتبار عادت اور اغلب کے لگائی ہی کہ اکثر مسافرونکو خوف ہوتا ہی خصوصا اوس زمانے مین کہ کافر درپے ایذا مسلمانونکے تھے اور یہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کے لئے ہی پس موید ہی قول ابی حنیفہ کا کہ قصر واجب ہی اور اتمام اسائۃ یعنی برا ہی اوسکا ۔

وعن انس قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا الى المدينة قيل له اقمتم بمكة شيئا قال اقمنا بها عشرا متفق عليه

اور روایت ہی انس سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے طرف مکے کے یعنی حجۃ الوداع مین پس تھے نماز پڑھتے دو دو رکعتین یعنی چار کی دو یہان تک کہ پھر آئے ہم طرف مدینہ کے کہا گیا واسطے انس کے کیا ٹہرے تھے تم مکہ مین کچھ یعنی ایک مدت کہا ٹہرے تھے ہم مکہ مین دس دن روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف دس دن یون کہ چوتھی ذی الحجہ کو وہان پہنچے تھے اور چودہوین کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کے ہوئے پس معلوم ہوا کہ دس دن کی اقامت سے آدمی مقیم نہین ہوتا یہ حدیث ظاہر مین منافی ہی مذہب شافعی کے کہ اونکے ہان اگر اقامت کرے چار دن تو واجب ہوتا ہی پورا پڑھنا نماز کا تفصیل اسکی اوپر مذکور ہو چکی

وعن ابن عباس قال سافر النبي صلى الله عليه وسلم سفرا فاقام تسعة عشر يوما يصلي ركعتين ركعتين قال ابن عباس فنحن نصلي فيما بيننا وبين مكة تسعة عشر ركعتين ركعتين فاذا اقمنا اكثر من ذلك صلينا اربعا رواه البخاري

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سفر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹہرے انیس دن نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتین کہا ابن عباس نے پس ہم نماز پڑھتے ہین دو دو رکعت بیچ اوس منزل کے کہ درمیان ہمارے اور درمیان مکے کے ہی انیس دن یعنی جب اقامت کرین ہم کسی منزل مین درمیان مکہ اور مدینہ کے انیس دن تو دو دو رکعت پڑھتے ہین

[illegible] بعضون نے کہا ایک کو ان رکعتون سے یہ کہ جایز ہی بعد اسکے [illegible]

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عائشہ سے کہا سب تحقیق کیا ہی نبی صلے اللہ علیہ

وسلم نے کہ رکعتین پڑہین اور پوری بہی پڑہین روایت کی یہ شرح السنہ مین ف یعنے جایگی دو بہی پڑہی اور پوری بہی

عمل شافعی کا اسی پر ہی کہ جایز ہی قصر بہی اور پورا پڑہنا بہی سفر مین اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہین جایز ہی پورا پڑہنا بلکہ گنہگار ہوتا

ہی اور اسکی سند مین ابراہیم بن یحیے ہی پس حدیث ضعیف ہی دلیل کامل نہین ہوسکتی لہذا صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہی کہ

یہ حدیث صحت کو نہین پہنچی ہی اور حضرت سے اتمام وجود مین نہین آیا اور دار قطنی اور بیہقی وغیرہ نے جو جائز ہونے قصر اور اتمام

کی حدیث روایت کی ہی اور دار قطنی نے کہا ہی کہ اسناد اسکی صحیح ہی اگر بتقدیر صحت اسکے حمل کیا جاوی کی اول امر

یعنے بدایت ابتدا مین تہی پہر قصر ہی مقرر ہوا واللہ اعلم ۰ ع ۰ ح ۰ ایک معنے اس حدیث کے یہ بہی ہوسکتے ہین کہ قصر

کیا حضرت نے اور بعض نماز کو نہین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑہی یعنے وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہین

قصر بہی ہوا اور اتمام بہی یہ توجیہ خوب ہی کہ اور تکلف نہین کرنا پڑتا مولانا ۰ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً

لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی

عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مینے ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حاضر ہوا مین ساتہ انکے فتح مکہ مین پس رہے وہ مکہ مین اٹہارہ

شب نماز نہین پڑہتے تہے مگر دو رکعتین فرماتے تہے اہل شہر کے پڑہو تم چار رکعتین اس لیے کہ تحقیق ہم مسافر ہین روایت

کی یہ ابو داود نے ف اٹہارہ شب رہے اور قصد سفر کا رکہتے تہے کہ آج چلین کل چلین اسی لیے دونون قصر پڑہتے رہے اور فرماتے تہے

بعد سلام پہیرنے کے مقیم مقتدیونکو خطاب کر کر کہ تم چار پوری پڑہو اس طرح کہدینا مستحب ہی امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کرے

مسافر کا تو چار رکعتین پڑہے اور متابعت امام کی نکرے باقی نماز مین اور مسافر جو اقتدا کرے مقیم کا تو متابعت اوسکی کرے اور چار رکعتین

پڑہے ۰ ع ۰ ح ۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ

وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ

وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً

ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

[illegible] فرمایا حضرت حجۃ الله تعالیٰ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ کھاوے بدن انبیاء کے

پس نبی الله کا زندہ ہے روایت کیا اسکو ابو داود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف**

یعنی ساعت دن جمعہ کا اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ دن عرفہ کا افضل ہے یا مساوی ہی جمعہ کے اور سبب بھیجنے درود کے

اوسمین اسلیے کہ درود افضل عبادات سے ہی اور اسدن میں ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ ہوتا ہی لیس اسمین پڑھنا اوسکا اولی ہی

اور بہت حدیثین بیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعہ میں اور شب جمعہ میں وارد ہوی ہین عجب نعمت ہی غافل ہونا اس

سے اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ زندہ ہین انبیاء قبرون میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کسیکو اسمین خلاف نہین کہ حیات انکو ہی

حقیقی جسمانی دنیا کیسی نہ حیات معنوی روحانی جیسیکہ شہدا کو ہی اور سوا اسکے اور ہوا ہی اسیے ہین اسلام اور کلام اسمین

ہین اعمال قبر والو کے بعض اہل ہمیشہ صح ۹۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ

عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا

يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ

حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے دن موعود

دن قیامت کا ہی اور مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن پر کہ افضل ہو دن جمعہ سے اوسمین ایک

ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مومن کہ دعا کرے الله سے بہتری کی مگر کہ قبول کرتا ہی الله واسطے اوسکے اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز

سے مگر کہ پناہ دیتا ہی اوسکو اوس سے روایت کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہین معلوم کیجاتی مگر حدیث

موسی بن عبیدہ کی سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی **ف** دن موعود الخ یعنی سورہ بروج میں جو فرمایا ہی الله تعالیٰ نے وَالْیَوْمِ

الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ پس مراد یوم موعود سے دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خبر دی ہی اوسکے آنے کی اور وعدہ کیا ہی

مومنون سے بیچ اوسکے نعمتون بہشت کا اور مراد شاہد سے دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہی کہ حاضر

ہوتے ہین مومن اوسمین ہر طرف سے اور حاضر ہوتے ہین ملائکہ اور ابو موسی راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہین اوسکو

حدیثین صح ۵ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ

الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ

تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ

لساعة ما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض ولا رياح ولا جبال ولا بحر الا هن يشفقن من
يوم الجمعة رواه ابن ماجة وروى احمد عن سعد بن عبادة ان رجلا من الانصار اتى النبي صلى
الله عليه وسلم فقال اخبرنا عن يوم الجمعة ماذا فيه من الخير قال فيه خمس خلال وساق الى آخر
الحديث روایت ہی ابی لبابہ ابن عبد المنذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دن جمعہ کا سردار ہی دنوں کا
اور بڑا ہی اون سب میں نزدیک اللہ کے اور وہ بڑا ہی نزدیک خدا کے دن عید قربان اور عید الفطر سے اوسمین پانچ باتین ہین
پیدا کیا اللہ تعالی نے اوسمین آدم کو اور اوتارا اللہ تعالی نے اوسمین آدم کو طرف زمین کے اور اوسمین وفات دی اللہ تعالی نے آدم کو اور
اوسمین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین کچھ مگر دیتا ہی اللہ اوسکو جبتک کہ نہ مانگے حرام کو یعنے مانگنا حرام کا نہین مقبول
اور اوسمین قایم ہوگی قیامت نہین کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ ڈرتے
ہین دن جمعہ سے یعنے اس لیے کہ قیامت اوسمین ہونی ہی مبادا اوسی دن ہو یہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی احمد نے سعد بن
معاذ سے یہ کہ ایک شخص انصار مین سے آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا خبر دو ہمکو دن جمعہ سے کہ کیا ہی اوسمین بہتری سے فرمایا اوسمین
پانچ چیزین ہین اور بیان کی ساری حدیث یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہی دن عید قربان اور عید فطر سے
اس سے معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہی یا افضل ہی جمعہ سے لیکن جو حدیث [illegible] افضل ہونے مین دن عرفہ کا ہی اور
اوسمین پانچ باتین ہین یہ حصر کے لیے نہین ہی کہ پانچ ہی باتین ہین اوسمین [illegible] بلکہ اور بعضی چیزین بھی ہین مثل داخل
ہونے آدم کے جنت مین وغیر ذلک اسمین ہوئی ہین ع ہ وعن ابی هريرة قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم
لاي شيء سمي يوم الجمعة قال لان فيها طبعت طينة ابيك آدم وفيها الصعقة والبعثة وفيها
البطشة وفي آخر ثلث ساعات منها ساعة من دعا الله فيها استجيب له رواه احمد اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا گیا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم واسطے کس چیز کے نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اس واسطے کہ اوسمین
تمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہین اور اوسمین نفخہ ہوگا مرینگے یعنے نفخہ پہلا کہ اوس سے سب [illegible]
اور زندہ ہونگے یعنے دوسرا نفخہ کہ اوس سے سب اوٹھینگے اور اوسمین ہوگا پکڑنا سخت یعنے داروگیر قیامت کی اور بیچ آخر
تین ساعتوں کے جمعہ سے ایک ساعت ہی یعنے جمعہ کی آخر ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگے اللہ سے اوس ساعت مین مقبول کیجاتی ہی دعا
اوسکی نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ [illegible] ہوا جمعہ اسکا نام اس لیے ہوا کہ ایسے امور بڑے [illegible] جمع
ہین [illegible] اور مخفی نہ ہو کہ معنے جمعیت کے ہر ایک کے [illegible] موجود ہین قطع نظر کرکے تجدید سے ع ہ وعن ابی الدرداء
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا الصلوة علي يوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائكة

عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لقوم يتخلفون عن الجمعة لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس ثم احرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم رواه مسلم روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ان لوگوں کے جو پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے البتہ تحقیق قصد کیا ہے میں نے یہ کہ حکم کروں میں ایک شخص کو کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پھر جلا دوں میں گھر اون لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے بغیر ضرورۃ کے روایت کی یہ مسلم نے ف اسمیں بڑی وعید ہے تارک جمعہ کے لئے تو فکر کریں لوگ اسمیں اور جمعہ کو کبھی ترک نہ کریں ۵ وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا في كتاب لا يمحى ولا يبدل وفي بعض الروايات ثلاثا رواه الشافعي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بغیر ضرورۃ کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی اور نہیں بدلی جاتی اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعے لگاتار روایت کی یہ شافعی نے ف بغیر ضرورۃ سے مراد یہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیرہ ذلک پس ان صورتوں میں ترک کریگا تو منافق نہیں لکھا جائیگا اور اگر اسی طرح کے عذر نہ ہونگے اور ترک کریگا تو منافق لکھا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی یعنی نامہ اعمال میں حاصل یہ کہ حکم ساتھ نفاق اوسکے ہمیشہ ثابت رہیگا یہانتک کہ سزا اوسکی پاوے یا اللہ تعالی اوسکی بخشے خیال کرو کہ کیا وعید شدید ہے ترک جمعہ پر بچاوے اللہ اس سے ۵ وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه الجمعة يوم الجمعة الا مريض او مسافر او امرأة او صبي او مملوك فمن استغنى بلهو او تجارة استغنى الله عنه والله غني حميد رواه الدارقطني اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرۃ کے پس فرض ہے اوسپر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض ہو یا مسافر یا عورۃ یا لڑکا یا غلام تو نہیں فرض اسپر پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعہ سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پروائی کرتا ہے اللہ اوس سے یعنی عنایت نہیں فرماتا اور اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا روایت کی یہ دارقطنی نے ف یعنی جو کوئی کھیل یا تجارت میں مشغول رہا اور نماز جمعہ ترک کی اوس سے اللہ بے پروا ہوتا ہے اور مہربانی اوسپر نہیں کرتا ۵

باب التنظيف والتبكير

یہ باب ہے بیچ بیان پاک کرنے اور سویرے جانے کے جمعہ کے لئے ف مراد تنظیف سے بدن پاک کرنا ہے ساتھ نہانے کے اور لبیں اور ناخون کترنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغلوں کے بال دور کرنے اور پاک کپڑے پہننا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب روز جمعہ سنت ہیں اور تفصیل اسکی باب المسواک میں بیان ہو چکی ہے اور تبکیر سے مراد ہے کہ اول وقت نماز جمعہ کے لئے جاوے اور اگر [illegible]

کہتے ہیں اسواسطے کہ ہیکو دوپہر میں خواب ہوتا ہے یا سوتے ہیں اور حاصل حدیث کا یہی ہے کہ سویرے پڑھتے تھے نماز جمعہ کی پہلے دوپہر کے
ہیں مشغول ہوتے تھے بلکہ بعد نماز کے یہ کام کرتے تھے ۔ ع ہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی
کی دیر کر کے پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہ بخاری نے وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے سائب بن یزید سے کہا تھی اذان دن جمعہ کے اول اوس اذان کی جس وقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور حضرت ابی بکر اور عمر کے پس جبکہ خلیفہ ہوئے حضرت عثمان اور بہت ہوئے لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کے
روایت کی یہ بخاری نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سنت یہ تھی کہ جب حضرت منبر پر
بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول کہ بعد اوسکے تکبیر ہے کہتے ہیں نہیں تھی اور اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے
زمانہ میں رہا جب حضرت عثمان رضہ نے بہتات لوگوں کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ میں لوگ کم تھے اور قریب قریب کے
تھے مسجد سے اور اکثر بہ برکت میں حاضر ہوتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہیں مسجد سے اور اپنے کاروبار میں مشغول رہتے ہیں
مناسب جانا کہ جب وقت آوے نماز کا اذان کہی جاوے تا لوگ خبردار ہو ویں اور خطبہ میں حاضر ہوں پس یہ دوسری اذان
یہی اذان اول ہے اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہے اسلئے کہ تیسری ہے اذان دو اذانوں کی کہ حضرت کے
زمانے میں تھیں یعنی پہلی اذان خطبہ کے وقت کی ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی
جاتی ہے پس یہ اذان حضرت عثمان رضہ نے مقرر کی وہ بھی سنت ہوئی بدعت نہیں اسلئے کہ فعل خلفاء راشدین کا
سنت ہے اور وقت بڑا سنت کے جو ایک اور اذان کہتے ہیں یہ حضرت کے زمانہ میں تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کے زمانہ میں تھی نہ تابعین کے زمانہ میں اور نہ اوسپر عمل ہے اکثر اسلام کے شہروں میں معلوم نہیں کہ کسنے نکالی ہے اور
لکھا ہے فقہا نے کہ جب پہلی اذان ہو جمعہ کی توجہ کرنی حرام ہوتی ہے اور سعی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر ہونا نماز میں
واجب ہوتا ہے اور زوراء نام ایک جگہ کا ہے بیچ بازار مدینہ کے ۔ ح ہ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ
قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہی کیا ان دونون نے ۵ع۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ اِذَا
جَاءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَلْیَتَجَوَّزْ فِیْھِمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے ایک تمہارا دن جمعہ کے اور امام خطبہ
پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں اور تخفیف کرے بیچ انکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** شافعیہ نے عمل کیا ہی اسپر اور تحیۃ المسجد ہرگز اونکے
نزدیک واجب ہی اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور یہی امام احمد کے نزدیک ہی اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑتے ہین وہ اور یہ تاکید وجوب
اوسکی ہے کہ وقت خطبہ کے بھی اوسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کے جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کے واجب نہین تو وقت
خطبہ کے بطریق اولی نہوگی اور یہی ہی مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اسی پر ہین جمہور صحابہ اور تابعین کذا فی
اور اہل مذہب کی اونکے نزدیک یہ ہی کہ ہو خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے
ہین بسبب قرینون اور حدیثون صحیح کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر حرمت نماز کے بیچ وقت خطبہ کے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب نکلے امام پس نہین درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ وہ مکروہ جانتے تھے نماز اور کلام کو بعد
نکلنے امام کے پس قول صحابی کا بھی حجت ہی اور واجب ہی تقلید اوسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہو اوسکے کوئی خبر سنت اور نیز
بعض حدیث جابر سے ساتھ طرق متعددہ کے آیا ہی کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے
پس فرمایا حضرت نے کہ آیا نماز پڑھی تو نے اے فلانے اوسنے کہا نہین پڑھی ہے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ
کی ہی کہ یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے وقت خطبہ کے تھا یا یہ مخصوص اوسی شخص کو تھا اور بعضے کہتے ہین کہ بعد قضیہ کے شروع
کرنا خطبہ کے تھا اور شیخ ابن الہمام لکھا ہی کہ سارے حدیث صحیح ہین کلام سند اور حدیث تخصیص لازم نہین آتا شاید کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو
خطبہ اتنی کہ فارغ ہوا وہ شخص نماز سے بلکہ واقع مین یون ہی ہی چنانچہ دارقطنی نے روایت کیا ہی کہ فرمایا اوسکو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کر دو رکعت اور آنحضرت چپ رہے خطبہ سے یہان تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سے ۵ح۵ع۵ وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ
فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
کہ پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پائی اوسنے نماز روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہی سب نماز
سے خصوصیت جمعہ کی نہین ہی باب ما علی الماموم کے بیچ ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہی من ادرک رکعۃ فقد ادرک
الصلوۃ اور شرح اوسکی بھی وہان بیان ہو چکی ہی ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہی اسکو ساتھ جمعہ کے بقرینہ حدیث آئندہ
کے اور فرمایا ہے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعہ کے ادا کرے ساتھ اوسکے جو پاتا ہی اوسکے اور بنا کرے اوسپر جمعہ کو

الفصل الثالث تیسری فصل عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن نبأك انه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد والله صليت معه اكثر من الفي صلوة رواه مسلم روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ فرماتے کھڑے پس جو شخص کہ خبر دے تجکو یہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹھکر پس تحقیق وہ جھوٹا ہی پس قسم ہی اللہ کی نماز پڑہی میں نے ساتھ حضرت کے زیادہ دو ہزار نمازوں سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے نماز جمعہ اور نمازیں زیادہ دو ہزار سے پڑہیں پس فقط دو ہزار نمازیں جمعہ کی مراد نہیں اسلیے کہ اول جمعہ بعد آنیکے مدینہ میں ہوا اور مدت اقامت کی مدینہ میں دس برس ہوئی پس قریب پانسو جمعہ کے ہوتے ہیں اور مقصود جابر کا [illegible] کرنا کثرت صحبت کا ہی ساتھ حضرت کے اور شرح منیہ میں لکہا ہی کہ جو شہر فتح ہو ساتھ تلوار کے مانند مکے کے اوسمیں خطیب خطبہ پڑہے ساتھ تلوار کے اور جس شہر کے لوگ خوشی سے مسلمان ہوں مانند مدینہ کے اوسمیں خطبہ بغیر تلوار کے پڑہے اور [illegible] میں لکہا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبہ کے کم پکارکر پڑہے ع ۵ وعن كعب بن عجرة انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا الى هذا الخبيث يخطب قاعدا وقال الله تعالى واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه مسلم اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہ کہ وہ داخل ہوا مسجد میں اور عبدالرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تہا خطبہ پڑہتا تہا بیٹھے ہوئے پس کہا ابن عجرہ نے دیکہو طرف اس خبیث کے خطبہ پڑہتا ہی بیٹھے ہوئے حالانکہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جسوقت دیکہتے ہیں سوداگری یا کہیل دوڑتے ہیں طرف اوسکے اور چھوڑتے ہیں تجکو کہڑے ہوئے یعنے خطبہ میں روایت کی یہ مسلم نے

ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے کہ ناگاہ قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تہے مدینہ والونپر بڑی تکلیف تہی پس یہ [illegible] لینے کے لئے باہر گئے مگر بارہ صحابی نہ گئے پس آیت مذکورہ اوتری اسمیں جو ہی کہ چہوڑ دیتے ہیں تجکو کہڑے ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کہڑے ہوئے خطبہ پڑہتے تہے اور کہڑا ہوکر خطبہ پڑہنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہی [illegible] شرطوں صحت ادا جمعہ کے ایک تو وقت ہی پس بعد وقت کے صحیح نہیں بخلاف اور نمازوں کے اور وقت اوسکا وقت ظہر کا ہی اجماعا پس نہیں جائز ہی پہلے زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کے نزدیک درست ہی اور نہیں جائز بعد داخل ہونے وقت عصر کے بہی مگر امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کا ہی یہ ہی کہ وقت میں ہو پہلے وقت کے نہیں جائز دوسرا یہ کہ ہو روبرو جماعت کے یعنے اگر گہر میں پڑہ لیوے تو نہیں درست اور اسحدیث میں دلیل تہا [illegible] کرلی اوسپر کہ ارتکاب کبیرہ حرام کا یا مکروہ کا اس لیے کہ ارتکاب کرنا خلاف اوسکا

ملازمت کی اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں کی نیت اچھی کی ہے ۵ع وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ
اَنَّهُ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہ اونہوں نے دیکھا بشر بیٹے مروان کے کو منبر پر اوٹھاتا ہاتھ دونوں اپنے
یعنی وقت خطبہ کے جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نے برا کرے اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو تحقیق دیکھا میں نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتے تھے اسپر کہ اشارہ کریں ساتھ ہاتھ اپنے کے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے
ساتھ اونگلی شہادت اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وقت خطبہ کے اشارہ ایک اونگلی سے کرتے تھے
واسطے خطاب کرنے کے لوگوں کو اور واسطے رغبت دلانے کے اونکو اور برے خطبہ کے اور نام لینے کے اوسمیں ۵ع
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا
فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہا جب بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن
جمعہ کے منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس سنا یہ ابن مسعود نے پس بیٹھ گئے اوپر دروازہ مسجد کے پس دیکھا اونکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا آؤ اے عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ اسمیں دلیل ہی
اسپر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ میں جبکہ نہو کلام امر
بالمعروف کہا ابن حجر نے کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت نے دیکھا کسیکو حاضرین میں سے کہ کھڑا ہوا تھا بیٹھنے کے لیے پس حکم کیا اوسکو بیٹھنے
کا واسطے حرام ہونے نماز [illegible] بیٹھنے کے پر وقت بیٹھنے امام کے منبر پر سبب کلام کے نزدیک ۵ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ
فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیے کہ ملاوے ساتھ اوسکے دوسری اور جو شخص
کہ نہ ملیں اوسکو دونوں رکعتیں پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت یا فرمایا پڑھے ظہر کو روایت کی یہ دارقطنی نے **ف**
کہا نووی نے کہ یہ حدیث خالی ضعف سے نہیں [illegible] اور برتقدیر ثبوت کے معنے یہ ہیں کہ جسکو دو رکعتیں نہیں ملیں
بالکل بلکہ اٹھ گئے تو وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لیوے اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابوہریرہ میں کہ آخر فصل اول
میں ہی گذر چکا ہی ۵ع

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

یہ باب ہی بیچ بیان نماز خوف کے **ف** یعنی [illegible]

مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا

وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا

وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيقٍ آخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ٢٧

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی یزید بن رومان سے اوسنے نقل کی صالح

بن خوات سے اوسنے نقل کی اوس شخص سے کہ حاضر تہی ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن ذات الرقاع نماز خوف

کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صف باندی ساتھ حضرت کے اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کے پس نماز پڑہی حضرت نے ایک

رکعت ساتھ اوس جماعت کے کہ ساتھ تہی حضرت کے پہر رہے کہڑے اور پوری پڑہی اوس جماعت نے واسطے اپنے پہر پہرے

اور صف باندی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ مین دشمن کے کہڑی تہی پس پڑہی ساتھ اونکے

ایک رکعت کہ باقی رہی تہی نماز حضرت کی سے پہر بیٹہے رہے بیٹہے ہوئے یعنی جب التحیات میں بیٹہے اور پوری کی اونہوں نے واسطے اپنے

یعنی جو باقی رہی تہی نماز اور پہر التحیات مین شریک ہو گئے پہر سلام پہیرا حضرت نے ساتھ اونکے روایت کی یہ بخاری مسلم

اور روایت کی بخاری نے ساتھ اور طریق کے قاسم سے کہ نقل کی قاسم نے صالح بن خوات سے اوسنے نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے

اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ف اوس شخص سے کہ نماز پڑہی تہی نام اوس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تہا اور

قاسم بن محمد نے روایت کی یہ حدیث صلوۃ الخوف کی صالح بن خوات سے اوسنے سہل بن ابی حثمہ سے جیسا کہ اگلی

روایت مین ہی اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہی کہ سنہ پانچ ہجری مین ہوا کہ اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ادا کرنی پڑی

ادا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کے پہرے اور ذات الرقاع اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ مسلمانون کے پاؤن ننگے تہے اور پاؤنمین سوراخ

ہو گئے تہے اور ناخون ٹوٹ گئے تہے پس پاؤن پر رقاع یعنی چیتہڑے لپیٹ لیے تہے اور یہ ایک اور طور ہی طورون صلوۃ الخوف

کے اسمین بہی ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن سابق

نماز آنحضرت کے یہ کہ قضا کی اوسکی بعد تمام کرنے نماز آنحضرت کے اور پہلی صورتمین بعد تمام کرنے نماز حضرت کے پڑہی اور اسپر

عمل کیا ہی امام شافعی اور امام مالک نے ع ح ٥ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ

بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ

[illegible] عید مشتق [illegible] عید [illegible] ہوتی ہے [illegible] اور کہا ہے بعضوں نے کہا عید الحسن ہے ہوا

عید کہ [illegible] خوشی ہوتی بندون پر ساتھ مغفرت اور رحمت چنانچہ کہا ہے کسی نے لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن

امن من الوعید لیس العید لمن تجمر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود

بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط

یعنی نہیں عید اوسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے عید اوسکے لیے ہی کہ امن پایا ہو وعید سے یعنی برے کاموں سے باز رہا تا لائق رحمت اور

مغفرت الہی کے ہوا اور امن پایا ہو عذاب سے نہیں عید اوسکے لیے کہ خوشبو کرے ساتھ عود کے [illegible] اوسکے لیے ہی کہ توبہ

کرے کہ پہر گناہ نکرے نہیں عید اوسکے لیے کہ زینت کرے ساتھ زینت دنیا کے عید اوسکے لیے ہی کہ توشہ راہ آخرت کا تقوی

کو کرے نہیں عید اوسکے لیے کہ سوار ہو سواریوں پر عید اوسکے لیے ہی کہ چھوڑے گناہ نہیں عید اوسکے لیے کہ بچھاوے فرش عید

اوسکے لیے ہی کہ گذر جاوے پل صراط سے اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علما کے سنت موکدہ ہی اور امام ابوحنیفہ کے

نزدیک واجب ہی ۵ع۵ **الفصل الاول** عن ابی سعید الخدری قال کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول شیء یبدأ به الصلوة ثم ینصرف

فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم ویوصیهم ویأمرهم وان کان یرید ان یقطع

بعثا قطعه او یأمر بشیء امر به ثم ینصرف متفق علیه روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نکلتے دن عید فطر اور عید قربان کے طرف عیدگاہ کے پس اول چیز کہ شروع کرتے ساتھ اوسکے نماز تھی یعنی پہلے عیدگاہ میں پہنچکے نماز

پڑہتے پہر پہرتے نماز سے پس کہڑے ہوتے سامنے لوگوں کے اور لوگ بیٹھے ہوتے صفوں اپنی پر پس نصیحت کرتے اونکو اور وصیت

کرتے اونکو اور حکم فرماتے اونکو اور اگر چاہتے یہ کہ بہیجیں لشکر یعنی جہاد کے لیے حکم فرماتے بہیجنیکا یا چاہتے کہ حکم فرماویں بیچ کسی

امور میں سے اور اونکی مصلحتوں میں سے حکم فرماتے ساتھ اوسکے پہر پہرتے یعنی طرف گہر اپنے کے نقل کی یہ بخاری مسلم نے

ف عیدگاہ مدینہ کی باہر شہر کے ہی کہتے ہیں کہ مسافت حجرہ شریف سے وہان تک ہزار قدم کی ہی نہایت وہ جگہ

متبرک ہی اور اب گرد اوسکے چار دیواری بنا دی ہی [illegible] السنین میں لکہا ہی کہ نکلنا امام کا نماز کے لیے یعنی عیدگاہ میں

مگر سبب بارش وغیرہ نماز پڑہنی مسجد شہر کی میں اور کہا ابن ہمام نے سنت ہی یہ کہ نکلے امام طرف عیدگاہ کے اور خلیفہ کر جاوے

کسیکو کہ نماز پڑہاوے ضعیفوں کو شہر میں اور کہا ابن حجر نے کہ کلام سوا مسجد مکہ اور بیت المقدس کے ہی اسلیے

کہ ان دونوں جگہوں میں سب نماز پڑہنی افضل ہی واسطے اتباع صحابہ اور تابعین کے اور سبب بزرگی ان مسجدوں

کے [illegible] یعنی زمانہ میں ہر سال [illegible] کہ حضرت کے زمانہ شریف میں مقرر تہا عیدگاہ میں بعد اوس کے [illegible]

ثم قال وفي رواية تغنيان بما تقاولت الانصار يوم بعاث والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر فانها ايام عيد وفي رواية يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا وهذا عيدنا متفق عليه

ہی عائشہ سے کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئے اونکے پاس اور نزدیک اونکے دو چھوکریاں تہیں یعنی انصار کی لڑکیاں منی میں سیج
کے یعنی جن دنونمیں حاجی منا میں رہتے ہیں کہ وہ روز عید الضحی کا اور ایام تشریق کے ہیں بجاتی تہیں دف اور بجاتی تہیں دف
اور ایک روایت میں ہی ساتھ اس لفظ کے یعنی بدلے الفاظ یا زیادہ اوپر کے گاتی تہیں وہ اشعار کہ کہے تھے انصار نے دن بعاث کے اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ڈہانپے ہوئے تھے کپڑا اپنا پس ڈانٹا اونکو حضرت ابوبکر نے پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ اپنا اور فرمایا
چھوڑ دے انکو اے ابوبکر واسطے اس کے کہ تحقیق یہ دن عید کے ہیں یعنی خوشی کے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے اے
ابوبکر تحقیق واسطے ہر قوم کے عید ہی اور یہ عید ہی ہماری روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ف لفظ تغنیان کو معنے
تغنیان کی ہی اور بعضوں نے معنے اسکے یہ کہے ہیں کہ اچھی آواز کرتی تہیں اور بجاتی تہیں دف اور بجانے میں دف کے دو قول ہیں
بعضے مباح کہتے ہیں مطلق یعنی ہر وقت اور بعضے حرام کہتے ہیں مطلق اور صحیح یہ ہی کہ نکاح میں اور ولیمہ میں اور
بیچ اون شادیوں کے کہ اونکے حکم میں ہیں اور عیدین میں مباح ہی اور پھر فرق کیا ہی علما نے اوس دف میں کہ جہانج
دار ہو اور اوس میں کہ جہانج دار نہو یعنی جہانجہ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جہانج دار کو مباح لیکن بغیر جہانجہ دار میں بھی
اختلاف کیا ہی اور گاتی تہیں اوس طرح یعنی گاتی تہیں اشعار لڑائی اور شجاعت انصار کے کہ دونوں نے بیچ بعاث کی لڑائی
پڑھتے تھے جیسے کہ عادت شجاعوں کی ہی کہ وقت لڑائی کے پڑھتے ہیں اپنی شجاعت اور فخر کے کہتے ہیں اور بعاث نام
ایک جگہ کا ہی دو کوس مدینہ سے پس وہ لڑکیاں وہ اشعار پڑہتی تہیں کہ اونمیں تمام وصف لڑائی اور شجاعت
کے تھے کہ اوسکے ذکر کرنے میں مدد تہی امر دین کی اور رغبت دلاتی تہی مسلمانوں کو جہاد کفار پر اور ذکر فحش اور بری
باتونکا اونمیں نہ تہا کہ حرام ہی ذکر کرنا اونکا یا مقصود نہ تہا کہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برے گیت گاتیں
اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں بعد از لفظ تغنیان کے آیا ہی ولیستا بمغنیتین یعنی گاتی تہیں اور گانا کسب اونکا
نہ تہا کہ خوب گاتی ہوں اور مشہور اور معروف ہوں اوسمیں اور شوق دلاویں فاحشہ اور خواہش نفسانی پر
کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کی ہو بلکہ گاتی تہیں جیسے لڑکیاں کہ ایک جگہ گایا کرتی ہیں اور ڈانٹا اونکو اس صورت میں
میں ایا ہی کہ کہا ابوبکر نے کیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر کے اور مزمار کہتے ہیں باجے کو کہ بجاتے ہیں
گانیوالا مانند نے اور دف اور رباب اور مانند اونکے اور مزمار شیطان اسکو اس لیے کہا کہ وہ مشغول کرتا

اور زیدوں کو لہو و لعب ہین اور باز رکہا ہی یاد خدا سے اور واسطے ہر قوم کی ہی عید اکلی اسواسطے اور قومون نا ملاکر عیدی ہند
ہونے کے واسطے بجوس رقص و سرود کے اور کہا ہی علماء نے کہ مشابہت کرنی ساتہ اونکے اوسمین کفر ہی اور مناسب ہی کہ
اوسمین نہ جاوی کیونکہ اور مانند اس کی اور مہندی لگاوے اور لہو و غنا کرے بطور تعظیم اوسدن کی اور جانا چاہئے کہ ساتہ اس
حدیث کے سند پکڑی ہی اہل سماع نے ساتہ مباح ہونے راگ کے اور سننے اوسکی کے ساتہ ساز کے اور جو کہ اس حدیث کی ساتہ نظر انصاف
سے اور بغیر تعصب کے دیکہا جاتا ہی یہ ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار کیا گانے اور دف بجانیکا اور منع کیا اور ڈانٹا اونکو اس لیے
کہ مقرر تہا اونکے نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اونہوں نے کہ منع نکرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکو
اس لیے ہی کہ نہ جانا حضرت نے اوسکو بسبب ہونیکے باغفلت کے۔ اور نجانا ابوبکر نے کہ روا رکہا حضرت نے اوسدن تہوڑا سا گانا حاصل
یہ کہ ابوبکر کو اس فرق اور تفصیل کا علم نتہا اس لیے منع کیا بس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونے تہوڑے سے گانیکے کی بیچ روز عید کے
اور سوا اوسکے اون کے لیے نہیں کہ مباح ہی اور نہیں خوشی کرنی اور اسمین شک نہیں کہ یہ بیچ جگہ مخصوص کے اور بوجہ مخصوص
کے ہی اس سے اباحت علی الاطلاق نہیں لازم آتی اور کہا اشرف نے کہ اسمین دلیل ہی اس کی کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہیں
لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اوسپر مکروہ ہی کہ جو بیوالی مخل عدالت کو اور ساتہ بیوالی ہی مروت کو اور کہا [illegible] نے کہ اس حدیث
مین دلیل ہی اوسپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ ہووے اسمین جلاجل اور بعض اوقات ہو اور پڑہنا ایسے شعروں کا کہ اوسمین
کسیکی ہجو ہووے اور گالیاں ہوں جائز ہی اور فتاوے قاضیخان مین لکہا ہی کہ سننا آواز ملاہی کا یعنی باجوں کا گناہ ہی واسطے قول
علیہ السلام کے کہ سننا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور لذت اوٹہانی ساتہ اوسکے نسبت کفر کے ہی اور داخل
ہی ملاہی مین بجانا ڈہول ڈہولک اور مارنا لکڑی کا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم کا سونٹے کے اور اگر سنے ناگہان [illegible] نہین گنہ اوسپر
اور واجب ہی اوسپر یہ کہ خوب کوشش کرے نسنے تک کہ نسنے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکہ لین
اونگلیاں اپنی کانوں مین بیچ وقت سننے کے اور پڑہنا اشعار کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور لڑکیکا ہو مکروہ ہی
صح ع ف حضرت شیخ الاسلام کہ بڑے محدث ہین اونہوں نے ترجمہ بخاری کہین شرح اسی حدیث کے
مسئلہ جو بہت مفصل لکہا ہی تہوڑا سا مضمون اوسکا بیان لکہا جاتا ہی تا حق ظاہر ہووے یہ ہی کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی
کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سواے عید اور مانند اوسکے یعنی نکاح وغیرہ مین اس لیے کہ ابوبکر صدیق کہ افضل اصحاب کے ہین
اور خوب جانتے تہے احکام دین اونہوں نے اسکو مزمار شیطان کہا اور حضرت نے اونکو منع نفرمایا کہ اس طرح نکہو یہ مزمار شیطان
اور حرام نہیں ہی بلکہ فرمایا کہ منع مت کرو آج عید ہی یعنی حکم منع سے اسقدر ہوا اور سرود انکا مستثنی اور جائز ہی
اور لڑکیاں اکر اشعار [illegible] گاوری اور خوشی عید کی ساتہ آواز خوشی کے گاوین مضائقہ نہیں اور حضرت